



مولانا آزاد لائبریری



مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ، کلکشن  
(عطیہ: مسز افتاب سکسینہ)

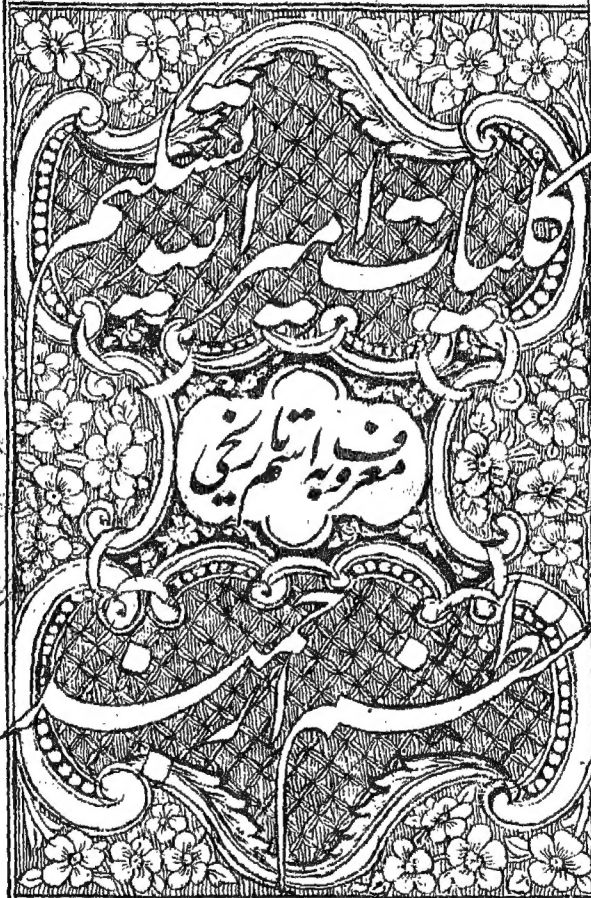


M.A.LIBRARY, A.M.U.



U32221

بیرین صفا کما فی فضل خاندان  
بیرین



مطبع مشهور کاشانی طبع میرزا آقاخان

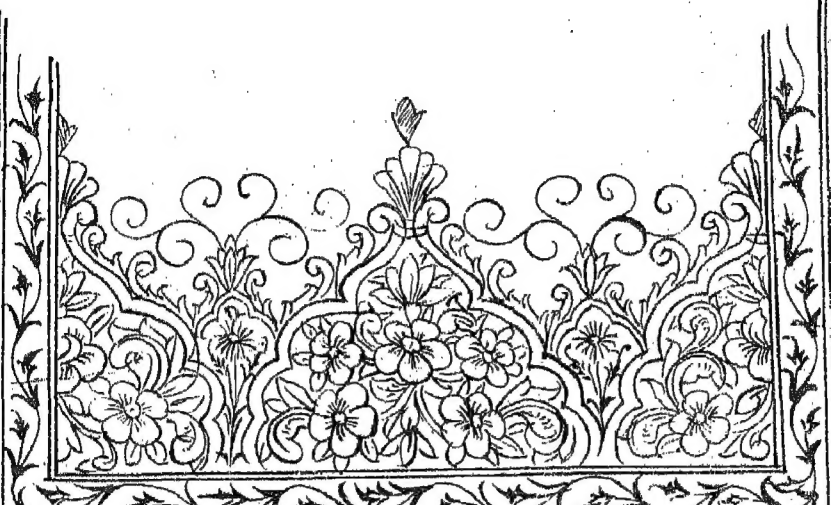




بسم الله الرحمن الرحيم

سر تسلیم خامہ نکتہ پرداز ایسے نکتہ نواز کی جناب میں سجدہ ریز رہی کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے  
 زبان بربان کو انداز نیکم سکھایا عنوان فصاحت سے آفرینش سے بلاغت طراز کے مضامین  
 نعت تہذیب سے بھر پور کہ جس نے کو آوازہ انافصاح العربیہ و العجم کو آوازہ گوش عالم عالمیان سے اعلیٰ علیہ و آلہ  
 الطیبین صحابہ الطاہرین اما بعد عالم عالم نادانی کامل کمال ہرزہ بیانیہ سفیر و تجسم  
 نیک از و خاک پای معنی نگارن جدید و قدیم امیر اسد تسلیم آری سخن صاحبان فن کی خدمت میں  
 التماس ہے ستا خانہ عرض برائی کہ عالم شباب میں کہ شعبہ جنون میں ہو رہی شخص کو شوریدہ سر آشفتہ ہوا  
 پر ضروری ہو تو کہ از خود رنگی نے پاؤں کے کیتف جوانی نے انگوٹھ میں پیر و اسے چشم بینا و گوش شنوا  
 دیکھنے سننے کو باقی سے غفلت بخود سے اگر کہی آپ میں اتفاق ہے صحبت نہ سے ہی بہلنے لگا  
 یاران اہل اوق بہ دم نکلنے لگا اکثر افسانہ عشق انگیز حکایت ہادی و امیر کیتا مستتابا با لطف سحر طرازی  
 اعجاز رازی پر دوتا نہ ہوتا آخر شعر و سخن کی طرطبعیت نائل ہوئی تو زونی کلام سے فرحت حال ہوئی  
 مدت از تک کچھ کہ کیا آپ ہی ہی ہرزہ خیالی ہووہ قتالی کو دیکھ کر چپکے کیا استبش عدم لیاقتی کے

استادوں کی خدمت سے قاصر تھا اس غلاب پریشان کو کسی مجموعہ کمال کے روبرو زبان سے نکلتا تھا  
 ایک دن میر سپہ سندانانی تاج پورج روشن بیانی قزوین یا معنی طرازی آبرو بخش ہو کر نہ پیر وادی جناب  
 میر احمد علی خان ششم شاگرد خاقانی جهان بلاغت آفری عالم فصاحت حضرت  
 حکیم محمد مومن خان اسکندرمسلمی فرزند لکھنؤ کی خدمت میں شیخ فاضل ازلام سے  
 ممتاز ہوا قصداً ولایت سبوس سے سرفراز ہوا بعد از کارادہر اوپر اشراف و فرمایا کہ تو ہی چچہ  
 موزوں کہ لکھنؤ کی بہت بہتر آویں جناب مدوح عنایت فیانے لکھنؤ سے دور تھی ہوا ہی  
 طبیعت نے لکھنؤ کی تہاں نہایت مدت میں قیام کیا ہے وہاں کے فراہم ہو گیا بعد از یہ شیخ لکھنؤ سے دور  
 بہلا چکا ایک دفعہ خیر ماہم ہو گیا لکھنؤ میں نہ غدر میں کہ اہل جہاد باطلہ کا دور رہا ہر طرف میں مال و  
 شور و غل کی کوپے میں سوادی بنی بنی تادیب انی دین انسان کم نظر آتا تھا ہر فرد بشران میں  
 کے شر سے گہرا تھا وقت شغل و خارج فوج اگر ضرورت ہندوستانی کے نہ سہلہ حیات مجھ سے  
 چٹ گیا تھا انات البیت کے لٹ گیا چٹدی ل کو نہایت قلق نا اندوہ سے جگر میں کاشف  
 سخن کے نام سے نفرت ہوتی ایسے چرچے سے وحشت ہوتی آخر قبول شخصی شہر طبیعت کے  
 ہو گا قلق چند روز نہ ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہرتے چلے پیر وادی سودا ہوا وہی  
 ہرزہ خیالی میں مبتلا ہوا توجہ نہ تھی استاد شہر پیر وادی بے اختیاری ہو گئی تھی  
 وہی حالت ہماری ہو گئی تھی بافضل سبب روانی جو ہر شہر میں اسیر کرنا شروع صاحب میر عیث  
 اعتبار فخر روزگار جیسے شہر عطار و قلم جناب فنی لکھنؤ صاحب کے ان خرف بار چند  
 کو ہر ملک کیا ہو جب تک کہ نہ نام لکھی کا فور نام تاریخی اسکا نظر ارجحیت قرار دیا  
 ہنر و فن باریک بین چونکہ دوران کتبہ میں اسید ہی کہ اس شہر کے عیثیہ صاحب کو دیکھا جین جین  
 نایاب اصلاح باصداق سے طرہ نقیہ پاک نظر ان جی شہر کا ہی کتر نوازی کو کام فرمایا یہ خدمت

	
قصائد	
بسم اللہ الرحمن الرحیم	
قصیدہ اول نہایت مجیدتی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	
<p>             جسمِ غریبان پُراٹو ہوتا ہی نقشِ پوریا              جانتا ہوں مور کی سائی کو میں ظلمِ بہا              آج تک بھی صورتِ تانِ مفلحِ پارسا              بہر چندی انقلابِ لطیفِ سختِ نارسا              کشتیِ درویش کو دستِ کرم ہی نا خدا              دل مری پہلو میں ہی اُمیدِ قدرتِ نا              ایک ہیں معنی میں جن و فونِ ظاہر میں جدا              مجھ کو سوی جس ہے ہر کم کشا جن پ ہوا           </p>	<p>             فقرِ یقینِ یردتی ہی لباسِ غنیا              خاکِ میں مل کر ہی ہی مجھ کو خیالِ خسرو              شہ نہ دیکھا میری حسرتِ کبھی اسید کا              کچھ تو کم ہو جوشِ محرومیِ خدایِ فلک              فیضِ اربابِ ہم سب کوستِ مایگان              گہ میں بیٹھا عالمِ ایجاد کی کرتا ہوں سیر              میری وہی راہِ لطیفِ ہی صورتِ صراحتِ بیت              گواہ سیرِ گلِ جون لبِ سخنِ نکستِ گل کی طرح           </p>

میرا ہر نالہ دلیل مستدل مقصود ہے  
 سرسری شمی شمع میری نقشِ مستی کو بجان  
 عشقِ کمال چاہی نہیں جالِ پاک سے  
 استخوانِ گر چاہتا ہی دیکھ سینی کو مری  
 جسکا ادنیٰ مرتبہ یہی کہ مثلِ روح و تن  
 طلی کی نہ چڑھ کر دوں شبِ معراج میں  
 ایک شاتِ پاک تھی کو میں میں مل کو سوینہ  
 معنی بیتِ دو عالم یوں سمجھنا چاہی  
 عینِ کثرت میں ہی بند و جد مثلِ شمع  
 اک توجہ میں دو عالم کی حقیقت کھل گئے  
 زندگی بخشِ دل مردہ تھا ہر حرفِ سخن  
 سینہ حاسد سی پوچھا چاہی اوجِ کمال  
 دہری غم کی خاکِ پاک راہِ فحشِ سری  
 اہلِ بنفش تھی گر بنفش تھی ہر دم لوث سی  
 بسکہ فانیات حق میں تیرا کرانا کا تبین  
 نی نیازی کی بولت حرفِ ولت نہ ہر  
 کیا کہوں تیرا کدب ہے ملایا کوئی ستم  
 دیکھ کر ہر عبادتِ ستم کی تسبیح و دعا  
 ذرہ ذرہ آہستہ تھا آفتابِ حشر کا

بہنمای کاروانِ معنِ صورتِ بانگِ مرا  
 قطرہ نابھیر ہوں لیکن ہوں دریا شہنا  
 ریتِ فستق نور ہو جاتا ہے پتلا خاک کا  
 ہو رہا ہی مشرقِ نور شمعِ مصطفیٰ  
 ہر گھڑی آغوش میں نہا تھا ہر طرفِ خدا  
 جیسے عینک سی گذر جائی نگاہِ تیز پا  
 فرشتوں کی نورِ ایمانِ فرشتوں کے پیشوا  
 تھی خضر ذاتِ مقدس نے کتنا ہمتا  
 نورِ سخن نہ مٹی اور بزمِ سی مطلب تھا  
 قلب تھا لوحِ طلسم گنجِ اسرارِ خدا  
 آبِ حیات تھا جس لبِ لبِ آبِ لب  
 سو جگہ سی چاک ہی جس طمغِ فلس کی ڈا  
 کیونچہ تھا ہر ملک آگہو نہیں جانی تو تیا  
 مثلِ دامانِ نگاہِ چشمِ علیؑ پر سیا  
 دمِ بخود میں صورتِ تصویر کیا تھا کیا ہوا  
 ہو گیا نیک شہیدِ دین جیسی سدا ماجرا  
 جسکے سایہ ملک ہو چکے تھے جس میں ہوا  
 عالمِ علوی سی آتی تھی صدایِ حربا  
 صبحِ عیدِ بہشتِ جنت اوسکی کوچی کی فضا

ایک شات پاک تھی صوف چار اوصاف  
 واہری لطف تکلم وقت ارشاد بیان  
 تیغ فی جسد مکی تھی فرشتی خستیار  
 کہیختہ تیغ دوم جہدم میان کارزار  
 سامنی جوا گیارا ہے ہوا سوی عدم  
 شہری سلیم کہہ کر کہ ایک پاس  
 چاہی ہر دم حضور دل سی یہ کنار ہی

خضر فی عین فی نفس مسمی سخن یوسف لقا  
 حرف ہو کر لب سی آنا کلمہ علم خدا  
 شکت نام زندگی خضر ہستی ہی مقنا  
 روح کا فدا سے کنتی ضعیف بالحقنا  
 بنگنی شمشیر عریان جادہ دشت فنا  
 خاک تو لکھی گا اوصاف جناب مصطفیٰ  
 ای شہ والا حسب صل علی اصل علی

قصیدہ دوم مدح حضرت ابو المنصور ناصر الدین سکندریہ  
 قیصران سلطان عالم محمد اجد علی شاہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

ہنگی ہین دیدہ بخواب سی سدا گوہر  
 دایمی اپنی کی و فون ہین نہایت فی فیض  
 بی ثباتی کو مری دیکھ کہ آنسو کی طبع  
 اشک سی پہرین تہمت نگر ہی دہن  
 اشک آلودہ خون ہی ہی قریب تقدیر  
 پارہ دل تو دامن ہی ہیسان یا آنسو  
 اشک یزی زنی جبرستاندہ ہی کم  
 تہا وہ غم دوست کہ صناعت ازل کی کی  
 چین غربت ہین سوا زخم جگر کے معلوم

دیکھتی دیکھتی مٹ مٹ گئی کیا کیا گوہر  
 کیا مری آبدہ پای جنون کیا گوہر  
 خود بخود ٹوٹ گیا مانتہ جو آیا گوہر  
 دیکھتا ہوں مین سدا خواب مین یا گوہر  
 دیتی ہین لعل مین کا بھی دہو کا گوہر  
 لعل یا ہی مری سخت مین یا گوہر  
 ابر تصور ہی برساتا ہی کیا کیا گوہر  
 اشک ہوتا مین بگر کر جو ہر تانا گوہر  
 خوب بیدار کیا جب بحر سی نکلا گوہر

<p>آبر و لاکہ ہو تمکین جو نہیں کچھ بھی نہیں          وہ سبہ بخت ہو وں یا میں اگر سایہ پڑی          دل نہیں صاف تو کیونکر ہو قبول عالم          دیتی ہیں اہل صفا اہل صفا کو قوت          کس طرح جس میں جا تا ہی ہر شے تسلیم          چوڑا نڈاز غزل وقت قصیدہ آیا          عند شہیدہ سری ہی جو تہی شش تہی</p>	<p>قیمتی ہونہیں سکتا کہی ہلکا گوہر          بیگمان قاصد ف میں ہوں سودا گوہر          سچ ہی کیا خاک نظر پر چڑھی جو نا گوہر          ضعف دل کی لپی لہتی ہیں اطمینان گوہر          تا کجا آ رہا پیشان میں پرونا گوہر          دلست بخودی شوق میں عدا گوہر          مطلع صاف کہ ہر نقطہ ہو جسکا گوہر</p>
---	--

### مطلع نامے

<p>غور ہی دیکھ نہ لاکہ ہم والا گوہر          لاکہ بقدری دوران ہی گرا سپر ہی          یہ دل جان بدل جان صفا طینت کا          دیکھتا ہوں اسی نور دل لوح محفوظ          اس ہی ہی حشر ملک نیت نام مخرج          گزرا ل ہی تو چل نصف دن کی حضو          شاہ جم تہ واجد علی فاقستان          روز و شب کو ہوا کر عزم تصدیق آوہ          شہرت و ست کرم قابل نظارہ ہے          انقلاب کی طبیعت کو اگر آئی پسند          یوں ہیں چند ہی جو رہا عود صفت کرم</p>	<p>آبر و میں درِ مضمون ہیں سوایا گوہر          مجھی گر پوچی تو ہوسر نہیں اسکا گوہر          آبلہ ہی جگر چاک صدف کا گوہر          مارا پرتا ہی جان میں تہ دریا گوہر          چند دم ہی سبب رونق دنیا گوہر          نہ ہی شک سخن چاہی کہ اچھا گوہر          بحر لطف و کرم وجود کی گیت گوہر          لعل خوشید ہی عفت نہریا گوہر          دیکھنی آتی ہیں دریا سی تماشا گوہر          بحر یلعل ہو اور کان میں پیدا گوہر          عالم بحر میں ہو جای کا عبق گوہر</p>
--	--

نیم خطہ ہی نہون دست سخا کو کا نے  
 بحر و نیسان ہی کوئی اوکی سخاوت پوچھ  
 درفتنای کا یہ عالم ہی کہ ہر کوچی میں  
 گریبی ہمت بخشش ہے تو بازاری سے  
 نے نیازا نہ اگر جانب دریا دیکھے  
 بہر تو عارض و شن جو دکھائی اعجاز  
 واشد عدل سی گر عقدہ کشائی کری  
 رنگ سرخ رعب سیلیسا ہو دم دم سفید  
 قطرا ہی عرق چہرہ ہی نادم جو ہوئے  
 آبر و بخشی جو برباد ازل کو وہ کہے  
 مشتری ہمت والا ہوئی جب سے اوکی  
 آب قطرہ نیسان میں نماون گامین  
 سچہ سے سخن صاف لب رنگین سے  
 دیدہ کو روگر خاک کف پاسی ملے  
 اس قدر ہے سر مظلوم پہ دستِ حمت  
 نقش پای ہی سببِ نیت عالم ایسا  
 دیکھ لی کر نگہ گرم سے ہنگام غضب  
 دیکھ انصاف کہ صدمہ جو یا گردون  
 اور کہ مطلع روشن پڑھوں ایسا میں

ہمہ تن گردنیں کو نین کے دریا گوہر  
 نظر آتی ہیں جہان میں تہ و بالا گوہر  
 صورت ذرہ نظر آتی ہیں صد یا گوہر  
 بدلی خرمہ کی محتاج نہ لے گا گوہر  
 کم ہواک قطرہ شبنم سی زیاد گوہر  
 دم نظارہ ہواک دیدہ سینا گوہر  
 روش غنچہ سرین ہو شگفتا گوہر  
 کہ بنے قطرہ خون تن اعب را گوہر  
 چپ سے جا کی تیر و امین دریا گوہر  
 صاف بخای ہر اک ذرہ صحر گوہر  
 لعل ہی دی کی عدن میں میں گوہر  
 ہو گا او سکے رخ صافی کا پسینا گوہر  
 ہوتی ہیں لعل میں سے بیان پیدا گوہر  
 پیر کہی مگر کہی شب گورین اعلیٰ گوہر  
 رکھتی ہیں گریب سے ہی کی تنس گوہر  
 جیسے ہو تاج سر شاہ کو زینا گوہر  
 پہلی ایسا کہ ہو سیما بک ٹکڑا گوہر  
 سر گیلے بحر سے فریاد کو آیا گوہر  
 رگ جان جو ہو مضمون صفا گوہر



### مطلع ثالث

<p>اب نہ کہتا ہی میں غسل نہ دیر یا گوہر          فکیہ خواص نے پیدا کی صدہا گوہر          پانی پانی ہی نہ است دوبار گوہر          کہتی ہیں اہل صفار شکِ مصفا گوہر          ہر سخن کامرئی ہم بہرتی ہیں دریا گوہر          کم سی کہ آج سی تاحشر ٹٹا گوہر          جس طرح فکرت نہا تا نظر آتا گوہر          عرشِ اعلیٰ پہ کٹائی ہی تمست گوہر          جب تک فکرِ سخنو کر پی پید گوہر          جب تک بطنِ صدف میں بنی قطر گوہر          شعلہ کی دہن پاک میں بھسنا گوہر          تاج ہو جو وہ وہ آصف گوہر</p>	<p>تجسمہ کیا صدقی کون ای شہ والا گوہر          لاجرم بحرِ معائنے میں لگا کر غوطے          سامنے جسکی ہی اک قطرہ خونِ لعل میں          جلتے ہیں سببِ غمِ ز نظر اہل نظر          فیضِ محبت سے تری موجِ نسیان ہی بان          پاس ہے خاطرِ نازک کا ورنہ میں جنین          دامنِ پیرِ رخ و کریمان زمین پڑتا          لب تک آتی ہی مجھ کو دعا ہی مجھ          اہی خدا بحرِ معانی رہی جب تک جاری ہے          جب تک قطرہ نسیان کی ضدِ مشتاق          مشغلہ ہو کفِ ہمت کا جہان میں ہر دم          فرقِ اقدس سے رہی تاجِ شہی کو عت پر</p>
---	--

### قصیدہ سوم ضیا

<p>ہر دم ہی دمِ خمِ برآں کی برابر          ہر روز تمستِ شبِ بھجران کی برابر          کیا کیا ہیں گرم گردشِ وراں کی برابر          جس طرح پیشیاں ہوشیاں کی برابر          گردابِ یم گرم یہ گریبان کی برابر</p>	<p>کھس طرح نہ دل تڑپی رگِ جان کی برابر          ناکامی قسمت سی ہی مجھ کو تیرے کون          تدبیرِ شام کو ہوتی ہی دگرگون          نادم مری تدبیر ہی تقدیر سی ایسے          روتا ہوں قسمت کو کہ رہتا ہی ہمیشہ</p>
---	---



آرام نشین و ہم سرتہ گردون  
اللہ ری گشتہ نصیبی کہ شب روز  
کیا کیا نہیں گشتہ تمنائیں جگر میں  
آنسو بھی نفاہیں جو نفاہی سے مجھ سے  
دشوار ہی جنبش صفت نقش کف پا  
کچھ سُنہ کو چپائی ہوئی جاتی ہی علم کو  
عالم پوری داغ ہو گلزار میں جسا کر  
ہر شمع نصیبوں سرتی تیر کی بجای  
ہٹتی نہیں دم بہ دل پوس سی میری  
دود جگر ہی نظر آتا ہی جہان تار  
پرواہ نہیں سوز جگر کے نہ عدو کو  
نا قدری ورن ہی نہیں بات کی قابل  
لیکن مجھ با اینہہ ہر وقت ہی تسکین  
کہتا ہوں کوئی غم نہیں جامی ہی اگر شاہ  
و اعجد لی آفات میری کل صفت ماہ  
آتش مراد و صلہ مجھ سے رہے بیزار  
قوتِ عا جز ہو اگر اس کی حمایت  
دانش میں فہمست فلان ہو کہ بقراط  
کس طرح بیان ہو کہ ہر کافسانہ

چکر ہے مجھی گردن و ران کی برابر  
ہر باد ہون میں گرد بیا بان کی برابر  
سینہ ہی مرا گنج شخص دان کی برابر  
رک جاتی ہیں آ کر سر مرثکان کی برابر  
کہ ضعف ہی ہی گوشتہ زندان کی برابر  
امید مری عمر گر بیان کے برابر  
ٹھہرن جو کبھی میں گل خندان کے برابر  
ہر غنچہ گل ہو مجھی پیکان کی برابر  
حسرت مجھے داغ عریزان کی برابر  
صیح وطن شام غریبان کی برابر  
جلتا ہوں چراغ شب حرمان کی برابر  
ہر چند کہ ہوں ناظم شہر ان کی برابر  
ہر مشکل دشوار ہی آسان کی برابر  
جہم تہہ شکوت میں سلیمان کی برابر  
بیشل جہان ہر درخشان کی برابر  
دارا کو جو سمجھوں کہے دربان کی برابر  
روباہ ہی ہوشیر نیستان کی برابر  
دونوں میں ہاں طفل دبستان کی برابر  
عالم میں گھر ریز ہی نیسان کی برابر

افلاس کا لیتا نہیں دنیا میں کوئی نام  
 احسان کہ میں کرم فوض ہی او کی  
 حال غور با پر یہ تر خشم ہی کہ جیسی  
 دلشاد در عایا ہی یہاں تک کہ شب روز  
 کیا خوب یاست ہی کہ بجلی تہی پ کر  
 عالم میں بہادر کہی ایسا نہیں آیا  
 قوت میں شجاعت میں فن تغیر فی بین  
 کیخچہ صفا عدا میں جو ہنگام و غلاتیغ  
 حاسد کو اگر چاہی گرفتار جبرحت  
 کیا رب شوکت ہی کہ باہر عظمیت  
 کیا خاک لکھون قصر معلیٰ کی میں تعریف  
 جبریل الہی جو اوڑی روزا بد تک  
 ہر نقش نگ گل ترازہ و رنگین  
 کیونکر نہ بھی خسر ہو تقدیر پر پسنے  
 گروہ تہی شب روز دل جان جگر سی  
 یہاں ہی وہ رتبہ ہی کہ پڑھتا ہوں قصیدہ  
 کیا خیر سدا دہی دیکھی تو عجب سے  
 جب کہی پیشانی و خسار میں روشن  
 انسان پری کیونکر میں حلقہ بگوشے

مفلس ہے غنی قیصر و خاقان کی برابر  
 ہر مہر کو دعویٰ ہی سلیمان کی برابر  
 بیکس ہو کوئی رحمت یزدان کی برابر  
 رہتی ہیں عائن لب خندان کی برابر  
 چمکی نہ کہی خسر میں دھقان کی برابر  
 دیکھی ہیں ورق و فتر دوران کی برابر  
 رستم سی فروں سام و زیان کی برابر  
 دریا ہو روان خون کا طوفان کی برابر  
 تن پر ہر مہر پیکان کی برابر  
 غفور نہ بیٹھے کہی دربان کی برابر  
 رفعت میں ہر اک ذرہ ہی کیون کی برابر  
 پونجی نہ کہے قبت ایوان کی برابر  
 ہر محن مکان گلشن رضوان کی برابر  
 ثابت ہی کہ میں آج ہوں حستان کی برابر  
 وصفات شہ قبیلہ و ایمان کی برابر  
 سلطان اولی الامر و اشراف کی برابر  
 کلمہ پر ہے گہرے سنان کی برابر  
 دوزات مہ و مہر و خشان کی برابر  
 فرمان ہی تو قیصر سلیمان کی برابر

اسلام ہی ہویش کشیشان کی برابر  
 مانا کہ روان طبع ہی عثمان کی برابر  
 کہہ جا کی وحشت بزدان کی برابر  
 بی نقش قدم عالم امکان کی برابر  
 داغ دل پر روانہ سوزان کے برابر  
 ہر شام رخ صبح دختان کی برابر  
 صبح شام غم شبان کی برابر  
 راتوں کو جلی شمع شبستان کی برابر

خطبہ میں پڑھا جای اگر نام نہ اوسکا  
 تسلیم کمان تک ہو بس مر سرائے  
 ہنگام دعا مانتہ سی دینا نہیں اچھا  
 جب تک نہ خورشید الہی ہیں ستار  
 جب تک جگر شمع فروزان ہی الہی  
 احباب شہنشاہ کی خاطر ہو جان میں  
 حاسد کو دکھائی فلک و شمع آرام  
 دن بہر ہی پروانی کی مانند پریشان

### قصیدہ چہارم ضیا

نہ بنا شیشہ باوہ نہ بنائیں ساغر  
 بی سبب ہی مری قسمت میں لگی ہی  
 اپنی خانہ محبی کہتی ہیں باہر باہر  
 پی لیا دیدہ پر آب میں آنسو بھر  
 جیل سی قتل و فاکوئی یار و لب  
 آرزو کہتی ہی کیا مری ہو اس جینی پر  
 کیا کون تجھ کو پرین بخت پہ تیری پتر  
 اپنی ہستی کو میں جو بہر چنیستی نوہر  
 لب خاموش چہڑی ہی نہیں بانٹن ہر  
 شام آفت کی گذرتی ہی مصیبت کسھر

کوئی میکش محبی پہلو میں بھانا کیونکر  
 صفت جامہ تہی بزم کو عالم میں  
 نام ساتی ہوں کہ ہوں پیخان کی شہر  
 دوری ساغر لبز جو یکہا میں نے  
 اٹل سر ہو لگایا قی دوران مجھ کو  
 بیکسی دیکھ کی روتی ہی مری صورت کو  
 جل کی دیتی ہی طبعی مری حسرت مجھ کو  
 کیا کروں کشاکش درد جگر کا اظہار  
 بچکی سنتا ہوں جو خوانی ہی میری تقدیر  
 فکر پیہم سی دل جان ہیں گرفتار بلا

شکر و شکوه کسی سی نه کسی سی تکرار  
 تنگ آتا ہوں تو آہی مریں کو خیال  
 داد خواہ ستم دہر ہوں اب کس سے کہوں  
 دیتی ہی سنکی تسلی یہ صدای غیسے  
 عوض کر جلد یہ افسانہ رحمت اپنا  
 شاہ واجد علی ایجاد جہاں باعث  
 جسکی کوچی میں اک ذرہ تہہ چرخ برین  
 مل گیا خاک میں یوں نام ستم عالم میں  
 پر تو عارض پر نوری روشن ہی جہاں  
 عقل شمعوت و اقبال میں نیر گردون  
 غمزی روح ہی ہیں تابع فرمان و کسی  
 پرورش تھوڑے میسان کی گروہ نگری  
 گسنی شہرت بخشش قبی عوض سوال  
 زرفشانی کی اگر وصف لکھوں گی غدیہ  
 درپراو کی صفیت شہر برگ و نوا  
 اس توقع پہ کہ خالی نہ بہن ہاتھوین  
 غرق گوہرین کری حوصلہ سائل کو  
 بہر تکلیف ابد موج تبسم ہر دم  
 خشک ایسا کلمہ تھا کہ نظر ادرہ کری

مجھسی چارہ نہ الم کو نہ مجھی غم سی ہر  
 ای خداوند زمین مالک سپر رخ خضر  
 جوش غم دلی غم ستم کا شش دن رو جگر  
 بان نہوختہ و دلکش و پریشان مضطر  
 آستان سلطان جہاں پر جا کر  
 صاحب طبل و علم مالک تخت افسر  
 روز و شب جلوہ نشان ہی صفت شمس و قمر  
 جس طرح طالع بر باد کامیری اختر  
 مثل خورشید جہاں تاب ہی جلوہ گر گر  
 نہ ارسطو ہی مقابل شکست در ہمسر  
 آگ بجیکمندی لاکہ برس کا پتھر  
 موتیا بندے چشمہ صدف میں گوہر  
 گوری حاتم طائی نکل آئے باہر  
 تار مقیش کی بنجائین خطوط مسطر  
 روز پرتا ہی فلک اڑہ کی نیلی چادر  
 کاسہ مہر کہی ہی کہی ہی حاتم قمر  
 جس طرح آب میں ہی غرق سہرا کوہر  
 دہن لہجہ عدوین ہی زبان خنجر  
 کہ سرتیر نظر تک ہی نہو خون میں تر

انگہ ستر کی جہاں چاہی اگر خواب میں ہے  
 او کی محفل میں ہم کیف زمان زینت  
 حکم خدام کو دی خود جلائے کا اگر  
 اس قدر اہل غرض کی ہی نگاہوں کا ہجوم  
 رفعت قصہ معلیٰ کی نہ چوتھو سے بے  
 یہ کوئی گھر ہی کہ نہی عرش زمین پیدا  
 جو شبہ ہی سن لی اگر او کی فضا کا عالم  
 لب دندان کا اگر عکس کھائی اعجاز  
 اس قدر لطیف سی آغشا ہی ہر اک کو آرام  
 وہ اگر طول شب بے شس کو چاہی تا حشر  
 آج تک مدح سی او کی نہ ہا حرف ہی کم  
 کثرت خیل و شتم کا جو سخی فسانہ  
 باتون باتون میں حضور شبہ عیسیٰ تقریب  
 میں جو سمجھا ہوں لب روح فر او کو کی  
 نگاہ طیف اگر سردی لغت و کسلا ی  
 وہ نہ تیار ہی گرا اپنی طرح تر تہیب  
 مجھسی کہتی ہی فکر و نظم و نظم سخن  
 پڑھ کوئی مطلع آب کہ سن سکنی جسے

دیکھ لی روز و غامہ و غصہ کب تیور  
 جام بردار ہی حجم آئینہ دار اسکن در  
 مجھہ چرخ بینی اخگر سوزان اختر  
 پردہ چشمہ کا دنرات ہی پردہ در پر  
 دیکھ کر بارہ در می چرخ برین ہی ششدر  
 یا کہ ہر در جہ ہی بیت اشرف ہفت اختر  
 ہشت جنت ہوشیہ و ز تصدق آکر  
 لعل گوہر جو بنی لعل بدخشان گوہر  
 کہ نیستی دل سیاب ہی اب تو مضطر  
 پنچہ مہر سی ٹکری نہو دامان حسن  
 شعرانی لکھی ہر چند ہزار و نوسہ  
 چوم لی آکی قدم و سیب سی محشر  
 ہوتی بین زندہ ہزار و نوسہ اگر  
 کیا کہوں خوف ہی جباب کہیں کافر  
 مثل یا قوت کری دور حرارت خمر  
 دفتر کفن کون نظم و نظم ہے بہت  
 اور صورت پہ دکھا طبع رسا کی جو ہر  
 غرق حاسد عرق شرم میں ہوتا بکمر

کوئی وعدہ ہو جهان زمین پری تخت و تہ  
گر پری فریق عد و پر تو وہ صدہ کمالی  
جان بدخواہ کو اکدم میں کھاتی ہی عدم  
کریم سیر ہو منظور سواری کا سرچ  
کیا کمون میں انتر گرم مزاجی سمند  
صحر ترنہ قدم پاس کے کیونکر او کو  
آزادی کا اگر نام ہی سن لی وہ کہے  
سکر کشی کیا کری او جس کوئی پامال غرور  
آستان بہت صافی ہو کہ بھی خواب میں ہی  
کیا بیان ہو خدم و خیل و حشم کا او کے  
مختصر سخن طول و عاید تسلیم  
کیا ترا جھوٹ کہ کیا تیری حقیقت نادان  
سدق دل سی یہ دعا کر کہ آتی جب تک  
شاہ کی تھامد و بدخواہ عد کو نصیب

کھاتی ہی گزشتہ شاہ کی سو کند ظفر  
کہ بنی نقش سیم گاؤں میں کا مغف  
تیغ ہی یا ملک الموت کے سرچ شمشیر  
ماہچہ ماہ بنی کو کبہ مسجد انور  
ترنہ قطرہ عد و قاصد پ گہر  
ہوش فتنار میں شوخی میں گ برقی نظر  
ہو یہ جولان کہ نخل چابی گمان سی باہر  
زر سوا ذری ہی انجم سی زیادہ شک  
شکر کی سجدی کری کہ بھی میں جا کر قیصر  
اس قدر پس ہے کہ غفور ہی ادنی چاکر  
دیج سلطان ہی بہت حد بیان ہی تر  
ہمہ دانی سی یہاں پیچہ اس نے بہتر  
جلوہ افروزہ جہان میں فلک و شمس و قمر  
گزشتہ تخت سید زرش دل قانع جگر

قصیدہ ہجر ایضاً

طبع رنگین فی کمالی پہ نئی و بار گل  
و یکسر چپ ہی لکڑ کتا ہی دل میں واقع  
ہمہ تنی سی غیر ہر تہ مرا ہو کیا مجال  
بدل موزن غمان ہون حشر ہی میرا چمن

بہر چرخ ہوش حاسد ہو گیا کیا گل  
گلشن جنت میں ہی ایسی نہیں ہمار گل  
وہ گل ہر رنگ بو ہی میں کستہ گل  
نخل میں سیر رنگین سنی ہمار گل

عطر بیزی گرمی انفاس قدسی کی شنی  
راز دار شور و خاموشی ہون کچھ کھنڈن  
دیکھ کر نگین کی باض فکر کی بی قصد ہے  
ہون کا مل جذب الفت میں آگ چاہون  
صلح کل مہرب سر سے مل جلیا ہون  
لیکن اس گلشن قحط قدر دان سے ہون بخت  
وہ گریبان چاک ہون جاؤں اگر سوئی چمن  
ہون مہرادی جو اپنی چاک سیتہ مثال  
ہون مہیت کاشنا کیا دیکھوں سیر بوستان  
داغ سودا داغ حسرت داغ دل داغ جگر  
ہوش میں یہ کم آتا چن رشک وہ دہر کا  
آرزو ہی اور کوئی مطلع رنگین سنا

زرد ہو غیرت سی مثل نگین ہمار گل  
گل بھی بلبل خفا بلبل سی ہو ہزار گل  
دامن ہر لب سی کرتی ہنم گفزار گل  
چہوڑ کر بلبل کو ہو میری گلی کا ہار گل  
لائین کی میری یحد پر کا فرو دینار گل  
جس طرح ہو موسمی میں لیل و نوار گل  
دیکھ کر محکوبی اک دیدہ خوش ہار گل  
کوڑیوں کی مول بیتی ہین ہزار گل  
میری نظرون میں کشتی ہین کل خار گل  
یچھلی ہم چار باغ عنصری سی چار گل  
سنکے ہر بل پشیمان ہی جگر افکار گل  
بی تکلف جس سے ہو ہر نقطہ اشعار گل

مطلع ثانی

غفلت فرا بسکہ ہی بہر دل بخوار گل  
اوج پر ہی اجمت بار چو ش فصل ہمار  
جس طرف دیکھو نظر آتی ہی بلبل جہن  
کہہ رہے ہیں از دل اچھٹس با ہم شوق میں  
غش میں ہے سبز دل صیاد و بچین  
کوئی پوچھ ل سی مینوشون کے اعجاز ہمار

پہول کی بدلی لی آساقی ہر شاہ گل  
کیا عجب بجای گر خار ہر دیوار گل  
کر رہی ہی چھپے کے کر پتہ ہار گل  
مونس پر وہ بلبل شمع کا غنوار گل  
ہنس رہے ہیں دیکھ کر مثل لب شیدا گل  
ہو گئی نقش و نگار خانہ خمار گل

آر ہی ہین نکستین ہرست سو سونا زسی  
 شور دین لاکر دل بیل کو چپ ہین ناز ہی  
 نور بخش دیدہ سوز و رہی دید چمن  
 شکست کیا کروں مجھ کو دکھایا وہ چمن  
 مدحت اجد علی شہ جسکے قد جاہ پر  
 اس چمن میں نقشہ ہی سرا پا باغ کا  
 گر نگاہ کم سی کی او کی قصر جاہ کو  
 ہو جو پیدا شوق طرہ ہوشن بیل کی طرح  
 روی کشن کا پڑا پر توجہ وقت سیر باغ  
 جوش غفلت میں کیا کیا باغ نکیر کا خیال  
 سر کی بل آتی چمن آپ کی پاؤں کو  
 گزبان قہر ہو دلیں ہو اس سیر باغ  
 تم یہ صد کرنی کو پست بلند و ہری  
 شہرت افزا جیسی ہی نگین مزاجی آپ کے  
 صد ہرست پہنچو ٹی بی نیاز می ہرین  
 بن کی گلستہ جگہ پائی چمن بی تم میں  
 طول صحت کجا تسلیم روک اپنی زبان  
 وقت رحمت چمن پیر گلن کی سامنی  
 اخلاص کے کھائی سر می دل گریبان

ہو رہی ہین یاد کار طبلہ عطار گل  
 بن کی لطف مزاج شاہ بیت گل  
 کیا تعجب گزنی چشم اولی الا بصار گل  
 ہر گہری ہی قضا من جہین نکار گل  
 جرج ہی آبی رضائی نکشان پچی گل  
 زلفت سنبھل چشم ز گس مترو قد خسار گل  
 مردک بجای بہر دیدہ غبار گل  
 اوڑکی پونچھی باغ سی تاکو شہ و ستار گل  
 ہنگنی مانس خامو طبع انوار گل  
 خواب میں کھلا رہی ہین طالع بیدار گل  
 رکھتی گراند نکست طاقت رفتار گل  
 خون شبنم سی کھلائی شاخ غل دار گل  
 آسمان کہتا ہی نجم دامن کھسار گل  
 ہو گئی سہری طرح عالم میں ہمقدار گل  
 میں تو کیا فصل میں گئی ہین ہند گل  
 رکھتی ہین باغ جنان سی مثل فرخ عار گل  
 ہو مہا وانا کی سی قدردان کو مار گل  
 پہچ باغ مدعا کی جلد تر دو چار گل  
 شعلہ ہی جنت حضور مرغ آستخوار گل



خجی جیتکے یاضن ہر مین مشہور ہے	ہر زخم دغ بلبیل مہم زنگار گل
رزم گاہ دو جہان بن ناوک مسج کا	خون ادا سی ہی ہر دم لب سو فار گل

قصیدہ ششم ایضا

نفسہ نجی کی قابل فی سزاوار فغان لاکھ چہرے شخ طرسہ ہی کہہ کہتا نہیں ہر طرح پوشیدہ محفل ہی مجھ کو غیب سی ہوں بان بیزبانی روزان آگاہ ہے غیر لائی گا کمان ہی لطف مضمون بلند چاہتا ہی دخل عیاسی کہی ل میں جگہ بسکہ ہوں فیض سرمہ بلوی ہی کامیاب آفتاب صبح عشرت ہوں ولیکن آنحضرت بوی گل جن گل کو ہی صحبت ہی ہر گوار میں ہم خواہ امیری اپنی آزادی ہی ہوں جز پریشانی شریک ماتم مستی نہیں خاک کی ہولی غبار دل ہی عصر میں شریک کہ کیا خانہ خرابی سے دل برباد میں عین ہستی میں خیال سر ہندی ہی ہی شوکت تخت سلیمان ننگ بہت ہی مجھ حرف مدہ ہوں کہ مکے پہنہ ہرگز بسکون	بلبل تصویر ہوں کہتا نہیں گویا زبان بند کہتا ہوں ننگ غنچہ پیکان دھان سینی میں نندل ہوں دل میں نندل گل میری خاموشی ہی میری مٹی طرح بیان قابل پرواز کب ہی شہر زراغ کمان بد گمان مجھ کو ہی سہما ہی مزاج قدردان گنگ ہی آگمی سہجان ایل کی بان ہوئی ہی شام صیبت سانی ہی عیان ہوں بکروچی ہی اپنی طبع نازک پر گران تنگ ہی محبت سپر و محبت میں مکن ہوں گرد و چرخ آہ بزم مکیسان جی بہرائی گر میں دیکھوں کشتی عفران آج کل ہی اپنا سیدہ غیرت ہندوستان ہوں ترقی آشنا مثل غبار کاروان گرچہ ہوں منت کشر یا بوس مور ناتوان کلاقت گرت لکھی سون روی امتحان
--	--

<p>گرد آئی ہو پیدا بعد سے جانو          رفتہ رفتہ اس بدولت بی زری کی ہرین          اتنی ہی برجائیں ہیں جو آئی خیال          تاکرین پیدا نہ شکل قمر صنان پر کاروار          سخت شکل ہو گیا دم بہری جینا دہرین          عرض میں کس سی کون یہ جاجر ای کیسی          ویکنا کیا کیا فریب روی ہو خراب          جھکسو دای سر گیسوی سخت ارجمند          ہوشیار ای خامہ بیوہ سپہا ہوشیار          گل کس لایا چاہتی ہی آید فصل ہر          پروکھا تا ہی ترقی جو شستانہ سرے          پیرنگا ہیں ہونڈ پتی ہیں مجمع احباب کو          بی تعلق ہوں تعلق کی تناسی مجھے          صورت بدل دم ہو دیکھوں جاگ پہلو اس کڑی          مطلع حضورن عاید آیا ہے مجھے</p>	<p>میں اسیر قافلہ تہا وہ ہی گرد کارون          بن گیا ہوں اعتبار وعدہ وصل تان          کوئی آن وارہ کیوں پڑھوں رہتا ہوں کہلن          مجھ کو چکری نہیں میں تیا ہی شعل آسمان          حضرت کیوں نہ سر کی آہ عمر جاودان          دوست دشمن جو شیریں گانہ سنگر مہربان          باغ انصاف کرنا غمگسار تہا          اور وہ پنجویں سیل غفلت خیال گمان          تاکجا وقت زبان آئیں میں رہم شاعران          رنگ لایا چاہتی ہی او آہنگ فغان          کرتی ہی پیرنا نہ عشق قانہ طبع لوجوان          پڑ ہی ہی پیر مری آنکھوں میں دم وستان          لپٹی جاتی ہی ہر اک تصویر دیوار مکان          مثل خواہ سیکر و پیلو ہوں خیل موشان          جس سپید ہی عروج التماس قدسیان</p>
---	---

### مطلع ثانی

<p>امج وکھا تا ہی حسن بہت خط زبان          ویکر جو بن ہر سبزہ نوخیز کا          چو ستا ہی ہر دہان غنچہ گل باغ میں</p>	<p>بورہ روی زمین لیتا ہی کیا کیا آسمان          اگر گیا نظرون جی حسن بہت روی شان          نرم ہو کر میں کیا خجل دلیل کی زبان</p>
---	--

خوش مستی میں جوانانِ چین کے سامنی  
 دیکھ کر مستوں کو دھڑکتے کنارِ جام سے  
 عرضِ رضوان کا بھی نخوت نہیں دیتا جو  
 خستہ آوارہ و رسوا ذلیل و بی وطن  
 سنبھیر شاخ پر پڑھتی ہی بیٹی عندلیب  
 جس کے ادنیٰ زیرِ تیش رکی بدلت ہر مین  
 پر گئی تھی اک نگاہِ صحر و زرازل  
 عادل و سکیں نواز و جرمِ بخش و ظلم کاہ  
 نکست افشانی و امانِ شمیم خلوت سے  
 گرسنیِ فقر پر روح افزا تو فطرِ شوق سے  
 ہر گدا ہی دہر میں فیضِ جین سانی سی شاہ  
 پشتِ دشمن پر پا کر پڑ جایں سایہ تیغ کا  
 جس گھر میں کوئی نگاہِ قہری سوی عدو  
 تیغ و سکی گریبانِ عصہ رستم چلی  
 دیکھ کر اوجِ مراتبِ سید نہ کروں چاک  
 ہوں حیرانِ اسکی پہنچشِ عنان کیا کہوں  
 یا تو اڑیت داری یا مزاجِ گرم یار  
 خلافِ ای عالی بند و بست ہر ہو  
 زحمتِ قصرِ محلی کی ملکوں تعریف کیا

چلتی ہی بادِ صبا کرتی ہوئی انگلیاں  
 ٹپکی پڑتی ہی ٹپک ٹپک چٹنگ کھٹنگ  
 ہنگیا معشوقِ بی پروا مزاجِ غیبان  
 پھرتی ہی میری طرح بادِ خزانِ بیخاں  
 خطبہایں درختِ جد علی شاہِ جہان  
 مختصر ہی طولِ امانِ زمین و آسمان  
 آج تک ہی کاسہِ خورشیدِ نور زلفشان  
 صاحبِ جو دو سخا و دستگیرِ بیکسان  
 ہور باہی حلقہ آغوشِ عالمِ عطردان  
 بدلیں تصویرِ ہر گفتگو کو لے زبان  
 ہنگیا ہی دلِ سجدہ کو کپِ غنیمتِ ان  
 بطینِ بادِ سی عدو زادہ ہو پیدائستہ جان  
 عافیت پیدا کری تاثیرِ مرکِ ناگمان  
 آئی کو سون بہرِ استقبالِ شورِ الامان  
 وای نادانی کہ سہمِ جی ہیں سکو کمیشان  
 نبضِ بسملِ بآئینہِ جلوہ برقِ طپان  
 یا پیری یا رنگِ جستہ یا تصورِ یاکمان  
 دورِ دوران کی طرح برہمِ ترکیبِ جہان  
 تارکِ عرشِ برین ہی رہے چترِ سائبان

خاک ہو بسہ میرستان پاک کا  
 کینچنے میں آنکھ میں جن بشت نمان حور  
 عالم علوی سی او سکی دل فریبی پوچھی  
 اس قدر طعنی می غیرت نی وقت ہسر  
 او سکی کوچی کی آنکھیں رشک انفاں سحر  
 کیا مصفا میں دو دیوار جسکے سامنے  
 چرخ پر حکم قضا سی بہر ترمین و صفا  
 قصر والا میں فروغ افراہی فن ایشیز  
 رہرو دین نبی ہی اس طرح بی کیفیت کم  
 شوکت اسلام کہلائی اگر وہ شاہ دین  
 ذات او سکی دشمن تجا نہ مانند خلیل  
 آفت اسید کا فرط طبع جان حق پرست  
 حکمران ملک جان سر دفتر دیوان دل  
 آسمان تخت دولت آفتاب عجب جا  
 بہترین نقش حکومت اور دار احشم  
 باعث تسکین دل آرام جان بستان  
 ماکجا تسلیم خوش طبع خوانی مان خموش  
 ناتواں شاہ بدو عاجلدی کہ بام عرش پر  
 ای خدا جب تک وین نظم ہی خاطر فریب

پستی گا و زمین ہی انج فرق فوقدان  
 ہو گیا ہی سہرہ بینتر غبار آستان  
 گر و پھرتی ہیں تصدیق کی لہری آسمان  
 چپ ہا آخر نگاہ خلق سی باغ جنان  
 او سکی چو کہت سجدہ آموز جبین انش جان  
 دیکھ لیتا ہی بشت سبیل کی اسرار نہاں  
 صورت جاروب بنجانی ہی شکبشان  
 شمع روشن جسطرح محفل میں قالم میں جا  
 جیسے خط استوا پر آفتاب آسمان  
 پانی پانی ہو کی بجائی ل سنگستان  
 مسجدوں کی واسطی داو و ثانی بکین  
 برقی کشت شرک ابر نو بہار مومنان  
 شوکت دین محمد قوت اسلامیان  
 مشرق صبح سعادت مطلع نام نشان  
 دادگر نوشیروان شمشیر زن جنگیر خان  
 لمحہ نور خداداد روح تن روحانیاں  
 ہو رہی گا پر کبھی طبع رسا کا امتحان  
 کب سی ہیں آگاہ آئین لب و جانیاں  
 خود بتائی ای خدا جب تک ہی سہر شاہان

ای خدا بختت را نشان حال دل من	ای منی ای خدا بختت را بسوی همان
شش دست بر غیب موج کو من	شکوشت قبال و جاودت نام نشان

قصیده هم مدح عالی مناقب و الامت محبت با خان دام قباله سیوت

شده مرکب عدوی انقلاب روزگار	آرزو بنگر نکلتا ای مری دل سی غبار
لخت من پست بلند هر هی پیش نظر	شوخیان دکلار باهی ایلین لیل نهار
چو شش خاطر هوای دستان لغت موت	عزیز مطلب لاجو با نهی وقت خفتا
طرف سلمان طرب آتی آتی تاربان	نغمه بخاتی هی فریاد دل بی اختیار
سینه صدف هی صحن نیم عشرت آجکل	رقص شادی که باهی خامه مضمون نگار
کاروان اشک حسرت بی کیا ترک سفر	سینه عشاق کی مانند خالی هی کنار
فرق لایا جودش شاد و غم عشاق بین	جای ناله قهقهه پروتای شسته سی آشکار
پاک هی آغاز مطلب تمت انجام سی	هر زمانه بین هی طول صمت پروردگار
روح هی مجروح جانی هی طوفان فکاک	آج کل موج هوا کرتی هی کار و وفقار
چو مستی بین محافظ توبه و عطا کمان	ساقیا بر خیز و دست کن شتابی می بیار
چهره تی بی خاطر اشتاق کو موج نسیم	گدگداتی بی طبیعت کو هوای لاله زار
مطلع رنگین چمن سپر کلبه فکر	داس اندیشه هی هم رنگ دامان بهار

مطلع ثانیه

زندگی کیاموی هی بین منت کشین	هوسا هی سبز نخل شعله شمع مزار
بسکه هی جوش طوبی آتی آتی ناز بین	سبز لای اگر بوی کوئی تخم شاد

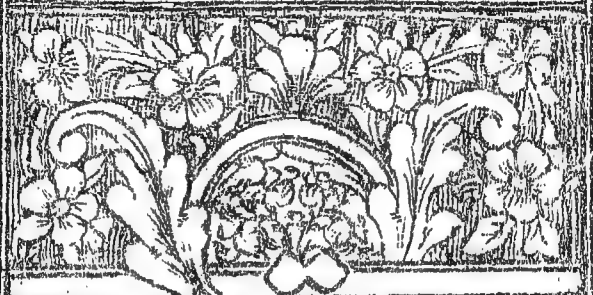
کیا تعجب اگر کیش سفید چسب رہی  
 آپ سی باہری کیا کیا ہر گل تبلیغ میں  
 شوخ چشمی کس سیباک کی میں کیلکون  
 ہر حجاب بچو مشتاق حسن دست ہی  
 دو گھڑی ہی ایک عالم نظر آتا نہیں  
 عقدہ زلف منم کی کہتین ہیں باغین  
 رختین دکھلا رہی ہیں گلزاران چین  
 واہ کیا فیض ہار ہی کہ بربادی میں ہی  
 گوش بیل کوستانا ہی لب گل ہر طرف  
 جسکی احسان سخا و جود عالمگیر سے  
 حسینم یا پاک شب بہر تیاق دیدین  
 دیکھ لیکن خواب میں جلوہ جمال ک کا  
 جلوہ خورشید تاباں ہی روشن ہوا  
 دیکھ صرف سخاوت کتنی ہی حاتم کی روح  
 ہوا اگر سو مرتبہ صبح ازل شام ابد  
 صفحہ کوئین پر لکھیں کہ انا کا کہتین  
 آب گوہر فی دیم شش و کمالا کمال  
 ہر بحر بالا قصبہ آسمان ہری طرح  
 اگر کشتی افسانہ ہجرات تو فرط خوف سی

سبز ہو جائی بنک سبزہ خلد یاد  
 کرتی ہی دل میں جگہ گلابا کٹ یاو ہل  
 جا لکھی ہی پردہ برگ شجر سے بار بار  
 صدویک غوش سخاوتی ہی صبح جو بار  
 ہو گیا خست مزاج باغبان کا است بار  
 بن گیا ہی داغ لالہ نافہ شست بار  
 سر نہ چشم فلک ہی صبح گلشن کا غبار  
 آج کل سوست پر ہی سبکو گمان بنوا  
 درخت خواب یا با خانہ و اقامت  
 ہر گداو پیسہ خواہی مثل فارون بالدار  
 پیر گردون ہی کو اکب سی سرچشمہ زار  
 حضرت یعقوب کو ہزار یوسف ناگوار  
 داغ کہتا ہی جگر پر شاہد لیل و نہار  
 ہمت والا کی صدیقی جود و جہاں کی نگار  
 اور ہو پیدا ترقی صفحہ میں ہر دم ہل  
 ہونہ تو ہی اک عطائی نیم خط کا شمار  
 کشتی درویش طوفانی ہولی انجام کار  
 اک نگاہ مہر کا خورشید ہی امید دار  
 بنضیر سس کی طرح تیر پی رگ سفند یا

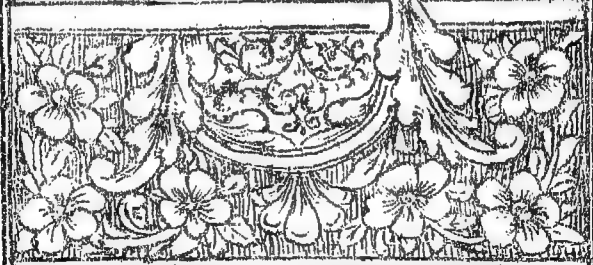
حضرت تیغ و پیکری و پدید افروغ هو  
 خنده زخم دل و دشمنی میوه ای عیان  
 هفت خان بی قصه باز چگاه کو دکان  
 کیا که خون تعریف میں سپید رفتار کی  
 و سپید خیزی ہی چشم و پر کندی چاؤ  
 قندل و سیم کی ویکر جلوی یقین آیا مجھے  
 گردن دانی گر خیال تیز رفتار می اوسی  
 یہ جهان تنگ و سبقت قابل جولان کہان  
 وصف و بخشی خدا فی ایک فیت پاک میں  
 گر خلا و تنای عالی غیر موصوف عیش  
 چرخ کی گردش فی آخر کچھ نہ کچھ پید کیا  
 ملک سے روشنی خدائی کردار زیر نگین  
 لکھنوی تسلیم یہ مصرع بی تاریخ سال  
 کہ چکی کہنا تھا جو کچھ ہو گوش فک میں  
 یوں صبر کا کبھی پیدا ہی رسم آگهی  
 اچھے احاطہ میں ہی جو وقت یک پسند  
 قرار نہایا خدا جب تک تلون و مست  
 آنہ میری اپنا و روح میں ہر دم میں

صورتی سکر و روح و تن ہوں ہم ہمنار  
 رکعتی ہی سامان شادی مرگ تیغ آبدار  
 رسم جنگ آٹ ماہی ایک طفل میسوار  
 توسل نہ پیشہ ہی و اماندہ ناس غبار  
 خواب حلت میں و سکی فرقائی زمینار  
 ہین ہلال و بد رجوش آرزو میں ہمنار  
 گام اول میں ابد پائی ازل کا اعتبار  
 عزم جنش میں کری طی عرصہ روز شمار  
 برزم میں ہمیشہ وقت زم سام شہسوار  
 کیف عشرت میں ہو پیدا غفلت خج آب غبار  
 آگے مرکز پر ہوا اقبال دولت کا قرار  
 اوٹہ گیانی اختیار کی کا جانشلی اختیار  
 موج آب رفتہ پیرائی میان جویبار  
 لی رہا ہی چنگیان تل میں خیال ختم  
 ای حریص ملع و قری عا ہی شویار  
 ای خدا جب تک میں آسمان میں قرار  
 ای خدا جب تک عروس ہر شئی اعتبار  
 مطرب جنگ رباب ساقی وینا و یار

کتابخانه ملکین کمالی خاندان

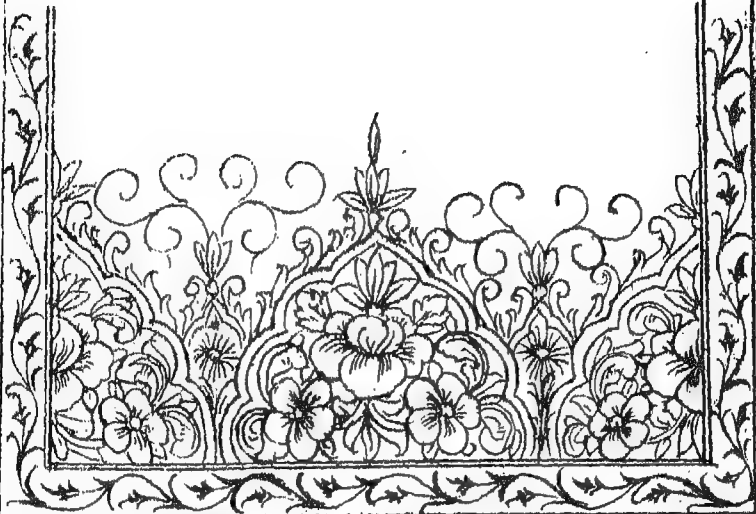


کتابخانه ملکین کمالی خاندان



کتابخانه ملکین کمالی خاندان





بسم الله الرحمن الرحيم

روایت الالف

یہ بیزبان رقیب بنا ہی کلیم کا  
میر سخن پہ عقیدہ الف لام میم کا  
اب کیا جلائی گا بھی شعلہ جیم کا  
کسکو داغ خندہ موج سیم کا  
مسجود مثل کعبہ ہوں عشق عظیم کا  
نظارگی ہوں حلقہ باب کیم کا  
چٹنا ہی تنگی دا ہمہ کیا کیا حکیم کا  
گل ہے چراغ ہوش بیان ہر فہیم کا  
جو بن ہی داغ پر گل باغ غیم کا  
عالم ہی جسم نازیہ نبض سقیم کا

عاشق دل خموش ہی حسن قدیم کا  
کہوں گراؤ سکی قامت زلف دہن کی و  
سوز غم فراق دہن برسوں پر کا ہونین  
ہر وقت آری ہی ہو ابل غ قدس کی  
جب سی دل حزمین ہی گذر گاہ فریاک  
محلج ہوں غنی سی نہیں تنہی مین کم  
صنعت کواد سکی ٹیکسی دیوانوں کی طرح  
مین کیا چوڑ سکی گنہ حقیقت کے پاسکون  
پکٹا ہی دل فراق مین بس نو بہار کی  
عشق مسیح میر فی الہیا کیا ضعیف

عاشق ہوں کوئی حاصل نہ ہو نگاہِ رحم	خواہان نہیں میں آپ کی لطفِ عظیم کا
۲	۱۴
<p>کل افشاعِ شوق ہی ل میں شہ درویشِ سیر کا          پیچ شوقِ مینہ سی دل لیک وشن ہی          کہیں گے قبلہ رخ تربت پیر ہوں کس کے          رسالت کے گواہی و گامین دل تفتہ مرکب ہی          جہنم کیا جلائی گا مجھی جہنم آؤں گا          عجب کیا گرفتاری گورین میرا پرہیز کلمہ          شمیمِ خلعتی ہی شہید تیغِ الفت کو          کیا کہیں سبھی شہرِ جبریل محشر تک          عتاب کہ گاہی ہی شفیقِ عاصیان تک          یہی قسمت اگر ہی تو معاذ اللہ محشر میں          تنہا ہی مجھی گزہ زہین کی کوئی قدس میں          نہ جائی گا یہود و خا طرہ ہمیں مگر ہے          وسیلہ گزہ زہین آپ کے وعدی کا محشر میں          تفسیرِ حجب میں تاہوں تو یہ انصاف کہتا ہی          ہزاروں ملین میں آتشِ سوزِ جسم ہی          بلند کیا کروں کیا شکاری تہلیلِ سستی میں</p>	<p>تو نہ ہی مرا سینہ بہا بہشتِ جنت کا          چراغِ شام بکس بہشتِ شامِ داغِ حسرت کا          لی جا ہوں ملن دل میں تیرے کی باریک          کہ گشتِ شہادت ہو گا شعلہ شمعِ تربت کا          پکارا ہوں گا بیابانہ لیکر نامِ حضرت کا          کہ ہر داغِ جگر نقشِ ہے نصیبِ نبوت کا          ہر اک خمِ دل صد چاکِ وارہ ہی جنت کا          کہوں گراں مورِ ناتوانِ جبریلِ عفت کا          چٹا جانا ہی وہن باہی امیدِ رحمت کا          سیدِ کاری میں کی زندگی شفا عت کا          کسبی اہل کو مشرودہ و بھیجی فودونِ جنت کا          گرہان ہو گا میری ہاتھین سج و قیامت کا          سہارا ٹوٹ جانا میری دل کی طرح است کا          گنہ گاری کا مجھ خاتمہ تہ شفا عت کا          خدا داد واد ہر ہی کوئی چہا آہِ رحمت کا          کہ نقشِ پیر ہی تو نقشِ پیرِ حضرت کی است کا</p>

لکھائی کی غمخوار کھمبہ ایزوان کا  
 تعلق کی ہی باقی بازلف پریشان کا  
 عیان ہی کی بجلی مانہا و نہائی پندان کا  
 جھمی کیون لیکر جلتا ہی دل کبر مسلمان کا  
 اسید نفع بجا ہی تپاک ابل نعت سی  
 ہل جاتا تو ہی کچھ دل غبار و شربت شربت  
 دل پرین میں کھولن زخمین کی توفی ہین  
 روایا جھگو کسج وہ نشین کی پارسائی تہی  
 نہو خط کی ہوئی بوسہ لبون کون پائی ہی  
 مقدر ہی ہی تو کل پہنچ جائیگی جو کہ نکست  
 دکھا دیتی ہی ہلوہ روز عشر کا شیب نام  
 وہی گر دیتی ہی ہی شمعین ہی فن مین  
 بھجی سیارہ ظالم کھنسل پر فرج کرتا ہے  
 وہن ہی حاکم لہ داغ دل کی کوکھتی ہی  
 تماشنا شبہ و گل چس مرخاک کیہیں گے  
 سنگر و اشہ دل سی سدا محروم رہتی ہین  
 فراق یار مین جینی سہی مرنا خوش شکل ہی  
 بزنگت ہوئی گل عیان سہر کی باغ عالم مین  
 شباب یا نہیں نہ ہا توانی بڑھتی جاتی ہی

جواب فتر کن ہر ورق ہی اپنی دیوان کا  
 ملا قسمت سہر و فن تخت سنبستان کا  
 کہ عالم سبزہ تربت پہی شمشیر عریان کا  
 نگہ دل امانی فرخ کا بیل بلوغ و فوان کا  
 ملا ہی کسکو پانی چشمہ سرور شستان کا  
 دیا ہی سادہ غریبہ مین نشان فی نشان کا  
 ہمارا اسید نہ کو باقی شہر شستان کا  
 کہ نہ کیا نہ شکون نہ کوسہ امان نگران کا  
 اجاری مین خضر کی آہستہ چٹکیت دیوان کا  
 اشارہ ہو چکا ہی ہی ہی دلی زلی زبان کا  
 بٹی ہی شام غم کو رنگت مین سرخ خندان کا  
 بنا ہوئی جہان غمخوار شہر خموشان کا  
 چھو پٹانہ کوئی پہول تو مٹا ارگستان کا  
 لپکتی ہی لگا شعلہ جہان غمخیزان کا  
 یہاں واپس ہی ہو کو اپنی زخم خندان کا  
 نہ پہولا باغ عالم کسیدن چن پیکان کا  
 بیان ہوا کر کیا شواری تکلیف آسان کا  
 سکو جی مہی زاوٹھانہ سہی پٹی امان کا  
 بنا ہی ضعف سہر و شست عمر گریبان کا

مراوین تو جوانی کی برائیں عہد پیری میں دل کا مسمی داغ الم دم بہر نہیں ہڈیا ملائی کو نسا رشک سہمن باریک جس سے رفیقان جنون کی آمد و زحمت برابر ہے کئی عمر دور و زدہ مثل شیشہ بزم عالم میں	کئی شب جگو گویا کھلا دروازہ زندان کا اجارہ ہو گیا ہی خانہ مفلس پہ جہان کا گریبان پر گمان ہی اس صبح گلستان کا کہ نکلتا ہی نکلتی میں ہی خارِ غیلان کا نہ سر نہ کیا ہم ہی لیا احسان سامان کا
---	---

سنو کچھ اور بھی تسلی میری نالہ بیٹوں

ارادہ ہی ترقی پر ابھی طبع سخن دان کا

۲۵

تماشا جامہ زیبی گویا کی خونِ شہیدان کا جنون میں بھی شریک ہے جس جہنم کا اجل محروم پہ چائی کوئی بوئہ دندان کا دلاتا ہی ہمیں کیوں یادِ غصہ و فدا کی چمکتا ہی نہانی میں جو قطرہ او کی بالون سے وہ کا و فرودین کی محبت کو مسجد میں جاتا ہے صبا اور تھی ہوئی لائی خبر جو بے گاہ کی جنون میں یہاں تک گیا ہی توانی سی میں تہ اشق قلموں گریختار فی میری ملاش پار کی گشتگی مرکز ہی باقی ہی پیشمان گویا نہتِ جنونِ ضعیف بہر صبح ہوئی جب و صورت جسم پر نون نظر آتا	گریبان پیرہن میں ہی ہلالِ عیدِ قربان کا کہی صبح نہ دامن کہی ماتم گریبان کا کہ میری حق میں یہی حق ہی قطرہ احسان کا غمِ محشر کوئی صد نہیں ہی شامِ ہجران کا گمان ہوتا ہی زلفِ شکر پہ لبِ لبان کا آہی خاتمہ بخیر رہوز اہد کی کان کا گریبان گل فی پہاڑ سو گیندیں چھوٹے پان کا کہ جگو حلقہ زنجیر حلقہ ہی گریبان کا بنایا جادہ صحرا کو ششہ شمع سوزان کا گولا پر رہا ہی آج نہ شک غریبان کا کہ تو فی فصل گل میں کہ لیا پڑہ گریبان کا گیا ہمراہِ صفت وہ جوین کچھ زندان کا
---	--

<p>فلک فی شکل بدنی فضا جو نورِ صلہ کے جنون کے جوش میں کیا زندگی گنتی ہی اوست اتر کرتی نہیں اعلیٰ کو صحبتِ سپتِ طری کے کیا ہی تیرا بدن اس قدر ہیرم قاتل نے بکسرِ تابہون عیاں شل طفلِ شکِ محرومی اوہر قافیِ لاکھوں گنہگاروں کے جانی میں جنونِ حرامین بھی اگر نہ آذادی ملی بہکو گنہگار گری سوزِ درون کے گردیا پاس نے ابھی تک میں نہیں بغیر سی باتیں بناتا ہوں جہنم ہو کہ طوفان کہتی ہیں کچھ دیجی بہکو جنون بہر کفن سوا نکالاش غریبان کو او آہِ نری دستِ جنون طرفہ تماشا ہی</p>	<p>عجب سنی کیسا ہون شہ شہ کی گنت جھڑک کہ ہم وقتِ غربت کا سدا احسانِ مہیاں کا ہوا دامن گرد آلودہ عکسِ ماہِ تابان کا کہ پہاڑ میں جلنا نہ کہ بی شیشہ آبِ پیکان کا پیشانی تین درجہ کی نہ شرمندہ گریبان کا آئی عالمِ رحمت میں کیا ہی قحطِ عیاں کا یہاں ہی حلقہ آہو مانا تھا حلقہ زندان کا بتائی کیا بتا قاتل دل مجروح پیکان کا جنازہ اوٹھ گیا غافل سی ناکام چھلان کا دل پر سوز کا سدقہ تصدقِ چشمِ گریان کا کہ بس یہ پردہ پوشش کسانِ امن بیاں کا چھکا آتا ہی سوی پائی میں سر گریبان کا</p>
---	--

<p>۵۱</p> <p>مقابل آج ہی تسلیہ ختم ال معنی سے خدا یا آبرور کہنا تصدقِ شاہِ مردان کا</p>	<p>۵۲</p> <p>تہ خنجرِ بیاں تک پاس تھا قاتل کی امان کا گلانِ ہوا ی جنون کیا دلقِ صد سگِ طفل کا وطن میں تازہ وار و ہون طبعیت کہیں کیا ہوا وو عالمِ قتل ہو گا اک نگاہِ نادسی تیری کہی اسپین دیکھا اور کچھ جزا شکِ محرومی</p>
---	---

سر نو ہنشتین بخت فلک خمی بخت ہی  
 کسی حالت میں بخت نہیں دلا جو بن کہ نہیں تھا  
 جنون میں پیش کی صورت ہی آباہی دل آرا  
 درو دیواری ہر وقت میرانی برستی ہی  
 مقرر آج کوئی شکایت سنا فی والا ہی  
 وہ برہم ہوں کہ مجھ کو برہمی نہیں ملتی ہی  
 ہمیشہ بچہ خوشید سی کیوں چاک ہوتا ہی  
 اثر و کملا رہا ہی خارِ حسرت بعدِ رون ہی  
 گریبان چاک کچھ کل پہنچیں گے دل ہی  
 نگاہیں موندھتی ہیں مجمعِ احبابِ فتن  
 ملایا خاک میں نورِ نظر کو قیاسی فی  
 ہوا کرتی ہی زینتِ عیسے نگینِ احسن  
 لگا یا تیرے ہی ہاتھ کر آنگھونِ قاتل نے  
 گریبان کی طرح اپنی کروں گا چاک اسکو ہی  
 ہنسے دل کھول کر مہرِ بختِ شوخِ بختی ہی  
 مریض صبح نکال میدوارِ وصل حیرت ہے  
 نقابِ لعلی رخ روشن ہی سنی شیشِ شکر  
 سداوی تپان ہی نفرت ہو گئی دل کو  
 آہا ہی بکھڑی ہیں کانا آپ اپنا

گریبان ہی نہ سوال کر ہوس دامن کا  
 کہ نگین ہے وہن ہر نگین ہی خرم خندان کا  
 سدا ویتا ہی ہنس وینا بھی چاک گریبان کا  
 مریض کن مکان میں کوئی تختہ نہیں بان کا  
 بنا ہی دیدہ یعقوب و زن پنی زندان کا  
 سدا ویتا ہی افسانہ شبِ لبِ پیشانی کا  
 بنا ہی کیا گریبان سحر بھی میری امان کا  
 سدا بالائی تربت سایہ ہی غمِ خیال ان کا  
 کتنا فسوں ہی گلچین ہے ہر تارِ گلستان کا  
 اثر باقی ہی آنگھونیں ابھی خوابِ پیشانی کا  
 قیامت ہو گیا ہلنا سدا مانِ شکران کا  
 سدا شبنم ہو لاویتی ہی شبنمِ کلامی خندان کا  
 دل مضطرب ان مان گہ کیا دیدارِ پیکان کا  
 کہی تو مانتے آئے گا جنونِ امنِ بیابان کا  
 کسی شبنم نہ کہا میری خمون فی نکل ان کا  
 ابھی ہی پیر ہیں کیوں ماتی ہی شامِ حیران کا  
 بنا ہی قنابِ حشر ہر وزہ بیابان کا  
 طبیعت کیا ہی جلتی ہی جو آہا ہی سان کا  
 جابِ سالیانہ ہی احمد ان تیغِ حیران کا

<p>فرخ و داغ بجز رفتگان دم بهر سینه بین  دلون میں ہوشیاری تفرق انداز ہوتی ہے  نئی شکلیں ہزاروں وزین بگر بگرتی ہیں  کہوں کیا اضطراب کا ادھر آئی اودھر بھاگ  کہاں تک ناز و بیجا سخت جانی ابت و فرصت و  کیا کیوں نہ بیکر و محو کو پر دم ج ای قاتل</p>	<p>بہر و سا کیا چرخ تربت گور و غریبان کا  کہ بیداری ہی است جا آبی باہم وصل شکران کا  دل بادی میں نقشہ ہی باز نگاہ طفلان کا  شب و صہلت پہ سایہ پگیا عمر گریزان کا  کہ دم گشتی لگا ہی او کی شمشیر صفایان کا  دل مجروح نی شاید گات نہ خم سی جہان کا</p>
<p>۶  اثر پیدا ہوا اتنا تو باری شوق پہنان کا</p>	<p>۵  دکھا جاتی ہیں تسلی صحت چکی غیر و نجات</p>
<p>پہنکتی کیا نالہ سوزان ہی گہر صیاد کا  کیا مہون میں شل نی عالم دل شاد کا  کم نہیں ہوتا ارادہ خاطر ناشاد کا  گر ہی ہی پاس اوظالم تری بیدار کا  دیکھتا ہی باغ میں عالم و ت آزار کا  کہہ دیا کیا تیرہ بختی نی کہ مل سکتی نہیں  مرتی مہی ساتہ ہی گشتگی تقدیر کے  کیا لاکت ہتا ہی عاشق کو ملا کر خاک میں  ظالمون کے گرد یا خالی گل و بلبل سی باغ  دست گلچین خشک ہو کر رہ گئی صدرا ہی  کیا طررت تھی کہ گہما ہی جوتن جاغی</p>	<p>حوصلہ ہی حوصلہ تا بلبل ناشاد کا  سینے سی لب تک بہر ہی حوصلہ فریاد کا  شام سی سمنہ چومتا ہوں صبح تک فریاد کا  حشر کی دن ہی نہو گا حوصلہ فریاد کا  اب جو ہی آئینہ اوس غیبت شمشاد کا  آج کچھ ہٹ پیرا راہ ہی شرب سیراد کا  حلق پر پہر گپیا سمنہ خنجر جلا د کا  چرخ ہی شاگرد ہی میری ستم ایجاد کا  گہر ہی گلچین کا بسا آباد گہر صیاد کا  صبر ٹوٹا عند لب شیان برباد کا  پانی پانی ہو کی نشتر بگیا نصا د کا</p>

ای جنون طبعی سلاسل کڑی گھینٹن ال  
 اپنی غفلت پہلا یاد دل عیاض کا خیال  
 شام کو جو دیکھتی ہیں صبح دم وہ کچھ نہیں  
 مجھے نوون سبکچی شت کوہ میں آد غشوق  
 منہ چھپتی ہی ہوائی بی تری گلاڑن  
 تہا وہ نگین رو یا سنگر نوید عیش ہے  
 نالہ کیسا کہہ ہی ہی گل سہیل بلخ میں  
 یا آتی ہیں لحد میں حسرت اندوہ و غم  
 اوج سی اپنی ایشیاں ہتی ہیں ہیا کو  
 کیا نحوست ہے چری کا سامنا دن بہرہا  
 بگمان جلا دیا غیرت سی مرین آب آب  
 یا کس پر وہ نشین کی آگنی عصمت ہے  
 فیض صحبت کوئی ادنی ہوا علی کیا مجال  
 عشق بی تاثیر فی بخشندہ است قدر  
 با کچھ وار کی اولاد کی کرتی ہی قتل  
 سخت بلبل کی صبح تی فصل گل کی نہیں  
 جب نالہ گر گل ہی شمع تن خندان ہوئی  
 دیکھتا ہوں یکسی کا اپنی جو بون قتل  
 خاک ہی کر دل پرداغ ہی آتش فشان

دل ابھی سی توڑنا اچھا نہیں جتا دکا  
 خود قرار موشی نی گھر لو اتمہاری یاد کا  
 خواب کا نقشہ ہی نقشہ عالم ایجا دکا  
 ہنوں لم قیس کا اوستا دیون قنہر یاد کا  
 رنگ میرا ہنس ہے نہکت یر یاد کا  
 شور یا تم ہو گیا الفیہا بار کیا دکا  
 کچھ لکھا تفت دیر کا افسانہ کچھ صیا دکا  
 داغ ہی دلپر مستل خائے یر یاد کا  
 سرنگون پایا ہمیشہ چرخ بی بنیا دکا  
 صبح دم دیکھتا نہیں فی آج منہ صیا دکا  
 زخم فی پانی چورایا پنجہ فلا دکا  
 آگی لب تات ک رہا نالہ دل ناشاد کا  
 آدمی ہونا نہیں ممکن کہی ہستاد کا  
 روز و شب بچل ہی منہ پر امن فریاد کا  
 زخم گل شاہد ہی جسم نہکت یر یاد کا  
 پڑ گیا سخن چین میں جو پڑا صیا دکا  
 ڈھنگ سیکھی تیج آغوش مبار کیا دکا  
 آئینہ ہی منہ مجھی نامہ سر بان جلا دکا  
 پاسبان ہی غول چری خائے یر یاد کا



<p>دوم ہری آئینہ کیونکر گور مادر زاد کا خاری او بھانہ دامن نکست بر باد کا ای جنون مجکو مبارک ہو قدم جدا کا رودنی ہم دیکھ کر خالی قفس صبا کا بلبلین انکھوں سی لہتی ہیں قفس صبا کا نرجم گل شاہی ہجیر نکست بر باد کا ہر بشر کی ساتھ کت جاسوس ہر باد کا</p>	<p>شعر جاں نذر ٹٹن سی نکلی داکہ سیا قیدی سی آزاد میں لکین مزاجان چمن پیر لال تابی پہنانی کچھ ایسی کر دعا وہ ہوا خواہ اسپری تھی کہ آزادی کی بعد کیا لگائی ہیں کسے شائع گل کی تیلیان یاب کو آوارگی اولاد کی کرتی تھی قتل کیا چہ پی لند سی تسلیم راز نیک و بد</p>
<p>کرسیان کرتا ہی اب تک نفس سر دمرا اب تو ہی اور ہی جو بن پیخ زرومرا دوستی کی نہیں قابل دل پُر در دمرا پوچھتے کیا ہو ٹھکانا صفت گور</p>	<p>مرکی ہی شعلہ فشان ہی دلِ سوز دمرا دیکھ کر وہ گل خوشیز ہی ہنس دیتا ہے و شمر عجیب سنوئل کی تمنا اس سے واوی عشق میں ہون و زائل سے بر باد</p>
<p>۳۳</p>	<p>ہون وہ دیوانہ کہ منشی قضا فی تسلیم پہلے مجنون سے لکھا نام میر فر دمرا</p>
<p>افسانہ گو ہون عالم حشر میں جن اب کا بدلون نہ آفتاب سی ساغر شراب کا رعشہ سیج سی نہ کیب آفتاب کا مٹنی کی ہی دیسل او بہر نا حجاب کا انکھوں فی میری خواب ہی نیکانہ خوب کا سوزون ہی اوسمیں حال مری نہ طرب کا</p>	<p>کرتا ہون ذکر میں دم پیری شباب کا ہر چند فاقہ مست ہون ہمت بکنا کا کمال ہی بی مریض نزل کی دو محال جسم بہرہ آفاق میں تنگ نظروں کچھ نہیں بیادری فراق میں گزری تمام سر بر جستہ کیون نہ حشر شہر شہر شہر</p>

رویا ہوں برسوں غمِ گلگون کی یاد میں  
 مژگانِ تہک آئی تہی نگہ گرم بھی نہیں  
 دونوں جہان میں لطیف خموشی نہیں  
 خالی ہی بلاستی تھی تو دل کو ہے  
 حسرتِ گہور بیتی میں اس شباب کے  
 اہلِ مین کی واسطی ساری ہیں حادثہ  
 نظا ہر تہی ہی نام کو آنسو نہیں کہے  
 لڑانِ فید ہے حسرتِ سچا کی ستانی  
 اندھی شبنمِ رخ تابان یار کے  
 غمِ آ گیا ہی دیکھ کی گلچینِ نکازنگ  
 دلہنِ قن کی یاد سی کرتا ہوں عرضِ حال  
 قدرتِ نمایوں میں نہیں کچھ کچھ خل  
 برباد پیرا ہوں نہیں کچھ حصولِ خاک  
 ہر دم خیالِ دیدہ میگوں کی جوش میں  
 حیرت ہی ہای دیدہ تصویر کی طرح  
 کیوں کہی بغل میں کہی بوسی لوں اگر  
 یاد آگئی ہی فانی میں کسکی نگاہ مست  
 اچھا ہوا جوشتہ یہ سیاب ہو گیا  
 کیا یکشہ سہی مروتِ آبی فی توبہ کے

سینچا ہوا ہی نخلِ محبتِ کلاب کا  
 تر ہو گیا پسینے سے دامنِ نقاب کا  
 ہمکڑا ہی گور میں بھی سوالِ جواب کا  
 رہنی دو سانس ہی میری سانسِ شراب کا  
 باقی ہی کچھ اڑا ہی نکو نہیں خواب کا  
 صرصر ہی گل ہوا چسپاں آفتاب کا  
 عالم ہی چشمِ غمِ مین چشمِ حجاب کا  
 کچھ حال کہہ رہا ہی میری اضطراب کا  
 چمنِ چین کے نورِ پردہ بنا ہی نقاب کا  
 چیدہ دوی عند لی کے منہ پر کلاب کا  
 پہاڑ میں ہوا میں میری جواب کا  
 بنی تلِ جل رہا ہی چسپاں آفتاب کا  
 گویا گولا ہوں میں جہانِ خراب کا  
 پہلو میں دل ہی یا کوئی شیشہ شراب کا  
 شہرِ مندہ دید کا پیشیاں میں خواب کا  
 قسمتِ ملی قبا کی مقدرِ نقاب کا  
 ہر قطرہ شراب ہی قطرہ شہاب کا  
 کچھ رنگ لی اوڑھتا میری اضطراب کا  
 جب کہیو سرنگوں ہی پیالہ حجاب کا

<p>گداز رنگ خواب مایہ شباب کا خوگر سوال کا پیشیان جواب کا بالای قبر چاہیے گنبد حباب کا سادہ پڑا ہوا ہے ورق آفتاب کا دور شباب دور ہی مجھ کو شراب کا شاک نہیں ہی کون تمہاری نقاب کا دیوان کا ہر ورق ہی ورق آفتاب کا</p>	<p>آگہین جو بند ہوگی اکلین پہن ہنک تصویر آئینہ ہون بتون کی حضور میں مرتا ہوں نے ثباتی ہستی پہ بعد مرگ تابت ہوا سچ ہی آئی ہیں ای فلک آگہین ہجوم کیف جو الی سی بند ہیں میں کیا کہ آئینہ ہی ترستا ہی دید کو لکھی ہیں شعر میں جو بیاض چپکے صدف</p>
---	--

۲۱	<p>تسلیم اضطراب کی ملی ہو دل کو چین آئی زمانہ اجلد کہیں نہت لالاب کا</p>	۹۱
----	--	----

<p>یاد ہی بولا ہوا کسکو فسانہ خواب کا داستان برق ہی فسانہ ہی ہتاب کا دی کفن مجھ کو سریر چادر مہتاب کا لکھنا کی موج ہی گرداب ہی مہتاب کا میرا فسانہ نہیں فسون ہی کوئی خواب کا محل لیلی ہی ہر غنچہ گل شاداب کا حلقہ نہ بخیر اپنا حلقہ ہی گرداب کا گھر مر لوٹا ہوا ہی آئندہ سیلاب کا رک نہیں کتا ارادہ خاطر بیتاب کا چشمِ فانی رکھ لیا فرقت میں پیرہ خواب کا</p>	<p>حشر میں پوچھو نہ عالم عالم اسباب کا سوز غم ہی کیا کہوں عالم داغ بیتاب کا کشتہ ہوں ای شام غم بہت حسن عالم تاب کا آفتاب پونچا ہی طوفانِ مدید پر آب کا سنتی ہی حالِ بے نشان اور کئی لکھون نہی مند چشمِ مجنون سی چین کو دیکھ ای بیل فرا گردشِ دیوانگی میں ساتھ ہی سیلابِ اشک کا روتی روتی دل میں کوئی داغ حشر ہی میر آج تو گستاخی شائع ہوا ہی جانِ معاف انتظارِ یاسی نہتی نہ دم ہر شکہ ہے</p>
---	--

<p>زینتِ ظالم نہیں کہتی جہان میں اعتبار          اتحادِ پست قطرتِ باعثِ لذت نہیں          دہر میں ہر طرحِ طمعِ فانِ بلاسی پاک ہیں          حشر کو اوشنا ہی عریانِ دست کیوں کفر          جنبشِ برویِ قاتل کیلکہ مر جاہلین کے          دل سی بیامیہ کی پوچھی عورتِ مہمان کوئی          بعدِ مردن ہی خیالِ خدمتِ یاران کا          کشتہ شہداءِ دوری ہوں مصلوہ کو مری          سیلِ گریہ فی دکھایا خانہ ویرانی کا جشن</p>	<p>چند دم رہتا ہی جو بن بیخِ قصاب کا          پانی پانی دل ہی بطِ چاہ سی و لاب کا          کشتی درویش کو خطرہ نہیں سیلاب کا          کرتی ہیں شرمندہ تجلو عالمِ اسباب کا          ہم نہ لین گی سر پہ چسانِ خجری آب کا          خانہ ویرانی کی سر پہی قدمِ سیلاب کا          گردِ دھن بنکی ہوں پاؤں میں اجاب کا          موقوف کیوں اٹھتی لازم ہی پر خراب کا          رقصِ شادی ہجر میں چکر بنا کر داب کا</p>
<p>۱۔</p>	<p>ہر گھڑی ہی سادہ دم کی فکرِ نظمِ آبدار          ہر نفسِ تسلیمِ شستہ ہی درنا یا ب کا</p>
<p>عمرِ صورتِ تصویر میں گویا نہوا          نالہ نہ چھتری ہوئی غیر کی پیدا نہوا          داغ کیا یاس کو بھی جگر گوارا نہوا          آبرو نشو و نما کی کہاں غربت میں نصیب          کچھ تو ایسا ہی تمہارا جو آڑی ہیں در نہ          عمر کیا کیا تھے مگر وقتِ جدائی دیکھا          صفتِ شکِ چکیدہ یہ فلک کھو یا          مای کیوں نہ کروں میں گلہ محروم</p>	<p>کیا خموشی نے کہا مای جو افشا نہوا          میں لبِ نی کی طرح آپ سی گویا نہوا          ایک دل پر مری کس کس کا اجارا نہوا          طفلِ شکِ آنکھ سی گر کہے بر پا نہوا          پہلی در پہ کہی غیبِ رن کا اجارا نہوا          غیر تو غیر ہی اپنا دل شیدا نہوا          کہ دم حشر ہی کوئے مرا جو یا نہوا          لاکھوں ارمان تھی اور ایک ہی پورا نہوا</p>

<p>وہ ملا بھی کہی تہا تو میں تہا نہوا  ہای اس دم میرا لین وہ سیخا نہوا  زخم کی طرح مبارک مجھی ہنسنا نہوا  ڈوبتے کو کہتی ترسکی کا سہارا نہوا  خاک اوڑا نے سی بیابان کہی دریا نہوا  اوسنے پردہ بھی کیا ہسی تو پردا نہوا  ای جلجھ کو تو جینا بھی گوارا نہوا  کیا کہیں خاتمہ باخیر ہمارا نہوا  موج سے سلسلہ برپا کہے دریا نہوا  میں کسے طرح ہوا خواہ تمنا نہوا  چہرہ پرداز بھی ہیبت شناسا نہوا  مفت بھی کوئی خریدار ہمارا نہوا  بہونکت بنی ہی مہلیں گہر میں اجالا نہوا  پیار کرنا ہمیں اپنا بھی گوارا نہوا  چشمہ ہمارا کی صورت کہی اپنا نہوا</p>	<p>عمر بہر رشک عدو ساتھ تھا کتا کیا حال  ملک الموت کی بھی جان غضب میں پڑتی  خون و لاقی رہی بد فالی شاد مٹی سون  نزع میں بے ندیا سبز خط کا بوسہ  خشک آنسو نہوی طعنے اعدا ہنکر  مثل شمع تیرے فانوس رہا جلوہ فگن  کیا کہوں مرنی ہیں کس بات پہ دنیا والے  شکل و کہلائی وہم نزع نہا و سر کا فرے  کامل راہ طلب قیام مٹی کی آزاد  شکل تصویر ہوا خلق جہان میں بیدل  نقش بر آب تھی ہم مٹ گئی بنتی بنتی  تھی وہ تصویر جیالی کہ سوا مٹی کے  ظلمت دل ہی وہی لاکھ جلا یا غم نے  ہاسے رہی شک شب و صبح میں سر کا فر کو  اوس فسوں کی نظر ایسی مٹی ل کو لگے</p>
--	--

<p>کیا کہوں چہوت کے میل میں گل سنی تسلیم  صورت نکھت بر باد کھسین کا نہوا</p>	<p>۱۱</p>
--	-----------

<p>نگ اوڑنی کو ترستا میخی خسار کا  میرا دیوان منتخب ہی مخزن اسرار کا</p>	<p>زور دکھلاتا ہی کیا کیا ضعف جسم ار کا  وصف ہر شہر میں ہوئی میان یار کا</p>
--	--

دیدکی قابلِ سی جو بن سبز ہونا آگ پر گلزار کا  
 رات دن یونہیں پڑی کی عاشقوں کی گزنگاہ  
 سخت جان ہوں ہاتھ ایسا آج قابلِ لگا  
 خاکِ تسکینِ دل بیتاب کو پیغامِ صل  
 لاکھ جی ترسی مگر آرامِ تنہائی محال  
 سیکھتی ہی عرصہ محشر میں بجائی سرخ  
 کیوں ٹھٹھا ہی سنگداری کی کوچی سی جھی  
 ناتوانی تماخانہ ویرانی مٹاتی کیا جھی  
 باعثِ زینتِ ہوا سوزِ جوانی و ہرین  
 عالمِ فانی سی تنہا ای وحد آتا نہیں  
 دہر میں ظالم ہمیشہ رہتی ہیں نصیب  
 کیا خراباتِ محبت میں فلک کی آبرو  
 مر رہی ہیں فرقِ بروجِ جانِ بینِ قریب  
 نیند کیا آئی اشکِ چشمِ روزِ ناکات دن  
 رحم کی بدلی کچھ احسانِ عداوت اور ہے  
 اس کیوں پیچ میں ڈالاجی قسمت نے مجھ  
 کیا نیسپ آہِ بلبلِ نی کہلا یا ہی اسی  
 دختِ زکی و بر کیوں لچلا ساقی جھی  
 کیوں مڑا تیری دریا کی میں خانہ خراب

معجزہ ہی سبز ہونا آگ پر گلزار کا  
 بند ہو جائی گار و زنِ خم و بخود دیوار کا  
 معر کی میں نام ہو جائی تری تلوار کا  
 کچھ فریب آئینہ ہی وعدہ بیتِ عیار کا  
 میری بالین پر اجارہ ہو گیا غنچوار کا  
 منہ دلا دی آج ساقی می سی شغفار کا  
 اب تو سایہ ہی نہیں سر پر تری دیوار کا  
 پس گیا میں گر پڑا سایہ اگر دیوار کا  
 داغ سودا بن گیا طرہ مری دستار کا  
 قافلہ ہی ساتھ میری حسرت دیدار کا  
 کم نہیں ہوتا کبھی خند لبِ سو فار کا  
 ایک جامِ وار کون ہی آپ کی میخوار کا  
 برجِ عجب میں ہی اخترِ طالع اغیار کا  
 پاسبانِ بختِ خفتہ دیدہ بیدار کا  
 حوصلہ رکھ لی سوالِ زخمِ بہت دار کا  
 میں کوئی مضمون نہیں ہوں کا گلزار کا  
 داغ کی دیتا ہی بوہر گل مری گلزار کا  
 خون ہوگا گردِ سینا یہ استغفار کا  
 میری قسمت میں کفنِ تنہا سایہ دیوار کا

رشتہ تسلیم سلیمانی میں ہی زنا رکا	شیخ کا اشک یا بی کفرسی خالی نہیں
۱۴	۱۲ شرط الفت ہی یہی تسلیم بعد حشر ہی ناتہ سی دامن چوٹی احرار مختار کا
<p>جان کنی ہوتی ہمیں نام سیکھا ہوتا کیا بڑا تھامرض عشق جو اچھا ہوتا دست یوسف میں گریبان لیجا ہوتا ہای پردہ ہی نہوتا تو یہ پردا ہوتا اور ہوتا تو نہ کم حوصلہ اتنا ہوتا ملک الموت ہی آتا تو سیجا ہوتا مثلاً یہ کہیں یہاں جو ٹکنا ہوتا آج جو کچھ مری تقدیر میں ہوتا ہوتا عہد پیمان شکنی خوب نبا ہوتا اور انجام مرا اسکی سو کیا ہوتا دیکھ کر چین چین ہرج سی دریا ہوتا خون برسوں دہن زخم فی تہو کا ہوتا کیا نہ لکھتی مری قسمت میں جو لکھا ہوتا کیا میں شہنشاہ احسان اجا ہوتا ماہ نوحہ لغو شش ٹپٹا ہوتا نامرادی بھی نہوئے تو نہ کیا ہوتا</p>	<p>عالم نقش و نگین عشق میں اپنا ہوتا موت ہی آتی نہ بالین پیسیجا ہوتا انقلاب اثر عشق جو یہ راہ ہوتا عشق تجلی ہی مجھی صورت موسی ہوتا کاش پہلو میں نہ میری دل شیدا ہوتا مجموعہ مناشب تکلیف میں جینا ہوتا کیا پڑی تھی جو تری در پہ پڑا رہتا مانع کو چہ قاتل ہوئی ناحق احباب نفس پر کاہی کو آئی سر دفن آئے خاک تہا کر دیا برباد صبا فی صد شکر تہا میں وہ ننگ جہان میں جاتا جو کب کرتا کیا شکوہ سفاک کہ ہمت پہ مری لاکھ غیار پڑتا تی نہ کہی وہ سُنئے مر گیا دشت میں صد شکر کفن کی خاطر تم اگر بام بڑای جان و مروت آتی عشق میں لذت حسرت کوئی مجھسی پوچھ</p>

ہای سنا ہوں کہ رو دیتی ہیں کشتی کیم  
کاش نالہ بھی مر شکوہ عدا ہوتا

۱۲

۱۳

<p>تہو کا حشر میں کوئے کسے کا نہیں معاوم بگڑی آج کس سے دل اپنا ہے جسی چاہیں گی دین گی رولا تا ہے مجھے کیوں اس قدر سخت سدا گریان بمانند شبنم نہ کچھ دنیا میں رکھتا ہوں نہ دین میں مجھی مرنی دی جیتے جی بتوں پر ہنسے جب زخم خون حسرت سے روئے کھدین ہی وہی غفلت ہی اپنے بحیرت دیکھتے ہیں وہ مجھے آج یہ جو بن چند ساعت میمان ہے پیر نشان ہیں ازل سے صورت زلف خیال آتا تری رحمت کا جسم سلامت ہیں ابھی تک خیم دل سب جو دیکھیں اس وقت کا فساد کو تن خاکی کوئے چوڑا کھ رہیں مجھی رو کر نہ دین دی بعد مرن</p>	<p>بہر و سا ہے تو اپنے بیکسے کا مزا ہے دشمنی میں دوست کا اجارہ آئیں کیا نالہ کسے کا لیا تھا نام میں فی کب ہنسے کا ند کیا مٹنے مری غم نے خوشی کا بہلا ہوا دو جہان میں مفلسے کا یہی ناصح مزا ہے زندگے کا نہ توڑا ہے دل افسردگے کا پچوٹا ساتھ مکر بیخودے کا تماشا ہوں میں چشم نہر گسے کا بہر و سا کیا ہے حسن عارضے کا مدا و کیا ہمارے برے کا جگر پائے ہوا تر دا منے کا بڑا احسان ہے بیچار گے کا دھارہ جامی تقویٰ شیخ رحے کا خیال آیا جو عہد بیکسے کا کہان یہ وصلہ چرخ دے کا</p>
--	--



۱۴	مراجو ناکہ موزون ہے تسلیم تصدیق ہے نسیم دہلوی کا	۱۳
۱۴	<p>اوس ماہ میں خورشید کا عالم نظر آیا جو زور جلاسنے مجھے داغ جگر آیا خالی جو ہوا شیشہ دل جا بھم آیا مراجون کا بالین پسیجا اگر آیا عالم مجھے فانوس خیالی نظر آیا مستی میں نہیں ہوش کدہر تھا کدہر آیا خالی دامن گورتھا کچھ خاک بہر آیا حیرت کدہ دہر میں جو کچھ نظر آیا</p>	<p>وعدہ جو کیا شام کو وقت سحر آیا کیا خاک کما تھا لپرسوزنی باتے اللہ رمی ہم ردی یارانِ خرابات جیتا ہوں نہیں چین کی جب تک جی اسید آرام نہیں گردش ہیجا سے کسی کو ای و اعطی سجدہ میں خانہ بتادی اعمال جو پوچھیں گی کہوں گا دمِ شمر ردی دل میں جگہ صورتِ آئینہ ہمیشہ</p>
۱۵	تسلیم بیا بان سی سو خانہ بہرون کیا آیا دل عاشق کی طرح میں جدھر آیا	۱۴
۱۵	<p>ہم کو محرابِ عبادت ہی کر بیا بان اپنا خندہ زخمِ جگر ہی گلِ امان اپنا دمِ خفا کرتی ہی کیون تنگی زندان اپنا آج تک صحنِ قیامت سے دبستان اپنا چشمِ ناسور ہی یا دیدہ گریان اپنا سبز ہونی ہی نیا یا تھا بیا بان اپنا ہو گیا مہرِ خموشی غمِ پہنان اپنا</p>	<p>سرنگون رہتی ہی یادِ رخِ جانان اپنا گر یہ دیدہ پُر خون ہی گلستان اپنا آنہ جائی کہیں پہرِ جوشِ خیالِ صحرا سمندرِ بھلی میں یہ تھی شورِ جنوں کی تعلیم ایک دم خون جگر سی نہیں ہوتا خالی کیا کہیں دشتِ نوردی کا مڑی کب سے جھل میں یاد ہی آیا تو ادب سی ظالم</p>

ضبط فرماوین آئی کا نہیں فرق کہی  
 بی اہل مرگنی ہم نامِ جہل کو سکر  
 آپ سی دعویٰ غنچہ دہنی بیجا ہے  
 پانوں کیا حائل زنجیر سی رکھیں باہر  
 فتنی سوطح کی ہر چاک سی ہر باہون  
 بیوفائی تن خاکی سی جو کی ظاہر ہی  
 رکھ لیا خاک فی بھنس کا اپنے پردہ  
 پاؤں زنجیر میں ہم باویہ پیای جنوں  
 بہانی کا داغِ خلش دروسے تنہائی میں  
 کوئی موسم ہو یہاں خاک اوڑا کرتی ہی  
 جلوی کھلاتا ہی چپ چپ کے حجابِ تیر  
 داغ احسانِ جفا میں نہ لگا اوقار تل  
 جسمِ بیجان کو کیا چیخ فی پیوند زمین  
 رنگ گیرنگی الفت ہی عیانِ دونوں سی  
 اشک آنکھوں سی گری قطرہ گوہر ہو کہ  
 ای جنوں اتوں نہیں عذر خطا کی حسرت  
 ٹوٹنا آبلہ پا کا نہیں ہے بیکار  
 ہمو آرامِ اسیری ستم دشمن ہے  
 اگر ہی ہی ادبِ عرض تمنا تسلیم

استحان لاکھ کری گردشِ دوران اپنا  
 ملک الموت ہی شرمندہ احسان اپنا  
 منہ تو بنوئی چمن میں گل خندان اپنا  
 دل حاسد سی سواتنگ ہی ندان اپنا  
 دامن سج قیامت ہی گریبان اپنا  
 منہ دکھائی مجھی کیا عمر گریزان اپنا  
 چپ گیا گور میں اگر تنِ عریان اپنا  
 اپنی ہمراہ لپی پرتی ہیں ندان اپنا  
 رہنی دو سینہ مجروح میں پیکان اپنا  
 زاہد خشک کا سینہ ہی بیابان اپنا  
 عوضِ جان کوئی معشوق ہی ہمارا اپنا  
 زخمِ ہنستی میں تھی کیلی امان اپنا  
 وچھیر ہوا خانہ ویران اپنا  
 زلفِ برہم ہی تری حال پریشان اپنا  
 تر ہوا ہی نہ سہرا من مرگان اپنا  
 پاؤں پڑتا ہی سر چاک گریبان اپنا  
 سر ہر خار پہ رہ جائیگا احسان اپنا  
 پائی خفتہ کو سمجھتے ہیں گہبان اپنا  
 کہ چکی یار سی تم حال پریشان اپنا

<p>۱۲ یاد سب کچھ تھا مگر وقت سفر کیا کہتا اپنی ہستی کی خبر جب ہی پر مجھے آبرو خاک میں ملتی تھی دم فکر سخن داغ اوہیں ہی ترا چہرہ روشن شفاف بخت ہی دشمن مان تھا شب فتن بار تھا آنکھ جب کو نرا کت گئی بک ایک مہی نہ ملا روح کو تن میں آرام بوسہ شب بھر دلدار کی چپ چپکی لیے مشتہری نہ ہرہ سہیل مینی صبح امید اوس میں ہی گنگ تو اعجاز مسیحا ہین</p>	<p>اون ہی دم ہر کی لمی درو جگر کیا کہتا خوش بیگانہ کوئی اونکی خبر کیا کہتا اونکی داتون کو بہلا سلاک گھر کیا کہتا تجھ کو میں دیدہ و دانستہ فکر کیا کہتا اپنی خبر یاد کو محسوس و مثر کیا کہتا اوسکو میں یادوں کی کہنی سی گھر کیا کہتا چار دیوار عناصر کو میں گھر کیا کہتا دیکھ لیتا جو کوئی وقت سحر کیا کہتا یہ نہ کہتا تجھی اور شکستہ کیا کہتا میں لہون کو تری برگ گل تر کیا کہتا</p>
---	--

۱۳	مرکب استاد سیلیم ہونندہ درگور	۱۴
۱۵	شعر کہت ابھی تو میں خستہ جگر کیا کہتا	۱۶

<p>فریاد فغان بلبل ناشاد کیے جا ہم ہوں کہ نہوں ہی ہی کا کوئی مشتاق فریاد ہو یا نالہ ہو یا آہ جگ سوز گر خون نہیں ہی نہ سہی رسم ادا کر جاتا ہی کہاں اور غم حسانانہ ادھر نئی تو ہی خبر بلبل ناشاد کی کلچین ای دل خرم ابروی صنم میں سحر و شام</p>	<p>مہمان نفس خاطر صیاد کیے جا ای چرخ ستم پیشہ کچھ سجاد کیے جا جو ہو سکی تجھے دل ناشاد کیے جا اپنی سی تو او نشتر فصا د کیے جا دیرانہ دل کو مری آباد کیے جا صیاد کو سمجھا اسی آزاد کیے جا کچھ بندگی حسن خدا واد کیے جا</p>
---	--

تسلیم اگر حسن سخن کی ہی نہ	سیر چین گلشن بجاو کیے جا
----------------------------	--------------------------

۱۵	تو پیروی بندش استاد کیے جا	۱۶
----	----------------------------	----

احسانِ رقی غیر سی پین آشنا تھا تیری قدم کو چوڑکی جا آگیاں میں یا کیوں تنگ اس قدر تو مہر نے کیا مستی میں جو کیا ہی کسی یاد میں عاف سجتے وہ مدنی بھی محشر میں کس لیے کیوں آگ بن گئی وہ تپا شوق کیلک پہلی ہی تھا خیال جوانی او نہیں کر سانس میں نکل گئیں آواز کو چو کر تکیہ ہنگر یہ دی و نہیں فرماؤنی تو کیا کیوں سبکی سو دیا بیت نا آشنا ہی رحم	اپنا میں آپ مثل گہ آب و دانہ تھا پا مال ناز تھا کوئی نگ حسا تھا نقش ہن نہا میں تمہاری قبائلا تھا یارب خیال پرستش و زجزا تھا میں تھا شہید ناز مرا خون بہا تھا میں فی تو دوسے سوز جگر ہی کہا تھا اتنا غرور حسن شکیب آزما تھا اس کاروان کو پاس قای ورتھا مطلب کیا کچھ اور تھا یہ مدعا تھا نالہ شکست شیشہ دل کی صدا تھا
--	--

۱۷	تسلیم رات بہر وہ رہا اگر مہر خست لاط دیکھا جو وقت صبح تو پہر آشنا تھا	۱۸
----	--	----

بدگانی نہ گئی لاکہ میں سمجھا آیا میں وہ محروم ازل تھا کہ بنگ تصویر او گلا پڑتا ہی ہر اکہ مہر قاتل سے ہنسنے خیال نہیں جھنک رخ ہر او سکی	ہای جو خاطر میرا مین آیا آیا نہ کہی لب پہ مری حرف تمنا آیا ہای خجری مری خون کا پیاسا آیا مشک سی کا قہر رت بی ہنا آیا
---	---

بزمِ رندانِ مین تہا نہ کہی ہم بیٹھے  
 اور کیا حال کہوں ضعفِ جگر کا ظالم  
 ہوں وہ میکش کہ مجھی دیکھی ساتی فی کہا  
 دم لیا تہا بانی درِ مطلب پہ ہنوز  
 پھر وہ ہے ہی اثرِ بی اثری نالو نہیں  
 صدقی مین اپنی اہل کی کہ نشان بہر  
 برسوں اس عالم فانی مین بسر کی لیکن  
 کفر و دین دونوں کو چھوڑا تو خدا کو بلا  
 شوق پا پس میں ہر جہج صحتی گدب  
 اپنی غفلت کی مین صحتی کہ تہا شکوہ  
 پیشِ عشق سعی سکوی ہی غذا کی حسرت  
 بی نشانی ہی مرا نام ہوا ویا مین  
 بعد مدت نظر آتا ہے مری پہلو مین  
 ہر طرف رنگ و رنگی ہی مین مین پیدا  
 بی نشانوں کا زانی مین ہوا مین بہر  
 منت مایہ کا شرمندہ ہوا طفلی مین

جامِ مہرِ لوسی او تہا سہی مینا آیا  
 سو جگہ بیٹھ کی لبِ تکی می نالا آیا  
 دخترِ زوہ ترا چہا سہنے والا آیا  
 کہ غمِ یاس مری بخت کو روتا آیا  
 پھر کسی پر دل محمد و مہم تھا آیا  
 وہ ہی بالین پیر مری بہر تماشا آیا  
 آج تک خضر و مسیح کو نہ مرنا آیا  
 کام اپنے تونہ کعبہ نہ کلیسا آیا  
 کون مجبوب نہانی لبِ ریا آیا  
 ایک دن ہی نہ قریب لبِ گویا آیا  
 بگیا چالا جو نہ تک مری دانا آیا  
 مین ہی کہنی کی لمبی صوتِ عفتا آیا  
 آج کیا جی مین تری او دل شیدا آیا  
 کون اس غمِ مین ای دل گلِ سخا آیا  
 دیکھ کر نقشِ مستدم کو مری عنقا آیا  
 روح کی ساتھ عدم سی غم و نیا آیا

تہا وہ کشتہ واوی محبت تسلیم  
 دیکھ کر مجھ کو گلے ملنے بگو لا آیا

۳۱

۳۰

کیا کہوں مین دل بیتاب مین کیا کیا آیا

شکوہِ ساری مین وہ شوخ جو تہا آیا

انکی تقریر میری کہتی ہیں گل غنچون سی  
 اونکی آنکھوں سی تجھی نسبت چھٹیسی کیا  
 میری کہنی سی گیارہ آتا مارا دشمن دست  
 سرخ ہی کوسون رخسار سیابان خون  
 تمام لی دل کو ذرا شیخ کہ شکل نہ پڑی  
 وعدہ حشر ہی بنجائی گا اک حرف غلط  
 لغت چنند ہی یہ لالہ و گل کا عالم  
 میری آہستی تھی جہان میں صفت رفتی سیاب  
 ادب بادہ پرستے سے یہ پہنچنا  
 سجدی کرتا ہوں بتو کو یہ خدا کی قدرت  
 لور قیون ہی وہ کہتی ہیں جلا کے لی  
 میں تو خود سوختہ جان خستہ جگر تباہ عالم  
 کون دیکھی گا اوسی تاب نہ ظاہر ہی کسی  
 روتی ہیں دیکھی وتی ہوئی ہجکویں لوگ  
 یہ غلط ہی کہ حسد نون سے حذر لازم  
 ہمارے حیر می یوسف نسا و ثما حیرت  
 بن کی سوز دل پروانہ تری محفل میں  
 وحشت انگیز مری شہت پہچمے بکری نہیں  
 ہون و دیوانہ عریان کہ عدم ہی تسلیم

ایک اس باغ میں یہ بلبل گویا آیا  
 کس طرح دہیان ترانہ گیس شہلا آیا  
 توئی دیکھا بہت میر حم کا وعدہ آیا  
 اس طرف ہی کوئی پامال تنہا آیا  
 دیکھ وہ دشوخی ادا کا فتر سا آیا  
 بل یہ جس وز مزاج رخ زیا آیا  
 کچھ نہوگا جو خزان کا کوئی جو نکا آیا  
 اپنی تہنہ پہ ہمیشہ مجھے رونا آیا  
 سر جو کا آریا جو سامنی شیشا آیا  
 آگی سیری مری تقدیر کا لکھا آیا  
 خواب میں جاکی اوسی اور بھی تمسا آیا  
 تو جلانی محبی کیون درغ سویدا آیا  
 ہمنے مانا کہ دم وعدہ فردا آیا  
 اشک کی ساتھ کوئی پارہ دل کیا آیا  
 روکنے سی دل وحشت نہ وہ وونا آیا  
 چاک دامن کی طرف دست لے لیا آیا  
 میں جگر سوختہ و رخ منت آیا  
 آج دامن میں طرف نجد ہی ہوتا آیا  
 پردہ پوشی کو مری دامن چلا آیا

ضعف عالم که آیا قید بین تشبیر کا  
 حال صوفی کا مراد تیری ہی اہست و فستج  
 پڑ گیا ہی کسی چشم شمع کا تیرنگاہ  
 ہوں تو بطلب کسی مطلب کچھ طلب نہیں  
 کیونکہ بینی سی لگا لوں آن روی صوفی میں  
 کسکو چسپنے کی تمنا ہی فراق یا بین  
 خاک میں ملنا گوارا پیر نہیں مجھ کو دماغ  
 فوج کرتا ہی مجھی وقت میں میرا پیر نہیں  
 ہاں مرنے ہی دی گی خوبی قسمت مجھی  
 کیا نشان بی نشان ہو پڑ جاؤں میں  
 کوئی کیا سمجھی ادا شور لب خاموش کی  
 کسی آمرزش نی بخشی بیگناہی کی مر  
 پڑے چکی جہاں بسین دی چکی عیسیٰ جواب  
 بسکہ ہوں طفلی سی تلخی آتش نائی و غم  
 عمر بہر تدبیری بگرد می سامان وصل  
 گرم فقری تنگی تیری جل ہوں گاہ بزم میں  
 عالم بالا میں ہی نکلا نہ کوئی داورس  
 دیکھتا ہی ضعف کسے لیکن بتا سکتا نہیں  
 تاز کرتی ہو گی رحمت خدا کی سامنی

شور ہی آفاق میں غلامی بخیر کا  
 وجد میں لاتا ہی دل کو زمرہ تکبیر کا  
 دیدہ آہو ہی روزن سینہ نچیر کا  
 نقطہ شک بنکو تھو فانی وقت میر کا  
 تیری پہلو کا مراد تیا ہی پہلو میر کا  
 چارہ گرا حسان نہ لی دریاں بی تاثیر کا  
 فوجوانی میری دھماؤں ناز چرخ پیر کا  
 یان گریبان ہی گلی میں دامن شمشیر کا  
 نزع میں تیا ہوں آنا اوس بیت بی پیر کا  
 خواب ہی وہ ہوں اشجس میں نہیں تعبیر کا  
 میرا ہرنالہ ہی نالہ بلبل تصویر کا  
 بڑھ گیا کچھ اور دل کو جو صلہ تقصیر کا  
 اسی اجل اب نازا وٹھو اتی ہی کیوں تاجیر کا  
 خون دل میں مراد تیا ہی مجھ کو شیر کا  
 وای نادانی کہ پھر قائل نہیں تقدیر کا  
 میں ہوں پڑا نہ چل غ شعاع تقریر کا  
 ہو گیا دل سروا پنی نالہ شبگیر کا  
 ہوں مگر خواب پریشان دیدہ نہ بخیر کا  
 دیکھنا واعظ و مان رتبہ مری تقصیر کا

<p>ہمراں شست سی کوئی نہ آیا تا وطن  رنگ لایا جو شین بابی حشت طرح  کھینچتے ہیں لوگ کچھ بڑا غہلای بکھیری  چھپر کر سنتا ہوں افسانہ جنو کھاتید میں  گنبد درفن بنا جب ملگیا تیر خاک میں</p>	<p>ہاں مگر احسان ہی مجھ پر خار و ہنکیر کا  مدتوں اور تاپہرا کا غزمی لقمہ ویر کا  کسکے سینے سے سی ٹی ہیکان تھاری تیر کا  حلقہ احباب ہی حلقہ مرزا جبین کا  رنگ لایا بعد مرون جو مصلہ تعمیر کا</p>
۲۲	<p>تیر کا وہ شاہِ خوابان اہل فضل فی نیاز  شکوہ اسے تسلیم کیا ایسی جگہ تو قیر کا</p>
<p>یاروں پنجین ہی شیشہ ساعت ہوئی تو کیا  نکلانہ گہری فاتحہ پڑھنی تمام عمر  ہر حال میں جلی صفت شمع رات بہر  کیا فائدہ کہن ہی چوپا کر جو منہ چلی  جو جو عذاب قبر میں ہوئی تھی ہو چکی  محروم دیدہ گئی اعمال کی سبب  گلچین نے نسب کو پھول دی ہکو انج دل</p>	<p>ظاہر میں صاف لمین کہ ورت ہوئی تو کیا  کوچی میلان سکی نام کو تربت ہوئی تو کیا  خلوت ہوئی تو کیا ہمیں جلوٹ ہوئی تو کیا  مگر کیسی ہوئی سی نہامت ہوئی تو کیا  روز جزا نجات کی صوت ہوئی تو کیا  برگشتہ قسمتون کو قیامت ہوئی تو کیا  باغِ جہان میں ایسی ہی قسمت ہوئی تو کیا</p>
۲۳	<p>کیا مر کے شکل روز منت میں دیکھتا  تسلیم یوں سحر شب وقت ہوئی تو کیا</p>
<p>دل پر خون میں سر سلسلہ مو نکلا  ہنس دیا میں صفت زخم جگر خون و کر  وہ تھی سخت ازل تھی صفت چشم جاب</p>	<p>پارہ لعل چرخ شب کیسو نکلا  عین تکلیف میں آرام کا پہلو نکلا  لاکھ ہم پیوٹ ہی ایک آتش نکلا</p>



مار ڈالا لب جان بخش کی باتوں کی جو بہ تر بانی نے کیا اور زیادہ مہنوں	میری قسمت سی سیجا ہی ہلا کو نکلا حرف پوش نام ہی تاثیر میں جاو نکلا
۲۳	۲۴
مضمون نہیں لکھا دین میں پیشال کا رخصت آتشیں پہ نہیں دانہ خال کا اللہ ہی عروج تری یا بسال کا داسن کہیں پڑا ہے گریبان کسی کلبہ مگر ہی داغ عشق پر ہی وہی جلوہ کر تہا شیشہ جو گیسو برہم کار و جوشتر تشبیہ دی جو ابرو جانان ہی محل کر تقلید سی نصیب ہوا فی صفت محال کیا خوب بوسہ لب جان بخش اور تم عکس رخ حسن سے اوچا نہ یہ کہے یہ بھی وہاں یار کو ثابت نہ کر سکا ثابت ہوا سکوت متاع قند سی خونریز دیکھنی کی نمائش پسند میں کاہش سی اب توہن ہی معی میان کھڑچ مویات سرخ ہی تری زلف سیاہ میں	لاکھ احباب فی چاہا ملکات تسلیم اوشی ہرگز نہ کوئی صلح کا پسو نکلا عفا شکار ہی مری دام خیال کا پروانہ جل ہوا کوئی شمع جمال کا ہر ذرہ آفتاب ہی چرخ کمال کا میری جنون میں جوش ہی فی کمال کا دیکھانہ منہ کمال فی میری زوال کا دینا پڑا حساب مجھی بال بال کا ملتا نہیں داغ ملک پر ہلال کا دیکھانہ منہ ہلال سپر فی کمال کا سیج ہی نہیں جواب تمہاری سوال کا پردہ ہی مہر کا تو گریبان ہلال کا کیا کیا خیال تھا مجھی اپنی خیال کا بہتر ہی منہ گہری خدائی سوال کا کشتہ جہان میں کون ہی تیغ ہلال کا مجہ تک گزر نہیں ہی مری احتمال کا یا سر چڑھا ہی خون کسی پایمال کا

<p>گھونٹ دین کہ کیا صدف سے بہ ہوئی خاک          روزِ ازل سے قیدِ جوں آزاد کی کی سلامت          پالا ہوا ہی عیش کا کس طرح وں تہین          شامِ شبِ فراق کا دل ٹوٹ جای گا          مرکزِ جیستجو کی تہستانہ کم ہوئے          ہرست جلو باہی معافی کی دید کر</p>	<p>رتبہ ملاز و ال ہی ہر کو سال کا          رکھائی تن پہ دیکھ لو عالم ہی جال کا          خوگر یہ دل نہیں ابھی رنج و ملال کا          مژدہ نہ دیجی جیسے صبح وصال کا          اوڑتا پھر اخبار تری پالمس سال کا          گھونگٹ اولٹ دیا ہی عروس خیال کا</p>
--	--

۱۵	<p>تسلیم تراہد وں کو مبارک غورِ زہد          مجھ کو تو آسرا ہے محمد کے آل کا</p>	۱۶
----	--	----

<p>ایک تم یاد رہی سارا جان بھول گیا          تم ہی کہتی ہو کہ تو رسمِ فغان بھول گیا          دو ہی دن میں ستمِ دورِ خزان بھول گیا          آج ہی تو مجھی اوپرِ مغان بھول گیا          گورِ بین بین ستمِ غمِ روان بھول گیا          کہتے ہیں کوئی بھوئی مجھی کہ بھول گیا          یہ تو ظاہر ہی کہ سب دورِ زمان بھول گیا          چشمِ بیدار بچی خوابِ گران بھول گیا          چارہ درِ دل غمِ زوگان بھول گیا          خانہ یاد کی سب نام و نشان بھول گیا          مجھ کو میرا دل سب متا ب تو بھول گیا</p>	<p>غفلتِ عشق میں سب دن کا بھول گیا          دل میں انصاف کو کسنی کیا ہی بھول          چھکے کرتی ہی کیا دیکھی گل کو بلبل          کل تو تھا غفلتِ جامِ می پر جوش کا عذر          پہر ہی چینی کے تھامم محشرِ افسوس          جب میں کہتا ہوں کہ تم بھول کی تھوفا          کیا کہوں کیا ہوئی راحتِ ہیانی ہی مجھ          ہر طرف کیوں نگران ہی شبنائی میں          آپ آیا خبیرِ وصل نہ لایا قاصد          ہاں ہی بخودِ شوق کہ اپنی نہیں          آج تک پہر کی نہ آیا سو پہلو شاید</p>
--	--

<p>ترم طہنت ہین ہوا سنگد لوشنی ظالم  یوچہ لی سیکڑون ہر باد ہین آفت مجہ سی  دھوکہ کی مین شام جدائی کی موزن بہکا</p>	<p>خاک مین مل کی بھی جو رہتاں بھول گیا  خانہ ویرانی اگر میرا مکان بھول گیا  رنگ بدلا یہ سحر کا کہ اذان بھول گیا</p>
<p>۲۶</p>	<p>ایک مدت ہوئی چوڑی ہوئی فن کو تسلیم  کیا کہیں شہر کہ انداز بیان بھول گیا</p>
<p>ہمپہ احسان ہی مزار پاک کا  ہون مصیبت دوست بہر بخش مین  صورت شعلہ ہون مین نازک مزاج  کوشا و لسنوختہ مد فون ہوا  فنج ہو کر ہے نہ آزاد می ملے  سنے ثبات سے ہی ثابت نہ گے  اوڑکی پونچھے آستان یار تک  ہون وہ خود ہین سامنی ہنگام فنج  وائی بید روی نہیں کوئی شریک  لوگ رو دیتے ہین مجھ کو دیکھ کر  مرگ سی شرم گنگارے بڑے  جیتی ہے صورت نیک ہی بعد مرگ</p>	<p>خاک نی پردہ کیا ہے خاک کا  ختم ہون اپنی دل صد چاک کا  نازاؤ ٹسکنا نہیں پوشاک کا  کچھ وہوان دیتا ہی پہلو خاک کا  طوفان گردن حلقہ ہی فتر اک کا  وعدہ ہون وصل بیت بیباک کا  حوصلہ دیکھو ہمارے خاک کا  آئینہ ہی خجہ سیف اک کا  ما تم صبح گریبان چاک کا  ما جسہ اہون خاطر عنناک کا  روز و شب ہی منہ پہ دامن خاک کا  لی رہے ہین بوسہ روی خاک کا</p>
<p>خون کی بات سلیم روز حشر سے  گرد دامن ہون شہ کو لاک کا</p>	

<p>چشم واد کیتی ہی خواب پریشان کیا کیا          طول و کمالاتی ہی لفت شب بھران کیا کیا          بگڑی بن بکی تری زلف پریشان کیا کیا          میری ارمان کی سواہن بھجی مان کیا کیا          نگران ہی طرف گوشہ دامن کیا کیا          گھورتا ہی نگہ قہری دبان کیا کیا          رہ گئی قاتل پیرحم کی ارمان کیا کیا          پانی پانی ہوئی اشک سر مرغان کیا کیا          رنگ لائی گا ہی خون شیدان کیا کیا          ہامی کافر فی لبی بوسہ مستان کیا کیا          کل تارک تہی بی شمع کئی کیا کیا          کہی کس کو بیان کچی اسجان کیا کیا          ہون گی آباد ہی شہر خوشان کیا کیا          نالہ آتا ہی جگر سعی قی فشان کیا کیا          گد گداتی ہین جگر کو تری پیکان کیا کیا          گر میان کرتی رہی شمع شبستان کیا کیا          موت فی نہیں ہی عمر گر بیان کیا کیا</p>	<p>ہین عیان برہمی دہر کی سامان کیا کیا          صبح غم روز بلا شام مصیبت ہو کر          دی جو دود و دل پروردہ غم سی شبید          بد گمان ناز سی کہتا ہی شریعت کشتین          پای ہی صنعت کہ ہر اشک حسرت سے          بی اجازت جو دریا رکا کرتا ہوں طوطا          سخت جانی کی ارادی نہوی آج ہی          طعنہ بی اثری فی جوندہست بخشے          غم مقبول میں اک ترک حنا کی تو کیا          زلف لہرائی جو رخ پر بھی آیا افسوس          چل گیا آج کوئی غیر کا افسون مر          سیکڑوں طرح کی صد شب رقت بی          یونہی شتاق شہادت جو رہی گاہ عالم          پنک ہی ہی پیش سو زہرون ہی ہر          سایہ زخمون کی بھی ہی چلی آتی ہی          شب ہی شوق میں تہا سوز دل و آن          خویش بیگانہ بھی و نون سہتی پون لیل</p>
---	---

قل ہی پہلی جگہ ہی سر و شہن سلیم  
 تیغ جلا داہی سی ہی پشیمان کیا کیا

عزت رندی کا ہنجانی مہین بطن اگر اوٹھا  
 نیم سہل چو گر کیون دیکھتا ہی بار بار  
 اضطراب دل کی صد فی یکمکرتاوت کو  
 مختصر کر طول و نکو دام میں لاتی ہی کیون  
 مجھ تو پیشہ سی آئینہ رو چہ پنا محال  
 جہ پیشانی نہیں غفلت ساری بہرین  
 مرنی ہیں نرات ترمین کان پر اہل نہ  
 دای غفلت دتی ہیں بالین ساحل کبھی  
 کوی جانان میں بھی حشیت نہ لہنی با  
 دیکھنی والی ہیں ہم ہی حشیم ناز کے  
 سبزہ رویدہ پس پردہ پوش بکسان  
 کٹ چکی شام جدائی صبح وعدہ قریب  
 بزم نوشا نوش میں اعطایان نہ کیا  
 بعد مردن بھی ہی باقی وہی سرشکلی  
 دیکھ کر آب بقا کو مانگ مرنی کی دعا

نم سر شیشہ ہوا تعظیم کو ساعرا وٹھا  
 حوصلہ کچھ اور باقی ہو تو پہر خنجر اوٹھا  
 بہر استقبال شور فستہ محشر اوٹھا  
 پاؤں پڑ پڑ کر نہ اتنا زلف پر خم سر اوٹھا  
 پردہ چاہی چوڑ چاہی ستا سکند اوٹھا  
 جو یہاں بیٹھا کف افسوس ہی ملکہ اوٹھا  
 کیا یہ تعمیر گلی لیجا بنگلی سر سیا وٹھا  
 کشتی عمر روان کا جس گہری لنگر اوٹھا  
 گرد کی مانند بیٹھا صورت صرصر اوٹھا  
 دی اگر نصرت حیا گردن ذرا اوپر اوٹھا  
 اسی صبا تربت سی مری پہول کی چادر اوٹھا  
 اور دم بہر صد مہ فرقت دل مضطرب اوٹھا  
 طاق نسیان پر کتاب پندر کیا غرا وٹھا  
 خاک سی میری بکولا کہا کی سوچ کر اوٹھا  
 تشنگ کی ناز گرد چشمہ کو شر اوٹھا

ناگجا مہا انسرای و ہرین تسلیم خواب

دیکھنا غازی حیدر پیدار ہو بستر اوٹھا

خسر بر پاکے دم سی کو چہ قاتل میں تھا  
 پرورش کی ہی کنار بقیاری فی مری

ایک شور بقیاری سو وہ میری میں تھا  
 ہون وہاں مان تون جو سینہ بے سہل میں تھا

<p>گوئی صحبت ہو بھی چپ کر تماشا دیکھنا  انگنی تہی ہای جو شل آرزو کو کیسا  تہا زل سی میں پسند خاطر اوتادگی  شور بختی فی کما محرمہ عرض حال سے  عاشق و معشوق ہوتی ہیں سر را زوان  شہرت بی اعتباری تھی جو حسن عشق کو  قسمتوں کی طی ہوئی ورنہ بلا تھی عشق  یہ غلطی یاد کرتی تھی مجھی تم بھر میں  تہا تماگر کی پر دل میں جیلہ ساز</p>	<p>میں ہی گویا رنگ محفل تہا کہ ہر تھلیر تہا  آج وہ ارمان میں کلک جسمی لہر تہا  خاک میں ملنا برنگ شاک و گل میں تہا  ہر جناب بحر تہا لب ساحل میں تہا  کہہ ہی ہو تم وہی جوق میری ل میں تہا  نجد میں پسلی تھی مجنون پردہ گل میں تہا  راہزن ہیر تہا ہرن خضر اس منزل میں تہا  غیر الفت تہا جو آپ کی میں گل میں تہا  مطلب آسان تہا لیکن پردہ مشکل میں تہا</p>
---	--

<p>۲۱  وہ ہوا تسلیم ثابت مجھ کو نفی غیب سی  حق تو یہی حق ہی نہاں وہ بل میں تہا</p>	<p>۲۲  پہر خیال لہب برہم شاک نشان ہو گیا  بہر میں خنجر ہلال عید قربان ہو گیا  جب گیا حیرت سر کوئی تری مارا پڑا  پای قاتل نہی او تھا سر بکشتی کے بعد  آشنای لذت زخم جگر طفلی ہی ہون  تا فلک پونچا ہی ہو جو شل سہل شک  لاکھ چاہا پر نہ نکلا سینہ صد چاک سی  لی تا ہی مرگ کی نیند پر چل طفل سر شک</p>
<p>پہر مر اجس و عہ خاطر پریشان ہو گیا  غیبت پیدامری مرنی کا سامان ہو گیا  برگ خنجر تیر شاخین غنچہ پیکان ہو گیا  سائیں شیر مجھ کو بار احسان ہو گیا  شیر کا قطرہ مری سنی میں پیکان ہو گیا  کم ہی ہونی پر یہ قطرہ ایک طے فان ہو گیا  مرد دل بھی آپ کی مٹی کا ارمان ہو گیا  کوشتہ دہن مرا شہر خموشان ہو گیا</p>	<p>پہر خیال لہب برہم شاک نشان ہو گیا  بہر میں خنجر ہلال عید قربان ہو گیا  جب گیا حیرت سر کوئی تری مارا پڑا  پای قاتل نہی او تھا سر بکشتی کے بعد  آشنای لذت زخم جگر طفلی ہی ہون  تا فلک پونچا ہی ہو جو شل سہل شک  لاکھ چاہا پر نہ نکلا سینہ صد چاک سی  لی تا ہی مرگ کی نیند پر چل طفل سر شک</p>

<p>سیکڑوں کہا تا قہیں اعتبار آتا نہیں          اوٹکیاں اوٹھتی ہیں جینم پر شکل ہلال          پرورش کن تباہی میری آہ کس کس پیر          چمک باہی اک جان سوز دل بیتاب          کہ کیا دل میں حسینانِ جهان فی عقد          التفاتِ عشق ہی دل کی خجالی ہی باہی          داغِ ناکامی غمِ فراق جفا ہی آرزو          اک بہار تازہ ہی رنگینِ دانی یار کے          قتل ہی ہو کر کیا دشمن کو جہنی سرفراز          اعتبارِ ظلم کو یا انتہائی صبرِ نبی          دی کہی تکلیفِ مصر فی کہی برسات          اس قدر پوی ہی سنگِ دلدار کی          انتظارِ یار میں امیدِ نیا مارا مجھے</p>	<p>وعدہ محبوب ہی اہد کا ایمان ہو گیا          جس قدر میں کم ہوا و تنہا نمایاں ہو گیا          حلقہ زنجیرِ غم ویش عزیزان ہو گیا          آفتاب صبحِ محشر دلِ غم بہان ہو گیا          رفتہ رفتہ اپنا پہلو یوسفستان ہو گیا          یہ وہ گہری جب ہوا آباد ویران ہو گیا          ایک اس دل پر نہیں کس کس احسان ہو گیا          داغِ الفت سی مریدِ گستاخان ہو گیا          خون اپنا خلعتِ شمشیرِ عریان ہو گیا          چار انگبین چپ ہوئیں مخرجِ پشیمان ہو گیا          میں چراغِ تربت کو غریبِ ایمان ہو گیا          بد گمانِ آخرِ مری جا کس دربان ہو گیا          پھر کیا جو دم دہن تک کی پیکان ہو گیا</p>
---	--

۱۱۷	اب کہان تسلیمِ لطفِ صحبتِ جام و سہو	۱۱۸
۱۱۷	چند دن احسانِ دورِ مہر و شان ہو گیا	۱۱۸

<p>ہیں اشارت میں شہر کی پہلو پیدا          ایک عالمِ پنهانِ سن و رنگی تیرا          یادِ سکلی لبِ گلین کے رولاتی ہی مجھی          چاہتا ہی دل سوزان ہو اسیر کا کل</p>	<p>بات کرتی ہی تری جنبشِ بر و پیدا          فتنہ انگہوں سی کہی ہی کہی جادو پیدا          صفتِ لعل میں ہر آنکھ سی آئینو پیدا          حسنِ کہ تباہی پسراغِ شب کیسو پیدا</p>
---	--

پیشتر مجھے مرنے کی پائے شہرت  
 گر چہا چھٹی تو کیا بہر خاکش صبا  
 مڑوہ ای دل کہ بڑی تیری تپنی کی گاہ  
 سزا لکھوں میں لکھایا تو یہ بھی عادت  
 یہ وہی لب ہیں جو اعجاز کا دم بہر ہون  
 آبرو رونی کی شہنم فی چین میں لکھ لی  
 درو پہلو میں خلتش ولین غرض عالم میں  
 پردہ گل میں بڑی پڑھ وری لکھتے  
 کیا کمون وصل میں جن کسکی بدولت بیویش  
 ہمسری کیا قدموزون سگری گائی  
 طائر جان پی پرواز عدم مقل میں

کل سی پہلی ہوئی اس باغ میں شہر  
 صورت رشتہ پہنچ ہوا تو یہ  
 چاک پہلو سی ہوئی وسعت پہلو سی  
 عین وحشت میں ہی گرد آہو سی  
 انہیں انکھوں میں آ کر لی ہیں جگہ سی  
 چشم گرس میں ہی غیب آئو سی  
 پکھتہ کچھ کرتی رہی تپیل پرو سی  
 پہلے نظر وٹھی ہوا اور وہ پرو سی  
 ہوا کرتے ہے کیفیت جادو سی  
 چال تو پہلی کری سرو لب جو سی  
 اور کی کرتا ہی پر تیرے بازو سی

۱۶	مازار باب ستم کی نداؤں ای تسلیم مرثی جبکہ ہو چرخ جفا جو پیدا	۲۷
<p>پہر میان میں شوری تسلیم کو سوا ہوا  پہر می بالین یہ ہنگامہ ہی سر پہ ہوا  پہر بھی شہر زبان طعنہ اعدا ہوا  پہر گریبان سر کی کل میں سوا ہوا  پہر کسی کی چاہنی کا وصل پہنچا ہوا  پہر مارونا بعبیدہ ابر کارونا ہوا</p>	<p>پہر مٹی ش جنون کا چار سو چہا ہوا  پہر وہی بندہ نوازی ناصح شفقت کی  بہر قدم رنجہ کیا بہر خلش فصاحت  پہر ہوئی پردہ در شام مصیبت لکیر  پہر ہی جانا ہی مجکول حسینوں کی طرف  پہر کمانی مجکوبیاتی فی بجلی کی تڑپ</p>	



<p>پہر ہوا میں تازہ بردار فریب عشق و غم  پہر وہی بی اعتباری عشق کی شہتی محو  پہر تون کی لونجانی سنگی ہستا ہون خوش  پہر کشتا ہی مری تانہ میں سامان طرب  پہر محبی بچھائی کوئی بیخبر خواب خیال  پہر عدو سن سنگی خوش ہوتی ہیں میری حالو  پہر رنگ قیس جی جوشی ہوا آرام دل  پہر ہستا ہون اجل کو چاہل عمر عزیز  پہر کسی کی انتظار میں بی نایابیت  پہر محبی تازہ عدو و چنیدار گور ہی  پہر ہوا جامی سی باہر کست گل کمر طرچ  پہر ہی کوئی بیخبر ہوت نمای تجو دے</p>	<p>پہر رنگ خم خون ہوتی لگا ہنستا ہوا  پہر میں اپنے وعدہ محبوب کا شکوہ ہوا  پہر خدائی دیکھتا ہوں میری بین بٹیا ہوا  پہر بلای جان خیال شیشہ و مینا ہوا  پہر بنا افسانہ میں تقدیر کا بھولا ہوا  پہر صدای خندہ معشوق میں گویا ہوا  پہر غزال داوی غریب سگسلی ہوا  پہر امید التفات مرگ چربینا ہوا  پہر رنگ چشم روزن چشم کا حلقہ ہوا  پہر بدولت آسمان کی خاک میں ملنا ہوا  پہر کسی کی جیسو میں کو بکو پہرنا ہوا  پہر کسی کے یاد میں ہوں آگے بھولا ہوا</p>
<p>پہر سکوت مدعا فضل لب اظہار ہی</p>	<p>پہر احباب کستی میں تسلیہ تم کو کیا ہوا</p>
<p>خون دلانی کا محبی منہدی لگانا یا کا  سرکھت دورا خوشی ہی سہم استقبال کو  نزع میں نظارہ دلدار کی فرصت کیان  ناوک افکن ہی وہ چھپنا کشن میں چوین  شہدی سانسو پیر گمان سرور ہی محبی</p>	<p>رنگ لائی کا مقرر رنگ لانا یا کا  ہای جب بینی سنا مقتل میں آنا یا کا  اہو کیسان ہی محبی آمانہ آنا یا کا  ہی فلک میراث انہ میں نشاننا یا کا  کم ہانے سے نہیں آنسو بہانا یا کا</p>

<p>مرگ کی باعث ہی یاد پہنچا ہی بعدِ وصل  ای غمِ تکلیف و دوری نہ تو ان ایسا نہ  حشر تک خواہید گانِ خاک کا اٹھنا تھا  آتشِ ناقوت رشک و عجبِ برہنہ  خاک میری دشتِ غریب سے اور لائی جا  گو بظاہر میری نظروں میں ہی پہنچ گیا  خوب و یا قبر میں جسدِ مہلک نہ کیر  مدعی کو برقِ خیزنِ غمِ عشرت میں ہوا  چہرہ تہا ہی ویکہ آشفہ خاطر اور ہے  حرفِ خصیت ہو گیا شہرِ مہلک پر از روح</p>	<p>قتل کرتا ہی حیا سی سر جو کا نا یار کا  عمر ہر محکوا ہی ہی تاز اوٹھنا نا یار کا  سورہی مین چین ہی سکر فسانا یار کا  اک طلسم تازہ ہی مستے لگاتا یار کا  مرگ ہی کچھ نہ چھوٹا ستا نا یار کا  خاطر ناشاد ہی شکل ہی جانا یار کا  یاد آیا محکومتا چھوڑ جانا یار کا  ویکھ کر زویدہ محکومتا مسکراتا یار کا  سر چہ باہی کس قدر زلفوں کی شانایا یار کا  مرگ کا آنا ہوا پہلو سی جانا یار کا</p>
<p>۳۳۲</p>	<p>ایک تو محروم ہی تسلیم ورنہ روزِ شب  چو متی بہتتی ہی زلفِ یار شانایا یار کا</p>
<p>کیا کروں اپنی غرض کو میں قیہوشی ملا  ہر دوامین اثرِ سم ہی گمان ہی محکو  عام ہی دولتِ نظارہ دمِ محشر ہے  ما تم مرگ ہوئی عید کی شادی محکو  کار سازی تو بہت کی ہی سنی یا سنی  دشت میں پس جب آیا تو بگولا آیا  کتبِ عشق کی تعلیم چو تسلیم</p>	<p>تب کہیں اس کا پتا آج نصیبوشی ملا  ملکِ موت کہیں ہو نہ طیبوشی ملا  آج تو انکد شہِ حسنِ عجبِ بیوشی ملا  جب گلی دوڑ گئی وہ اپنی قیہوشی ملا  شورِ فریاد ملا اس کی نصیبوشی ملا  عمر ہر مین انہیں پر کشہ نصیبوشی ملا  جو ملا محکو محبت کے اوپر بیوشی ملا</p>

کیونکہ ہر غم پر عالم تکیاں نور کا  
 شہر میں کبھی شکار شوق کی پیش نہیں  
 اس طرح دنیا سہی آگوریا مے کی مین  
 ساقیا سست نل ہوں کیا کروں بیکثیر  
 یاو آتی ہی بتوں کی ستر مہری کی ہی  
 عالم اسباب ہی نیست اسباب حسن  
 ہی امید وصل بایں نامرادی دور دو  
 اس قدر گہرائی کیوں ہو شہر مجاہدی کو جا  
 دکنو ہی ظلمت خیانی کی میری کم نہیں  
 مر کی ہی برہم مزاجوں ہی و کار بطل کم  
 ہای کیا پہون کا مری فریاد فی سکر جسے  
 مال ہودی نوش کر پنجو و پیش ہرین  
 ہای سی ہمدردی الفت کے چھٹنے لگے  
 بیگناہی دیکھو وظا کہ میری حال پر  
 کون ہی حمان مری گہر کن فیض حسن  
 اس قدر نازک مزاجی نی جہی کیسے چنی  
 بی فتنہ جل ہا ہی کچھ ہوا چہ نہیں  
 تم جو مثل قیس غم مجہ تیر قسمت کا کرو  
 کیوں خوشی ہستی ہی مجہ تیر ہی نی ہوں

کیا زبان تیغ نی چاٹا ہی پتہ طور کا  
 رہ گیا منصور کی گردن پہ خون منصور کا  
 جیسے منزل پتہ کا ماند اسفا دور کا  
 جای دل پہلو میں شیشہ ہی می انکو رکا  
 کیا ہی عین جلتا ہوں آگم تا ہی جب کا  
 پاک ہی آرائش شانہ سی کیسو حور کا  
 دل مرا گہر ہی خیال شاہرستور کا  
 اور ہی دم بہر بکھیر عاشق رنجور کا  
 ہو رہی ہی چاندنی دامن شب بچور کا  
 استخوان اپنا ہی گاشانہ زلف حور کا  
 دم بخو وہی صورتین نالہ ہاں حور کا  
 گہر بنا ہی لوٹنی کی واسطی زنبور کا  
 تیرہ بختی فی لیا دامن شب و بچور کا  
 خون بہر لایا ہی دیدہ جو ہر سا طور کا  
 روزن دیوار پر عالم ہی چشم حور کا  
 جاننا ہوں نازا و ٹھانا کام ہی دور کا  
 طور ہی میری چیل غ دل میں سمع طور کا  
 خیمہ لیلی بنی دامن شب و بچور کا  
 دل غنی کا ہوں میں ارا ہوں ہر بقدر کا

<p>عاشقی مین و نون بکشان بر قیظ آتشی پا نون چیل چیل کر لوبه تابی هم قیدین و ده خموشی آتشی بون می محنت کسدا</p>	<p>مین بونکا تشیفه دیوانه زاهد حور کا دیده زرخیر اپنا دید و سبب نامور کا کاسه سر کو بنائین کاسه گر تنبور کا</p>
<p>۳۳۶</p>	<p>۱۳۶</p>
<p>اور کیا کا هید ه بتا لاشه چه کمزور کا گهلتی گهلتی شمع کی مانند آخر چرخ سوز غمی هون مین افتاده سراپا آله و مینی کی صاف دل جتنی مین بیفتی ضعف مین افغان کی ندان سی هکوم مین بیکسون کج رونی کوئی آتشی ضرور نا توانی فی جگه پنا تو ان کی گم مین کیا کر می شکوه سری سوز محبت کا که مین نا توان هون کج زریخاک بد فتن بعد مرگ کوئی صدمه می فلک شکوه بان بر آگ می کسیچ لایا فاسخ خوانی کی جلی سلی غمین وصف مین کی زبان لب کیا کوئی بان</p>	<p>سایه می جای کفن مرگان چشم مور کا منته ندیکه مایه لاشی فی دبان گور کا شیر کا ناخن محبی ناخن می پای مور کا خانه آئینه مین حصه ندیکه ساچور کا طوق می گردن مین حلقه موج آره مور کا بی سبب همنسان مین میری چراغ گور کا میل سرمه می تن کا هیده چشم مور کا بنگیا هون آبله بینی دبان گور کا بار می سایه محبی مرگان چشم مور کا مین لب تصویر هون گزیندن مور کا نقش حجب می ای اجل تعویذ میری رک لفظ کام آتا مین بیان پر کشنی زور کا</p>
<p>۳۳۷</p>	<p>۱۳۷</p>
<p>تیره دل کو نفع کیا دیکه سبیکار می آینه چشم مور کا</p>	<p>تیره دل کو نفع کیا دیکه سبیکار می آینه چشم مور کا</p>

<p>آہ ٹکڑے کہے جگر نہوا          درد منت کش اثر نہوا          پوچھنا ایک طرف خبر نہوا          بار اس وقت بام پر نہوا          ایک سے زخم کار نہوا          حیف اب تک ہو جگر نہوا          اثر نالہ سحر نہوا          آبِ خضر سی حلق تر نہوا          گرم سنگامہ شر نہوا          بار باچا با بیشر نہوا</p>	<p>ہر دنا وک نظر نہوا          کر چکے چارہ گرمیجائے          لاکھ فرباد کی مگر وہ شوخ          مہر نکلا ہی کیا چمک کر حیف          ویکہ سے مہربانے قاتل          او غم ہجر اور کیا کہیے          آفرین باد تجھ کو محروم          تشنہ جانے کچھ اور کر تذبذب          ہوں وہ افسردہ سنگ مہر سے          کاش نہ وقت میں دم نکلی تھا</p>
---	---

<p>سجدہ بت کی واسطے تسلیم          ہامی پائی طلب سے نہوا</p>	<p>۳۸</p>
--	-----------

<p>مجھ کو ہلال تیغ ہلال صفر ہوا          نو چاکیا جو قابل پرواز پر ہوا          دن تو فریب وعدہ میں بدل ہوا          جب دست و پاتھکے تو ہمارا سفر ہوا          نور نظر ہی دشمن نور نظر ہوا          جینا تو ہجر میں تری امید پر ہوا          آخر کو باز لرز و بال کس ہوا</p>	<p>آئینہ رو کی یاد میں ٹکڑی جگر ہوا          کس رجہ تھی مجھی بھی سیری کی ارد          ویکہیں شب فراق گذرئی ہی سطح          پیری میں لچلی ہی قضا جانب عدم          اندھا بنا دیا مجھے جوش سرشک نی          ملتا نہیں مصال میں اب کیا علاج          جوڑا جو کھل گیا نہ اوٹھی فوط نا زسی</p>
--	---

بعد فنا بھی میں ہی آتش مزاجیان اپنی سی ہو حصول تمنا محال ہے	نخل چنار سبز مری خاک پر ہوا دریاسی آج تک لب ساحل تنہوا
۳۹	۳۸
مری بھی بیرون خیال سبات کا کیا گیا بکیتی کہتی ہو گئی تھی ہقدر بکیتی کی خو لی اجازت لی لیا تھا ایک سہ خواہین یار کیا صد می خیال یار بھی دیتا رہا کار فرما جتک ہتی فوجوانی کی منگ کتن رہتا تنگ ہستی میں کہ میری قیاس وای قسم وصل کی شہب و تسکین پاک جستہ گم گشت کے کا عمر بہر جگر ادا رہا غیر کی بیابانی کا درو پوچھو آنکھ سی کچھ تو تیری نازی سچھا دیا تھا اور نہ کو غیر کا احسان بھی کیا ہے سوز عشق کے اُفتی ہی بیتابی کہ میں ہر روز کوئی ناک	میں لب شیریں پر دلی زہر کیون کہا گیا مدتوں ناصح جمی ناحی بھی سمجھا گیا مرتی دم کا محسوس ہر اشوق شرمایا گیا روز جوش بخود میں مجھ کو ترسایا گیا کیسے کیسے نگ جوش زولا یا گیا استخارہ اونکو واجب مر بہر آ گیا صبح تک سفار بنا اور دل میں کہہ لایا گیا روز دل کہو یا کیا میں دزوہ پایا گیا ویکھر دامن کو خالی اشک نہ آیا گیا مدعی بنکر مار دل محب کو دھمکا یا گیا حشر تک پانی محمد پر ابرہہ سے لایا گیا شوق میں جا یا کیا یا کوسں سے آ گیا
۴۰	۴۱
پیام مرگ جو پیغام رُعت اب ہوا	جواب نامہ مجھے نامی کا جواب ہوا

<p>مٹا حجاب کی صورت تو بحر آب ہوا          بچھا دیا عسرق شرم کی تلاطم فی          شکست تو بہ کی لہرائی دیکھ کر دریا          شب فراق میں کوئی نظر نہیں آتا          نگاہ مست سی دیکھا جو اوسنی زیا کو          مثال ہی نہیں عمر حضری دی تھی          وہ دیکھتی ہیں مجھی میں کفن میں پون پون          ہوا نہ دوست مرا وہ کہی نہیں شمن سے          ابھی نئی نام خدا کم سنے یہ آفت ہے          فنا ہی ساتھ قیام جان فانی کے          دکھایا منہ نہ سیجانی آج تک بہر کر</p>	<p>بنائیں خوبی قسمت سے حجاب ہوا          مری جس سے جہنم کو بھی عذاب ہوا          حجاب ہی مجھی پیسا نہ شراب ہوا          خیال یار بھی آنکھوں کو میری خواب ہوا          حجاب میں اتر سا غشیرا ہوا          تمہاری زلف کو ناحق ہی بچ و تاب ہوا          اوپر نقاب جو اوٹھی اوہر حجاب ہوا          یقین کیا ہو زمانی میں انقلاب ہوا          جہان میں ہم نہیں ہونی کی گشتاب ہوا          حجاب کیا لب جو بیٹھ کر خراب ہوا          دم اجل جو مری دروہی حجاب ہوا</p>
---	--

<p>آگ کی بٹھا ملک الموت میں پیدا ہوا          تہا وہ سر گشتہ کہ سنگ خیر مر مری          خاک اور رائی لبنا حل جو تری مچھون          صفحہ میں صفت نقش قدم توڑ کی پون          تہا وہ تاکام جو پسین دعا کی خاطر          سستی میری لب پر شور کی افسانی کو</p>	<p>نہ سوئی چین سی تسلیم کچ مدفن میں          بلائی جان ہمیں مرکز بھی فطر اب ہوا</p>
<p>مجھی دم بہر بھی اجل نہ تھا خدا اوٹھا          خاک اور رائی کی لپی سر پہ گولا اوٹھا          بدلی گرداب کے دریا میں گولا اوٹھا          جس جگہ بیٹھ گیا پھر نہ اوٹھایا اوٹھا          بہول کر بھی نہ کہی دست تہا اوٹھا          نہ ہی تاب دل عید کو چلا اوٹھا</p>	<p>۱۱</p>

<p>خارِ صحر کو ہوا بارشِ نیاں کا خیال عاشقی میں بھی پیشہ رہی عشقِ مزاج تم نہ آئی دلِ محرومِ تنہا آخِ ہوں وہ شوریدہ کہ تم ہی ہری ہرقلین چشمِ مجنون کو ہوا محلِ لیلیٰ کا گمان</p>	<p>جس گری سیر کو میں آبلہ فرسا اوٹھا نازِ بجا نہ کہی مہرے سیکا اوٹھا بیٹھی بیٹھی شبِ تنہائی میں کھلے اوٹھا بیٹھی بیٹھی سو طرح کا فتنا اوٹھا جب کوئی واوی و جشت میں گولا اوٹھا</p>
<p>۳۲</p>	<p>دلِ گمشدہ اگر تنہا بھی پیارا تسلیم پاس کیوں اس نیتِ عیار کی بیٹھا اوٹھا</p>
<p>قریب کام بُری وقت پر نہیں آتا کہاں گئی جو عیادت پہ جانِ تپتی حجاب دیدہ نہ کرکس سے باغِ میں نہ کرو کھد کو نشہ دولت میں ہو لی میں منعم جہاں میں صورتِ تصویر ہوں پس لپا خوب وہ شمع ہوں کہ جلاتی ہیں شیشِ شکر حیا ہوئی سبب تو یہ جفا شاید خیالِ گریہ جہی تاکے ابرو طوفان کو جو بوسہ دلبابِ جانِ بخش کا تو احسان ہے تپ فراق اسی ہی جلا جلی شاید سُنا کی یاس کی باتیں نہ جینی ہی گانجے خیالِ خام ہی اپنی ہی مستفیع ہونا</p>	<p>بجھائی دل کی لگی کو جگر نہیں آتا مزار میں کوئی لیسنے خبر نہیں آتا یہ دیکھنی کی ہیں انکھیں نظر نہیں آتا خبر نہیں کہ وہاں کام زر نہیں آتا مگر یہ عیب نہا کوئے ہنر نہیں آتا کسی کو حم مری حال پر نہیں آتا کہ تیرا ز کوئی تا جگر نہیں آتا کہ اشک دیدہ تر جوش پر نہیں آتا وگرنہ قرض مرا آپ پر نہیں آتا کہ دم کی ساتھ وہ دوو جگر نہیں آتا فرشتہ موت کا ہی نامہ بر نہیں آتا صدق کا کام سید نہ نہیں آتا</p>



<p>غضب کے بلبل مکیں سی پڑ گئی ہی ضد اجل خفا ہی تلک مدعی زمین دشمن ہنسائیں کیا تری اگلیلیان مجھی گدہ قفس میں تھی یہ رہائی سی یاس بلبل کو</p>	<p>چمن کو چوڑ کی صیا و گھر نہیں آتا مرا جہان میں کوئی نظر نہیں آتا تجھی وہ ناز نسیم نہ نہیں آتا کہ آشیان میں ہی باور مگر نہیں آتا</p>
<p>یہ کام وہ ہی کہ جو عمر بھر نہیں آتا</p>	<p>ابھی ہی کیا کرین عجمی شاعری تسلیم ۵</p>
<p>بہجہ بانہ ہی کیف جوش ستانہ مرا تاب وی آتشیں ہی دل غ ہوتا ہی جیتے جی گناہ محبو کر دیا تقدیر فی جلوہ گری ربط حسن و عشق زعم عیش میر</p>	<p>چو ستا ہی لب مری ہستی میں ہمایہ مرا سبزہ بر لاتا ہی سوز شعلہ سی دانہ مرا مجھے پہلے اوٹھ گیا دنیا سی فسانہ مرا شع تیری ہم نشین ولسوز پروانہ مرا</p>
<p>اب کہان اکلام مزاج میں نے پایا کہ مرا</p>	<p>نازاوٹھا تا ہوں کس ناکس کے اسی تسلیم میں ۷</p>
<p>دل ہے مفتون بہت سکر کا عش و دندان ہی زندگی ہی مری سخت جانے کے کشکش و کھو کیون کر دتا ہی ہر قدر کے حضور زندہ ہوں چاہتا ہوں عالم میں نہ لکائے گا پھر گلے کوئے پر وہ پوشے روای اشک فی کی</p>	<p>شیشہ دم بہر با ہے پتھر کا آب و دانہ ملا ہے گھر کا دم مہا آ نہیں ہی خنجر کا یہ ہی ای گل ہے کیا برا بر کا افج ساقے کا دور ساغ کا میری دم تک ہی ناز خنجر کا ہاں ری پاس و بدہ تر کا</p>

صورتِ نقشِ پاہون خاک نشین برقِ لائی کہاں سی بیستانی	شوقِ بالین کا ہے نہ بستر کا سب یہ صدقہ ہی جانِ مضطر کا
۳۵	<div> <div>حالِ تسلیم کیون نہیں سنتے</div> <div>کیا کوئی شکوہ ہے مقرر کا</div> </div>
<p>اللہ ری احسانِ ستم ضبطِ زبان کا کیون بایں سی بختا ہی تو مہضبط نہا نکا سرسرِ ازل کو نہیں کہٹکا رمضان کا جز نام نشانِ تن لاغیر نہیں کہتا تصویرِ خیالی ہی نظر آئی گا کیونکر کیونکر میں شہبِ وصلِ خجینہ کیونکر صبح چمکی سی بیان کر خبرِ نصرتِ گل کو کیون ڈھونڈتی ہیں مہبتِ مہم چاہا محروم رکھا وصل سے تکرارِ عبتِ فی برباد مجھی کہتی ہی کیون گردشِ تقدیر</p>	<p>ہو ٹھون فی مری خواب بھی کیا نہ بیا نکا ای ناکہ بیاب ارادہ ہی کہاں کا کیا روزہ ہو پنہ کشتی شی کی نہاں کا مجھ پر ہی پڑا سایہ تری موی میان کا تن نام رکھا ہی مری کا ہش فی گمان کا دلیرا ہی ہونا ہی ستم شور اذان کا گلچین کہیں بلبلِ نسفی نام خزان کا کوئین ہی باہر ہی پتا میری مکان کا لو صبح ہوئی آہی گیا وقت اذان کا غصہ من می خل ہی کیا رگِ وان کا</p>
۳۶	<div> <div>دم بہر ہی نہیں ہی کہی اک حالِ تسلیم</div> <div>چری کامری رنگ بنارنگ جہان کا</div> </div>
<p>نئے ترے ماتمکہ کاشن ہوا ہو گیا صد چاک بنی ہوتِ جنوں سرا و تارِ قیہ دین قاتل فی آہ</p>	<p>خندہ کل نالہ شیون ہوا ہینا دامن صبح کا دامن ہوا آج ہمیں اطوق سنے گردن ہوا</p>

تو بھی میرے جان کا دشمن ہوا  
 ہم جہان پر گر پڑی مسکن ہوا  
 پیار جب کرنے لگے بد ظن ہوا  
 چشم بد بین دیدہ سوزن ہوا  
 شمع کے بجھنے سے پروشن ہوا  
 خاک جل کر سبزہ مدفن ہوا  
 اپنا دامن ابر کا دامن ہوا  
 آنکھ میرے دیدہ روزن ہوا  
 ہم پہ کب احسان پیدا ہوا  
 آفت جان یار کا جو بن ہوا  
 آب گر یہ آگ پر روغن ہوا  
 ذرہ ذرہ شعلہ ایمن ہوا  
 تو ہلاک کا بیت پر فن ہوا

حیف ہے اونے و فانا آشنا  
 پہرہ اوٹھی ضعف سی مانند اشک  
 کچھ نہ تھا جب تک ہمسایہ تھا  
 دیکھتے ہی زخم دل کے کہل گئے  
 تیر کی ہے شعلہ رویوں کا آل  
 کیا کہیں سوزِ محبت بعدِ مرگ  
 وقت گر یہ اشکِ چکی اس قدر  
 دیکھتے جب دیکھتا ہی یار کو  
 مثل طفل اشکِ عریان ہی ہے  
 ایک عالم ہے شہید تیغِ ناز  
 اور رہڑے کی ٹوٹی سی دل کی لگے  
 جس جگہ عکسِ رخ روشن پڑا  
 کیون نہوترکِ محبت غیر سے

گر نہیں تیرے عشقِ شعلہ رو

سوزِ غم سی سینہ کیون کلخن ہوا

۳۱

۳۲

آتش گل ہڑکی کی سارا چین جل جائیگا  
 جسم تک آبی نیائی گا کفن جل جائیگا  
 مفت میتی نی بان تیرا دھن جل جائیگا  
 آتش رنگِ حساسی جان من جل جائیگا

جب ہمارائی کی بلبل کا وطن جل جائیگا  
 گرہی سوزِ محبت بعدِ مرگ ہی ہے  
 سوزِ دل میرا نہ کہنا شعلہ سی ناسہر  
 دھت نازک کو ابھی تکلیف آرائش ندو

ضبط کرنا آہ آہ تشناک اپنا نہیں  
 سوختہ قسم سے ای قاتل اگر برسی گلی ابر  
 عکس میں آتیشیں سے آئینہ بھی ایک دن  
 سوزِ غم ہی ہوں رہا بے عمل تہ تو کو باندہ  
 یہ تو کیا وہ سوختہ قسمت ہوں پہنوں گا اگر  
 کیون میں کرنا تو جوانی میں بے نشان  
 تابِ رخ سی شعلہ بھی محض جسم کی قریب  
 ان پہنوں کو بیروت ہو فانیں کیا کہوں  
 پروہ پوشی ہی جس کے یقین شیریں کہ تھا  
 اپنی خون گرم کی چھٹیں شریں کہ نہیں  
 میری سوزِ عشق کی کہاں تو جی قیاس  
 چمکی گا ہنگام پیری داغ سوزِ عشق کا  
 دیکھ کر زبان لبت تیری شرم و رشک سی  
 ای جنوں جس وقت میں گنہگار آتش قدم  
 بکھڑا تو آہ کر رہی کہ ہوتی ہی ل کی صبر

استخوان باندہ شمع آگ میں جل جلی گا  
 سبزہ گو شہید خستہ تن جل جلی گا  
 دیکھتی ہی دیکھتی ای سیم تن جل جلی گا  
 دم میں ظالم حلقہ تار رس جل جلی گا  
 چا در آب و ان کا پیر میں جل جلی گا  
 کیا خبر تھی دیکھ کر چرخ کس جل جلی گا  
 صورت پر پڑا شمع لکھن جل جلی گا  
 آگ بجائی گا شکر ہوس جل جلی گا  
 مثل شمع کشتہ خون کو کھن جل جلی گا  
 کیلچ دامن ورنہ ای شمشیر جل جلی گا  
 منہ تراکدن بت ہاں شکن جل جلی گا  
 قد سرا صورتِ نعل کس جل جلی گا  
 پانی پانی ہوگا در لعل میں جل جلی گا  
 جادہ مثل تار شمع آگ میں جل جلی گا  
 غم نہیں فرقت میں کہ بیت حسن جل جلی گا

لکھی ہی تیلی ہمنی نوک شعلہ سی غول

دیکھ کر بد بین یہ انداز سخن جل جلی گا

جی بہر آیا دیدہ سوزن لہو و سنے لگا  
 لکھی اپنا آپ حال آرزو و سنے لگا

چارہ ساز زخم دل قوت نور و سنے لگا  
 بسکہ تہی دنی کی عادت صیل میں یاری

<p>بہہ مکر تہا قریب آبجو سونے لگا          جی بہر آیا دیکھ کر خالی بدور سونے لگا          جس گم می ٹوٹا کوئی بار رنور سونے لگا          سہری اپنی توڑ کر ظرف ضوونے لگا          امی مسیحا جیتی جی کیون مجھ تو روئے لگا          جاتی ہنم پاکو کی رو بروئے لگا          قتل کر کے مجھ کو یا چنگت روئے لگا          دو ہتھوں نے ہنس دیا سکر عدوئے لگا          دیکھ کر بیچارگی سی چار سوئے لگا          یاد آئی تیری زلف مشکبوروئے لگا          میں سمجھ کر ایک طوق بیگلوئے لگا</p>	<p>ہجر میں اس سر و قد کی جگہ کا شکر کچن          صدہ بیر جی ساقی نہا وٹھا ہر زمین          خندہ زخم جگر نے دل گمایا اور ہی          اگیا زاہد کو بھی زہد ریائی کا خیال          نہ بختک بیمار الفت کی ابھی کمی نہیں          تہا مصیب آشتیا بیض طلب حشرین          ہای کیوں شرم فاتا شیر بخش دل ہوئی          کیا اثر اولٹا تھامیری سرگزشت عشق کا          تہا عدم میں کہیں لایا آب نہ جب یہا          کیا کون نظارہ سنبھل نہ کیا کیف          ہون خواہ اسیری جب آیا ہلال</p>
---	---

<p>۱۷</p>	<p>۲۹</p>
-----------	-----------

<p>لو وہی پہری وہیں بتیا جے کر پہ گیا          شوق لایا بارہا محروم کٹ پہ گیا          سنتی سنتی نامہ حاجی پک گیا سر پہ گیا          دم چا کر رہ گئی شمشیر خبر پہ گیا          فرط غمت سی رخ خورشید انور پہ گیا          ہمنہ چونکی اکی سر پر شور محشر پہ گیا</p>	<p>آتی آتی اہ سی دل سوی لب پہ گیا          گر دہر تقدیر ہی ہمراہ بیتابی رہے          اس قدر تکلیف بہر نہ بجا کیا ضرور          سخت جانی کیا شرمندہ قاتل بھی          بحث کرنی کو جو آیا بام پر وہ حسن          اس قدر غفلت اتنا جواب غمش مزار</p>
---	---

مجھے فیضِ عالم میں بھی بخل ساقی ہی ہی  
حوصلہ کیا کیا تھا عیسے کو لیکر شکر ہی  
کھنچ رہی تھی تو زمین جو مٹی بیڑیاں  
گر پڑا نامہ کہیں یا بھول یا خط شوق  
میری ترسانی کو عہدِ وصل ہی کہہ گئے تھا  
فہم میں آتا نہیں کیوں آج میری کپڑے  
جب ملی جبکہ کلائی شمشیرِ قاتل دویا  
بوسہ لب تاکجا کچھ اور رخصت دیتی  
تھا فریبِ اشک آتیر آبِ خضر میں

جب ہی نزدیک یالی کی ساغر پہ گیا  
سنکے اعجازِ لب جانِ بخش و لب پہ گیا  
میری پہنی کی لمبی خمسی مقدیر پہ گیا  
کیا کہوں کیوں دیکھ کر مجھ کو کہو تر پہ گیا  
جب یقین آئے لگا مجھ کو سنگر پہ گیا  
چند قطری اشک کی ظالم بہا کر پہ گیا  
آنکھ میں طرزِ تپاک اہل جوہر پہ گیا  
ذائقون ہی شہد کی دل بندہ فر پہ گیا  
چشمہ حیوانِ ناک اگر سکندر پہ گیا

رخصت امی دربان اگر آئی تو کہنا پارسے

آج بھی تسلیم اگر تیرے در پر پہ گیا

۲۰

۲۱

سکوتِ غیر سی سوزِ جگر بیان ہوگا  
فریبِ عشق پس مرگ بھی عیان ہوگا  
نہ مرنی دی کی تمنائی وعدہ جاناں  
و کہائی گی سحرِ ہجرِ شمر کی سامان  
سجد میں مانع و کہائیں گی جلوہ ہمتا  
پس فنا یہ جہائیں کہے نہ نانو گ  
گٹری گٹری زولا چارہ گر کہ پہر مجھ کو  
بلا نصیب ہوں کیا مہر کی کہوں مہید

زبانہ شمعِ محمدا مری زبان ہوگا  
مرا فسانہ بنے گا تری زبان ہوگا  
فریبِ خضر مجھے عمر جاوداں ہوگا  
صدایِ صورتِ مجھے نالہ اذان ہوگا  
مرا کفن مری آغوش میں کتان ہوگا  
یہ زمینِ محمد کوئے آسمان ہوگا  
نصیبِ خندہ زخمِ جگر کہان ہوگا  
خلافت ہوگا فلکِ سخت بگمان ہوگا

<p>جس کمان ہی بیابان میں ہر طرف لان جلا کی شمع جلاؤ نہ سیکسے کو مری لکائیں لاکھ فرشتی خدا سی ڈر کیا گہڑی گہڑی نہ قسم لی کہ مجھ سی ظالم عدو نصیب کیونکر کہوں پہائی گی دہان بھی ق میں باطلی بتکا دھسین صنمکہ ہو کہ ہر کعبہ ہمتو عشق میں چپاتی کیونکہ تہ خاک پونہ میں ہنی دو لحد میں ہلی کا کیا خاکت دل فحشہ بھلی سیر کیا ہی تو پہونک صحتیاد مزار پوری لاؤ نہ پھول کی چادر</p>	<p>مری طرح کوئی گم کردہ کاروان ہوگا کرو نہ غم کہ لب گور نوحہ خوان ہوگا گواہ عذر مرا جلوہ بہتان ہوگا مرا گمان ہی تری طرح بد گمان ہوگا مری دعا کا مراخت پاسبان ہوگا بتاوی عرصہ محشر میں تو کمان ہوگا کرینگی سجدہ ترانقش باہجان ہوگا کوئی تو لاش غریبان پہ نوحہ خوان ہوگا نہ راز دان کوئی ہوگا نہ ہمزبان ہوگا جو میں نہونگا تو پہر کیا یہ آشیان ہوگا مرا چراغ محد مجھ گلستان ہوگا</p>
---	--

۵۱	خبر کسی ہی جو دل پر گزر گئے تسلیم مرا فسانہ مری بعد کیا بیان ہوگا	۵
----	--	---

<p>غم نہیں گستم کاوش خیر کیا ایک صد کہ ہے دینی میں تامل اتنا ہجر میں یہ ریش می دیکھی شک آتشو ان حسینوں سی ہی ملنی کی تمنا بیک</p>	<p>آرزو رہ نہ گئی موت کو مر کر دیکھا بس تہ احوالہ اوچسرخ ستگر دیکھا جی بہر آیا کوئی لب نہ جو ساغور دیکھا میں نہ کہتا تھا تجھی اول مضطر دیکھا</p>
---	--

۵۲	مجاؤ ندی پہ تری آتا ہے رونا تسلیم سیکد ی میں عوض نقش قدم ہر دیکھا	۱۱
----	--	----

کیا کیا قریب گریہ بہت است بہر نہ تھا  
 بلبل نے بختیہ تا نفس سے کیا نہ کیوں  
 باغ جہان میں سر و چراغان کی طرح میں  
 کیوں نہ ملکی شعلہ غضب اتنا بہر کہ اٹھا  
 بہر کار ہی ہی آتش غیرت کو بوی لطف  
 آوارگی میں عمر دور روزہ گذر گئے  
 کیوں نہ ملکی و دینی مری مددہ ہر دم  
 طمی کی برنگ شمع رہ منزل عدم  
 کاہنش نے بی نشان مجھے کس لیے کیا  
 کیوں نہ خم ہنس پہ لب سوز فار کی طرح

دیکھا تو صبح کو سر مژگان ہی تر نہ تھا  
 چاک قبای گل کوئی رخسہ چہ نہ تھا  
 وہ نخل تھا جو موہم گل میں ہی تر نہ تھا  
 ذکر وفا تو شکوہ سوز جگر نہ تھا  
 کیوں نہ کہہ کون کہ زانو دشمن پہ نہ تھا  
 اپنا کہیں غبار کی مانند گل نہ تھا  
 میں کچھ نوید مرگ عدو کی خبر نہ تھا  
 کوئی سوای سوز جگر مسف نہ تھا  
 نقش و بہن نہ تارک موی نہ تھا  
 پیغام وصل یا رخ دنگ نظر نہ تھا

تسلیم بات بات پہ قول قسم ہی کیوں

ایسا تو بد گمان تو کہے پیش تر نہ تھا

۵۵

بی تعلق ستم و ہر سے آزاد آیا  
 بد گمانی یہ بڑ ہی ہی ستم دشمن سے  
 تہادہ آزاد کہ حسرت ہی ہی رہی رہی  
 تو ہی ہی مگر عدو باعث حسان ہو جا  
 کیوں پشیمان ہی مری نام کو سنکڑا لم  
 صحبت و محبت ہی ہی تنگ سحر و مجبو  
 شادی مگر سی بہو لا غم ہستی دل کو

سنگ طفلان نہ کہی تا شمشاد آیا  
 اپنی سابی کو سمجھتا ہوں کہ جلا د آیا  
 دھوکہ دی دی کی محی باغ دید صبا د آیا  
 چہیر ٹنی پہر مجھی ہنگامہ نہ لایا  
 کیا کوئی عہد وفا ہی کہ تجھی یاد آیا  
 صورت قالب تصویر ہوں آزاد آیا  
 نغمہ خوان میں طرف خانہ جلا د آیا



کس قدر شوق شہادت کیا ہی ہوش  
 کیا عداوت تھی کہ جہاں میں اللہ قسمت  
 خندہ تھا و قہرِ لوت مہمرون گریہ  
 بی سبب نہ کہ نہیں پڑتی ہی خنجر پتری  
 قد شعلہ کہی منت کثر بوج شاہک نہیں  
 سبب گہوا چہیر کی زخمِ دل ز آ  
 دعویٰ خون ہی او بسے زبان تک لائی  
 دہنِ فہم میں حسرت بہر آبا پائے  
 ماتم عاشق ناشاد کیا شیریں فی  
 قید میں حوصلہ آہ کو و تابی نہیں  
 نیک طینت کو نہیں صحبت بد چارہ  
 تو سب سے روان تیز قدم تھا کتنا  
 رحمت کشماش جہن جہن کیا کہی  
 عمدہ پیری میں ہین آغاز جوانی کی گلے  
 دہنِ خم سی طعنہ نہ سنوں میں کہو نہ کر  
 کیا بڑی ہوتی ہی مرنی کی تمنا ظالم  
 بی سبب روشن بچہ نہیں حشر کی دن  
 کس قدر بچ فراموش ہی ہستی میری  
 نیند آئی نہ کہہی امن مدفن میں مجھے

آپ جلاوسی کہتا ہوں کہ جلا و آیا  
 دیکھتا ترچی نظر سی مچی صبا و آیا  
 خوش عدم سی میں گہا دہری شاد آیا  
 پہر کوئی آج فراموش قضا یا و آیا  
 زیب ظاہر سی بری حسن ادا و آیا  
 چارہ گر کا ہی کو آیا کوئے جلا و آیا  
 کیا فسون حشر میں پڑتا ہوا جلا و آیا  
 بوسہ تیغ ستم کا جو مزایا و آیا  
 کامِ آخر اثرِ تلخی تیرا و آیا  
 تنگی کفج قفس دیکھ کی دل و آیا  
 دامنِ وحسی پسٹا ہوا ہمزاد آیا  
 اک تزاری میں تیرے مآب و آیا  
 ناصح اوٹا نہیں بالین کہ قضا و آیا  
 قصہ شام بھی وقتِ سحر و آیا  
 غیر کی ہنسی زبان نشترِ قضا و آیا  
 سرکشت آپ مری سامنی جلا و آیا  
 خاک پیر کو پہر کچھ سہرا بجا و آیا  
 ظلم جب تمہنی کیے شکِ خدا و آیا  
 تیری پہلو میں جو بوسے کا مزایا و آیا

وہ ہوا خواہ قضا ہوں کہ عدم چمکے	سایہ تنغ میں تاخا نہ رجلا د آیا
ما تر ہم عاشق ناشاد کی شادی دیکھو	سرخ پوشاک ہیں کہ ستم احب د آیا
بگڑی تقدیر کی تقدیر سی بنتی دیکھی	غیر کی ضد سی مری گروہ پر نژاد آیا
تھی نہ آفت تری تصور کہ پھر کی غرض	آہ کہینچی جو کہی ہوش میں بہزاد آیا
تیر محفل ہوئی تعلیم کہ سوز مجھے	شعلہ شمع نظر سیلی اُستاد آیا

نکمت کل کی طرح بلغ جہان میں تسلیم	خانہ بردوش گیا صورت آزاد آیا
-----------------------------------	------------------------------

سلامت کن پہر کوئی قاتل سیجان آیا	کوئی بیسہ کوئی مجروح کوئی نیجان آیا
وہ ہوں بسوختہ جسم تو رہی شمع جگلا	اوٹھا عطیہ کو شعلہ کلی ملنی دھوان آیا
کفن سے بچو بھویر میں سہکے آتی ہی	طواف قبر کو کس کا غبار کاروان آیا
بتاؤں کیا شر کی طرح گر پوچی کوئی مجھے	غرض کیا کئی جراتا ہوں میں آگیاں آیا
خیال خاکساری عالم بالاسی بالا تھا	زمین بھیا کئی زیر قدم جب آسمان آیا
نکراوی شمع بزم و ستارے گر میان مجھ ہی	شر کی طرح کچھ دم کی لٹی ہوں دیوان آیا
جنون میں ہی لیا احسان نہیں انفع کا	ہمیشہ طوق بن بکر مالال آسمان آیا
رہا فضل ادب فکر و دہان بایں لب پہ	طبیعت پیچ کھائی با وجہ بی میان آیا
کمال ضعیف نے مجھ کو تکلیف احسان دے	اوٹھانی بخش بعد مرگ مور ناتوان آیا
مجھ سے جو نوغیر تو سی اکثر دشمن بے شہ	خضر جب ستمی بامری بکر جوان آیا
کری گزیر بھی کوئی تو منہ سی کہ نہیں کہتا	عدم سی سوئی ہستی مثل ہی ہریان آیا
اگر فنا را میری میں با بعد رائے سے	قفس را د آگیا جسم قریش بیان آیا

وہ زندہ صاحب شوکت ہیں جب آئے ہو تو کیا  
درمیانہ ملک سینی محبی پریرغان آیا

سحر سی منتظر بیٹھی ہو جوت اسر جانان

سجھتے ہو تم ایسی حکیم کیا قول بتان آیا

۵۵

۵۴

<p>صبح تک میں التماس تی نہ بان میں کیا مزار مہنی کا پہر بیل گلستان میں وہ تماشای ہلال عید قربان میں ای جنون اب کیا مری جیسے باطن میں دیکھتی کو مد توں آغوش شکرگان میں عمر بہر میں ناز پروری پیکان میں روز و شب فرق میری چشم گمان میں لعل آخر شرم ہی جا کر بدخشان میں چاہ ہی نکلا جو یوسف کنج زندان میں شور الفت خندہ چاک گریبان میں بنکی میں فکر و غا بہ زم حسیان میں آج تک تیری فریب و پیمان میں شعلہ زلغ بنا ہر کہ جان میں سچ ہا تو پاس گل کی گلستا میں میں فریب نسخہ و تاثیر دران میں ہر نفس ہر ای عمر گریزان میں</p>	<p>وصل کی شب ادای سحر جان میں ایک دم نہ ہتی نہیں صبا و گلچین اگر مرگنی لاکھون شہید ناز کچھ پرواہ میں چویر کر ہوتا ہی برساوشت حشمت شکل و کمالانی یہ طفل شکافی مگر ہی زخم تہ جنس جنس کی بہلائی کئی قاتل کئی صبح ہی صبح رویا ہوں فراق با میں تیری لب کے سامنی پاتا فروغ قدر کیا کب حسین فارغ ہی ہست بلند و ہر زخم کی پہنٹی شئی کمری پیرین ہی ہو گیا بعد مرثیہ ہی ہی تکلیف ہستی عشق میں ہو ق حیران کس توقع پر دل امید و اختلاط شمع و پروانہ نی پہونکا اور ہی سونگہ مگر گریبان کتا ہی ہر گھمان کامل پنا کر چکی بیماری عشق بتان وہ ری پاس فاسد ری شرم آرزو</p>
--	--

۱۱	کیا پڑ ہے اشعار تسلیم جگر افکار نے شور تحسین ہر طرف برقعہ خندان میں آیا	۵۶
یہ گلہ کم ہے کہ میرا ہر گلہ جاتا رہا فاصلہ پیدا ہوا جب فاصلہ جاتا رہا باتون باتون میں خیال قافیا جاتا رہا دوستو نہرو کہ وقت فاصلہ جاتا رہا حاصلی کا اپنی دل سی حوصلہ جاتا رہا جب قریب خار پونچھا آبلہ جاتا رہا آج ہی دست جنون کا شغل جاتا رہا کوئی دم آیا تو مشعل لزلہ جاتا رہا کس جگہ تھی ہی حریت محلہ جاتا رہا دولہ کچھ بڑھ گیا کچھ دولہ جاتا رہا	حوصل میں کیا عرض غم کا سلسلہ جاتا رہا دور بھی آپ کو بیٹھی اگر اگر قریب ہمسفر پونچھی عدم کو میں سوال گور میں اب ہوا اور کو بھائی اہل بی غم قریب نامیدی ہفت روزہ نخل فلک سنی گئی پہوٹی تسمت نے سولا یا جگو کیا کشتہ میں پہاڑ گردن کیا دیوانگی نی چاک چاک ہوش میں ہوا اضطراب دل سی میتابی منہ سے اہل معنی کا نہیں کہتا وقار چاہتا ہوں جو شہری میں جانی کی انگ	
۱۵	اس قدر فکر سخن تسلیم کسکے واسطے قدروان ہی لطف احسان جملہ جاتا رہا	۵۷
کوئی تازہ چمن میں گل کھلا کیا سکھایا تک کو آج سے کیا کیا دم گردش ترا خجہ رو کا کیا فروغ زیست پر اپنی ہنسا کیا شب تنہائے میں ظالم حیا کیا	یہ سچے مسکراہے ہیں صہب کیا اواؤ ناز و طرب ز خود نماہے نہ کی تہی بی نیازی کچھ گلونے شریح لہو شمع عدم تھا تنہا ہے تری یا میں سینہ سخت	

<p>وہی سنے پرو کی شیشے میں ہی ہی          دم آخر عجب تکلیف و رمان          غبارِ کاروانِ بی نشان ہیں          ہیں عاشق اپنی مطالب کے کہیں گے          ہوا کیوں سُنکے برہم بارِ جانی          جہان میں ہر بشر آتا ہی عریان          اگر رسوائی عالم ہے نہون میں          غورِ حسن ہی کچھ دن کا مہمان          وہ افتادہ ہوں تنگ و دستگیری          اگر چہیرا نہیں بارِ حشر نے          ہمیں جسے داغ تو کیا اور دی گلی          عجب قاتل نے کیسے تیغ ابرو</p>	<p>بنی ہے دخترِ زر پار کیا          بہلائی چارہ گر مجھ میں رہا کیا          ہمارے ہر ہی بانگ و کیا          تمنا کیا ہمارے دعا کیا          بتائی نامہ بر تو نے کہا کیا          عدم بھی ہی کوئی وحشت سرا کیا          تو پہ اس دل لگائی کا مزا کیا          تیرے عالم ہے گا۔ بیوفا کیا          جو اوٹھا بھی تو مثل نقش پا کیا          ہر اک غنچہ چمن میں مہنس پڑا کیا          ترا چرخِ سنگر جو صلا کیا          شکستِ رنگ عاشق دیکھنا کیا</p>
---	---

عجب تسلیمِ مشقِ غیبتِ غیر	۵۹
بُرا کہنے سے ملتا ہے بہلا کیا	۱۵

<p>بتائیں کیا کہ ہوا غصہ شایب میں کیا          پدر کی مایہ پیوئے نہ بد نصیب سپر          کیا ہی وعدہ فروا سحر کو آئیں گے          وہ دیکھ کر جمی فی پردہ کیوں ہوئی لیل          ابی جو وعدہ تکلیف حشر باقی ہے</p>	<p>خبر نہیں ہی کہ ہم کیہ تھی اب میں کیا          متلع بحری ہی خانہِ جناب میں کیا          ابی ہی ہی دل بیضہ اضطراب میں کیا          نگاہ شوق فی سہما ویا نقاب میں کیا          عذابِ روزِ جدائی نہیں جناب میں کیا</p>
---	---

<p>پہری نہیں طرف چشم نظر اب تک جس کا کی خواب بل ہی جلاؤ کی اب کیوں گلہ کیا ہی تو ابھی سیاہ بخستہ کا ہمیشہ پائیں کسی آگے دیکھ جاتی ہے کبھی ہی مرگ کا رونا کبھی نشاط حیات یہی سوال وفات ہی جو روز سننتی ہو جلائی گی پیشِ جسدِ یار اب کو اوتر کی خلق ہی بیہوش کر دیا مجھ کو پس فنا بھی کیوں ہی یقینِ جنت کا</p>	<p>نگاہ شوق فی سہما ویا نقاب میں کیا پہنتاؤ کی مجھی بہر کسمی عذاب میں کیا تمہاری گلیو شگون ہیں پیچ و تاب میں کیا کوئی امید ہی باقی دلِ خراب میں کیا پہنسنہ ہوئی ہیں رنگی کی ہم عذاب میں کیا سکوت ہی لبِ لبّوش کو جواب میں کیا رکھا ہی سوزِ الم فی دلِ خراب میں کیا بچھی تھی تیغِ بفا آپ کی شراب میں کیا بہی گئی حورِ مرئی روح انقلاب میں کیا</p>
--	--

خبر نہیں ہیں تسلیم کے نامے کو

پڑا ہی شوق میں کیا لکھا اضطراب میں کیا

<p>آج بکڑی غیب کی تقدیر کیا کام آئی گردشِ تقدیر کیا خاک اور اسے خاکِ معنایر کیا آہر وی اشک سے تاثیر کیا نوجوان اب بھی ہی چرخِ پیر کیا پہونک دو گے خانہ زنجیر کیا پہر سونو گے نالہ شہ گیر کیا چال تیر ہی چلتی ہی شیر کیا</p>	<p>سکے آیا وہ بہت ہی پیر کیا اوڑ کی پونچھی خاک کو یار میں بعدِ مردن کہات میں ہی ٹیکے آسوں کو وون جگہ دامن میں کیوں نشوخیان ہوتی ہیں ہلہلِ جاد میں ہوں میں وہ آتشِ قدم کتا ہی قیس روز کیوں دیتی ہو صد می ہجر کے ایک دم میں سیکڑوں ہی ہن فتن</p>
---	--

<p>دل نہ سے نقش و نگار و حس کو تو وہ کہتا ہے کہ جو ممکن نہیں پاؤں سو جاتی ہیں سنگر کیون چٹون چپ رہی آنکھوں ہی کر کر خاک میں</p>	<p>اعت باکشن تصویر کیا میں سنون تیر می ان لکیر کیا داستان ہی ناکہ نہ بچیر کیا منہ دکھائے اشکابی تائیر کیا</p>
<p>۱۵</p>	<p>۱۶</p>
<p>سہما ہی مجھ کو ہی تیری لک غبار کیا بیدار ہی شباب ہی خواب مزار کیا میں ہوں مزاج یار مرا اعتبار کیا لائی خزان کو سایہ نسیم بہار کیا ہم کو حنا کی طرح غسیم روزگار کیا لطف وصال ہی کا عذاب شکار کیا ہوئی سحر نہیں مرسے پروردگار کیا</p>	<p>وہ تو نامی غیر لشک سے لوح مزار کیا کیوں انتظار یار میں غفلت کے چون مزار ہر بات میں قریب تلون ہی جلوہ گر اکدم میں گل کہلی ہی ہوئی پایاں ہی جفتا پسین گی اور سوارنگ لائیں گے آغوشی رنگی نیا ہی سحر سے کیوں آغوشام ہی دوزی اب تک شراف میں</p>
<p>۱۷</p>	<p>۱۸</p>
<p>حلقہ زلف طوق گردن تھا دوش باوص باکاسکن تھا نہ گریبان تھا میں نہ دامن تھا او جڑی گہر میں چراغ روشن تھا</p>	<p>قید اپنا وہ آپ پڑھن تھا خاک نہی ہو سکے سہر بلند رہا سینہ چاکے مجھے عجبت بخشے جلوہ گرداغ دل نہ تھا پس مرگ</p>

<p> جیتتی جی سب تھی مری جب دیکھا  کسکے آنے کے تھے خوشی بھل  شب کو دسوزی عجب پر مری  کیا دلا یا تھا تنہا آنے آکر یا د  کچھ نہیں تھا تو یوں پس دیوار  مر کے تھے ہم سب سے اسیر جنوں  پوچھتا کون حال بیتا ملی  اک جہان دیکھتا تھا حیرت سے  غم بھل میں غم بھر صیاد  خال و مرگان عشق ہی دل میں </p>	<p> نکونی دوست تہا نہ دشمن تہا  آج کچھ باغ باغ گلشن تہا  جل کے ہنستا چراغ مدفن تہا  مسکراتا شکاف مدفن تہا  ملی سب کوئے گردشیوں تہا  طوقِ تسمی کہ طوقِ گردن تہا  تم خفا تھے نصیب دشمن تہا  ہیکسے پر سے میری جو بن تہا  ماتے تھا تو برگِ سوسن تہا  سیکڑوں دلغ الا کوں وزن تہا </p>
---	--

۶۲	عذر مانع نہا کوئے تسلیم ترکِ شعر و سخن قصدا تھا	۶۱
----	--	----

<p> مصرفاتِ ہلو بھڑپ ہو میں تھا  سنگر سوالِ چوہل نہ انکار کر سکے  پیرِ میخان کچھ اور بھی خیرات میکدہ  بیتاب ہو کی خیر قاتل لپٹ گیا  خالی نہیں فریبِ اپنی کی دوستی  مقتل ہی بوسہ گاہِ قضا بعدِ مرگ ہی  کسکو کیا تھا شوقِ اسیری غرقِ آب </p>	<p> نالہ برنگِ قلقل سینا گلو میں تھا  گویا سچا غائب مری رز و میں تھا  کہتا ہے مجھ سی ہوش مرا کیا ہو میں تھا  سو سو طرح کا ناز ہماری گلو میں تھا  دل ہی قیہ تھا کہ تری چہچو میں تھا  تیری حنا کا رنگ ہماری لہو میں تھا  گردابِ شکلِ طوقِ گلو آہو میں تھا </p>
--	--



سجده کچھیں اشک جب میں مضمون تبا	تو یہی پہلی شمشیر تقصیر چاہیے
تسلیم اشک یدہ عاشق نہ تھا کوئے نی افسوس کس بھی چشمہ عدو میں تھا	۱۱
<p>خبط اس کی ال غصت آہ و فغان لینی لگا شوق تہا پاک و لہین چٹکیان لینی لگا جو ام چٹکا شمشیر می چٹکیان لینی لگا دست و دست پیر میں کی بھجیان لینی لگا حوری طنی کی قس میں بد گمان لینی لگا دوڑ کر میری قدم پیر مغان لینی لگا جب ملایا پاس بھگو چھیان لینی لگا میر و شمی کی لپی زاہد و کان لینی لگا ابو اولی سانس تیر انجیان لینی لگا جو چلا ملک عدم می مہمان لینی لگا</p>	<p>مسل میں کس شہوہ شوق جوان لینی لگا کہ رنما ہر ترک تھی افسانہ کس دست لگا بزم ساقی آگئی تھی پاکس سینہ میں کو فصل گل آئی نہیں لیکن غنم کی جوش میں حشر میں جسد مہر و روح و کیا بجھی ہونہ رہ رہا دہو پیا جب کہ ہی آنا نظر کہ مہ طلب کیلک کہتی ہیں ہوسو تار واہ کیا اعجاز ساقی ہی کہ سجد چوکر وقت آخر ہی و کہا جا اکی صورت بیوفا کو کہ عجیب نیایہ ہی ہما ندری افریب</p>
جمع دیوان نہیں ہر ایک تہا پھر بعد مرگ کوئی کیوں تسلیم نام سے نشان لینی لگا	۱۲
<p>شکر ہی منہ ہی جو نکلی گا گلہا ہوجای گا چارون میں گات ہی گلہا ہوجای گا انتہا کو جوش حسرت دعا ہوجای گا رفقہ رفته تیرا کو چہ کہ بلا ہوجای گا</p>	<p>دل افاق و روی جب آہنا ہوجای گا عند لبیب آہنا ہر چہ زورہ پیر پیر آرزو تیرے گنا کامی نہی کامی کو ہم گرتی ہی رہو شوق قتل عاشق اکین</p>

<p>آرد و مندر فو بیو ج زخیم تن نهین ایک بوسکی نهین کچه اصل دینی ایو بجه کره بی ای انتهای سخت جانی دیکنا جسطر هوتا در تاثیر حسرت جایی وای غفلت ابتداء من اصل کتجهی تهی ام قتل کرنا محکو تی تی سی اچا نهین هون ه گشته که محکو خضر کی جاست نهین هو کی بر بهم بر بهم سی جب من جلا کندی قتل کر تیغ تبسم سی دیت کا غم کما جذب د ل بهی عطا کر در بخشا بی اگر نان بیان تیغ زنی دو د ل ن خیم هون ه مضطر بعد مد ن امتحان کویا فلح یا اوس هیو فاکو سخت نادانی هونی</p>	<p>جانه هستی پیرانا ای نیا هو جای گا تم خچی کلاوگی سیرا هلا هو جای گا قطره زهر لب بهی آب سقا هو جای گا نروبان آسمان دست د عا هو جای گا بیشتر جایین گی ایسا بار ما هو جای گا غیر کو بهی اس ستم کا حوصله هو جای گا گر د باد و شست غریب هتا هو جای گا او ه جی اک تم نه اوگی تو کیا هو جای گا جلوه لبهای رنگین خونما هو جای گا ورنه ای تقدیر ناله نار سا هو جای گا شکر احسان ستم کچه تو او او هو جای گا پهلو مرقدین پهل ز ل لا هو جای گا کیا خبر تی اس قدر نا آشنا هو جای گا</p>
---	--

<p>۶۵</p>	<p>شکوه ای زلف بر بهم اسقدر تیر کیون</p>	<p>مین نه کتا تها گرفت اربلا هو جای گا</p>
-----------	--	--

<p>کاهشون حال پنا نوع دیگر هو گیا قابل پرواز صید جان مضطر هو گیا آبرو گر چاه تها ای کینج خلوت کقبول پروژ کر تها گنی جسد مده او بی استی</p>	<p>جسم لا شو بکی سرشته تار لیستر هو گیا قاتل کیر جم کا تیر سید هو گیا قطره فیسان همد نین آکی کیر هو گیا و بهر تها یچی زخیم نهی در تها</p>
--	---

سخت دل کو نور کردیتی ہیں ارباب ضیاء  
مٹتی مٹتی دشمن جان کی بھی نریر سی ویا  
اہل دنیا سی ملا جب آئینہ عبرت ہوئی  
یار خود بین بی جہان میں کچھ قیامت کا  
صدقی تلی شیر الفت توئی کیا جھار یا  
مرکی ہی دم بہرہ پہلو سی کیلئے بچ جا  
ہجر میں حیرت برستی ہی درود یوار سے  
ہر گروہی زیر فلک حاصل ہی رہا و سی مجھ  
دھوپ ہو یا چاندنی دونوں ہی کتنا نہان  
کاتب لوح جبین سی انتہائی مہین  
باعث راحت ہوئی بیتابی فرقت مجھ  
کسنی جہاں کا آج وقت صبح ہو کر نی نقا  
سجھی تھی مگر گرا نباری سی چٹ جانی گئی ہم  
جسکو تو چاہی بہن لطف غالی نہیں  
شکی پوسٹ تیری جا پر بخدان کی صفت  
اک جہان پڑتا ہی کلاوہ بیت بدیش کا  
سجھی تھی دل کی حقیقت کو فقط و جوشم

مرکی فیض نظر سی لعل تچ رہ گیا  
نیچہ قاتل کا ٹوٹا ہی تو خنجر رہ گیا  
صاف ظاہر ہو گیا باطن مکر رہ گیا  
عکس سی آئینہ خورشید مجھ رہ گیا  
آج قتل غیر پر راضی وہ کیونکر ہو گیا  
آپ کا پیکان بھی دل کی برابر ہو گیا  
بی تری گہ آئینہ خانی سی بدتر ہو گیا  
فرہ ریگت وان طالع کا اختر ہو گیا  
قبر کا دامن مجھ دامن مادر ہو گیا  
لکھتے لکھتے مصرع ابرو مکر رہ گیا  
اسقدر تر پاکہ دل پہلو سی باہر ہو گیا  
روزن در مطلع خورشید خاور ہو گیا  
قسمتوں سی رسر پر خاک پتھر ہو گیا  
نور و دست حضرت سی مین اکر ہو گیا  
پانی پانی حلقہ گرداب کو شر ہو گیا  
خط صحیفہ ہو گیا ماضی ہمیر ہو گیا  
لکھتے بیٹھے جسکڑی خط ایک قر ہو گیا

یہ تمنا ہی کہ مکر جو چنت سی ہنون	شکری تسلیم خاک پای حیدر ہو گیا	۶۱
----------------------------------	--------------------------------	----

<p>کیا تری تنگ قباہون کہ نکل جاؤں گا  صفتِ نالہ زنجیر نکل جاؤں گا  اب تو دامن ہی نہیں ہی جوہل جاؤں گا  میں نے کیا تیری نظر ہوں جو بدل جاؤں گا  وہ شجر ہوں کہ بہا آتی ہی جل جاؤں گا  ہوں فریبِ ل شمع کہ ہی جل جاؤں گا  کچھ خمِ بادہ نہیں ہوں جو اول جاؤں گا  جب جلاد و گی مجھی ہے پہل جاؤں گا  چشمِ ہیار نہیں ہوں جو پہنل جاؤں گا  میں ہی اک نکتہ مانہ ہوں ان جاؤں گا</p>	<p>میں کمانِ کشِ عشق ہی تل جاؤں گا  وہ سبکدوش ہوں کہ زندان ہی کہی تنگ  ہاں کہنک میں کہہ لوں گا می جنتون  مجھی لیتا ہی جنتِ عہدِ فلکی قسمین  آتشِ داغِ جاہِ ہر کی کی فصل گل میں  آہی جائی گا اونہیں کسیدن دیکھی ہم  مجھے کیا از تری ہوئی عیان سستی میں  شجر شمع ہوں ہر اشکِ شہر ہی میرا  چارہ گر تاتہ اوٹھا چارہ گری ہی میری  آج ٹیکل ہی کل اوٹھی رت ہوگی</p>
--	--

<p>۱۲</p>	<p>مشورہ ماتم ہوں کہ ہوں خاکِ گلری تسلیم  جس طرح ہو گا میں کو جی میں کل جاؤں گا</p>	<p>۱۳</p>
-----------	---	-----------

<p>ایک بت اللہ ہی ہم پر سب مانگتا  چلتی چلتی اور میں دو چار ساغ مانگتا  میں تو کیا ہوں خضر ہی پانی نہ اوٹکر مانگتا  خاک میں کیا ملکی میں چلوں گی چار مانگتا  کیا فلک سے جاہ منصب تخت مانگتا  ان نصیبو پرو عایِ وصل کیونکر مانگتا  ان ہوں ہی کیا دل صد چاک کیا مانگتا</p>	<p>کہ ول کا فرما ہے میں دلبر مانگتا  بجھتا ہی ارادی کہ رہی رنہ ہی  کو کنا ترخ گاہِ ناز کا آسان نہسا  خار ہوتا بلبون کو آسمانی لکو داغ  نگاہِ مست پہاچان میں تپا رون کو سطلی  تو خفا نہ کہ شہیدہ آرزو میں گمان  میری ہمت نہی کہا پہلو کو خالی عبادت</p>
--	--

<p>خاک میں گردون ملا تا صوت طفل شکر ایک سہ ہنسی مین مٹی غور حسن مین عجیب طفلی سی عدو میرا یہ چرخ پیر ہے وہ بلا بالا ہی تو گم دیکھتا وقت خرام</p>	<p>میں اگر بھولی سی ہی دامن مادر مانگتا ان بتوں ہی خد کیا خاک پتہ مانگتا خون دل دیتا اگر میں شیر مادر مانگتا فتنہ قد سے امان آشوب محشر مانگتا</p>
<p>۶۹</p>	<p>۱۵</p>
<p>اولیٰ ہوتی جو دعائیں تیر قسمت مانگتا ہوئے محض طر سنی نالہ صوبہ بی اللہ سی کچھ تو رہتا اتحاد جو قاتل بعد مرگ ہوئے وہ ایدہ آشنا پاتا اگر دل میں کبھی جستہ یواگی ہنستی و گرنہ مر کے مین کہہ لیا شرم گنگاری فی پردہ شکری انگیا کچھ پس رخ شہر میں بدست مین دور رہے تھویر میں ہو شکر آئینہ جہان اس قدر محروم قسمت تھا کہ ہو جاتا الو پڑھنی دیتا کبھی ویران نصیبی کا اثر پیشہ کہنی سی تو منکر ہوا اب کیا کہوں گر نہ محروم اثر ہوتی غامیری تو مین کچھ سمجھ صورت نقش قلم ملاحظہ ہوں</p>	<p>ولغ دیتا آسمان گریخ تربت مانگتا منہ چپا لیسے کو دامن قیامت مانگتا کاشل آستخبر غسل میت مانگتا اور مین ادسی اک لغ حسرت مانگتا خاک اوڑانی کھیا بان قیامت مانگتا اہل محشر سنے ہنستی گر مین جنت مانگتا دل کہانی کو تری دشمن کی صورت مانگتا کیا طلسم گہر مین بکر غیر حیرت مانگتا شیر وایہ سی جو ہنگام رضاعت مانگتا گور گہد تی آسمان سی گریخت مانگتا غیر جو کچھ مانگتا ای ہیروت مانگتا تازا وٹھانی کی لی کچھ اور طاقت مانگتا خاک میں گردون ملا دیتا جو صورت مانگتا</p>

پیار کرنی کی ایسی اک جو رخت مانگتا	ہوں و عاشق گر خداویدا تو میں دنیا کو
۴۹	<p>تھا جباب بھرا ہی تسلیم جو رخت سے</p> <p>کیا میں اس طوفان میں دم لیتی کی لکھت</p>
<p>عمر بہر فرستہ بیدار سے سوئے نہ دیا</p> <p>غیرت عشق فسو نکار ہی سوئے نہ دیا</p> <p>گر دیش کو کب تک نے سوئے نہ دیا</p> <p>مر کی بھی وعدہ دیدار ہی سوئے نہ دیا</p> <p>اضطراب دل بیمار سے سوئے نہ دیا</p> <p>وحشت تازہ گرفتار ہی سوئے نہ دیا</p> <p>دستان دل بیمار سے سوئے نہ دیا</p> <p>ایک دم ناصح غمخوار سے سوئے نہ دیا</p> <p>صبح تک لذت دیدار سے سوئے نہ دیا</p>	<p>یا و چشم بہت عیار سے سوئے نہ دیا</p> <p>چشم روزن کی دیکھا اوس شب بہر مجھ کو</p> <p>رات بہر خفتہ نصیب ہی ہی شکرت ان</p> <p>روز عشر کی عائن تہ مدفن مانگین</p> <p>مرگ کی بین میں ہی نکتہ چسپی ہم ہر</p> <p>نہند صیاد کو آئے نہ پر مکنی سی مری</p> <p>کیں جس تک غم جانان ہی صالی بہن</p> <p>ہجر میں اور ہی بچیں ہو آئین سے</p> <p>شکل تصویر نہ چسپی صلیتوں پاک</p>
۵۰	<p>کیا نہ اکت تھی کہ اوس بیت کو شکست تسلیم</p> <p>خاطر شہ زہار سے سوئے نہ دیا</p>
<p>میرا ہمان بھی ٹوٹ کی گہری ٹکلا</p> <p>پہرہ آؤں کا نظر چسکری گہری ٹکلا</p> <p>فتنہ حشر ہوا سناہ جد ہر سے ٹکلا</p> <p>خیر کا کام جو ٹکلا ہی تو شہر سے ٹکلا</p> <p>غیر کا خط ہری قاصد کی گہری ٹکلا</p>	<p>جان ہی لی سکے سہر تیر جگر ہی ٹکلا</p> <p>تنگ آ یا ہوں وطن ہی میں شکر کی صورت</p> <p>واہ ری شور جنوں دیکھنی اوڑا عالم</p> <p>بوسہ شد ویا اوسے زبردستی سے</p> <p>بدگمانی کو نہ کیوں بھرم غیبی کیوں</p>

دلغ امید جوانی دم پیری چسکا	لومہ شام گر بیان سحر سے نکلا
دلغ لاکھون دینی اہنت میں گریہ کریم	کوئی ارمان نہ اوس شکستہ سہمی نکلا
نہوا گم کسی تدبیر سے چکر سیر	جب تہکی پائی جنون پر فی لگا میرا وصل کی دل میں ثنا بھی ریحان معلوم کیون نہ پامال رکھی ہستی طالع مجکو شوکت شور جنون فی وہ دست بختی
کیون سنا آوہ ستار بھی باتیں تسلیم	میری کہنی میں جو ہوتا دل مضطرب میرا
قیس کیا فریاد بھی محو دل افکاری ہا	سکہ داغ جنون ہر وقت میں چل رہی ہا حوصلہ کوئی نہ دل تک نفسی ہی آسکا لاکھ واعظ فی کہا توبہ نگر فی تہی نکی اوسکی کوچی میں پڑا ہون نقش قدم روکی بھی ترسا کئی آنسو کو ہم مشکل چاہ
اک اک آفت لگا لایا کیا تسلیم	میں دل لادان کی باتوں عمر بہاری ہا
بہولی سی ہی نہ جانب اغیار روکینا	شرط وفا بھی ہی خب دار روکینا آثیر جذب شوق زلیخا ہی گرتے مانند شمع دیشہ کے طلی کی رہ عدم یوسف کو ایک دن سر بازار روکینا یار و محبہ بندہ ہی کہ رفتار روکینا

<p>اللہ اس قدر تہ بہ تہ کس کہ چل نہ چون          کہتی ہی سوج دل ہی دم نزع ہو شیدار          یونہیں سحر کر دن نہ اگر رخ کی یابون          اللہ ری خطر اب تنہا ہی دیدار          میری خطا نہیں ہی خدا یا جو کچھ کہوں          موسیٰ کی طرح کیا اگر فی شوق میں ہوں          کافر میں عشق لعل محمد کی روز شش</p>	<p>میری طرف تو گرمی بازار دیکھنا          ہمتو عدم کو جاتے ہیں گہر بار دیکھنا          صورت نہ پھر میری تو شب تار دیکھنا          فرصت میں اک نگاہ کی سوار دیکھنا          پھر چھپے ڈھانچے ہی زاہد مکار دیکھنا          لازم ہے پہلے طاقت دیدار دیکھنا          جنت میں ہوں کی جسے سیکار دیکھنا</p>
<p>۴۴</p>	<p>تسلیم روی یار کو حسرت کی آنکھ سے          اچھا نہیں ہے شوق میں ہر بار دیکھنا</p>
<p>عدم کو دوش عریض تان پتہ تار آیا          ہتھاری دید کو کوی رقیب پیش بکو          بزم کشہ سیلاب چین مر کی ملا          وصال ہجرتی خالی ہانہ دم بہ دل          سنار ہی ہی بتنگ کی یگر انجانی          قفس میں دلغ تمنای گل سنی ہوئی          ہم اس چین میں شیش شاخ خشک ہو          جلا یاد دست فی محکویہ سرد مہری سے</p>	<p>خدا کی شان پیادہ گیا سوار آیا          ہزار بار گہا میں ہزار بار آیا          قرار سے مجھے آیا تو کیا قرار آیا          ضحیٰ طرب تنہا گیا قرار آیا          کہان ہی خنجر بیدم گلے کا مار آیا          ندوید مجھے موسیٰ سار آیا          ہری ہوئی نہ کسی روز برگ بار آیا          کہ دشمنوں کو مری جاری ہی بخار آیا</p>
<p>۴۵</p>	<p>ہوتن سے پاکی و غا اب یقین ہو ایم          ہماری کہنی میں ٹکونہ اعصت بار آیا</p>



<p>آسمان پر پرغ زرین بال بلبل ہو گیا          کہد یا کچھ ناز سے پہر کچھ تال ہو گیا          شام سی اپنا چراغ زندگی گل ہو گیا          دود آہ بیکسان ہر برگ سنبل ہو گیا          اسی جل صدقتی تری کچھ تو گل ہو گیا          رنگ وی گل چمن میں روشن بلبل ہو گیا          دست دزدان حرم باہی تو گل ہو گیا</p>	<p>اوج فرما حسن روی غیرت گل ہو گیا          لا چکی تھی تیغ بہر قتل لیکن اپنی سخت          مگر کئی ہم نوجوانی میں سیر و ام زلف          بی تری گلشن نظر آیا جسے ہم کہہ          جیتی جی بیٹیاں دل سی کیب امید          دیکھ کر اس نونہال حسن کے شاد و بیان          ٹوٹا ہی بیٹھ کر مسجد میں نہ اہد خلق کو</p>
<p>بیعت پیرمغان میں آگئی تسلیم آج          سنکی قلقل تو یہ صد سالہ کا قل ہو گیا</p>	<p>۱۷۱</p>
<p>ہوا جو کچھ مری قسمت میں کلفا ہوتا تھا          تو صبح باوہ ہونا تھا تبھی یا جا ہوتا تھا          مری تقدیر میں ان کدن سیر و ام ہونا تھا          تجھی غیظ و نفرت میں شب آرام ہونا تھا          کہ اوکی رو سیاہی میں ہمارا نام ہونا تھا          کہ نگر ہی نگر ہی اپنا جامہ احرام ہونا تھا          انہیں ناکامیوں میں کج اپنا کام ہونا تھا          رگ گل شکو چند ہی ای رگ اندام ہونا تھا          چراغ صبح کو میری چراغ شام ہونا تھا          شریک بیعت عاشق تہ تیغ کام ہونا تھا</p>	<p>۱۷۲</p> <p>گلا کیا عشق میں تکلیف یا آرام ہونا تھا          ہوا سی بوسہ بہا ہی ہو کون تھی گرامی دل          شکایت کیا بھی ہر جہی سیاد ظالم سی          کوئی تو چین پاتا آگنی ہم ہر کفانی سی          نکلیں نقش کی صورت نہ کیونکر غیر سی          جنوں میں کیونچ قسمت پر ہی کی کو لیجا          گلا کیا وہ نہ آئی کل کئی حدی پر اگر ٹالا          جو تھی منہ لو سنا حار عند لیبت مضطرب کی          وہ شک مہر و مبالغین پر آیا نزع میں شاید          وہ کچھ ملکیت مہی پر نہ آبات ہ جاتی</p>

<p>مری پہلو ہی دکھو نہ گنجائی پائیں غم و غم</p>	<p>کسی جا عید ہوئی تھی کہیں کہل مہو نہاتا</p>
<p>۷۷</p>	<p>ملا کر خاک میں تیلے کو ناعین پشیمان ہی یہی ای چسپ سیر ایک دن انچا مہو نہاتا</p>
<p>۷۸</p>	<p>مرکی ہی باقی ہی چکر میری شہتِ خاک کا میں ہند بادہ سپہا تھا کہ میری قبر پر چھو گیا ہی کس چمن آرا کی پیر میں ہی آج وقت طفلی توئی ہر سو آئی پیری کو ہم بوی گل چمن کہنی ہی بی پوگی مجھ کو نہان ظلم سی تو نہ کر رہا ہوں ای آسمان نیستی ہستی سنی نہ صحت و نون عالم تیرے</p>
<p>۷۹</p>	<p>برق جب چمکی ہی تیلے تھم چمک میں ہم اک شریر یہ ہی ہی اپنی آہ آتش ناک کا</p>
<p>۸۰</p>	<p>جو ٹوٹی آبلہ دل تو چشم تر کرنا وہ کہتے ہیں یہاں افسانہ اکھو ہماری لاش کو تنہا چھوڑا شب گ میں گھوڑا ہوں جسی بدگمان نہ ہوں عجب ہی کیوں اثر نا کہ حزمین ہی مر</p>
<p>۸۱</p>	<p>خدا کیو اسطی تر پو نہ اس قدر تسلیم ابھی ہی شام جدا کے تھیں سحر کرنا</p>

<p>تیرین جان و شستین باز تو ای جو جای کا  تیکھا کر ہم کہ زمین کی شکر قاتل کا ادا  لطف زمین بیدارنی و شوار حسینا کو دیا  استد رگبر اندای دلانی وی خط یار کا  کشرت کر یہ بہا لیجای کی اکدن جیون  وای قست برق ہی کرنی ظلمت کنہیر  خط کلانی کا اکدن روی آشنائی  شوق کیا ایسا ہی پیکا نکودن بسمل چوڑ  کچھ ہم کر دل دیا تھا میوفا کو وای سخت  دیکھ مہلی کاروانی جس طرح ہیں آج خاک</p>	<p>فرہ یک پریدہ آسمان ہو جای کا  ترجم تن ہو گا دمان بیگانہ ای جو جای کا  ہای کیا ہو گا جو تو نامہ ران ہو جای کا  جو لکھا ہو گا سقت در کا عیان ہو جای کا  بستر اپنا چا و آب روان ہو جای کا  ہم یہ بھیجی تھی کہ روشن کچھ کان ہو جای کا  شعاع ہی میری دلائی کو ہون ہو جای کا  بد گمانی کہہ ہی ہی راز دان ہو جای کا  کیا خبر تھی یون نصیب دشمنان ہو جای کا  ایک دن تو ہی غبار کاروان ہو جای کا</p>
<p>رہنی دوسلم چندی بتندی مین کینا  شیخ بھی اک بہت کہ پیر مغان ہو جای کا</p>	<p>آج چمن گل چراغ لٹ تے اے کر دیا  بند اسیر قفس کار دانہ پاسے کر دیا  مدتیں گذرین کہ نذر نو جو اسے کر دیا  موت کو میری خدا فی تھکا سے کر دیا</p>
<p>ہو سے لیکہ نیلا روی ارغوانی کر دیا  گل چری کا سامنا ہی آج جسی صیاد  بھر خراباتی کو واعظ پارس قلعی کہان  کیا کروں کیونکر حسینون پر نہ میری تار پونا</p>	<p>استد رگبر اندای دلانی کا حال  یک قلم ناسے کو دیوان فغانے کر دیا</p>
<p>کشرت و حد تک اسی یار جدا</p>	<p>جس طرح بانگ اساتہ نہ زہار جدا</p>

<p>مرکی ہی زیرِ سجد چشم تناس ہے کھلے  ہامی کس کسکو مناؤں نہیں رگنا کوئے  وہ جگر سو رونا دل ہی ویسوزِ جہان  مجھ کو بیدل نہیں منظورِ جہان ہرینا  ایک سو ز جگر سی بھی جینا ہی محال</p>	<p>نہوئی مجھے مری حسرت دیدار جدا  ہٹ پٹالہ ہی جدا آہ شرر بار جدا  آتش گل ہی جدا آتش خسار جدا  بیٹھ پہلو سی مری اوت بے عیار جدا  پہونگی دیتی ہی تری گرمی بازار جدا</p>
<p>۱۸</p>	<p>ضعف فی صورت تصویر بنایا تسلیم  لب سی لب ہو نہیں سکتی دم گفتار جدا</p>
<p>ہر سحرِ خلوت میں میری اک نیا ماتم ہوا  غم کی نیرنگی ہی میرا کچھ عجیب عالم ہوا  گریہ پیہم سی خالی میں ت کوئی دم ہوا  تھا وہ محزون عمر بہر عمرِ شہرت ہی ہوا  کسے چھیرا اوکی لفظوں کو جو ایدل است  ہمنی ملی کی آہ استقبالِ ہری کی بل  دردِ سندانِ ازل کا غیب کی کیا علاج  چشمِ ترمین کیا کروں بیابانی سمتِ یزد  حور کا چہرہ سرا پائیں پی کی شوخیان</p>	<p>شیع کشتہ کا مجھے اپنی برابر غم ہوا  بنگیا فریاد جو کچھنے کی قابل دم ہوا  خون ویا جس گڑھی شکون کا انا کم ہوا  یار جب آ یا تو ناکامی کا اپنی غم ہوا  سلسلہ تارِ نفس کا خود خود بہر دم ہوا  سرو ساقہ مثل شاخ بید مجنون خم ہوا  پنبہ زخم گل تر قطرہ شبنم ہوا  نوح کا طوفان مار رونی ہو ہی کم ہوا  مجھ کو حیرت ہی کہ تو کیونکر بنی آدم ہوا</p>
<p>۱۹</p>	<p>می کی پیپی ہی دو عالم کی حقیقت کھل گئی  ایک ساغر میں دل تسلیم جامِ جم ہوا</p>
<p>گلہ کیا دل میں آخر کچھ نہ کچھ اعلیٰ ہو ہوتا</p>	<p>اگر حسرت نہوئی کوئی دلِ غ آرزو ہوتا</p>

ہوا بی پیرہ لاد عشق تیر میج دکر نی ہی  
 دکھاتی گر محبت ہجر میں تاثیر نہ رنگے  
 غلط ہی جذب الفت کا فسانہ ورنہ بیخ  
 نہ تھا ہوجہ رنگنا سوزِ گانِ بلبل کا  
 دلون میں حشر بربا ہی عیش و غنا کب آنے  
 گنہگاروں کو ای وعظ نہ کیا یوں جس سے  
 گرا ہاضف کا کوچی بدن سکی عین جگر سے  
 تماشا دیکھتے گردیدہ عبرت سی گلشن کا  
 یہ جس عشق کی اپنی دست بستہ گنڈین  
 سنائی لبتانی گر پیرچہ وہی کیا حال  
 مقدر میں لکھی ہی تشنہ جان نہ قابل  
 یہیں جید کرتالی کیا کیون نہ وہ ظالم  
 نہ کیون کراخی روناکشت ل کی شوختی پر  
 محبت میں یہ پیرحمی کہ جینا ہو گیا شکل  
 زبان نیشتر کیوں سوکھتی لبت تشنہ جان  
 اسید لطف پر کیا جھک کی لٹا اہل دوست  
 کھاوے گی فضل رحم تھا اسن سات میں اعظا

نہ کہ میں بیٹھتا چمک نہ رسوا کو بھوتا  
 ہر آنسو آتی آتی تا سرِ مژگان اہوتا  
 گریزان ہی جو محسوس کج بیٹھا رہتا  
 ہزاروں زخم نو ہوتی جو زخم گل فوہوتا  
 نہیں معلوم کیا ہوتا اگر وہ روئ رہتا  
 یہ سچ ہوتا تو کیوں قرآن میں لفظ نہ ہوتا  
 پراتی گردشش تقدیر نامہ حشر ہوتا  
 بجای اشک حسرت چشمِ بلبل میں اہوتا  
 نہ تو ہوتا نہ میں ہوتا نہ میں ہوتا نہ تو ہوتا  
 مزہ جتنا کہ میری طرح تو ہی اوہ رہتا  
 کہی تو یہاں آبِ خجریہ گلو ہوتا  
 جو ہوتا تادل مضطر ہو میری نہ رہتا  
 کہی تو پہلست پہلستا جو غل آ رہتا  
 خدا نا کردہ کیا ہوتا جو وہ کا وعدہ ہوتا  
 رک سودا میں ای قصدا اگر باقی اہوتا  
 میں کیونکر آبرو کی واسطی بنی آ رہتا  
 کوئی پہلو میں خم ہوتا نہ خم ہوتا سبوتا

لگا لیتا کلی اوس کو کسی فن نہانی میں

نہو تا کاش میں تسلیم موج آ بجو ہوتا

<p>کیا پوچھتے ہو عشق میں کیا فایدا ہوا  آیا ہی خط جواب میں پرزری اور ہوا  کیوں سکی فکر غیر جبین شکن پر  دیتا فریب کیا مجھی و عطا بہشت کا  آئی تحدید وہ بھی نہیں اب ہی امید  شکر جہای یاری فرصت کہا نصیب  مدت کے بعد سکی وہ نگین جوئی تو ہوں  سو سو لگا وٹیں ہرین شرب و زو یکہنا  پایا عدوی خانہ مولدار کا پیتا</p>	<p>اک داغ دل ہی وہی ہوتا دیا ہوا  پر ہوتا ہوں میں نصیب کا اپنی لکھنا ہوا  کیا یہ بھی میری سخت بون کا کلا ہوا  میں زند بادہ کشن نو اپا پار ہوا  اچھا ہوا امراض محبت ہڑا ہوا  جتنا ادا کیا اسی او تنافضا ہوا  اتنا اثر فغان میں ہوا ہی تو کیا ہوا  سرمہ ہی چشمہ یار پہ کیا ہی پس ہوا  قسمت سی غول ہی خضر رہنا ہوا</p>
<p>۸۵</p> <p>تسلیم کیا کہوں بت نا آشنا کا حال  اغیار کا ہوا نہ سنگ مر مر ہوا</p>	<p>۸۶</p> <p>کہ اپنی صبح عشرت پر گمان ہی شام تک  مری دغون پہ چوبن ہی چراغ شام تک  مرئی خون کو طعنہ ہو گیا اسی نام تک  بنایا ظالمون فی سکو میری قبیہ پرچم تک  کہ ابتکشی ہی پانی ہم میں چاہ زمزم کا</p>
<p>۸۷</p> <p>سمایا ہی نظر میں اس قدر عالم شب غم کا  اودا ہی ہوا رہی ہی شعلہ دل جہلا کا  لو حسرت رویتی ہر فی کردار کہ سنگ  کہوں کیا پستی طالع اگر بخشی بندھی  بدل سکتی نہیں خلقت کسی کی پاک طینت</p>	<p>۸۸</p> <p>کچی کافر کی تسلیم کیا کوئی مٹاے گا  نکل سکتا نہیں ثانی ہی بل کیسوی پرچم کا</p>
<p>خارجہ سرت ل میں تنہا کوئی کا کنارہ کا</p>	<p>مکڑی مکڑی ہو گیا دھن بھگڑا کا</p>

<p>سر جہکالیستی ہیں تقدسی دیکھ کر تعظیم کو آبرو والہ میں کی چرخ سی بھی محال راحت دل ہی طریق عشق میں تکلیف دونوں عالم فتنہ شوخی میں ہیں روزگار</p>	<p>دل مرا کہ ہی کسی محبوب عیالجاہ کا دیکھ سکتا ہی نہیں دلاب پانی چاہ کا سبزہ جنت ہی جو کائنات ہی راہ کا عرصہ محشر لقب ہی و سکی بازگاہ کا</p>
---	--

۱۷	<p>مخ پچو آئے دو گر تسلیاں کے دویر میں چاہنے والا ہی یہ سب اک بُٹ بٹ خواہ کا</p>	۱۸
----	--	----

<p>کیا تجھی کوں کیا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا انصاف کچھ کیا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا دشمن سے جو کچھ پہلے کہا ہو تو کہنا ہو تصویر ہوں چپکے مری ہستی کو سمجھنے دورات گلی ہیں مری اغیار سی لیکن جب عدہ طلب کے دلاتا ہوں میں اغیار میں کیوں کر کہوں میں ہی لگی لے جو چاہو کہو میں لب تصویر ہوں بیان بہر کا یا ہی غیر و نفع خدا لاؤ نہیں لاؤ کیا عہد وفا کی کہوں بیرحم سی امید ایسا کہو چپکے جای مری غیر کے جھکڑا کیوں چپکے رہوں سبکی قیامت کا فسانہ ہو نا ہی عدو عاشقین کا کام تھا را</p>	<p>کچھ تو سبب ایسا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا تو خود نہیں سنتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا اب تو یہی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا میرا یہی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا مجھے یہی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا منہ پھیر کی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا تہا کہی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا سیرا یہی شیدو ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا اتنا بھی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا اب تک یہی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا یہ بھی کوئی کہتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا کیا دل کا بکھیرا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا قرآن اوٹھاتا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا</p>
--	--

بیکار ہی تسلیم ہو گلہ ترک سخن کا  
کنا وہ مرا کیا ہی کہ میں کچھ نہیں کہتا

۱۷

روایت باقی مع حد

۲۱

کوئی طفل شک محرومی نہ پونچا انا شباب  
خاک میں تاجن ملائی ہو مرا اپنا شباب  
دیکھی کیا رنگ لا تا ہی ہی او کا شباب  
دل غمی جا تا ہی داکر میں اپنا شباب  
ہم نے دیکھا ہی نہیں آگے شوئی سو کا شباب  
دیکھ میری نوجوانی یاد کر اپنا شباب  
پوچھتی ہو کیا ہماری نوجوانی کیا شباب  
کیا خبر تھی دل غمی جا ہی گا تو اپنا شباب  
ہوئی نصیب جوانی می کیا ہو کا شباب  
کس کو کتنی ہرچ ان خوش کیا کیا شباب  
کیا بڑا پاکیا رو کیں کیا جوانی کیا شباب  
کیا کوئی تھا کہنت بر باد کا ہو کا شباب  
آرزو میں نہ کہیں دل میں کیا تھا شباب  
دل میں کر دیتا ہی پیدا عالم حیا شباب  
سوطح کی آفتیں کس جان لایا شباب  
چون تو تسلیم ہو مخ پر کا ہو کا شباب

درومن دن کی نہیں تھی میں ہوا شباب  
پارسی ہو چکے آؤ کمالین جس میں  
کم سنی میں ملکی ہندوئی رانی میں  
دیکھتی میں جب کسی فیخیز کی ٹکلیاں  
تو کیا ہو صورت عتیقوت ہوئی میں  
دل میں چپک لوئی تھی کیا نہیں کچھ صاحب  
آئی تھی قسمت کو روئی مثل شہر رو چلے  
کچھ سمجھ کر جمع کیں تھیں انہی میں  
اب تنہا کی تنہا ای دل ناکام کیون  
روقی گدزی عمر مثل شمع کیا ہو کو خبر  
مل گئی جب خاک میں تہا بہت اس خاک تہا  
بیخودی ہی جب کس لیر آگ میں آگ کچھ نظر  
وقت شکل خود غرض ہی نہیں ہم کاسا  
کیسے کیسے جو شک کیا اتن ڈھتی ہی شو  
خود ہی حسرت تہا و لودہ وحشت جنون  
آج یہ عالم ہی کیا کیا ہوتی ہو گی شونان



<p>مرکی ہی یونہیں ہی گر خار خار غم نصیب زلف سنبھل ہون بوی گل عجب کیوں مجھ مرو جابین کی پہنچ کر گلشن مقصود تک کیا میسر دید و سرگوشی ہی ہر زلف کو گلشن فرخ و وس ہی ہو جای گا ماتم سرا شکاو سرگوشی گلون کی دلو وصل آفتاب چارہ دروازہ پیدائنی میں نہیں</p>	<p>مرٹھو کو چادر گل ہو چکی ہمد غم نصیب رکعتی میں باغ جہان میں ہمد غم نصیب تو اگر بدلی تو ای شد او بلین ہمد غم نصیب پیشتر و کیسی سنی ایسی جہان میں ہمد غم نصیب پونہچی جسد فرخ خوان چارہ ای غم نصیب واہ کیا کہتی ہی باغ و ہر میں ہمد غم نصیب کب ہوا زخم گل تر کو کبھی ہمد غم نصیب</p>
--	---

۵۷	<p>پرتی ہی آنکھوں میں ای تسلیم خرم نشان دیکھی ہوتی ہی کب ہر صحبت ہمد غم نصیب</p>	۵۸
----	--	----

<p>ہجر میں سیکھائی ناز و لب عیار خواب کرو یا ہی بد گمان خون کو ہجر یار نے راحت طفلی جوانی غفلت پیری و مرگ شام ہی تھا کسکے تیر نوک شرم کا خیال اب تو کیا کر بھی ظالم نہ چپکی گی پلک اہل غفلت لذت راحت دیکھی ہی نصیب</p>	<p>پر وہ کرتا ہی مری آنکھوں میں شان خواب خواب سہی زردہ آنکھوں میں شان خواب جیاتی مرتی خچر دو آنکھوں میں شان خواب صبح تک کٹھکا گیا آنکھوں میں شان خواب لی کیا آنکھوں میں تیرا وعدہ یار خواب دیدہ تصویر کا بننا نہیں غنچا خواب</p>
--	--

۹۱	<p>مرتی دم تک وصل کی تدبیر ای تسلیم کے عمر مہر تعبیر سوچی دیکھ کر یکبار خواب</p>	۹۲
----	--	----

<p>مست سرشار نہیں محرم لہر میں سب اب تو لٹا وٹھا ورنہ روشن ہی نقاب</p>	<p>جتنی بیدوش نظر آتی ہیں ہشیار میں سب ہو چکا حشر کڑی طالب مدار میں سب</p>
--	--

<p>چو ز کرب آب کو کیا خاک هون عالم مين شرب آه و فغان شعله و دود و نسيد ان جيلتون هي عيشت مهر و وفا كي هيد</p>	<p>ايك شمس هي چو نهين كار تو يكار مين شام هي سمي صفت ككب تيار مين فقطه پرواز مين عيار مين كار مين</p>
<p>۹۲</p>	<p>نر يا مشغله آه و فغان هي تسليم آج كس كرين غان گرفتار مين ۱۱</p>
<p>اک طرف لالان مين مارک سو فغان عنديب سفتي هوتي گوش گل گرد استان عنديب کيا طراوت خيزي ابكي برس جوشن مهار فرصت شوق فغان کي ن نهايت کمره خود بخود گل گريبان نگري نگري هو کيا قيدهوتي هي نگر صياد ويران شتيان شکلي کين نقش سرخ اسيري دل غ گل منه نگه لوا يا سوال آب دانه ني کيسه باغبان گريو نهين اميد اشته هي لغريب باغ سارا سرخ کردی گي بزبان غوان</p>	<p>آج هو جائی گلچين امتحان عنديب جای سبز باغ عيدان کتي زبان عنديب هور باهي سبز خار شتيان عنديب آشنا تالوسي هو کيو نگر زبان عنديب سليم کيا آج کچمه راز نهان عنديب رهني دي دو چارون باقی نشان عنديب اتنی سامان ستم اورا يك جان عنديب شکري هوتي نپاي گستران عنديب آسمان سهرپا و نهالي گي فغان عنديب گره لاسه يه چشمه خوش نشان عنديب</p>
<p>۹۳</p>	<p>نغمه سنجي آئي فيض ناله تسليم ورنه کيا اتني باغبان پيلي زبان عنديب ۱۲</p>
<p>هتوت رين جاي آب شراب ني تره بزم عيش مين ساقه</p>	<p>پيئين هم رند بحساب شراب شيشه چالي مين خون ناب شراب</p>

غسل میت کو جای آب شرب زہد کو کرسے ہے خراب شرب ماہ سا غصہ ہی آفتاب شرب ہو گیا عالم شباب شرب	رند ہوں چاہیے پس ہر دن نہ ادا کی سستی سے کر پرہیز رات دن عکس دوی روشن سے بند انگلیں ہیں چوڑے مستے میں
---	--

دہریں کہاتے سینے کو تسلیم چاہتا ہوں فقط کباب شرب
---

۹۲	روایت بای فارسی	۹۳
<p>مٹ گئی ہم صفت نقش قدم آپ ہی آپ  آج گہرا تا ہی کچھ سہنی میں ہم آپ ہی آپ  بڑھ گئی جانبِ بخیر قدم آپ ہی آپ  بڑھ گئی آپ کی میثاق ستم آپ ہی آپ  منہ چھپا لیتی ہی شام شب غم آپ ہی آپ</p>	<p>مل گئی خاک میں پامال ستم آپ ہی آپ  آنی والی بھی تہہ رکوئی آفت و بھر  ستی وہ شتاق میری کہ اسیری کی لیے  لاکھوں صدی جاوٹھائی نہیں سون  میر تو شکوہ ہی نہیں صبحِ طرب کی تا</p>	

کس لیے پوچھتی ہو رازِ محبت تسلیم بات جو ہوتی ہی کہیتی ہیں ہم آپ ہی آپ
--

۹۵	روایت تہای فوقانی	۹۶
۲۲	کہ افسوس ہی ہر برگِ شجر کی رات جاوے غیر میں ادا جگر آج کی رات کیسے خاموش میں گمانِ شجر کی رات بند کیونکر نکر دن و رات کی رات	۲۳ وہ سکیا باغسی کیا وہ گلِ قمر کی رات میری پہلو میں ہے وہ شکِ قمر کی رات خبر ہجرِ غریبانِ فی کلا گونہا ہے وصل میں دیدہ غماز کا ہوتا ہی گمان

ابو غنم ارہی بالین نہ پین قسمت سی  
 میں سچ مانا کہ ہوا دن ہی آئی بھی مگر  
 کیون مسمی نہ سحر چاک گریبان آتی  
 روز سفتا ہون تقاضا ہی جل کی طعنے  
 نہ نہ رہی آتی ہی مجکو نہ اجل آتی ہے  
 سامنی ہار کی کیوں آگہ سی ٹیکلی نسو  
 آپ آتا ہی نہ تو پاس بلاتا ہی مجھے  
 ہجر میں کس سی نباہی گئی فاکشی شطیر  
 کس سے وصل میں ہتا ہی نظر سی پنا  
 وعدہ کرتی ہوا اگر چار پھر رہنے کا  
 کچھ اجل سے گلہ روز مصیبت کے لون  
 آتی والا ہی کوئی پردہ نشین بالین ہے  
 دن ہی بلبل یہ سر شور ہی اللہ کری  
 صبح ہونی دو ملائی گانہ نکمیں وہ شوق  
 بان ہی پھر خلش ای غم کہ ذرا دل پہلی

بیکسی کس سے کمون و جگر آج کی ات  
 چارہ گر کسکو ہی ہیہ سحر آج کی رات  
 لی گئی تھی مری مری کی خبر آج کی ات  
 مجکو مر جانی وہی ہی و جگر آج کی رات  
 تیر وختی سی اوہر ہونا و وہر آج کی ات  
 گر گئی میری نظر سی یہ گھر آج کی رات  
 بیوفا کیا ہی تجھی بد نظر آج کی رات  
 بیکسی ہوگی اوہر تو کہ اوہر آج کی ات  
 ہم تجھی دیتی ہیں موی کہ آج کی ات  
 بھول جانا نہ کس کل کی سحر آج کی رات  
 اتنی فرصت مجھی نہ و جگر آج کی ات  
 بیجو دی چاہی تجھی ہی صر آج کی ات  
 قفس تنگ میں ہو تجکو سحر آج کی ات  
 اور مہمان ہی نایت کی نظر آج کی ات  
 مشغلو کوئی نہ ہونا بسحر آج کی رات

آہ کیا نالہ و فریاد و فغان کیا تسلیم  
 ایک میں ہم نہیں باقی ہیں آج کی ات

۱۷

۹۷

بنے تھی طول میں نصف سارات  
 برابر صبح تک بیٹھا وٹھ سارات

خیال صبح کا دھڑکاں تھارات  
 تپیر فرقت سے مثل شعلہ شمع

<p>نہیں معلوم تھو کہ وہ ہی یارات کشاکش میں ہے میری عمارت تری سے ناز کرتی تھی قصارت کوئے دیو سیہ تھی یا بلارات کہیں جاگا ہے توای بیوفارات بڑھی ہیں کیسی کیسے خضارت بلای جان ہے دشمن کی مدارات رہا کستاخ کیا کیا حوصلارات عروس می بنی تھے پارسات ہمیں کس کس کا تھا پاس خضارت ہوئے ہمسایہ بال بہارات خیا غمزدہ آواچشہماک اشارات گرمیان کی طرح لپٹا رات ہوئی تم بیوفانا اشارات</p>	<p>می بوش جھانے سی ہون ہوش فریب یاسم امید اثر سے دریغ ای بیوفا کیا جان کرتا چسپے دامن میں طفل اشک کرتا مستہ رطالع دشمن کی صورت دھن نقطہ کرتا نظر ہے خشم شیر سے ہوتا ہی معلوم لیے بوسے ہزاروں بی اجاز نہ آئے پردہ میں اسے باہر خیال بیکسے غمخوار ہے دل عدو سے چپکے آیا قبر پر کون بلای جان ہیں سب کس کو یہی تندا و مکتا او سکے گلے سے سحر کو وصل میں و لون نی لی آہ</p>
--	--

دعا ہے وصل میں جن بہرہ سلیم  
ند کہلائے جدائے کی خدات

۹۰

رولیف تائی ہندی

۹۱

<p>موسیٰ کی طرح جائی گا یعنی میں اولٹ خنجر لی آستین کو اوپر ستر اولٹ</p>	<p>یکبارگی نقاب رخ سی صنم اولٹ کیا سوچتا ہی مرگ کا جھکاڑا تھا ہی</p>
--	--

<p>ایسی لبہ نہیں ہیں غم ہر تان کافور سیاہ زلف رخ پاک سی ہٹا میرا فسانہ صغیر کونین میں نہیں برگشتہ قسمتی مٹی من ہی توجہی وٹھون شام شب فراق سحر ہو گی کس طرح ہو جای اپنی تاب نظر کا بھی امتحان</p>	<p>نالوں ہی آسمان زمین کی پہلو دیکھیں خدا کی گھر کو حجاب حرم اولٹ گردون نہ مہر و مہ کی ورق مہر اولٹ جائی سو بقیہ سیر راہ عہد اولٹ دل کو مری ابھی ہی نہ آو آہ غم اولٹ اچھا یہی مٹی تو نقاب و صنم اولٹ</p>
<p>۹۷</p>	<p>کروٹ کمان کی رہنی دی فتادہ خاک تسلیم کو نہ صورت نقش قدم اولٹ</p>
<p>آہ سنا اس طرف سی گز نظری تو پلٹ باوفا تجھ کو منسیں گے روونگا قسمت کین بانا یا میں دل مضطر رفاقت ہی سی ہنستے ہیں کچھ غم قتل سی جا تا بھی نہ دل پہ کیا گزری آئی بیدہ است در جی اوٹھو گاہ میں نکالی ای گل تو گلے صبر کر اتنا کہ فرصت پاکی یار وین ادھر کچھ ادب کر لے مرا کہہ ہی پتخانہ نہیں</p>	<p>میں یہ سمجھوں میری افسوس نہ دیا جاوے پلٹ عہد و پیمان مٹی اپنی جیت پر خو پلٹ چوڑ میرا ساتھ جا ملک عہد کو تو پلٹ بانگین کا اپنی صد قداہی بت پر خو پلٹ آگی مڑگان تاک گئی آنکھوں کو کچھ سو پلٹ عمر رفتہ آئی کی پاکر تری خوشبو پلٹ آئی ایدل لیکھی ساقی ساغر مملو پلٹ اوٹھی پاؤں تو پیمان مٹی ہی سر کسبو پلٹ</p>
<p>۹۸</p>	<p>چارہ تعقیب ای تسلیم میں چوچکا اپنی تو زانو بدل مضمون کی پاپلو پلٹ</p>
<p>۹۹</p>	<p>اروین شامی مشائش</p>

<p>خاک میں جب تل لئی یہ جلوہ و تر عیشت  مچھین کیا باقی رہا جینی کی ہوس لہی  سچ و راحت عشق لیلیٰ میں مونی خوش تنگی  دیتی ہی تعلیم ماتم و مکہ تو کس رنگ سی  بلبل و صیاد کی جھگڑی میں غل غیر کیا  فرق لائی بیتابی میں ہی صورت سحر  گلشن عالم میں نین ہستی مری بیکار ہی  نزع میں ہی ہر مروت ہی بان کر سوت</p>	<p>گل عیشت چار عیشت شمع سر بالین عیشت  چارہ گردان او اب پی تسکین عیشت  کمینختہ ہر قلب کی تصویر نگین عیشت  لکھی فرما دو کوجھی ہی ہی شیرین عیشت  بیٹھ بیٹھ بول و دھتا ہی تو امی گل عیشت  آئینی سی بدگمانی ہی بہشت دہین عیشت  جس طرح سنی تیری محفل میں گل فانی عیشت  کیون احباب پڑتی ہیں ٹپٹی ملی عیشت</p>
<p>تلا</p>	<p>میر تقی حروفیوں کہاں تسلیم جا بی عیشت  دیکھتا ہی نقطہ نقطہ دیدہ بدین عیشت</p>
<p>ہول کرائی ہیں آج ادھر کیا باعث  چارہ گر کوئی دہا کی نہ ملاوانہ عملان  مر گیا شب کو ترا پیر و سامان  بدگمان ہی میں ہی کچھ جو میں عالم  رضیہ کوئی مونی ترات پیر کرتے ہو  کیا یغین بیت وطن کو نہ پھر گزندہ  پہنچے پوچھو صفت نقش قدم بیٹہ کی ہم  ہای کوئی تو خبر کو کہ مادل شہرے  پوچھتی ہی ہوتی تسلیم مانی کامران</p>	<p>پوچھتی ہیں مراہ ایک سی کہ کیا باعث  خود بخود آج ہی کم و جگر کیا باعث  شکر سی نگری ہی گریبان سحر کیا باعث  جیہی جاتی ہی تھی آج نظر کیا باعث  تکو مطلق نہ پایا پس کہ کیا باعث  پسہ جاتی ہی ٹپٹی گرو سفر کیا باعث  خاک اور آتی ہیں ہر اکذر کیا باعث  ناصر آیانہ میں نہ ہی ہر کیا باعث  آج تک اپنی نہیں تھوکر کیا باعث</p>

۱۰۴	رویف جیم تازی	۱۰۵
<p>چاره اگر خبر لی پیر مرا بگذا مزاج و کمی بین وقت آواره کس کلان مزاج عاشق جانبار هون کتا نهون سید مزاج بوی گل آن گل کل سنی کیا نهید چا مزاج خاک کسی تا ہی کیا کیا خاک پتلا مزاج سر و بی کافور کا لکھا هوا و کیا مزاج هی زمانه ہی کسی مجھ کو یا مزاج واہوا ای جان بس چاکو کیا مزاج</p>	<p>ہوش کیسا ضبط کیا جا تا ریا کلا مزاج فرک آڑوہ خفا قاتل کشیدہ تیغ تیز دلف لای بیچ میں یا چشم دمی تری سب وہ سکر و ح جہان آن کسی نہتی نہیں کہ گدائی ہی ہی حدیات بھی کرتا نہیں ہون حیران کون جلا تا ہی غم حسن صبر ایک است میں بی لٹا ہی ہزاروں نگاہ سننے ہی حرف سوال سہ گری اس قدر</p>	<p>۱۰۶</p> <p>بیزی ہی زرد رو ہو تازی انسان ہر میں پوچھتا ہی کون ای تشلیہ غلم کا مزاج</p>
<p>۱۰۷</p> <p>اوبت کا فر خدا کو مان سہ نہ کملا نہ آج ساقیا د کلا مجھی کل می وینا نہ آج ناز ہی کیا بار احسان تھا کہ جو دھما نہ آج ناح مشفق مجھی شد تو سہما نہ آج اے گلچین کا خطر صبا و کا دہر کا نہ آج عالم رویا میں ہی جی کہو لکھ رویا نہ آج وہ تو کب آئی میں تو بھی ہی اجل نا تو آج قطرہ خون سمجھی تھی سو وہ ہی کچھ کلان آج</p>	<p>۱۰۸</p> <p>وصل کی شہد لٹی شکوی تو زبانہ لائے آج خون لائتا ہی شب تکلیف میں بان عیش امی ل کم حوصلہ کیون چھڑی نہی آو یا جی بہا آتا ہی پویننی ہی دم بہر چھڑیں مر کی بلبل کوئی ہر قید ظالم سی نجات گھل گھلین آگ میں سرشک گرم کی تاثیر جس طرح ہکا شریف قوت بسر کر لینا ہی ہم گھل گھل سیا کی دل کی شکایت خرم ہی</p>	<p>۱۰۹</p>



<p>ناکه ز بخیر سی آگاه کرناهی او نهین          بخیر بجهما بھی یا آن ترانے کم ہوئے          قید کل و ز رانی تناسو سہنی ای جنون          جو کیا سب یاد ہی تحریر کی حاجت نہین          ہی یہ نفرت مجھ کو اپنے سے جو ہوتی وہ</p>	<p>اسقہ رای ناتوانی پاؤں تو پہیلانہ آج          کچھ تو پر وہ تہا جواؤں سے کیا پرانہ آج          جا کر فال بون طوق کھو پھانہ آج          نامہ اعمالی کر کیجئے رسوا آج          رنگت و میر سہری تصویر سی لٹانہ آج</p>
<p>طرح میں ہی اک غزل تسلیم لکھنا چاہی</p>	<p>خامہ جادو بیان کو روکنا اصلانہ آج</p>
<p>چاہی مینا ہی می کو سجدہ شکرانہ آج          کیا ہو کیسی پلا دی ساقی ستانہ آج          اپنی جو بن پر فدا آپ شمع خانہ آج          خواب کی سارت بہر و کیا سنسنگی یاد          خصیت و اعظم مبارک قید شرب آب کو          چہیر نا ہی کس ہی ساقی خدا کی واسطی          گور کن ہین منتظر بیکار رکھا ہی کفن          دی جگہ دل میں بھدنی اقر با خصیت ہوئے          پیتھا ہی سر کو شعلہ روتی ہی شمع لکن          کل نگاہ منتظر ڈوبی ہوئی تھی جام میں          اسقہ چکی ہی نخل آسمان ہی مفلس          مرکی ہی شاید بزرگ انہی ہمارے غل</p>	<p>سر کی بل اتاہی زاہد جانبہ میخانہ آج          عقل سی ہون شہنا غفلت سے ہونگانہ آج          جنبش شعلہ ہی پرواز پر پروانہ آج          قصہ مرگ وعدہ و جہا مرا فسانہ آج          رکھتی ہی تو بہ ہماری اغرض مستانہ آج          چوسنی دی ہم کو جی بہر کی لب چمانہ آج          اب نکلی مرگ ہسی نانہ عشق و فائدہ آج          اپنا بیگانہ ہوا اپنا ہوا بیگانہ آج          رونق بزم طرب ہی ماتم پروانہ آج          بہر تی ہی آنکھوں میں میری شمع چمانہ آج          شعلہ فریاد نا کامی ہی شمع خانہ آج          سینہ دفن نظر آتا ہی تشنہ آج</p>

دشت میں کس شک لیلیٰ فی قدم بچ کیا  
 کیا کمون میں غلامیست ہم جدائی کا فروغ  
 جسکو دیکھا ایک نظر دو دو پہر آیا نہ ہوش  
 پردہ بینا سی کہینچا بی تکلف شوق فی  
 دیکھ کر خچر بکھٹ تھل میں اوس غاک کو  
 کوئی مشرودہ ماتم دل کا مقرر سارے ہے  
 خانہ صیاد میں گل دیکھی ملتا ہی کیا  
 برہمی کیا کیا نہیں بہ ہم کرمی گی بار کو  
 آگیا جلنی میں شاید عذر شوخی کا خیال  
 حشر تک ہوتا ہی ماتم عاشقوں کا ہرین  
 چور کرنا کام مجھ کو دہ گیا پہلو میں  
 می تری آوار قفل شور ماتم ہی مجھے  
 غیبی تی میں غلج ناہی اپنی پیش کا  
 گری ہی ہی ہمت شور سلاسل دیکھنا  
 واہر بیدین کی خدیر چاہتا ہی دل مرا  
 مرنی مرنی سخت جانی دیا اک اور داغ  
 نشہ جام می حدت دہ بخشا سرور  
 پر قدم کی سارے ہی شور مبارکباد حشر  
 لی مائل سر تہ شمشیر قاتل رکھ دیا

گہر ملای دیتی ہی پوچھی ویرانہ آج  
 آفتاب صبح محشر ہی چراغ خانہ آج  
 گردش چشم پر ہی تھی گردش ہیانہ آج  
 دخت رسی آنکھ ملتی ہی ہوا یار نہ آج  
 اور کچھ سمجھا رہی ہی ہمت مروانہ آج  
 طفل اشک تی میں گرتی پڑتی بیتابانہ آج  
 آج نہ اشک ہی ہلکوب ملانہ آج  
 بہ طرح ادبھا ہی کف شکرین بنی شانہ آج  
 پای بوس شمع محفل ہی سر پر وانہ آج  
 دل کھا دیتا ہی کیا کیا قیس کا افسانہ آج  
 چشم حسرت بنگیا ہی وز کا شانہ آج  
 بنگیا ہی ایک چشم خون نشان ہیانہ آج  
 توڑی دھڑکی سر سی نشینہ ہیانہ آج  
 آسمان سر پر اوٹھا لگا تراد یوانہ آج  
 پھر کر دن تعمیر کعبہ میں بیتخانہ آج  
 دست میں میں ہی قاتل کا گلہ شانہ آج  
 گر گیا نظرون سہی ساقی تلخ خانہ آج  
 پہنی ہی کشتن ہم کی ہیری تراد یوانہ آج  
 ہم ہی جان بازی کو سمجھی لڑی طفلانہ آج

<p>دائے یاقوت ہی بخیر کا ہر دانہ آج بند مثل آبِ توبہ ہی درِ رخسانہ آج عمر رفتہ بن گیا میری لیلی جانانہ آج خانہ بخیر ہی میری لیلی ویرانہ آج</p>	<p>گرمی جوش جنون ہی بسکہ ہوں آتشِ قدم محتسب کا خوف آثارِ قیامت کہو کیا پہ نہ آیا جا کے یارِ بیو فامین مر گیا ہوں وہ دیوانہ کہ مجھ کو قیدِ صحرا ہی نہیں</p>
<p>نزدیکِ یلہ دوون ایک صورت نہیں کل قیدِ کعبہ دیکھ ساکنِ بخسانہ آج</p>	
<p>۱۴</p> <p>اردیفِ حیم فارسی</p> <p>پہنک شمشیر کُتِ خجبر کہینچ تیر پہچان کر ستگر کہینچ چارہ گر خسارِ پاسجہ کہینچ ورجِ مسطر کہینچ رات بھر نالے کہینچ وں بہر کہینچ</p>	<p>۱۳</p> <p>اتنی رحمت نہ امی ستگر کہینچ اور سے سیکڑ وں بہن تودل سے ٹوٹ جائے گا دل جو ٹوٹا یہ چین لوج جبیں پہ یارِ نڈال شرطِ ہستابی جگر سے یہ</p>
<p>۱۵</p> <p>اوس کو پروا نہیں اگر تسلیم پہر تو کیوں نالے زندگے بہر کہینچ</p>	
<p>دو قدم چل کر بلا دو خاکس بنبل کے بیچ سیکڑ وں ایسی ہی گلیں قسمتِ لبیل کے بیچ آرہ دستار کا گزن میں ہی گہل کی بیچ چل گیا جس وں اپنا سانی اس گل کے بیچ خاک تم چھوید کلیم شاعرِ آمل کے بیچ</p>	<p>کو لہ و گلشن میں اکیش کیو کا کل کی بیچ فصلِ گل میں گرا سیرِ نام ہی فوس کیا ایسی کہانی محتسب نے سیکڑ ہمیں آج ہول ماری پہر ہوئے گلیوں میں گھاٹِ غیر کہاں تھیں اپنے وہ کہاں تسلیم وں</p>

<p>و صل کی امید پختا ہوں چاہو شیخ  دیکھ لینا میری دست آج میرا ہوش شیخ  ایک دن تو اپنی منہ کی مہدی اچھا ہوش شیخ  رہ گیا ہی میری لگی ٹوہین پہ ہوش شیخ  کہہ تو لیتی اونیسی کچھ دل کی تنابہ ہوش شیخ  عمر بہر مہنی سنی بیکار کیا کیا ہوش شیخ  سچ سراپا ہوش جو تباہی سراپا ہوش شیخ  کچھ لہ ہی نکلی تباہی تباہی سایا ہوش شیخ  کمنی فو کمنی ہیں جو کچھ اہل دنیا ہوش شیخ  پرزبان شمع کو آبانہ کہنا ہوش شیخ  نسخی لکھ جاتی ہر خط لکھی اٹھا ہوش شیخ</p>	<p>میرا بائیں بنا جاتا ہی کیا کیا ہوش شیخ  نیر پو نہیں کر کہہ جاتا ہوں جانی کوئیں  کچھ تو ہو تسکینِ دل ظالم دم اقرار وصل  پاکی موقع اب تو کچھ بائیں ہی کر لیتی ہوش شیخ  ہمنشین سنتی نہ سنتی تباہی دو گہری  بیشکر دیر و حرم میں بہر مہنی ہی شیخ شیخ  کوئی کیا بھی حسینانِ جہان کی گفتگو  و شربتِ بے سبب ہمراہ کی اپنا ہی کون  کوئی کیا جانی جو میری لگی باہم ہیں باز  عمر بائیں سنیں ہر شب بے عیاری  انتظارِ گرہی بالین پر اگر گاہ گاہ</p>
<p>رات دن جزا عمر ارضی عمر مایہی  کیا ملاتے ہیں تم کو کہہ کی تنابہ ہوش شیخ</p>	<p>رات دن جزا عمر ارضی عمر مایہی  کیا ملاتے ہیں تم کو کہہ کی تنابہ ہوش شیخ</p>
<p>دہن تو ہی ہی کچھ لیکن کہہ شیخ  عجب عالم ہی یہ دنیا کدہ شیخ  سمجھتی ہی تری تیغ و دوسرا شیخ  مقدرا کی نکلی یہ بھی گرا شیخ</p>	<p>کوئے کہنے کو کوئے سر ہوش شیخ  بہارِ فدا طلسمِ کار خانہ  ہجومِ خلقت کون و مکان کو  حصولِ دوہان بھی میں لگو</p>
<p>حقیقت میں خدا ہی جانی تسلیم  بظاہر تو سراپا ہی بشر ہوش شیخ</p>	<p>حقیقت میں خدا ہی جانی تسلیم  بظاہر تو سراپا ہی بشر ہوش شیخ</p>

۱۸	روایت حاجی حلی	۱۹
<p>خاک میں ہمو ملا اسی آسمان اچھی طرح منزل مقصد کو پونچھا کاروان اچھی طرح دیکھ لی اپنا چمن لای باغبان اچھی طرح کوئی ساغر اور بھی پیڑخان اچھی طرح دیکھنی پائی نہ سیر پستان اچھی طرح آج توسن لومری تم وستان اچھی طرح تم کمان تھی آج نگاہ پستان اچھی طرح منہ دوپٹی سی چھپالی بدگمان اچھی طرح کیجی دو چار دن شوق فغان اچھی طرح چوس لینی دوجی اپنی زبان اچھی طرح فہم میں آتا نہیں اپنا بیان اچھی طرح</p>	<p>صورت نقش قدم کرنی نشان اچھی طرح چشم تلی دہن آبا بیخبر ہر سخت دل پہو لکسا ہنسی پتا ہی کوئی نہیں ناز توبہ اوٹھ نہیں سکتا خدا کی واسطی عبر فصل گل میں نگین بند کین صبا کو ہو ہی گا گل جو کچھ ہوگا نصیبو گل لکھا دیکھ کر کہتی ہی بجو خجہ میری فوکی روح لی نلون بوسہ لب نگین کا خواب نہیں فصل گل میں رہتا جائی کہیں صبا کو ہوٹھ چٹوئی کی لذت بچہ بچہ صبا کو کم سے ہی نہیں عشق میں ہن کوئی شعر</p>	<p>کیون نہن بتیا بیان سکر دل احباب کو پانی ہی تسلیم فی اچھی زبان اچھی طرح</p>
<p>گلی پستا لو گریبان کی طرح ہای ری شام غریبان کی طرح خاک اوڑاؤن گابیا بان کی طرح گور میں داغ عسہ نزن کی طرح آپ کی بیہر و سامان کی طرح</p>		<p>۱۹ پاون پڑتا ہوں میں امان کی طرح کیا کہوں صبح وطن میں تجھے خانہ برباد تو ہونے دی جنون غیم غیار ہی آیا ہمدہ کاشن ہر میں پرتی ہی سب</p>

ہم تن سوزِ جگر سے اپنے  
 رابطہ باہم ہیں نہ فرق آئی جنوں  
 پوچھتے کیا ہو مرے ہستے کو  
 جی جرات بھی ترپتا ہی جگر  
 ناہیبی مجھے تو ہے اک دن  
 جا کے پہلے نہین آنے کا  
 ایک عالم ہے مرے رونے کا  
 قطرہ اشک مرا گردون کو  
 محکو ہے چرخ ہنساتا ہے مگر  
 شبِ فرقتیں او داسی بھی مری  
 نے اثر ہے مرا ہنسنا رونا  
 چکے تقدیر جو شبکو تو سحر  
 گزرے کیا دل پریشیاں ہی جو آج  
 جاتے ہیں ہو ہی عدم دنیا سے  
 روزِ وعدہ کی گھڑی بھی ایدل  
 دلربا ہے مری شوریدہ مرے

داغ ہوں سرورِ چراغان کی طرح  
 چاک دامن ہو گریبان کی طرح  
 کچھ نہیں آپ کی پیمان کی طرح  
 ہاے پیکان ہوئی پیکان کی طرح  
 داغ دی جائی گی مہمان کی طرح  
 عمرِ عمر گر یزان کے طرح  
 رات بہر شمعِ شبستان کے طرح  
 انگہین دکھلاتا ہی طوفان کی طرح  
 نام کو صبحِ گلستان کی طرح  
 نازاؤں تواتے ہی مہمان کی طرح  
 غنچہ و شبِ بہارِ گلستان کی طرح  
 مل گئے خاک میں افشان کی طرح  
 میری حسرت میری رمان کی طرح  
 نو گرفتِ ارپشیاں کی طرح  
 نہیں کہتے شبِ ہجران کی طرح  
 آپ کی زلفِ پریشان کی طرح

فکرِ تسلیم ہے و شوارِ پسند

خاطرِ ناظمِ شران کی طرح

۱۵

۱۱

کا شول ہوتا مارا بھی سکیں کی طرح

بہول جاتا میں اپنی سکوٹن کا اطل کی طرح

<p>جلاوہ صحرا بھی تڑپنی زمین کی طرح  تغنی بھی ہی منہ پھیرا ہی قاتل کی طرح  دیکھ کر رویا کی ہمت جمع محفل کی طرح  اور ہونم بہر کا مہمان وقت کی طرح  ہر گولہ جو متا آتا ہی محل کی طرح  آئی مثل ہی گل نکلی خدا دل کی طرح  عشق ہی من بحر محبوبی سے ہی محل کی طرح  نقش ہستی ہی ہمارا نقشِ عامل کی طرح  گل چراغ زیست ہو گاشع محفل کی طرح  دل غ دل کسکو دکھائیں باہ کا محل کی طرح  رہ گئی تھر و م منزل میل منزل کی طرح  خارِ صحرا پاؤں پڑتی ہیں سلاسل کی طرح  حشر پہلائی ہی من کب سے سائل کی طرح</p>	<p>فیضِ سیلابی ہی میری یا تجھ سے جنون  حشِ سکون کی بھی ہوتی ہی کیونکر وقتِ فرح  دل دکھایا دروہم روی نی کیا کیا رات کے  نزع کا عالم ہی جلد آؤ جو آنا ہو تمہیں  قید کی صحرا بھی مینا ہی قریب دوست  کل ملی آغوشِ غنچہ آن ہی کچھ قفس  جس طرح جا بگی مین ہی سہا تہ جاؤ گناہ و  دوست باہو عدد و نون جلاتی ہیں مین  مرگ کی ظلمت کی گائی کا فروغِ زندگے  آسمان بی مدھی بل جہان مین بی نیا  دنیٰ غارِ طلب میر طلاقِ قمار سے  و شمعِ بت بھی بھی نندانِ غم سی نہیں  بکھڑو تو دو جانِ جہاں آشوبِ عالم ہی ہی</p>
--	---

ناصح شفیق قنادان ہی جو کتاب ہے سنو  
بحث کیوں کرتی ہو تم یہ کتاب کی طرح

رویتِ خایِ مجسمہ

<p>ہر ایک شمع کا مین رنگ پان مین ہی سرخ  کہ چادرِ سجدی سبھی کی نفس ہی سرخ  زبانِ شعلہ ہر شمع انجمن ہے سرخ</p>	<p>خزان مین کشتہ بیدار اکا چمن ہی سرخ  شہید نازی ہی ہون رنگیان ہی سرخ  ہجومِ شوق مین گلگیر سے یہ چو سہا ہے</p>
---	--

<p>یہ کسی تنگ لیا ہی کنارِ حسرت میں          ہمیشہ پاک ہیں نگین مزاج احسان سی          سکھائی تیشی فی آرایشِ عروسی کیا          فراقِ بایں شیشہ بھی تو کھٹکتا ہے اہو          اوڑا ہی خونِ کفِ پاک رنگِ غریب</p>	<p>کہ ناز کی سی تین شکِ یاسمن ہی سرخ          کہ خود بخود گلِ خنداں پیریں ہی سرخ          دو لہسن کی طرح سراپا ہی کو لہن ہی سرخ          کسی یقین ہی کہ رنگِ می کس ہی نہ          ہزاروں کو غمِ بارِ بد وطن ہی سرخ</p>
--	--

<p>عروسی ہر کا جلوہ فریب ہی تسلیم          فقط لباس ہی پہنی یہ پیرن ہی سرخ</p>	<p>۱۱۲</p>
--	------------

<p>رہتا ہی تپِ عشق ہی ہر عضو میں سرخ          کس رنگ سی میں آبلہ پشت کو آیا          کیا بات ہی جواب کی قابل نہیں بچا          سو زجری کی ہی اسیری میں یہ تاثیر          ہم مرنے ہوئی قاتلِ بیرحم سی لک رنگ          کیا ماتم بیل کی ہی گلزار میں شادی</p>	<p>میں ہوں مصیبتِ شعلہ آتش ہمت میں سرخ          کوسوں ہی سیرِ خارِ بیا بانِ وطن سرخ          غنچہ ہی تو رکھتا ہی ہمارا سا دہن سرخ          مثلِ رگِ شعلہ ہی رگزارِ سن سرخ          اونکی ہی قبا سنخ ہمارا ہی کفن سرخ          پوشاک جو پہنی ہیں دھان چمن سرخ</p>
--	--

<p>شجرِ سی کس شوخ فی نامہ لکھا تسلیم          کاغذ ہی برنگِ شفقِ چرخ کس سرخ</p>	<p>۱۱۱</p>
---	------------

<p>بسکہ تنہا ہوشِ بابا پر پیرِ زاد کا رخ          کٹی ہیں ریرِ قفسِ ہم درجائیں میں          ولکو تر پاتی ہی اسیدِ شہادت قاتل          حیرتِ مرگ فی آئینہ بنایا و قمرِ تسل</p>	<p>دیکھ کر چوٹ گیا مانی ویرِ زاد کا رخ          دیکھتی رہتی ہیں بیٹی ہوئی صیا کا رخ          کب اوہر ہو گا تری ناوکِ بیداد کا رخ          دیکھنی پائی تیر تیغ نہ جلاؤ کا رخ</p>
---	---



ایک سی ہین مری محبوب کے دونوں گلہین	کیا راکا تبقے رت سی سر صا و کا رخ
کل تو تھی بچو دی رو میں بالائی خاک	دیکھنا آج کہ ہر ہی مری فریاد کا رخ

مصرع طرہ نہیں فکر کی قابل تسلیم  
سکتے جاتی ہو عبث یار پر پڑا و کا رخ

### رولیف وال محلہ

بر لائی خاک کیا دل ناکام کی امید	اور وہ بھی شہتِ صیلِ دل لارام کی امید
پیری مین عبث صیلِ دل لارام کی امید	بیکار ہی خوشی لبِ بام کی امید
کیون باز و ٹھائیں سترم زخمِ جگر کے	رکھتی نہیں مانند گلین نام کی امید
وہ سستِ بارِ ازل ہوں کہ یہاں ہے	میخانوں میں پرتی ہی ایسی جام کی امید
وہ آئینِ نہ آئین یہاں عدہ ہی ہوا ہے	ای صبحِ ازل کسکو ہی ابشام کی امید
رور و کی جو ملتی تھی گلی یا سستِ شہ	ہو گی وہ تری عاشقِ ناکام کی امید
رونا بھی اون چیزوں پر آتا ہی کہ چکی	تقدیر میں ہونا تہا مری م کی امید
ایسا نہو بلبلِ حسنِ دھریں اکدن	بہر خار کوئی ہی تجھی گلدارم کی امید
ای مگر اگر ہر اک ابھی خاک میں بلجای	ساری سترم چرخِ جفا کام کی امید
وہ خاک بھی سنا نہیں مہرِ یحییٰ کی	ناحق بھی خفا ہی دل ناکام کی امید
کرتا ہوں تصور میں سدِ ایار سی تہین	قاصد کی نہ پروا ہی نہ پیغام کی امید
زیرِ پانہین پیری مین ہوا ہی گلِ نوخیز	بیجا ہی خزان منِ شہرِ خام کی امید

کیا غم ہی گراس طرح میں اچھنی این شہار  
تسلیم کسے سے نہیں انعام کی امید

ہنس کر بہاتی ہون تی گلبک کو اخلو پسند  
 بوی گان ہون مجھ کو کہہ قیغلق سہی معاف  
 سر قبول داغ ہے منظور خار و شت پا  
 خاک میں ملنی بنایا تن کی صحت شکاری  
 بی سبب ہی غیر سہی کم حوصلہ کہنا بھی  
 دیکھ کر ہر صبح پہر جاتی ہی شہنم سوچی چرخ  
 سچ تو یوں ہی سہیں جابی نا امید ہی نہیں  
 دیکھ کر ہنس تی ہر صبح تی ہوا ہنی سخت کے  
 ایک دن سنگ رکعبہ سی پوڑوں کا  
 چشم ہم بوجہ آنسو جذب کیستی نہیں  
 چوڑ پہلو کو مہری جا بجا و راحت ہون  
 بی تکلف خاکساروں کے بستر تی ہی عمر  
 کیا کرینگی قتل مجھ کو طبیعت ہی ہی  
 اہل نصرت کو نہ کیا زینت ظاہر شمع و  
 کس قدر روڈ خلافت ہون کہ بعد گن ہی  
 کچھ خدا کی شان ہی ورنہ ہون تو کیا ہون  
 دیکھ کر حسن بن کی اہت کہ میری قبر کو  
 ہم گنہگار و نکو بس ہی عذرت ش کے لئی  
 شکر تسلیم ہا تہ آئی اگر نان جوین

یہ مثل سچ ہی جہاں میں طبیعت ہر پسند  
 غیر ہر باوی نہیں باغ جہاں ہر گہر پسند  
 تو رک مسرت جفون کر کاوش فشر پسند  
 حلقہ فقر اک کو آیا ہمارا پسند  
 یہ تری عادت نہیں مجھ کو بہت ہو پسند  
 اس چمن کی گل زمین آتی نہیں تان پسند  
 آپ کو میل دل پر داغ ہو کیونکر پسند  
 اونکو ہی تیرا رٹ پنا او دل مضطر پسند  
 گر نہیں آتا تری چوکت کو میل ہر پسند  
 کیا کری آوارگی اولاد کی نادر پسند  
 یہ نہیں بتایا بیان تیری دل مضطر پسند  
 دیکھ کر ہی نقش پاکو بالشر و بستر پسند  
 آج تک آتا نہیں اونکو کوئی خیر پسند  
 چرخ کو با ایمنہ ہی نیلگون چادر پسند  
 میری شست خاک کو کرتی نہیں صبر پسند  
 یہ دل کم حوصلہ کم سخت ہو و لبر پسند  
 آج تک ہی سبزہ نوخیز کی چادر پسند  
 ایک ہی مسجد ہو جو جائی دوم محشر پسند  
 یہ وہ نعمت جی سی کرتی ہی ہر پسند

<p>۱۵۰ ہمدن بن گیا جگر فریاد لب تک آئے نہ عمر ہر فریاد نار سا آہ نے اثر فریاد کیجیے کس امید پر فریاد نکلے سر پیٹتی جد ہر فریاد کچھہ تولائی ہی راہ پر فریاد میں زمین پر ہوں عش پر فریاد اب نہ جامح کو چھو کر فریاد پہر رہے ہیں اوہرود ہر فریاد ویکھہ کون تجھ کو اک نظر فریاد تیرے غفلت سنائی منہ پر فریاد دل نازک پر جسم کر فریاد شورِ خستہ اوہرود ہر فریاد ٹوٹی کیا کیا ہے اک پر فریاد</p>	<p>۱۱۷ تارے دن بہرین بات ہر فریاد کس قدر ضعف تھا کہ سبب سے ہو چکے صبح شام تنہائے نے نصیبوں کی کون سنا ہے حشر برپا ہوا زمانے میں نکلے سے ہمیں سنگی گھر سے وہ وصل کی آرزو بھی نہ وقت تھی وقت آخر موت آتی ہے عشرِ یحییٰ نہیں بہلتا بجے پہرے مجھے آکے یا نہ ملے حشر کو سے نہ لایا خط کا جواب صفتِ شیشہ ٹکڑی ہو نہ کہیں ویکھنا عشق کی دورنگی کو اُفت نہ کرے ہمتی سوزِ غم سے نہ کے</p>
--	--

دم پرے تو کیجیے سلیم  
نالہ کوتاہ مختص فریاد

<p>۱۱۸ اب تو کہتا ہی نہ کہ برائے کا میں لبر کی بعد اُفتِ حقِ خوش سستی آہ کی کیفیت شبِ آ ہم ہی ہشتاقِ مودن ہیں کہ قاتل کی</p>	<p>۱۱۹ دم نہ لی گا اسی دان بتا تو ہم بہر کی بعد چوستی ہیں ہم لبِ اتنی لبِ غری کی بعد شمع کی مانند سر پیدا کرین گی گھر کی بعد</p>
--	--

<p>رو رہا ہوں میں اسی افسوس میں شعلہ خواب میں کہی افسانہ رخِ نبی میں گئے ضرو اسفندِ تو سحرِ جلاطفِ احسان چاہے حاصلِ آتشِ مزاجی غیرِ بربادی نہیں</p>	<p>خانہ ویرانی کہانِ جاگتی سرگمی کی بعد مہر کا ہوتا ہی جلوہ جلوہ اختر کی بعد نازِ بردار گلو ہو تیغِ بھیجی سر کی بعد مشتِ خاکِ ستر ہی کیا شعلہِ آتش کی بعد</p>
<p>بعدِ رونِ عشتہ اضمحلالِ عی تسلیہ کیا کیا غل اریا دسی تہ آں کو بغیر کی بعد</p>	
<p>۱۱۵ روایتِ الہندی</p> <p>وودھیاں میں لی بتِ بدگمان گھنٹہ نکلی چپک چپک کی منہ مہرٹ گئی بیکسرِ بدین دیکھی گئی ہین دستِ پا سنہتی نہیں ٹہر کی مری ایک بات ہے وعدہ خلاف یارنی آخر کی اذیل ناز ان کا خاص پہ ناصح عوام ہیں</p>	<p>۱۱۶ روایتِ الہندی</p> <p>ہر کہانِ شبابِ جانی کہانِ گھنٹہ اپنی کاہی نہ دیکھ سکا آسمان گھنٹہ چوڑائیِ اضطرابِ جل میں کہانِ گھنٹہ اللہ اس قدر تجھی عمر روان گھنٹہ کیا کیا اثر یہ تہی تہیں کہ وہ فغان گھنٹہ یوسف کی حسن پر نگہ کی روان گھنٹہ</p>
<p>مانندِ خامہ صفحہ ہستے پہ جہک کی چل تسلیمِ کہ نہیں جو کری نکتہ دان گھنٹہ</p>	
<p>۱۱۹ روایتِ ذالِ معجزہ</p> <p>ابتو ہی میری گلی کا بت پر فنِ تعویذ مر کی آسید کا رہی نہ بلا کا د ہر کا پہوٹ نکلی جو دپٹی مہی کشتیِ سر</p>	<p>۱۱۸ روایتِ ذالِ معجزہ</p> <p>غم نہیں لکھ کی جلا یا کری دشمن ابتو ہیکا رہے ہونا سر پر دی گیا لطفِ حسن نہ دین</p>

باغ کو جاتی ہو ڈوڑھی نظر نہ کس سے نرم کدن بھی نہ دل و سبب کا فکا ہو دیکھ کر چرخ مہ و مہر کو کرتا ہی نشان	پسنوای ریشک چمن غیر گلشن تعویذ لاکھوں رکھی تہ خاکستر گلشن تعویذ دی رہا ہی تری چپکلی کا وہ جو بن تعویذ	
۱۲۰	جیتی جی سبب میں اثر ہی دم و دن تسلیم نہ عمل کلم کچھ آتا ہی نہ جو شبن تعویذ	۳
ہای ملا فی یہ کیسا لکھا او لٹا تعویذ بہ چون کیا خط کہ غرض عداوت کے لئی دم خصمت و دشمنانی کی لئی کہتی ہین دل ہر کرتا ہی کوئی تفرقہ پڑنا ہی ضرور اتنی وہ دوڑی ہوئی دیکھنی سنکر بیتا بی اثر ہی تو کھو لین پس من احباب	غیر سی اور وہ کھل کھلی جو باندھا تعویذ خون ہی میری کبوتر کی لکے گا تعویذ تم لو تعویذ مرادو مجھے اپنا تعویذ غیر کی باتہ سی پہریار فی پہنا تعویذ ہو گیا دل کے لئی دل کا ترپنا تعویذ کہ مری ساتھ ملی خاک میں یہی تعویذ	
۱۲۱	دلچار کی صحت کی لپی اسی تسلیم نہ مری یار کا نام نہ کیا تعویذ	۵
دیکھ کر حشر میں ملو مار عمل کا غنہ حال دل گمتی ہوئی رفیقین چھلپیا نکلتین جیتا کہ خط نہیں آتا نہیں آتا خط ہی خط جانان جو کہ داغ پہ سوزش نہی	میں یہ سہما کہ مری یار فی ہوجا کا غنہ بہ گیا ماتہ سی مثل کھٹ دریا کا غنہ سادگی جانی دو آئی گانہ سادا کا غنہ بن گیا مرہم کا فور کا پہا کا غنہ	
	برہی کی جو حقیقت لکھی او سا تو تسلیم سطرین بل کہانی لکھیں تا میں آیا کا غنہ	

۱۵۲	روایتِ رایِ مہملہ	۱۵۱
چاندنی رہتی ہی شب بہ زیر پابالای سر خار مائی شبت غبت دل غلوئی چوں بہاگ جاؤں کہاں بہت بندہ ہر کون ہی بالین تین بہت آج سر گرم ام ملی تکلف کیا بس جوتی ہی کچ گورین اوڑھ کر آب وان کا گڑ و پتا تم چلو کچھ اوڑھ کر شوخیوں کو ستاری تم ملین جاوے و موج ہو ابی تیری نوں شبت مین جز خراشِ خار یا خاک مذلت قیص کو جیتی جی شبت تھے مرکز جایِ تخت تاج سایہ مہون کیا اوج میر کیا مری افتادگی مری مین پامال اشتقاقِ نظارہ مین چ جسم و جان نوں مین آسمان کے مین چ ہون مین سکنا کہی خالصان جی کچ حجاب	ہای مین راکیک چادر زیر پابالای سر کچھ نہ کچھ نہ کہتا ہوں اکثر زیر پابالای سر ہین مین چرخ گھر گھر زیر پابالای سر وجد مین ہے شغو و محشر زیر پابالای سر خاک بستر خاک چادر زیر پابالای سر موج زن ہواک سمندر زیر پابالای سر کہتی ہیں لوگوں کو اختر زیر پابالای سر کر رہی ہیں کارِ خیر زیر پابالای سر اور کیا دیتا مقدر زیر پابالای سر خاک کہتا ہی سکندر زیر پابالای سر ایک عالم ہی برابر زیر پابالای سر دیکھتا چل و ستمگر زیر پابالای سر ایک مین کہتا ہوں گھر زیر پابالای سر ایک تہا پیشتر زیر پابالای سر	
۱۵۱	دعویٰ تشنہ سی اسی سلیم لکھی غیند ورنہ مہمل ہے اسر زیر پابالای سر	۱۵
روٹی و شبت مین ہم دوش کے سامان دیکھ یاد آیا مری تصویر خیالی تھا جہان	جی بہر آیا خندہ چاک گر بیان دیکھ کھل گھر آگ مین مری خواب پریشان دیکھ	

بسمک ششاق شهادت میں بیان قتل گاہ خون گستاخ قتل بیتاب پیر زمان جگر چار دیوارِ عناصر کی خرابی کیا کہوں رہنمی ہو نہیں سہی میں مظلوم دوسار صدقی اپنی سبکی کی اہت کو یار میں بن رہا ہوں میں گمین سہیلی پر کفن ہو گئی ثابت و رنگی شہرِ اسجلا کی شکوہ صیاد کیا لکھا تہا یہ تقدیر میں حیرت آ یا صحرائے شان بادہ میں کہاں ڈھیل کی ساتھ تیرے رزوی جل سجا کس قدر انہیں بہر تھا لطف ایزاد خشک گل آفرینہ سہرے چپکے آؤں اس	جوش کھاتا ہی لہو ششیر عریان دیکھ کر گور پر میری قدم رکھنا مر سجان دیکھ کر اولٹی پاؤں پہر گئی عمر گریزان دیکھ کر کچھ تو ہو کی دل کو سنگین شکار دیکھ کر بار بار مجھ کو بلا لیتا ہی زبان دیکھ کر دیکھوں کیا شکل فرشتہ حسنِ جانا دیکھ کر گل کو خندان دیکھ کر شبنم کو گریان دیکھ کر ہم قفس اک روز دیکھیں گلستان دیکھ کر حجت امی اعط کیا کر جسمی قرآن دیکھ کر پھونکنا سیدہ ذرا امی غنہاں دیکھ کر زخم خون روئی لگی خالی نگدان دیکھ کر جی بہر اہیا عالم کو غریبان دیکھ کر
---	--

یار آیا قہقہے دن بہر رہی تیرے صبح دم اوٹھی تھی کسکار دی خندان دیکھ کر	۱۳۳
--	-----

رہی کنارِ تمنا میں ہر دیکھو نہ کر یہ صدمہ ہے کہ نہیں صحت تھک ٹھاسکتا او نہیں توجہ عداوتی خونیں لون بھی حیرت ہے نہ ہوس آتی ہی ظالم نہ جان جاتی ہی دارِ باہی بھی خاک میں کسی سکوت	۱۳۴
---	-----

ہجوم شوق بہون یار کی قبا کیونکر  
زبان پر آئی مری حرفِ مدعا کیونکر  
پہونچ گئی کف گلزار تک حنا کیونکر  
بٹھاؤں آج تری سگہ و وفا کیونکر  
بلند ہو لب فریاد کی صدا کیونکر

یہی سہی کہ میں تہوں آپ سی لکین  
 نہ آرزوی عدد ہون اپنی محرومی  
 عبت ہی تمہت احسان بہت تملو  
 حیا سی لب کو اجازت مہی تبسم کے  
 مری اجل سبب یا تم عدد تو نہیں  
 یہ ضعف ہی کہ رکتا رہیستم غم ہوں  
 جنون کی پردہ دہی اسی ہی کسے  
 دم ستم ہی سے ای فلک عجب مجھے  
 وہ کہتی ہیں گلہ ضعف کی صورت کیا  
 عجب کہ پیچہ مصوری کس طرح تصویر  
 بتوں کی ناز و ٹھانا جنہیں تہا کوہ گران  
 مٹائی سی نہیں مٹتی ہیں پیچہ ستم کے  
 جو خط کو لی بھی گیا نامہ پر پڑھیں کج عدد

تو اس قدر دل بایوس پر حیف کیونکر  
 جگہ کروں کافر میں ای خدا کیونکر  
 نہیں یا جو بھی داغ دل لیا کیونکر  
 عجب سے وصل میں شوق کھل گیا کیونکر  
 ابھی سی خاتمہ باخیر ہو گیا کیونکر  
 گرائی ہی تو بھی پائی گی قصا کیونکر  
 نکل سکی مری زنجیر سی صدا کیونکر  
 کہ بھول کر بھی پہراؤ آ گیا کیونکر  
 اگر یہ سچ ہی تو پھر رنگ واڑا کیونکر  
 کہ شوقیوں تو اک رنگ پر را کیونکر  
 سب اک او نہیں گناہ بھلا کیونکر  
 شکر کو شانہ کر ہی لفت سی جدا کیونکر  
 مٹائی کامری قلم دیر کا لکھا کیونکر

ہنوز دیر کی جانب نہیں پہنچے تھے  
 عجب سے کعبہ میں حضرت کا جی لگا کیونکر

۲۲

۱۱۵

دیکھ مہجانی ہیں ہم ہیر و سامان کیونکر  
 دیکھتی ہیں کی محبی عمر گریزان کیونکر  
 جھکو ہلائی بہار چمنستان کیونکر  
 کہ رہی ہمیں سدا سیکڑوں بان کیونکر

تینج ابرو کو بنا لیتی ہیں ایجان کیونکر  
 داغ ناکامی تقدیر سی تنگ آئی تھے  
 میں تو خوگر ہوں تماشا ہی رخ گلگون کا  
 عجب آتا ہی محبی تنگ دل کیا کیا



صبح نکات کی مانا مگر ای جان جهان  
 آج کیا آپ نی جاتے ہوئی نہ یاد کیے  
 دل خوشی کو تسلی تری کیسو کیا دین  
 تم تو سفاک نہیں تھی مگر ای جان  
 وہ او کیا ہی کہ بجاتی ہیں فرود آ  
 مجکو حیرت ہی کہ بیدار فلک سی اہنگ  
 لاکھ نی پرہیز تو آزاد تو کردی ضیا  
 وصل میں شرم و فاخاک نکھنی دیتے  
 فسفت و سیت جنو کو مری جنبش شوار  
 مگر یاد ہی پیشیان تمنا صد شکر  
 بخل گرد و سب عجب کہ مری سینی میں  
 سادہ غربت میں ہی کی وطن ہلچل  
 میر تو جہاؤں مگر غریب وہی جو ہی  
 کستی ہیں پاس بٹھا کر چھیونی کی لہی  
 نوکلتا ہوں میں پنچیر کی بنکر سر یاد  
 لاکھ چاہا شب فست میں آئی کیا تھا  
 دل ہی پہلو میں نہیں کہتی رنگ تصویر

چینی ہی کی مجھی شام شب بھران کیونکر  
 اس طرف شوق لی آیا تمہیں بھجان کیونکر  
 وچہر تسکین ہو پریشان کو پریشان کیونکر  
 روز و دو چارہنی کج شہیدان کیونکر  
 بان ادا کی میں تو او دشمنان کیونکر  
 رہ گئی گل حرم ہر میں خندان کیونکر  
 دیکھا اوڑ جاتی ہیں دیوار گلستان کیونکر  
 چوڑ جاتے مجھی تنہا مری مان کیونکر  
 آئی یا بوسی دہن کو گرہ بان کیونکر  
 طعنے بنتا تری شام شب بھران کیونکر  
 رہ گئی قاتل برہم کی پہچان کیونکر  
 میر کھٹ پانچون خار مغیلان کیونکر  
 آپ آئیں گے سرگور غریبان کیونکر  
 اوٹھتی ہیں دیدہ پر آب طی فان کیونکر  
 روک رکھتا ہی بہلا دیکھون دربان کیونکر  
 آج ای مگر ملی فرصت احسان کیونکر  
 داغ دی کی ہمیں کامی ارمان کیونکر

توڑ کر پائی طلبت ٹھی ہیں میں سلیم  
 اب پہرئی کی ہمیں گردنیں مران کیونکر

می سوتا ہی دل میں دل سمجھ کر  
 نقاب اولٹی پہی وخی رشید رونی  
 وہ طلب تھا مجھی کلک قضائی  
 یہ تلچٹ اور ہم قدرت خدا کی  
 ہر اک ذرہ ہی چشتہ قسم لیلے  
 سزاوار ادب ہی کو بے قاتل  
 ترپٹے دیکھتا ہوں جب کوئی شئی  
 ہنسنے کی زخم اوچھہ مان خبر دار  
 کسی تے یاد محشر بخودی میں  
 کوئے ٹوٹا ہوا شیشہ جو کیا  
 میں واما نہ نہیں معن مانع طول  
 وہن وہ راز قدرت کے چپ ہون  
 میں اس وضع گدایانہ کی صدق  
 ہملا تو او راونکے مہربانے  
 حسینان جہان کرتی ہیں توقیر  
 نکالا یار نے صحبت سے اپنے  
 دکھاتی ہی تمنا دل کو کیا کیا

مٹایا مجھ کو جیسا دل سمجھ کر  
 او وہ جانا نہ کامل سمجھ کر  
 نہ لکھا مجھ کو کہی شکل سمجھ کر  
 تو راوسا تے محفل سمجھ کر  
 اوٹھا نا پیر وہ محفل سمجھ کر  
 اوڑا نا خاک اسہل سمجھ کر  
 اوٹھا لبستا ہوں اپنا دل سمجھ کر  
 لگانا ماتہ اوستا دل سمجھ کر  
 ہم آئے تھی تیری محفل سمجھ کر  
 بہت رویا میں اپنا دل سمجھ کر  
 مگر او دور سے دل سمجھ کر  
 کہے آسان کہی شکل سمجھ کر  
 بلاستے ہیں وہ سالن سمجھ کر  
 کیا کر آرزوای دل سمجھ کر  
 تھارا عاشق بیدل سمجھ کر  
 مجھے بیگانہ محفل سمجھ کر  
 تنہا رعدہ بطن سمجھ کر

کہان تک کر ٹہین برلی گاسلم  
 قضا کو آپ سی غافل سمجھ کر

دی گئی کیفیتیں سستی میں تو باٹوٹ کے  
چومتی سستی میں کیا کیا ہم لبس کیوں  
وصل کی شب پاؤں جھپٹا ہونین کہتی ہڑ  
سلسلہ پتی بگڑنی کا لگا ہی ہم کی ساتہ  
اوج کیا پای جیسی قسم کے خاک میں  
تفرقہ تقدیر کار کتنا نہیں بیان حاصل  
غیش ہر زم زم مجروح بی باعث نہیں  
دیکھنا اعجاز ساقی آملار ندن میں آج  
نیستی سستی کا جھگڑا حشر کتنا نہیں  
کیا ادا کی شرط ہر ای فیر و شستے  
کم ہی ہوئی پردہ وہی لگانی کو بہت  
جب سر کی مدد غصہ لکھنی لگا بہر قلم  
راہ دکھلاتا ہی کسی وقت خست انتظار

ٹوٹ سا سیکدی میں بریدنا ٹوٹ کر  
کاشن متادل ہمارا جام صہا ٹوٹ کر  
خشک ہو جائی ترا دست متنا ٹوٹ کر  
وہی اب کیا ہی تیرا سہارا ٹوٹ کر  
غیر ممکن ہے کہ پرتارا ہو تارا ٹوٹ کر  
شراخ ترسی کب ملا ہی خشک پتا ٹوٹ کر  
رہ گیا ہو گا کوئی پیکان کسی جا ٹوٹ کر  
صوفیوں سی زار پابند تقویٰ ٹوٹ کر  
میں کیا دریا جابجے یا ٹوٹ کر  
رہ گئی تلوون میں فخر صحران ٹوٹ کر  
معر کی میں تیر بختا ہی نیزا ٹوٹ کر  
گر پڑی آگی مری کچھ بال غنا ٹوٹ کر  
آکھہ میں شہر ہوا ہی ہم ہمارا ٹوٹ کر

۱۱۵	قہر ہو گی شمس ای تسلیم اکدن آہ کی آکھہ سے بہ جای گا دل کا پیہو الا ٹوٹ کر	۱۱۶
-----	--	-----

ایک ہنگامہ ہی بر پاروز و شجہ چا بہار  
چھوٹی نمی دیتیابی کی کرتا ہوں فغان  
الفیت چشم غم کا بہت بنائی گی منجھ  
اکھ کی سرافسانہ کسی ہی رسوا کر دیا

خاک ڈال ہی بیو فاختون شہید ناز بہر  
دم نکلتا ہی مرا مانند فی دساز بہر  
سر سر چڑکی کی خموشی آہ کی آواز بہر  
خدا کی سیر نہ پاسنے کامری ہمارا بہر

<p>کہ کدائی کیون کہ پاکی وقت خرام          بیل تصویر ہون صیا کیون ہی گمان          باغ کا جو بن کماتی ہی حنا وقت خرام          دو طرف تنہا ہوگا ثابت حشرین</p>	<p>چشم عاشق کیا بھی تھی شریں انداز          کب مجھ کی قسمت فی بخشش قابل وادار          بہول جہڑتی برق مہم فی شریں انداز          کہ ہمہ ری محبت سپر کہ تہہاری ناز</p>
<p>۱۱۹</p>	<p>کر دیا تپ سی سہمی مس مہرش کو بد گمان          پہنٹ پڑی کہ دن آئی آسمان غماز پر</p>
<p>جلی کیونکر نہ ہے میز اول کام مضطر پر          اثر آتش مزاجی کا پیر من ہی جاتی ہے          سرشکات تشین کب چشم مستی ثرہ آئی          فنا مشتاق ن ایسا کہ مجھ کو طفلی بین          رولاتی ہی فلک کو مینا ہی اپنی اتون کو          تصور کر نہیں سکتا کہ کیا ہوں طرب کا پیش          تمہاری خمر مہری پر اور دلی کا خنجر ہے          کیا اظہار بیتابی مرا کہیں نہ بانی سی          جنون میں گئی ہدیت مجھ چشم کی خفاقت          کہان بیم ورجا میں ہے نگاہ شوق کو صحت          پیام مرگ عاشق باوہ سامان قیامت تھا          ہمیشہ زخم دل تنہا جہاں چاک کنا ہوں          وہ مجھ کو جن کہ فیض کی بھی سحر مری آخر</p>	<p>کہ کہ کتابی امید دل نہیں اس مقد رہا          مرا فسانہ لکھنا چاہی بال سمندر پر          کیا ہی نشوونہی چو افغان عرض کوثر پر          کفر کا بیشتر دھوکا ہوا دامن مادر پر          بہجوم قطرہ شبنم نہیں ہو پونگی چادر پر          خیال ناتوانی ہی گراں ہی جسم لاغر پر          کہ خون گرم اپنا جہم رہا بھی چشم جو ہر پر          کہ تو زویر تک لوٹا نہیں کوئی ولہر پر          لٹا آہوں متاع آبلہ ہر خار کی سر پر          کہی ہی چشم و زبان پر کہی ہر زون پر          ہزاروں مگر کی نہاد تری اللہ اکبر پر          دوپیکر کا یقین کو نہ نہ طالع کی اختر پر          ہزاروں پڑ گئی چالی زبان تیر نشتر پر</p>

<p>وہی جگہ آداب سیر کی کہ غصہ مہون          لکھو کج بے روش دلی مضامین و آتاہی          یہاں تک جہ کاہی انتہائی کینہ مستی میں</p>	<p>نکل سکتی نہیں چاک قفس سیر کی ہر پہ          گردی گاہ شعلہ برق بازوی کبوتر پہ          گمان ہی خط پیشانی کا مجھ کو خط ساغر پہ</p>
<p>۱۲</p>	<p>۱۱</p>
<p>حشر کٹ سی پیری بوی گل تر ہو کر          لطف ساقی سب قتل ہوا وقت میں          عہد طفلی کی مزی لطف قضا سی پائے          پیر وہی دلو ہو امشغالیہ بیتابی          بی تری خاک سولالہ گلشن دیکھو نہ          کشش سب کچھ تہا ہی تن زار مرا          قتل کرتا ہی شب وصل میں کہ وٹ لینا          حیف کی جاہی کہ ہوتی تھی تری شب          چشم میگوں کی نظاری تھی اک پہنوش          شوکت فرق عہد و آبلہ بانی سی برہمی          دیکھنا روز حسرت و امن قاتل ہدم          مرقی و صفا سب قاتل سیر حرم با          مل گئی خاک میں قہمی نہ کدورت نکلا          آب انور میں کیا تیغ بھی تھی قاتل</p>	<p>آپ میں آئی نہ ہم آپ سی باہر ہو کر          او تری می حلق سی آب دم خنجر ہو کر          قبر فی مجھ کو لیا دامن ماور ہو کر          کون گزر امری پہلو کی برابر ہو کر          دلغ ویتا ہی مجھی صورت خلہ ہو کر          بنگیا تازہ نظر ضعف سی لاغر ہو کر          مجھ سی بجان نہ پیر و آج مقدر ہو کر          درد پسو میں ہماری ہی دلبر ہو کر          پھر گئیں نہ ہم آئیں گئیں ہی ساغر ہو کر          جلوہ گر ہیں سیر ہر خار پہ افسر ہو کر          رنگ لائی گامری خون کا محضر ہو کر          بہر پاؤس چکا تن ہی جدا سر ہو کر          ہمسای بدلای زمانہ تری تیور ہو کر          خون تک ختم ہی نکلا می احمر ہو کر</p>

گر ملاوی کی مجھ بھلک میں تیری رفتار زادہ دیکھ نہ را پر مغن کی عجز از	او ٹھون گا حشر کی دن فتنہ محشر ہو کر خندہ زن شیشہ ہی کیا کیا تن بے پیر ہو کر
گر یہی جو شیش گریہ ہی تو بیشک تسلیم سیرل شک آج بھی گامری سر پر ہو کر	
۱۲۱	۹
عشق کس کا کیسے چاہتا فتراہستان چوڑ بت پرستی و رین ابد خدا کا خوف بہینک اسباب جہان آزاد ہو کر بیٹہ چاہتا ہی گر حیات خضر مر جانی کی بعد مر گیا عاشق ترا اک فتنہ تو او خود پسند جوفیقی مین ہی پادشاہی مین کمان ایکد جمن ہو کی بجائی گلاہل آنکھ سی چکھ تو خالی لکھ نہ ناکامینو سی فلک	وہم نہ پناہ صبح ہی جیجا خدا را جان چوڑ کافروں کی کہنی سستی مٹی تو ایمان چوڑ چھوڑنی ہی پشت سر سامان کی سامان چوڑ میسفرو شون کج نہ جیتی جی کہنی کان چوڑ کنگھی چوڑی سر مہ سی چوڑی منہ پان چوڑ بٹیدہ چل کر شست مین قصر فرخ اشان چوڑ دیکھ نہ کہتا ہوں اس نکلن اکا دہیان چوڑ حوصلہ کوئی تو نکلی کوئی تو ارمان چوڑ
۱۲۲	۵
پہینک سچ کو ای شیخ نہ زنا کو توڑ سخت جان مین کٹنی کا گلا او قاتل مختسب خیر ہی ماہ رمضان کٹنی وی رحم کر رحمت مہمان کٹنی صیاد	ہو سکی تجھ ہی تو اپنی بت پندار کو توڑ کہنی سستی مٹی قیسوں کی نہ تلو ار کو توڑ او کوس دزنہ پیسا نہ مینخوار کو توڑ خندہ سنی حق نہ میر غ گرفتار کو توڑ

<p>وقتیکه خیزه سنگ در دل سپار کو توڑ جامری گهرش خشت در و دیوار کو توڑ توڑ تو سینه کو چاهای دل انگار کو توڑ ایکدخسب سزا بدسکار کو توڑ</p>	<p>گمانهای لب شیرین کا جو بوسه دمی جب میں سے فاز و کلا تا ہون بہر کنتی میں دونوں آج ہر آن کو قاتل تیرے پہرہ توڑ گیا خرابا کسے خرم ای تسلیم</p>
<p>۱۳۳</p>	<p>روایت زانی چیمہ</p>
<p>طوفانی ہی مجھ میری سچ جانی ہونو دی ہی ہی جھکو طعنی چاک لانی ہونو کہ رہا ہی کچھ سکوت چشم قربانی ہونو صورت نگین ہی باقی ہی حیرانی ہونو دی ہی ہی ساتھ میرا خانہ ویرانی ہونو طعنہ میداد دیتی ہی پیشانی ہونو اختصار مدعا کست ہی طولانی ہونو تشنہ خون ہی تری تیغ صفائی ہونو کشتی عمر روان ہی اپنی طوفانی ہونو وادی قسمت ہی بہن ہم لبو پانی ہونو کچھ نہ حاصل بھی جز داغ پیشانی ہونو پر وہ پوشش کسی ہی میری عیانی ہونو بات طلب کوئی آہنی نہیں مانی ہونو شمار افغان ہی حریف داغ پنهانی ہونو</p>	<p>بیر ہون پر ہی جوان حق خودخوانی ہونو پر وہ چوشت کفن ہی مدھن ہو سکا چوڑ کر قتل کہاں جا تا ہی قاتل دیکھو دیکھو کس گل کو نکلی ہی چین میں تن ہی تم دو ہی میں بہت پڑی یوار دشن کیا کہو نہیں سرگون کو بون تیشہ فریاد ہی جب کہا مری میں بولی اور ہی کچھ کم ہو صدقی اشق ق جفا کی قتل عالم ہو چکا وقت پیری ہی نہیں سیلاب میں کی مری ہی تی میں باد بسرخ جان ہی رشک کیا کہوں کیا سہ ماہی بست برائی مراد بوی گان گل کی ہی بوٹ نظر ہی کہ ہون گوہی اقرار لیکن شاہ کیا ہون چین حاجہ شمس محمد مجتہد قسمت گوین</p>

<p>آج تک محرومی قسمت میں ہونے کا داغ سنہ تو بنوائی کر گیا مجھسی جھٹ نالہ کیا بی سبب لیجی نہیں عہد وفا کی تم قسم واہ ری تاثیر خشت پینک کہ ہاگا قلم خاک ہی ہو کر خیال لہت بہم ہی رہی</p>	<p>ملنے مطلب سچا ونگی پاکدامنی ہمنور اُفت سی ہی دھت نہیں قہرین بانی ہمنور بدگمان ہو کچھ شہید ناز سی جانی ہمنور کھینچنے پایا تھا نقشہ مرا مائے ہمنور جمع رکھتا ہوں میں سیاہی بستان ہمنور</p>
<p>۱۲۳</p>	<p>اوسکی بریم خاص تک سلیہ تو بچوں کسٹھ جگو تو آتا نہیں آداب و راسے ہمنور</p>
<p>لو بدگمان ہی یار کا تیر نظر ہمنور اندری شہون دیگستان کہ بعد فتح گو خشک ہو گیا ہی مگر خون ہی مری کیون کہینچتا ہی بھنی می ل کی لکی مری سر پہوڑنے کا بعد فنا ہی خیال ہے خلعت کھد کی ٹیکہ آتا ہی یہ خیال بعد فنا ہی کم نہوا اظہار یا ر محشر ہی ہو چکا ہی ویس کج مزار گو مثل بر پہوڑ ہی ہم گریختے اندری ضحیف چٹائی قفس قفس کے پاس مر کر ہی حسرتوں کی مہی کچھ ہجوم ہیں چلتی ہیں کم سنی مین کہتے کہا کی بل</p>	<p>سینے میں ہونڈ ٹماہی سہاری جگر ہمنور جاتی ہیں اوڑکی کسوی چین بال پر ہمنور جو بن ہی ہو فالب سو فار پر ہمنور پیکان تر ہے شہ خون جگر ہمنور دو چار خشت کرتی ہیں ہم زیر ہمنور شاید نہیں ہی شب فرقت سحر ہمنور آنکھیں لگی ہوئی ہیں مری مری در ہمنور میں کہہ ناہوں بھیری سی خبر ہمنور رونی کی آرزوی وہی چشم ہمنور بیٹھی ہوئی ہی بیل بنال پر ہمنور بر پاہی ایک حشر مری جان پر ہمنور زلزلہ در آئی نہیں تاکہ ہمنور</p>



صدقی میں اپنی ملک کی کیا کیا خیال ہیں قصت کیاں ہی لائی تھی تاہوں کہاں ہر چند وہ نہ آئیں گے لیکن نزل بھی قسم ہنگامہ مرگ بھی نہیں کہتا پیام یار عہان تہارات کون کہ عکس چال سی پونچا نہیں سچ رونی کا حال اونکی کانک وہ ہیں غل میں سخت کنی کا سیر جھپٹ شرط وفا کا پاس ہی مجبور کیا کرے دل کی وقت گ بھی لیتا نہیں خبر	سیتا ہی بخیدہ مری زخم جگر ہنوز اتنی خبر نہیں مجھی مثل شکر ہنوز بیٹھی ہیں فرنگی کی چشم تر ہنوز ترسارنا ہی مجھ کو مرانا نہ ہنوز جوین ہی ہنشین در و دیوار پر ہنوز باقی ہی آب اشک کو ہونا گھر ہنوز سمجھی ہوئی ہیں عشق کو ہم ہی اثر ہنوز لپٹا ہوا ہی سہنی ہی فرغ جگر ہنوز بھولا ہوا ہی مجھ کو مرنا سفر ہنوز
--	--

۱۳۵	وعدہ خلاف یاد می صلیت کیاں نصیب تسلیم اوس کے ہی وہی شام و سحر ہنوز	۱۳۶
-----	---	-----

کیا کیا زمین ہی ہیں گلہ آسمان ہنوز دل کی لگی ہوئی نہ چھپی بعد مرگ بھی چلتا ہی میری گور پے اسرار شہا کی یار ہر چند مثل سنے ہوں جگر نوختہ مرگ پونچا عدم کو قافلہ شش قدم کی طرح گور مل گیا ہونچا کہ میں لیکن سجدہ کی خاک	زیر کفن ہی ملتی ہی منہ میں بان ہنوز اوٹتا ہی گاہ گاہ کھد سنی ہوان ہنوز حسرت زدوں کی خاک سی پٹی گمان ہنوز باقی ہی دل میں حسرت آہ و فغان ہنوز ہم مل ہی ہیں خاک میں بیٹی ہنوز رکتا ہی مجھ سی دور قدم آسمان ہنوز
--	---

۱۳۷	تسلیم گور لیتے ہیں کوئی حسین ہو گو پیر ہیں مگر ہی طبیعت جوان ہنوز	۱۳۸
-----	--	-----

## روایت سین محلہ

ہٹ کر دست جنوں اب کیا ہی پیر کے پاس  
خود بخود گردن کچی جاتی ہی کچھ کہتا نہیں  
خاک تو پونچھی گی اور گردن گل تک کہی  
آتش سوز جنوں کی شعلہ فشانہ پونچھے  
مر کی ہی خالی نہوگا پہلو تربت مرا  
رشتہ آتا ہی کہ تخلص ہو معنی پسی  
روز سنتی ہیں مسی لیدہ بسے کہ نہیں  
دید کی نصرت نگاہ شوق کو ملتی نہیں  
حسن گھر می ہی پانی پانی ہو کر نہ گیا  
بغیر خس کی دوستی نہتی ہی ناداری میں  
عالم بالا ہی چور دن سی نہیں ہی خطر  
دوتوں کا قحط ہی تسکین دل کی واسطی  
حسین زافروں کا پردہ پردہ کر سکتا نہیں

کیا پتا تسلیم ہے اگر یہ ہے سر رما  
دھوپ میں جن کو نہیں گی ات کو گلشن کے پاس

۱۲۶

حشر میں کہتا ہی رو قصہ دیبا کی ہوس  
زندگی ہر سائے تھی مٹی ہی نصرت ہوئی  
بہدیشی بی سہی قریب اجل کی کیا کہوں  
مر کی ہی باقی ہی اہر حجابو نیا کی ہوس  
دولی حسرت تینا جوش دیبا کے ہوس  
لیکے وارث تلاء و مال دیکھا کی ہوس

کس صیبت سے چٹا ہی کی چھپا اور تھے جس قدر بڑھتا ہی پاپی جستجوڑتا ہی تیز خوشی میں ہر تھویر کی مانند یوں ہر تھویر آپ ہی کہی منائیں عہد کس کو ہم آبی پاؤں کی ٹوٹی دل میں چھپا گئی کیا حقیقت ایک سوزن کی گرا سپر ہوا جس سے سن پایا تو قید مکان سے ہی ہے	حشر میں جینی کی پہرہی متن خاک کی ہوس کم نہیں ہونے کسی صورت سے دیا کی ہوس ان فصیحوں پرندی یا سبنا کی ہوس بخت برگشتہ کشید آرزو شاکی ہوس دلع دیتی نکلی گویا خارِ صحر کی ہوس لی گئی ساتھ اپنی گردون سپر چاکی ہوس اب کبھی کی تمنا ہی نہ کر جاکی ہوس
--	--

۱۳۸	جس طرف پہلیر پہری تسلیم چھپو ہی ہم زندگی بہر گل کا پستلا دای سپر چاکی ہوس	۱
-----	--	---

تا گلوانی دی سے جانی ستم ویر کی پیاس کیون تاں اس قدر ساقی بکالینای می گر بی محل فلک سے ہو چکی سیراب گل تیر کھاتی ہیں کٹی قتل میں قاتل کی حضور باصفا ظاہر کی فیض باطنی ہی پاک ہیں ہوئی بزرگ عالم شریک حال موزی دہر میں ہم سبھی شہادت ہیں دہی دیکھتے جو مزامنی میں ہی لطف جینی میں کہاں	میرا ذمہ پر سہی قاتل اگر خنجر کی پیاس تیر زبان میں ہوں بھجی کچھ دم سب غری پیاس نام کو اک قطرہ شہنم ہی سون بھر کی پیاس آپ پیکان سے بھجائی ہیں دل مضطرب کی پیاس کیا بھٹا سکتا ہی کی سے گوہر کی پیاس دیکھ شہنم سے بھجاتا ہی فلک در کی پیاس کسی ہون لہجہ بھتی ہی خنجر کی پیاس آپ حیوان سے پیرا کام سکن کی پیاس
--	---

۱۳۹	کہا تھی پستی یاد کرنا چاہی تسلیم بہو کہ پیغمبر کی آں ساقی کوثر کی پیاس	۱۱
-----	---	----

# رویف تین مجھے

<p>جلیق مری سب کے کی تیر تین کی پڑش سایہ دامن باد بنگیا تسمت سے داغ لاکھ بڑا ہی گرد دم بہر تین کرتا جدا سب سے پہلے نزع میں اگر خبر لی یا سنے میں کہ سقا با نہیں کہتی ہی گردل میں جگہ اوسکی لفظ کو بنا کر یا تہ جینی سی اوٹھا ایک عالم پر نیکو نکر و فون چون گیتی فرو کیا کہوں کہیوں ہر قدر ملتی ہیں مضمون بلند ز غلام چہی دیکھ کر برسوں لہو رو و گنگان داغ ہی پہلوی ل میں دن کنار داغ میں</p>	<p>آسمان کی ہر بانی تھی میں کی پڑش ورنہ شکل تھی دل اند و لکین کی پڑش دل سی ہی منظور تیر و لکشین کے پڑش مجھ کو بھولی گی نہ وقت اسپسین کے پڑش یہ فقط ہی تیری چشم سر گین کے پڑش زہرا فی جان مار عنبرین کی پڑش مہر و مہ پائی ہی تیری جبین کی پڑش بہ کمری تقدیر کچھ حق والا تین کے پڑش ایک آفت ہوگی دست نازین کی پڑش ہم نشین کرتا ہی کیا کیا ہم نشین کے پڑش</p>
---	--

گر کہیں نقص نہ جان کو تو ایسی جہان  
چھپ کے تقدیر وانی نکتہ چیں کے پڑش

۱۲

۱۳

<p>بت ہو زمین کہنی کہی مجھ کو میں کے خواش چمپ کی مصیاد گشتی شش کو بجای بلبل شکل تصویر خیالی ہون جان میں میں ک چارہ کرتو نہ مداوا میں کی کر آگے پر تو ہمار غل نامہ سی وشن ہی مکان شکر ہی مری ہم وقت جہاں ہی پہلے</p>	<p>ورنہ حاجت زبان کی نہ سخن کی خواش دیکھہ پروام میں لائی تہ چیں کے خواش نہ کھدی بھی پروانہ کفن کی خواش جو لکھا بخت کا جو چرخ کمن کی خواش کیا کون وصل کی شب شمع لگے کچن خواش مل گئی خاک میں چسپین کمن کے خواش</p>
---	--

<p>بوی گل مجکو بنایا ہی مقدر نی مری صفت کرد ہوں کیان ہی مجبی نہ شلا کیا پڑی ہی جو اوٹھاؤں میں تم کروں عمر ہونی تھی اگر کچھ فتنس میں نہ دل مراد زہ صد پارہ کا اک ٹکڑا ہی</p>	<p>پیر ہن کی نہ تمنا نہ بدن کی خواہش نہ کبھی شکر نہ غوث وطن کی خواہش نوجوانی میری دن فارغ کہن کے خواہش اتنی کیون ہی میری شدہ چین کے خواہش اسمین کیا خوش رہی اندھ و محن کی خواہش</p>
---	---

<p>آگ بن جائیں گے کیا خاک لکھیں تم تسلیم خط میں اونکو جگر سوختہ تن کی خواہش</p>
---

۱۵	روایت صادقہ	۱۴
----	-------------	----

<p>دور پہی حرص قل ہٹ پہی مل کی حرص کیا کری پیہ احباب بے یار دل کی حرص کس قدر کہتی ہی امید کی محفل کی حرص بی نشان دیگی تجکو دعویٰ باطل کی حرص دیکھ لو بہر کردار کاسہ سال کی حرص خواب کے خواہش آرام ہر منزل کی حرص اُتتی تری شوق بل بی شانہ میل کی حرص کس قدر ہی اوج پس چرخ تیر دل کی حرص خاک میں بلجائی ہی پردہ محفل کی حرص سائیکہ جہاں کی اس مطلب مشکل کی حرص کیا کری طمع فان میں نہ اتنا حاصل کی حرص</p>	<p>دیکھی خبر سائی آج کس کی دل کی حرص پڑی ہی نی نیسی ہی تم کی گنجائش نہیں شمع اگر شام جلتی ہی کیا کیا صبح تک دم نہ بہ الفت میں نا جوت نہ مانند حباب کھل کے منہ اہل طمع کا بند پہر ہوتا نہیں رات دن اطلب میں بل دیا ہوں دان کوئی ساعت لب بہ ہم ہی نہیں ہوا جدا رُو و شب پرتا ہی کاسہ لی کی نہر ماہ کا آپ دیکھی وی لہائی تری سی دید کو وہ لب جان بخش کا بوسہ ندین کی عمر بہر عاقبت کیون نہ تروا ہن دنیا کو کس</p>
---	--

<p>آمد و شد دیر و کعبہ کی دل کمرہ چوڑ          ہو گیا روشن بھر کئی سی چرخ صبح کے          فی ثروت راحت منزل نہیں تھی نصیب</p>	<p>باز رکھی گئی حد خارج و داخل کھر ص          مرتی تم کیا کیا چکتی ہی ن غافل کھر ص          داغ دل بجاتی ہی انجام کو کابل کھر ص</p>
<p>توڑ کر پای طلب تیرے ٹھہرون کس طرح          روز و شب بہ کار ہی ہو لگو میرائی کھر ص</p>	
۱۳۴	رویت ضا و حرمہ
<p>کچھ تو راحت نظر آتی غم نہان کی عوض          اوڑ چلا خط سیہ عارض تابان کی عوض          سوختہ سخت ہوئے بانگون چپانی کی دعا          مفلسے میں بھی سیہ خانہ مار و شن ہی          عاشق لطف خط سبز ہوں لیکن تفت دید          کبھی بوسہ نہ دیا مے کے دل عاشق کو          چوہتی کیا ہو مرنڈ مہب وین اسی وعظ          خاک مجھ سوختہ قسمت کی اگر ڈال دی پر خ          چارہ گر کشمکش دس و دوا و اکب تک          رسیگم یہ پسین ہی رہی گی جاری          کیا کہیں چووی جوش جنون کا عالم          مدعا مرگ سی گر تھا فلک شیرین کام          فصل گلین تو اوڑائی ہرین ہی سب استے</p>	<p>کاش دل ہی کل اتاری چکان کی عوض          مورچی تخت ہو آپرہیں سلیمان کی عوض          آگ بیسائی فلک سی باران کی عوض          داغ جلتا ہی چرخ شب حیران کی عوض          خار دیتی ہی مجھی شہل دریاں کی عوض          کوئی احسان نکلیا اپنے احسان کی عوض          دل میں باوہت ہر حرم ہی بیان کی عوض          بحر قلم میں بولی وہیں طوفان کی عوض          دی مجھی زہر کسمنی مجھی ان کی عوض          شمع روئی گی تری کشتہ حران کی عوض          سیعتی ہرین امن گل اپنی گویان کی عوض          زہر دینا تھا مجھی تلخی دوان کی عوض          صدی بکھن ہی بلبلستان کی عوض</p>

<p>دل یا خاک اورانی کو بیان کی خوش گورین قید میں ہم عمر گریبان کی خوش انگشتہ شاد پہ ڈالیں قہر جانان کی خوش دیکھ لو حال انخوابِ بستان کی خوش دی گھر میں صد قوطِ نسیان کی خوش منہدی ہاتھوں میں دل خوش میدان کی خوش ٹکڑی ٹکڑی ہی جگر چاک کہ بیان کی خوش خود پریشان ہوئی لبِ پیشان کی خوش باغ میں جل کی ہنس تو گل خندان کی خوش</p>	<p>آرزو ہی مری خوشی ہی جنون نی اسکو اپنی ہستی کی ضمانت سے دکھایا زندان ہم وہ عاشق نہیں بنی یا چین میں ہنس سہری سکلی افسانہ جھوٹ نکرو اکہیں بند تھوڑی ہی نغم کی ملی میں کہتے شش شادی قتل میں کچھ پس فاکر قاتل نیں ہی طرح کی خوشی کہ بی ہست جنون بگڑی شادی کی جیب بان نائی اوسکے رنگ کے گس طرح ہوش عنادل کی ڈون</p>
--	---

<p>اب کہان ولو کہ خوش نشاط ای تسلیم رہ گئی دیدہ گریبان لب خندان کی خوش</p>	<p>۱۳۷</p>
--	------------

<p>جب دہن ٹھہرا اپر گفتگو کیا خوش آرزو کہتی ہی مجھ کو آرزو ہی کیا خوش ہتھکڑی ہی کام کیا طوق گامی کیا خوش اہلِ رکی استبار آبرو ہی کیا خوش رند مشرب چون مجھی گس گفتگو ہی کیا خوش میں تو راضی ہوں تمہیں میری کو ہی کیا خوش تو ہی بتلا ان گلوئی رنگ ہو ہی کیا خوش ورنہ تھی گردون کو طوق میگو ہی کیا خوش</p>	<p>آپ میں کم ہوں کسی کی جینو کی کیا خوش دیکھ کر نخلِ فلک کو حوصلہ جاتا رہا بحرِ ہستی میں جواب آسا نقطہ کہتی ہیں کیون بلین ہم خاک میں تعلیم ہم کے لئے ذکرِ کعبہ ہو کہ وصفِ یرونون کو سلام سنگی قاتل کی طلبِ مشربین بولا زخمِ دل عندِ یگشتِ جنبت ہو جب کو ای صبا ہی کسی محبوبس دورانِ مہ نو یا دگار</p>
---	---

<p>پُر تکلف شامیانہ کو پر ہیکار ہے  نشرِ فضا و احوج جسمِ بجان کو نہ چھیر  تمتِ آلودگی سی پاک طینت پاک میں  عالمِ خندہ ہو یا گریہ ہو چپ ہتی ہتی خم  عشقِ رخ بس سے خواہ مر دمان لب چو  بڑھ کی تڑپ میں سی جھٹھڑن ہوا بی آبرو  حاضر و غائب ہی تصویر ہی پیشِ نظر  مثلِ شیر میں شوک رکھو عاشقِ جانبا کا  سرخوش جویشِ حقیقت مہنِ مجملیٰ میں</p>	<p>ملکائی جینک میں پھر آبرو سی کیا غرض  قالبِ تصویر مہنِ مجلو ہو سی کیا غرض  چا و آب و ان کوشتِ شست کی کیا غرض  ہفتے رونی کی نقطہ مہنِ گفتگو سی کیا غرض  ایک کہل کو فکرِ چار سو سی کیا غرض  زاہد اٹکلی نمازی بی وضو سی کیا غرض  صورتِ آئینہ چکورو ویر ہو سی کیا غرض  تکسویری خندہ مرگِ عدسے کیا غرض  ساقیا تیری می و جامِ سبب سی کیا غرض</p>
--	--

میں تو ہوں شکستہ شاگردِ شمعِ ہلوی  
مجلو طرزِ شاعران لکھنوی سی کیا غرض

<p>آنی و روی صاف او میں نقا کی خط  کیا بجا نہیں و فانی اوسی کیا سکھا و یا  اظہارِ شہمنی سی کہلی دوستی کی راز  او میں شعلہ رو کو سوز چکر کیل ہو گیا  کیا کیا نہ دل سی دل کا لکھا باجر  وقتِ شبابِ بزمِ و قہمِ تن شکن  جو جو لکھا ہی یارنی سب سے نقش ہے</p>	<p>۱۳۸</p> <p>روایت طامی مطبقہ</p> <p>۱۳۷</p> <p>بہجی گانِ صبح و شام ہزاروں لکھا کی خط  رو یا کیا قلوب میں عینِ و سی پڑما کے خط  رسوا ہوئی وہ اور ہی پڑما کی خط  قاصد کی شکلِ مکیہ باہی جلا کے خط  بیرحم نے پڑما نہ کہی دل لگا کی خط  آنی ہیں آدمی کی لپی دو قضا کی خط  طغرایِ کعبہ ہیں رخِ پارسا کی خط</p>
---	---



<p>اسد ری ناز کی کوئی نسبت نگار میں  دو نوں جهان میں رسل و رسائل کی ستم  وہ شعلہ و پڑ ہے گا لکھا کیا نصیب کا  تعوذی سی حرارت قلبی نہ جای گے</p>	<p>پاتا ہوں آج بہت گریہ کی خاک کی خط  محبوبہ بنیا میں صحیفہ خدا کے خط  کڑی کی خاک حسن گری جلا کی خط  مجھ کو بلاؤ وہ ہو کی مری دلریا کی خط</p>
<p>۱۳۵</p>	<p>تسلیم و وقت شام میں فرست نہیں نصیب  لکھی ہوئی ہیں خاصیت دست قضا کی خط</p>
<p>قاصد گرا دی کوچی میں سکی کرسی خط  شاید وہ پاکی ہوئی وفا نصیب پاں ہو  گم گشت کا نصیب لکھا غضب ہوا  موقوف بقیہ میں بہم نامہ و پیام  اسد ری ناز کے دو منظر راہ جمال  میرا تو عرض حال ہی مشکل کی سندی  بکھل گیا جو پارس و فانا نامہ لی لیا</p>	<p>گدڑی کا آتی جاتی کہی تو نظر سی خط  لکھتے ہیں اس امید پہ خون جگر سی خط  آخر کو گر پڑا کس نامہ برسی خط  کوئی گیا ادھر سی نہ آیا او دھر سی خط  پڑتی ہیں وی صاف پانظر سی خط  لکھتا ہوں خامہ مژدہ چشم تر سی خط  لیکن نہ پڑے سکی وہ رقیبوں کی ڈھری خط</p>
<p>۱۳۶</p>	<p>تسلیم و وقت شام میں فرست نہیں نصیب  کس روش کو لکھتی ہو بیٹی سحر سی خط</p>
<p>تسکین نہ اضطراب میں دی نامہ غلط  بخجای جس میں لعل مضطر کی جان پر  شوق وصال و جوش تمنا بجوم غم  اسد ری بخود ہی تم تحریر داغ عشق</p>	<p>شرط و فانا میں کی وہ عمر بہر غلط  ایسی اور انشیم نہ اگر خب غلط  لکھتی کو او سنے کیا نہیں لکھا اگر غلط  اوشعلہ رو کو لکھ گئی سوز جگر غلط</p>

<p>کرتا ہی کیا مسودہ منشتے روزگار ثابت کر دینے کوئی غیب ان نہیں فریاد سکے آئی گا صیاد کو نہ رحم ہر شب سے وعدہ قتل کا ہر روز کچھ نہیں</p>	<p>ہوتا ہی روز صفحہ شام و سحر غلط اوسکی کہ کوئین کہون تازہ غلط سمجھے ہوئی ہی بلبل بی بال غلط عہد ستم ہی او فلاک حیلہ غلط</p>
<p>۱۳۷</p>	<p>تسلیم ناز کے سے یہ فن اسقدر ہی غلط نکلا او ہر زبان بھی صبح او دگر غلط</p>
<p>ناصح بلاسی اوسکے ہیں فعل و قسم غلط کیا مار پول لی کی محد پر تم آؤ گی کیا شک ہے جو یار کوئین پہ چاہو غلط جب پوچھتا ہوں غیر سی پہر پل گئے کیا کہہ گیا تھا شام کو ظالم جو صبح تک کیا شکوہ تجھے وعدہ باطل کا بیوفا محبشوق تھی کہ تیغ گلجی جسکی مل گئے دل ہی وہ آئینہ ہی اگر پائے یہ جلا</p>	<p>بکھڑم تو سادگی سی مرا ہو گا غم غلط کہاؤ نہ مرتے دم مری سر کی قسم غلط لکھتا ہی ضد سی خامہ مشکیں یہ قسم غلط گہرا کی کہتی ہیں تری سر کی قسم غلط سمجھے نہ انتظار میں وعدی کو غم غلط لکھامری نصیب کا ہی یقہ غم غلط اکدم ہیں ہو گیا غم بہشت حد غم غلط روشن ہو بات بات سے تھا جام غم غلط</p>
<p>۱۳۸</p>	<p>اوسکی ہر ایک بات کو تسلیم جانتا خیلہ قریب مگر وفاقتہ وہ دم غلط</p>
<p>۱۳۹</p>	<p>روایت ظانی مجملہ</p>
<p>کیون خیالات میں نہ ہمہ دانی و عظم و غیر و عظم کی نقطی ہی نمون کی اتنی</p>	<p>کون سننا ہی تری ہر وہ بیانی و عظم جتنے ہیں دل میں مری داغ نہانی و عظم</p>

<p>سچ سے جنت و دوزخ کا فضاء لیکن          ملی وضو پائی نعم بلوہ کو یہ ہو لپستا ہی          نرم ہی دل سخن گرم سی است تک نہوا          نمیک بد خوب سمجھتا ہوں کہوں کیا لکھی          رندی وز ہزانی میں ہر فن و فنون یکتا          یہ خرابات ہی جاخیر سے اپنی گھر کو          آج جھاگنی کیا تجکو عبادت سے          اس قدر ہی جو دم نزع ہوس دنیا کی          زند ہوں دی بھی جام می اطر کی خبر          زرد ہو جاتا ہی سنکر رخ گلگون ہیرا          نقشہ فردوس کا باتون میں کما دیتا          چلتی پرتی نہیں بیوجہ یہ رونامہ را</p>	<p>کس طرح مان لوئیں تیری زبانی وعظ          خاک آتی ہی تجھی مرتبہ داسے وعظ          ہو کہہ لی ہمیں تیری متعلہ بیانی وعظ          سنئی دیتا نہیں آتشوب جوانی وعظ          مثل میرا ہی نہ تیرا کوئے ثانی وعظ          منہ کی کہلوائی نہ پرتیز زبانے وعظ          نہ رہا مشغلہ رشک فضا نے وعظ          ساتھ لیجائی گا کیا عالم فاسے وعظ          تجکو کوثر کا مبارک رہی پانی وعظ          تیری تقریر سے یا باد خزانے وعظ          یہ زبان ہی تری یا خامہ مانی وعظ          ساتھ پرتا ہوں اپنی غم کی نشانی وعظ</p>
---	--

۱۳۹	<p>کیا رکی خامہ تسلیم و فم سخن          طبع میں آج ہی دیا کی روانے وعظ</p>
-----	--

<p>سب خفت کہنی کو ہی قال مقال وعظ          اسکو کہتا ہی مہ آپ ہلا انا ہے          جمع کرتا ہے سدا کر سے مال دنیا          حریت بلوہ میں زند و فکر و فکر جواب          لی اور ارشیش کی جلوئی کو خضابی بن</p>	<p>پوچھو یا ران خدایت حال وعظ          کس طرف مری اللہ خیال وعظ          دیکھو کیا ہو دم حشہ قال وعظ          مال و آری ملی کہہ کے سوال وعظ          روسیا ہی مٹی ٹا اور جال وعظ</p>
---	--

<p>عجز تو بہ شکنی قوتِ مہربانی ہی جز گندہ کار نہ پوچھے گئے تقویٰ والی جانی دوشیشہ و خم توڑنی زرد و کی حضو</p>	<p>مجاو آسان ہی جو کچھ ہی محال و عطا سب دہرا رہ گیا محشر میں محال و عطا آج میخانہ میں دیکھیں گی محال و عطا</p>
<p>۱۳۱</p>	<p>ادبِ حسن پرستی جو یہی ہی تسلیم ہو چکا محشر میں خورون ہی صال و عطا</p>
<p>آگ ملک و مٹی ہی سن سکی بیان و عطا غیر سی نکتہ سراپا غافل بحث کرنی ہی نہ تھی پیرِ مغان ہی آخر چھڑنی جاتی این شیشی لپی آغوش میں بند اعتبار اسکو قسم کا نہ لیتیں تو بہ کا یہ چتا ہی طمع در پہ خدا کے باتیں دو ہی دن میں صفتِ غلط عالم میں اپنی فرمائی میں سنتی نہیں نہنگی کہی جی بہلتا ہی آہی ورقِ ہستی پر جیتتی جی محسوس چھٹی جام و صراحی تو بہ خلد میں یہ مقیم حرم یار ہوں میں چھڑنی کو یہ ہم رو و بدل سبے ورنہ</p>	<p>کوئی شعلہ ہی ہن میں کہ زبان و عطا صفتِ خامہ ہی بشرم زبان و عطا مل گئی خاک میں شمعِ شکر و عطا میکہ و آج بناوین گی مکان و عطا کیا کروں مای سراجِ حقائق و عطا آج کل سجدین گویا ہن کان و عطا نام کو بھی نہ رہا نام و نشان و عطا دہن شیشہ بادہ ہی دہان و عطا جہنمک میں سن سلامت جان و عطا غلطی پر میں خیالات گمان و عطا میری عالم میں نہیں کر جان و عطا یار و اعظ ہی مرا میں جان و عطا</p>
<p>بکری کی سب سے جو دیر کو پورا تسلیم آج کیوں مٹی ہو سجد میں بہان و عطا</p>	

۱۳۱	روایت عین مہملہ	۱۳۲
<p>شمع و انگیر شبت شب گریا نگیر شمع          شاخ شمع سبز ہو گل شعلہ تنویر شمع          اشک کا دانہ ہوا ہی دانہ نہ بخیر شمع          سوز غم سی بنگیا ہر استخوان تصدیر شمع          شمع کو دیتی مری قہمت مجھی تقدیر شمع          لی نہما آخر کو شعلہ قامت لکیر شمع          ہو گیا ہر اشک میرا اشک بی تاثیر شمع          آئین کچھ تصویر روانہ ہی کچھ تصویر شمع          کیا کوئی خط شعلہ شعلہ تھا تحریر شمع          کیا کوئی سمجھی ادای نا اہل شبگیر شمع          سخت پروانہ ملا مجھ کو دل لکیر شمع          خاک میں مل جائی گی اک کسے تنویر شمع          اور کیا ہوتی جہان عین شمع تنویر شمع</p>	<p>اوٹھ گیا کیا کہ کی تو ای غیر تنویر شمع          باغین کو اگر تم رنگ محفل رات کو          لا کہ شعلہ کو پتلی غصت جنبش کدبان          عشق کی نیرنگیاں میکو کہ جہنم ارہمن          بھڑو نہ جلتی ہیں مصیبت میں جلتا کاشل          سر چڑا ناغیر کا ہی پی مٹی کی دلیل          لا کہ دیار ت بہر گہلا نہ آتش مزاج          بی سب پہنکا نہیں نہ نو کو سوز عشق نے          ویکہ کسیر کیون وڑی قصد ک لیے          شور بیتابی میں ہی پائیں مٹی ہی دیا          دن کو محروم نظارہ رات بہر نو و گداز          گر ہی ہی تیر حسین و نہ افزون فروغ          اوسکی بزم خاص میں ہی ہی شبت جلوہ گر</p>	
۱۳۳	<p>گرم فقری سنگی نہ کستی ہین ای تسلیم آج          آگی تیری کیا زباں شعلہ کیا تقریر شمع</p>	۱۳۴
<p>خفتہ بخت کی اثر سی ہو گیا ہی بای شمع          تر تری پیدا ہو قد شعلہ میں جای شمع          رنگ لائی بعد دن گلہ شانیہا ہی شمع</p>	<p>کس طرح وقت سحر بالیہ سچ اوٹھ جاوے ہر          بھڑو نہ بکھی اگر میری سی خانہ کی شکل          بلبلو کا جای پروانہ ہی تربت پر ہجوم</p>	

<p>دای محرومی رہو نہیں کھیلان ہر بعد مرگ رات بہر کا یہ مان ہی دیکھنا وقت حیر کم ہو کیونکر تیرہ بختی ہیکسون کے بعد مرگ اسقدر پارس جا ہی کہتی ہیں ہری حضو حیف ہی تم غم زدوں کے سوگ بینستی ہر غیر ہی ناناوس میں جہتک ہر زہر حجاب اسقم را می سو زخم اسیدہ ازلطف ہون گورہی شونی پڑی بیرونی بالین ہودس ہونہ دیوانہ جو شکوہ خوش میں آگر ہون سامنی ہو کی بخت روشن کی شکل نہیں غم</p>	<p>لاش پروانہ حریر شعلہ میں کفنای شمع خاک میں بلجای گا حشر میں دبالای شمع کیا پڑی ہی کسی کوئی الحمد پر لای شمع دہر فانیوس میں منہ کو چپا کر آئی شمع اور جب ہی لحد پر اشک چکا جای شمع اور ہی سوزیدان وانہ کو ہر کای شمع آج اگر شام تک مجھ کو نہ زندہ پای شمع دیکھی تیری طرح کبتات بہتیں سائی شمع آگی آگی غول صحرائی جنوں کمالی شمع لاکھ شب بہر شعلہ دھسا کر کوچکائی شمع</p>
--	--

ایک دن تیرے پرانی سی پوچھا پائی	کس موقع پر تجھی ہے اسقدر ہودای شمع
۱	۱۴۴

رویت غین مجھ	
<p>دو رسانی میں ملی مجھ زند کا کیونکر دماغ اب تو کیا گرسائی دوران فی شلی حشر میں ایک کی سنتا نہیں دہشت و حشر میں سامنی مقتل میں جو آیا گلی سی مل گیا موتوں گلی ہی وہ زلف میں حاصل میں اب تو آہ زریب بھی سنگی ہوتا ہی خفا</p>	<p>بیشتر سہرست میں ہتا ہوں اکثر تر دماغ دیکھنا مجھ زند کا و اعظا لکب شرو دماغ خاک کی پتلی کا ہی عرش معلی ہر دماغ ایک سی رکنا نہیں قابل تراخو دماغ ہمسے کیا کرتی ہی ای باوصبا بکرو دماغ اسقدر پامال غم سی ہی بخت و سر دماغ</p>

<p>کوش گل سنی نہیں فریاد بی تاثیر سے پوچھتے ہو کیا سر شوریدہ شو کا حال</p>	<p>کیون پریشان کرتی ہے ہی بل مضطربانہ کہاں کہاں کی سنگ طفلانہ کیا تہ و مانہ</p>
<p>۱۲۴</p>	<p>خاک امی تسلیم ہوت درخنور و ہرین سب امیر اس وقت کی گوز شتر ہین خج و مان</p>
<p>جلتی ہیں بھنی لگا ہون داغ کی شہر چراغ اصل کا ممکن نہیں ہے کام نکلی قفل سے دیر ہو یا کعبہ اسکو دل جلانی ہی غرض اُفت ہی ظلمت ہے نہ کاش علی کا تر کنا کیا تیرہ بختی جیتنا ہے خاک ہو فن کو فروغ</p>	<p>ہوں تو میں مفلس مگر روشن ہے کمرین چراغ کیا زباں شعلہ سی کچھ کہہ سکی مطلب چراغ صورت داغ دل عاشق بچی نہ بہت چراغ ڈر گیا میری سیہ خانی میں آیا جب چراغ سامنی کالی کی حل سکتا ہی کب چراغ</p>
<p>۱۲۵</p>	<p>لکھنؤ ظلمت کدہ کیونکر نہ ای تسلیم ہو سیکڑوں گھر میں نہیں اتو کو جلتا اب چراغ</p>
<p>میں جدا کیا کرون چمکے شگب میں چراغ داغ دل روشن کہی روشن کہی داغ جگر آہ کی جھونکی مٹا دین کی فروغ زندگی زندگی تک جلوۂ ان دل ہی ہرین رات کو مہتاب ان کو مہر کیا اندہیر ہے عشموں ہی اک جو پیکری جو برائی مراد صاف باطن غیریسی کسب ضیا کرتی نہیں روٹی آتشناک پر شہ کو جو کیسو آگے</p>	<p>ہر شہر آہ غم دیدہ ترین چراغ اک دنیا ہر روز جلتا ہی ہے گھر میں چراغ غیر ممکن ہے کہ شہر ہی باوجود ہرین چراغ پہنڈیکہا ہننے جلتے قصر قصر میں چراغ رات دن جلتا ہی قصر قصر میں چراغ عمر ہر روشن کروں خضر کوثر میں چراغ کوئی شب جلتا نہیں آئینی کی گھر میں چراغ جلاتھا ہر حلقہ راضی عنبر میں چراغ</p>

چل بخت کو ہند سی تسلیم و شن کر دلم  
دراغ دل سی روضہ پر نور حیدر کین چراغ

۱۳۶

روایت فا

۱۳۷

کلف نشان سینی میں ہیں دراغ کہن و نون  
وصل کی شبیہ مہی یا نہ لنگ راز دل  
کان تکائی مکی مری فریاد کیونکر جاسکے  
آرزو مند شہادت دل ہی ہی مثل جگر  
بعد مریں سرگملا ہی پاؤں میں نکلی ہوئی  
میری اونگی دیکھی کیا فیصلہ ہوتا ہی آج  
وصل کیسا بہر تشکر کہج دیا کرتا ہی کچھ  
تہلکے سی مسجد و تہخانہ ہی خالی نہیں  
مر کی ہی ہڈ کا ہوا ہی شعلہ دراغ جگر  
چہکے باہر نہوین لب پر ہے اونگی و گرا  
کیا تعجب پر تو رخسار آتش رنگ سی  
بہوٹ نکلا رنگ جسم ناز نہیں ہو شک سی  
اک نظر رہتی ہی گل پر اک نظر صیا پر

ہم وہ بلبل ہیں کہتی ہیں چو نون  
اک حیا باہم ہی قفل ہیں و نون طرف  
روز و شب حال ہی لعل شکون و نون  
وہ بیان کہنا قاتل لوک فکون و نون  
کم ہوا تقدیر سی لعل فکون و نون طرف  
گفتا کرتے ہیں اہل پنجون و نون طرف  
قاصد فسون پان شیریں سخن و نون طرف  
لوہتی ہیں آہ شیخ و برہن و نون طرف  
جل ہی ہی گو پر شمع لگن و نون طرف  
ایک سو عشق ہی آتش فکون و نون طرف  
کان کل موتی ہی لعل مین و نون طرف  
ایک کہتا ہی عالم پر مین و نون طرف  
دیکھتی ہی عند لب غرور و نون طرف

۱۳۸

سنکی ای تسلیم کوہ و دشت میں تیرا پتا

خاک اور آتی پرتی ہیں اہل وطن و نون طرف

۱۳۹

کیا کون دیکھی ہیں نہ عصیان کی طرف

آج ہی میری نظر آپ کی احسان کی طرف



<p>کوئی تو بولو مری شوق پشیمان کی طرف          آنکھ صیاد کی پڑتی ہی گلستان کی طرف          کون ہی گرم سفر کو رغریبان کی طرف          دیر سی شور ہی برپا درندان کی طرف          دیکھ میر حم مری حسرت ارمان کی طرف          ہنس دے دیکھ کی وہ چاک گریبان کی طرف          موت ہی آج مری شبنم کی طرف          آنکھ اڑھا کر کہی کیون بیابان کی طرف          دیکھتی کیا ہو مری ندہ حیران کی طرف          دل کچا جاتا ہی روشن گلستان کی طرف          زخم ہنستے ہیں مری کیکی مان کی طرف          روئی منہ بہیر کی اکدن گلستان کی طرف</p>	<p>سبکی سب بشت ہنر دیکھ کے جانان کی طرف          آج ای بلبل کیس تنہا تری جان کی خیر          دیکھتا ہی کسی اوٹھ اوٹھکی غبارِ جدی          مر گیا آج گرفتار مصیبت کوئی          شبِ عتہ نہ کر آج تو ضد منی میں          صدقی ای دستِ جنون تری کہ اتنا دہا          بیکسی کیا کروں تیر کہ میں سنتا ہوں          گردِ گلشتِ سلامت تو نہ نہیں بلبل          پوچھو اپنی رخِ شفاف کیا سحر کیا          کفرِ فقیر میں لکھا ہی کروں کیا وعظ          اور کیا بی اثری ہو سکے زیادہ رسوا          ہا کی شرم سیری کہ قفس میں بلبل</p>
--	--

کسکو سووا ہے دریا سی اوٹھ کر تسلیم  
 جائی آدم کی طرح روضہ خدوان کی طرف

### رویف قاف

<p>حلقہ ہرج ہو لپٹی گلی سی ہنگی طوط          بیڑیاں کس کسکو پہنائی ہیں پچھپچھ طوط          پھنوسیر سی سلمنی تم نامہ سی دشمن کی طوط          جسکڑی آ یا تو بے سبکی رخ روشن کی طوط</p>	<p>ہوں ہدیوانہ جو بہا کوں ٹگر گردن کی طوط          دیکھیں کیا رنگ لاتی ہیں تری گردن کی طوط          رشک سی کیونکر نہ میں کاٹوں گلا اپنا کہ تو          بل تبابِ حسن ہا نہ ہنگیا ہمت سب کا</p>
--	---

ہوں وہ دیوانہ دم طفلی جنون کی جو نہیں  
 نہ جس سے سر ہی بال و شوق رنہ در تون  
 تہا وہ مجنون قفسیں یا کو کہن بھر شاگون  
 دیکھتا ہوں جہت بنائیں گلی کا بار ہے  
 وادی قسمت ہم میں محروم درو ز عید ہی  
 پان و پھنوز یور رسم ماتم ہو چسکی  
 سیکڑن مجنون ہی کاٹی ہزاروں گلے  
 ہوں مشتاق اسیری و بنی جاؤں اگر  
 زلف کی حلقی نہیں دشمن فروغ حسن سے  
 ہوں اسیر عشق ترک جنگجو میں خاکسار  
 گر بھی گلہش ہی تم اکر داور تر کہیچون  
 گزرتا امی مہر و شہر اسیر عشق ماہ  
 گریہی بیباکی دست جنون ہی تو ضرور  
 قید ہی ہو کر وہی عاقل شوق کیسو کی بل  
 سامنی شمشاد کی کاٹی گلے کو رشک سے  
 گریہی ہی قوت دیوانگی تو ایک دن  
 قمریوں کی طرح یا بنہ فاہین کی ہی

بچ کر طوق طلا پہنا کیا تہن کی طوق  
 پہنی ہیں پہنایا کسی من میں سم سنو کی طوق  
 سب سے پہنی جو کم کر پتھری من کی طوق  
 لوستا ہی کیا مری ہر قسم کی جوہن کی طوق  
 اور یوں لٹی لٹی ہی تہن ترانہ کی طوق  
 کیون برادر کا ہی بنگا کیون کچھ طوق  
 ہو گیا آفت پس لینا اس تہن کی طوق  
 اسی میری سلمنی گواہ یاہن کی طوق  
 کچھ طلائی ہیں گلی میں ان ہی ہر ک طوق  
 اسی فلکات بھی نقش ستم تو سن کی طوق  
 پاؤں نکلتے تری صورت آئین کی گونگی طوق  
 را تو نکو پہنا کیا کیون بشیر خرمن کی طوق  
 ایک دن آئینگی رونی حال و من کی طوق  
 کیا پہنتا ہی جنون کی جو نہیں تہن کی طوق  
 دیکھ لی قمری اگر او سن غیر کچھ طوق  
 دیکھ لینا مگر ہی مگر ہی تہن کی طوق  
 ساتھ لیجا میں کی دیوانگی تہن کی طوق

سچ ہی امی تسلیم ارشاد نصیر دہلوی  
 فہم میں آتی ہیں ایسی کب کسی کو سن گیت

قمری آغاز الفت مرکبى انجام عشق  
 ببل بل گلگون می بل کی زادی محال  
 مرکى همی وشن هرن بریناک لکمون لک مرغ  
 چاهتا هون عیش و غم کیو اسطی لیل و نهار  
 کب سی هرن امید وار جوش کیت بخودی  
 حسن چنان همی خطاط آنگل انی طرف  
 خاک سی انی نمیدار مژگنی گولی رنی سبب  
 اب همی خوشن تاهم بل سن کنی تبرهصال  
 کچه خلدن نرات ای شملی دل مین چای

توبه تو به کرنه لی بهولی سی غافل نام عشق  
 خط همی سبز خال اندر لفت هم نام عشق  
 شمع کی پروانه مین بکستی بهار شام عشق  
 صبح حسن دی وشن شام تر نام عشق  
 اسطی سبب ساقی مینوش کنی جام عشق  
 کستی همی کچه زلف بریم کانی غم عشق  
 کچله همی باقی همی شاید گردش ایام عشق  
 های کدی تا همی کیا آکر خیال خام عشق  
 ورنه کیمین کام سی کیمین کام نام عشق

ربط پیش غم دل بیتاب کمان تک  
 اشکون کج شب هجر مین آخر کوئی حد همی  
 ای مرگ هر آکسین آکسین مین نه مین  
 حسرت کج طوفان مری سرى کدر جا  
 انصاف کج محسبى است اک ازل کو  
 کیونکر مری ل کیطرح هو تری چلن  
 فرقت مین تی او و دریا به تننا  
 کب همی کشاکش مین اجل کی مری ن  
 کیا مینى بهو شملی چلو ملک عدم کو

آتش کده به صحبت یاکب ان تک  
 آغوش مین لی چادر مهتاب کمان تک  
 دیکهون ستم دید و نه خواب کمان تک  
 چکر مین بهون صو رکت اب کمان تک  
 بهلائی بهلا صحبت اجاب کمان تک  
 رو کی نگه عاشق بیتاب کمان تک  
 مریون صفت با همی لی کمان تک  
 تر پائی گا او خجری آب کمان تک  
 و استگی عالم اسباب کمان تک

کھدین سے نہیں رنجم کنج شک  
خزان ہی دور تو ناحق ابھی سے  
یہی گریہ ہی تو محشر کی دن سے  
گر اکب کوئی اشک گر مہل  
گہڑی پہر بیٹھ کر قسمت کو دیکھ  
مری قسمت میں ٹپکی کیا لگی آگ  
وہلا جو بن بہار حسن چل دی  
یہ روتی گہری نکلے ہم کہ اب تک  
قدیم تہ ہے روز اگر کھسکے  
دم پری ہری بین داغ دل کے  
یہی ہی گریہ ہمارے فوجا نے  
لگی دل کی کہیں کیا خاک تسلیم

رہیں کیونکر شہید وں کی کفن خشک  
نہوای عن لبب نفرہ زن خشک  
نہو کی استین پیر ہن خشک  
کہ فصل گل میں ہی دی چرخ خشک  
زمین تہڑی سی ہی چرخ کہن خشک  
ہوا آئینہ کیون آئی برہمن خشک  
خبر لو ہو چلا سب دفن خشک  
نہیں خاک گذر گا وطن خشک  
خداوند اہو دست ہر ہن خشک  
خزان میں ہی نہیں ہر چرخ خشک  
نہو گا حشر تک سب زتن خشک  
ہوئی جاتی لبب وقت سخن خشک

سو زخم سی اس قدر بڑی ہر پاتن میں آگ  
اولیٰ ہی کس شعلہ رونی آج خلوت میں نقاب  
اُفت ہی ہر جی جلونیاں رتم موسیٰ کی ستا  
سوختہ قسمت ہوں گر زخم دل ہوا فو  
شعلہ اٹھتی ہیں نگاہوں ہی فم بدار یا  
شعلہ کوئی ادا خالی شرارت سی نہیں

پہاڑ کر پیدھا گریہ بان لاک ٹی میں آگ  
پرتو خسار سی وشن ہی روزن میں آگ  
سیر کیو یوں لگا کر دای ایمن میں آگ  
خون کی گرمی لگاتی ششہ سنون ہر آگ  
بنگیا حسن ششہ عارض وشن میں آگ  
حسن گرمی نی ہری ہی جی بن میں آگ

<p>ہو چکی ابشتیان بلبل مضطر کی خیر گوری شعلہ کہی اٹھا کہی اٹھا و ہوا پاس وازی کی تم کر نہ جانا کوناز سے</p>	<p>لاٹھ و گل سی لگی ہی طبر و گلشن میں آگ لاش تھی مجھ سوختہ شمشیر کے یادفن میں آگ آگ کی دہلی ششناک سی چلین میں آگ</p>
<p>۱۵۳</p>	<p>میں جلاؤں کس لپی تسلیم کت ہوئی جار ہا کینہ مرانکر دل دشمن میں آگ</p>
<p>اہل نکر ہو مبارک شمع تربت بعد مرگ ہو چکا اچھا مریض عشق کی تسکین کو حشر کا دہر کا نہ جدینی منکرا لیدین خیال کہ نہی نکت ہی نہ آئی و کینی تابوت کو پیر چن کج طرح کو نیکی کفن بھی چاک چاک ایک پہر لہنی چھائی پیرا ہر حال میں پہر ہی جھک دالگا یا آگ شور حشر نے چوڑ میت کو اجا غسل دی کر چلین ہنستے روتے کت لگی عمر و روزہ شکر ہے ظلمت قدیمی اپنی جان کو آفت ہوئی اس لہی ہر دم تدفن مری نگہیں میں بند نا چتی ہیں اہل غفلت قبر پر کسی سیلے</p>	<p>ہم جلا لیں گے چراغ و داغ حشر بعد مرگ قبر میں دینا مبارکبا صحت بعد مرگ سو ہی اہل چن ہی کیا اہل بت بعد مرگ منہ چپا کر ہم چلی جنگی بدولت بعد مرگ رکنی والی میں کھین دیست و حشر بعد مرگ بھیتی جی کوہ الم تہا سنگت بت بعد مرگ سجھے تھی جدینی ہی لہن جائی گی و حشر بعد مرگ کیون جتنا اہی محبت بیروت بعد مرگ ویکینی کیا ناک تی ہی قیامت بعد مرگ یا آجاتی ہی اہلو شام فرقت بعد مرگ پہر دیکھو حشر تہا جدینی کی صلت بعد مرگ کیا رہا ہر خاک زیر خاک تربت بعد مرگ</p>
<p>زندگی بہر ہم ہی ہر حال میں جنگی شریک چو نہیں سکتی وہی تسلیم میت بعد مرگ</p>	

## رویف لام

۲۱

اک کف سیلاب ہی خون گردان آجکل  
 خون دلا تا ہی ہر اک دم خم خندان آجکل  
 ویکسی کسی کو کرتی قسمت پشیمان آجکل  
 آبلہ ل کی مری ہیں اور مہمان آجکل  
 کم نہیں قتل سی ہی تیری گلستان آجکل  
 اور ہی جو بن پہی ہیر بیا بان آجکل  
 ہو رہی ہا تہ پیوند گر سب آجکل  
 دولت گریسی ہی لبریز دامن آجکل  
 چوم لیتا ہوں تیرے خم خندان آجکل  
 بولتی ہیں خانہ زندان کی کڑیاں آجکل  
 پڑ رہی ہیں سیدہ عاشق پیچہ پان آجکل  
 خوب رسوا کر رہی مرغ پنهان آجکل  
 کوڑیوں کی مول بھیج تہ سیدان آجکل  
 دیکھتا ہوں صبح کو خواب پریشان آجکل  
 باد صحر سے یہاں کہلتی ہیں گلیاں آجکل  
 کیا کروں گی لیک ہی میں دوسرے صوان آجکل  
 اوج پر ہی طالع کو غریبان آجکل  
 ہو رہی ہر خوشی میں درد خشان آجکل

اوج پر ہی چشم تر کا جوش طوفان آجکل  
 رنج و راحت کے دورنگی رہتی ہی پیش نظر  
 عیش کا طالب ہی لہم میں ہوا خواہ بلا  
 گری ہی خار خار حسرت غم کا ہجوم  
 جا بجا ہیں غم کی جہینیں گل مغنچہ مجھے  
 گل کھلائی آبلہ پانی کی کیا کیا ای جنون  
 ناتوانی ہقدر جوش جنون میں بڑھ گئی  
 روز ناہون یاد دزدان میں گرجا ہی سر شک  
 ہنست میں پاتا ہوں جسد لقا تل کا رنگ  
 اس قدر ہی بار خاشوئی اسیر عشق کے  
 فرقت اب کر میں قسمرہ افشانی میں  
 بات کی نہ رہی ان بیتا ہی دسم و عشق  
 مرقی ہون سکی کٹاری پر نہارون ہی جل  
 یاد آتی ہیں دم پیری وہ اگلی صحبتیں  
 اس دل فسرہ کو رکھتی ہی بربادی نہال  
 خود سراپا کثرت داغ جنون ہی طغ ہوں  
 شمع کی کڑی جلوہ بروں کا برسات میں  
 کیونچہ جوتی فلکات آچکا ای جان مرغ داغ

کون پوچھی ہی حنا بکھو جفا کی شون ہی آسمان کوئی نکوئی سر پہ لائے گا بدلا	پاؤن میں ملتا ہی ہون شہیدان آجکل ویکتا ہون غم اب میں لہٹ پریشان آجکل
۱۵۶	۱۵۷
یہ دن سن میں مندی لگانی کی قابل بنایا ہے نقش قدم ضعف دل سے تری لہٹ عادت کو پاتی ہیں کافر بلا کر بٹھاتے ہو کیا پاس اپنے کہیں سجدہ کیا خاک یہ سر ہارا چراغ کلیسا میں یا شمع کعبہ قفس میں ہیں اکسے تصویر گویا میں کیونکر نہون انج حضرت کی صدقے یہ طفلے یہ پردہ کوئے وجہ ہو گے سجد میں سو قبلہ کیا خاک کہیں بناتا فلک کا شرع پیائے قفس کی محبت کا یارب برا ہو سر قبر دو گز کے چادر تو ہوتے جو عذر چاہتا تو کیا چپکے شب کو سجد میں ہلاتی ہیں کیون نشانہ اجباب	مری جان جواب تک لانی کی قابل نہیں ہم کہیں آنی جانے کے قابل بنانے کے قابل مٹانی کے قابل کہ اب ہم نہیں نازا و ٹھانی کے قابل نہیں ہی تری استانی کے قابل بہر حال ہم ہیں جلانی کے قابل کہ ہرگز نہیں آتی انی کے قابل کہ اب تک چھاتی لگانی کے قابل بظاہر نہیں منہ چپانی کے قابل کہ ہم خود نہیں منہ دکھانی کے قابل کہ ہوتے تری منہ لگانی کے قابل نہ کہہا ہمیں آشیائے کے قابل نتی کہ فلک شامیانی کے قابل نتی خواب میں ہی تم آنی کے قابل نہیں ابھی سوئی جگانی کے قابل

<p>تم آئی بڑی اک زمانے کے قابل ابھی میں نظر میں بہانی کی قابل</p>	<p>پسین و غلومی نہ برسات میں بھی اگر خاک بھی ہیں تو ہیں خاک سرمہ</p>
<p>۱۵۴</p>	<p>مقدّر کی یہ بات ہی ورنہ تسلیم ابھی تم نہ تھے دل لگانے کے قابل</p>
<p>کانٹھی کا ڈھیر ہی ہر تربت بجای گل پہنی نہ خاری کبھی لیکر قبای گل بلبل کو لائی گنج قفس میں جی ای گل ہم تھی ہر صفیر کبھی آشنا ی گل بلبل کو ای نسیم چمن جی ای گل بلبل ٹپٹ ٹپٹ نہ کہیں کہیں ہا ی گل</p>	<p>مرکوبی خار خارِ الم ہوں برای گل رکتی ہیں سر بلند جہاں عاریت سے عار زنگین ادا کی عشق میں آزاد گے محال بیگانہ چمن سمجھنا تھساری طرح غشش آگیا ہی سایہ صیاد ہی اسی کچھیں چمن کا نام تیرے قفس بے</p>
<p>۱۵۵</p>	<p>تشلیہ اپنی دولت فن اپنے واسطے ایسی ہی کج طرح سی زر گن ای گل</p>
<p>ہوش میں لائی ہی دیکو میری غفلت آجکل وہ نگاہ ہر بانی وہ عنایت آجکل آپ کی صورت ہی میری صورت آجکل ایسی برگشتہ ہو جیسی میری قسمت آجکل ولمیں کہتی ہو میری جان تم کو درت آجکل غیر ہی کہانی کو سمجھتا ہوں میں نعمت آجکل چندین لکنا پریشان ہی طبیعت آجکل</p>	<p>سکلی بچو ذاتی ہیں ہر عبادت آجکل کیا کہیں ہم حال لاہی فاپاتی نہیں دیکھا کہ حباب حیران ہیں شکل آئینہ غیر کی کہنی سی بہت بات ہی سنتی نہیں خاکسار لہی شکل شیشہ ساعت عبث شکر کرنا ہوں محض شکوی کی مچل چرچ ہم ہیں اپنی حال میں تشلیہ کہی شاعر</p>



## دلیف میهم

۱۱۲

۱۱۳

کیا منہ دکھائی حشر میں تیری ستم کو ہم  
 بیٹھی ہوئی سٹائی ہیں نقش قدم کو ہم  
 کعبہ کہیں گی قبلہ نہ بیت لہنہ کو ہم  
 پاتی ہیں دماغ دل غم ہمیشہ درم کو ہم  
 بیٹھی ہیں دیر سی لپی کا غم کو ہم  
 روتی ہیں دیکھ دیکھی نقش قدم کو ہم  
 سب کچھ سمجھتی ہیں تی جھوٹی ستم کو ہم  
 ورنہ لگائیں آگ نہ باغ ارم کو ہم  
 کیوں سخت نہ سمجھی سراغ عدم کو ہم  
 دھوئی ہیں بیٹی لوح جبین کے قدم کو ہم  
 خط لکھ کی کاٹتی ہیں بیان قلم کو ہم  
 دم دی رہی ہیں یاد کی تیغ و دم کو ہم  
 خالی شکاف ہی نہیں پاتی قلم کو ہم

دیتی اگر دل میں جگہ درد و غم کو ہم  
 وہ آئی ہی تو غیر سی دل بد گمان ہوا  
 ایمان چوڑین گی کہی زاہد کی واسطی  
 سینہ تھون کو ہی نہیں جہر فلک جی زین  
 فرصت وای ہجوم تنہا کہ خط کہیں  
 آہا ہی یاد ہجر ہیں کساخ راہ نام ناز  
 ہر چند کچھ نہیں بلکہ اسپر بیو فا  
 جنت ہی تیری وعدہ دیدار سی عزیز  
 اب کیا گلہ کہ مرنی کی فرصت نہیں سب  
 کہتی ہیں ترسدا عرق انفعال سے  
 ڈر ہی کہ راز عشق کہیں داستان نہو  
 اب تک وہاں زخم سی کہہ لکھی مر حبا  
 مئی زخم دل محال ہیں معنی طرزیان

تسلیم کرے سونو کہے بہری فلک

محشر تلک کہیں ستم بندم کو ہم

۱۱۴

۱۱۵

روز توڑی آگ پیدا کرتی ہیں پانی سی ہم  
 کیا دکھائی منہ کیسی کو شرم عیانی سی ہم  
 ہم سی نادہم ہی گرا بخانی گرا بخانی سی ہم

شعلہ زن تہی ہیں گم اشکو کی طغیانی سی ہم  
 بوی گل تہی چپکے نکلی گلشن فانی سی ہم  
 آپ سی کا اگلا تو ہی نہ نکلا شوق مرگ

<p>خشت میں بھی شکست ہر دم ہی باقی رہی          دیکھو عالم ہمارا دیکھتے ہیں آپ کو          بعدِ مروت مل گیا سارا تحلف خاک میں          کچھ کیا جمعیت خاطر بھگت سے ملے          پوچھتی ہیں دلہنسی اوپر نہ کہ نہ کی صلاح          کیا کہیں کیون چاہتی ہیں بڑی لڑائی و شجاعت          مری بھی آوار کی حاصل رہی مثل غبار          ہتھکڑی زینچ و ترقی سے تھی قریب          دیکھو یاد آتی ہیں اگلی جنائیں گو یہ میں          شب کے شہباز ہی تھی قریب سحر سوئی ہم          شعلہ و کال لطف ہی رہا دھڑکی نہیں          حشر میں لوگ کشتہ کی پردہ پوشی کی لہری</p>	<p>مرد تون او بھائی اپنی پریشانی سی ہم          آئینہ گویا بنی ہیں اپنی حیرانی سی ہم          چھٹ گئی قیدِ لباس و رنگ عیانی سی ہم          ہو رہی برہم ہوئی مل کر پریشانی سی ہم          دوست سمجھی ہیں عجب و کو اپنی نالوائی سی ہم          کچھ تو ہوئی ہیں پشیمان خانہ ویرانی سی ہم          ایک جا شہر ہی مودن بھی پریشانی سی ہم          رہ چلی دو چار دن دنیا میں نہ لانی سی ہم          بیوفا و گدزی تیری فاتحہ خوانی سی ہم          اوڑ گئی مانند شبنم گلشنِ فانی سی ہم          جل رہی ہیں شمع تربت کی گولشانی سی ہم          مانگ لیں گی کچھ تھاری کد مانگی سی ہم</p>
<p>۱۶۱</p>	<p>لازم و ملزوم ہیں یہ ہم باہم شعر و فکر          معبر ہر سے سخن دانی سخن دانی سے ہم</p>
<p>زمین گم کردہ ہیں نا آشتی آسمان ہیں ہم          عجیب سے ٹوٹنا کیون ہر گز قیامت کی لہری          پڑی ہیں تیری کوچی لڑن ہمارا کتنا نہیں          خچر و مثل نی ہر دم سید فخر تیر میں          نشانِ بی نشانانی ہیں ہجوم کا ہیش قریب</p>	<p>جہان کا نام ہی کوئی نہیں لیکن جہان ہیں ہم          نہ میخوار و نہ تو بہ ہیں بیانِ بیان ہیں ہم          سب کو کہہ رہی مثل نقشِ پا کیا کیا گارن ہیں ہم          کہ دل ہی وہ ہیں لہرِ زفرِ باد و فغان ہیں ہم          بتائیں کیا تجھی کی مرگ کیسی ہیں بیان ہیں ہم</p>

۵	<p>ہمیں چون دیکھتا سنتا ہی تھی تسلیم روٹا          جہان میں آپ کو ملا اپنی غم کی ہستان میں ہم</p>	۱۹۲
<p>رکھتی ہیں سر پہ تیغ سد اکھستان ہی ہم          بیغم میں تھمت قفس و شیان ہی ہم          مانند گرد باد جلی اس جہان ہی ہم          گویا قفس میں تھی جو اوڑھی شیان ہی ہم</p>	<p>ہر شب میں بچاں ستم آسمان ہی ہم          باغ جہان میں طائر رنگ پریدہ ہیں          جڑ مشیت خاک نہ ہاتا آئی بعد مرگ          پر واز اولین میں اسیری ہوئی نصیب</p>	
	<p>تسلیم کچ گور نہ کیونکہ غم نہ یہ ہو          نعم البدل یہ رکھتی ہر غم ہی ان ہی ہم</p>	
۲۱	رویت نون	۱۹۳
<p>نہیں کہتی ہر کا نونسی نہ مٹی اسکتی ہیں          کہ پتھر میری تھی بکٹ سپندم سا چنگی ہیں          اکٹ مٹی ہوئی حشر زدہ غر کو مٹی ہیں          بڑا شعلہ مای شمع محفل سر شکستی ہیں          ابھی آبی بلی خار ان غریب کو کہ شکستی ہیں          کہ بتا خون کی قطر غریبی ہم شکستی ہیں          مزاج حضرت صالح چین آتا ہی کہتی ہیں          نہ پڑتی ہیں کہی چانی اپنی بات کہتی ہیں          کہ چلتی پھرتی اپنی گھوڑی میں جھٹکتی ہیں          شمر خوشید کی گرمی شیاخ ترین کپتی ہیں</p>	<p>نہیں معلوم کیا گزری گل و بلبل کہ سکتی ہیں          یہ ہائیک کی ہی عنایت پر غم کہتی ہیں          بنی ہیں چشم فلسفہ کی میں محل ساقی ہی          ہوا ہی صولج ناں میں پوچھو ماجرا اپنا          زمانہ آدھ فصل جنوں کا خاک پائین کے          بیابان آبلہ پانی کی آسان خاک ہولی کا          جواب پند بجا دون دماغ اتنا کھان کو          بشکل ہر میں ہر گرم راہ سنہ لافست          نہیں معلوم کسکی خاک مٹی ظن میں دلیں          ہوا ہی شوق کمال ہی تو سوز حسن پیدا کر</p>	

<p>اوتھیں ہو لیں نہیں بیا کیا انست متکا          جملن دل کی بڑا پتی ہر کینو کر حضرت ناصح          بشکرت نخت سوجائیں آئی یادوں ہی میر          ہوا خواہ فنا ہر کل خوشی میں کا شکوہ کیا          نہ کی عاشق عشوق باغ دہرین کیلنگ          دغ غم کش کیا فریب رحم صیاد و نکو سوجا ہی          چمن میں تیر گزین گراہکت وحشت ہے          چری کی وقت گ گ میں خیال گل بھی نہا          کمان امید آزادی فقط زیر قفس گل          نزاکت ہر قدم پرانے گلکشید گلشن ہے</p>	<p>کہ میری خاک پرانی ہوئی اب تک چلتی ہیں          نہاں چپکے کیا اک پر روغن چہر کتی ہیں          کہ جب ہلتی ہی نچر جنوں باں چہر کتی ہیں          کہ اپنی آنکھ میں ہم خود جال سا کشتی ہیں          گلونو چاک میں کیلنگ بل چہر کتی ہیں          رخ گل ہو کی پانی وی بل چہر کتی ہیں          کہ مثل مرغ نوا آزاد سالی ہی چہر کتی ہیں          کہ مثل عطری خون بل کی چہر کتی ہیں          پھر کنا عمر بہر لکھا ہی قسمت میں چہر کتی ہیں          صبا سی ہر رنگ مع جوی گل چہر کتی ہیں</p>
--	--

۱۶۳	<p>دوم پری نہیں تیرے اپنی غور خواہے          بنی ہیں بچیا بل خزان میں ہی چہر کتی ہیں</p>	۱۶۴
-----	--	-----

<p>مر کی ہی اسباب نیاسی مفر ہوتی نہیں          تو ہی بتلا کیا کروں اس گمانی علاج          ہم ہی ہیں امید ار لذت ز فرم جگر          کیا کہیں ہم اضطراب عشق ہی کیا جا ہی          سامنی ہو سکتے ہی سجان بخاؤنی نقاب          رحم چکوی ہی نہیں آتا ہی میری حال پر          اسن اکٹ کے میں جدتی مرنی ہی ہی نہیں</p>	<p>بنی کفن زیر سجد لا شین شہوتی نہیں          مجکو تو بتا تسلی نامہ برہوتی نہیں          مرانی کچھ ادھر تیر نظر ہوتی نہیں          دوکٹری ہی ایک صورت پر ہوتی نہیں          میں ناؤن کا کہ تاثیر ظہر ہوتی نہیں          ایک ن ہی ہتھواری تو او دہرتی نہیں          پرتی ہی تلوار لیکن کار گر ہوتی نہیں</p>
---	--

<p>خاک بھی ہو کر خیالِ لعل بہ ہم ہی رہی کب لہ فطرتِ بد فرخ نہیں مجھ فرشتوں جس کو سیاحِ عشق میں پرورش کیجے ایک دم صدقتی اپنی و درود کی شکی فرماتی ہیں ہ کس طرح کوئی گی سیر مہرِ عالمیت کو نالی کرتا ہوں میں یارِ لیکن و امی سخت</p>	<p>کیا مہم عشق ہی مگر کہی سہوتی نہیں کس گہری اپنی محذیر و زہری نہیں بات کرنی ہی میسر عمر بہرہوتی نہیں ایک بھی فریاد اس کی بی اثر ہوتی نہیں جبکہ وہ آتی ہیں تو شمعِ سحر ہوتی نہیں غیر سی سنتا ہوں ان کو کچھ خبر ہوتی نہیں</p>
--	--

۱۶۵	<p>شعر کی سی بات بھی کرنی سی بہت جاتا ہوں جس کو تسلیم تو قیصر بہرہوتی نہیں</p>	خط
-----	--	----

<p>منتِ حجاب کی تکلیف نہیں مگر ہمیں بن گئی گوارہ راحت زمینِ قتل گاہ بیخودی میں ہوشِ ناتی کی خلش اپنی نہیں نالہ دل بہنچ ہیں و دگر پھر کس لیے تیری صدقتی سخت جاو کینا غفلت نہو چاک سیدہ خستہ تن بیتاب ال افسرہ روح آسمان فی خاک ہیں آخر ملا بائے کفن ہر پہنہ پائی ادا کرے تہمتِ شرطِ ہمیت اوڑ گئی جس مہر درخشان سی ملیں صبح کو</p>	<p>غسلِ میت ہی ہی چٹھم ہمیں آ رہی ہیں نہیں کی جہوگی ترخہ ہمیں اور کوئی جام بہرہ ساقے کو شہر ہمیں رکتی ہی عمر دور و زہ آبِ باہر ہمیں آزماتا ہی کسی برجم کا بخشہ ہمیں خوش بہت ہوگی مح آغوشیں لیکر ہمیں جان بھی لیکر ندی و ہاتھ کی چادر ہمیں ساتہ پرتا ہی ایسی ہر اکلیہ سر پہ ہمیں مثل شبنمِ عادت پرواز ہی نی پر ہمیں</p>
--	--

۱۶۶	<p>کہی کاہشیں ہی تسلیم کر دیکھنا قہر سے سلوائی گا طعنہ تن الاغز ہمیں</p>	خط
-----	--	----

<p>خندہ زن کچھ کچھ جو وقت میں شاہی ہوں بلبل تصویر ہوں ہر رنگ میں شاہی ہوں میرا ہنسنا اگر یہ پروسی کچھ کم نہیں بچ کو ہی حیرت ہی کیا تھا مٹی مٹی کیا بنا ای دل مضطرب تھا توں نہ کہتک غم بھٹکے جاگتا ہوں میں قفس میں تو تھی قفس مجھے ہوش اور تھی میں لی نام قفس باغبان کیون پریشان کہتی ہی تھی مجھے اس غم میں شاہزادہ ہوں مرا نقش شیریں سی نہیں</p>	<p>آپ کو یا اپنی مرنی کی مبارکباد ہوں ہوں قفس میں نصیب دشمنان آناد ہوں زخم خمدان ہوں بظاہر کہنی میں شاہی ہوں کچھ تو بٹا خود فراموشی جو بچا دہوں ایتھو میں میرا وار خصمت فریاد ہوں مد توں ہی پاس بلان خائے صیاد ہوں میں ابھی تیری چمن میں مرغ نواں ہوں ہوش بلبل ہوں کوئی نہ کہتے یاد ہوں میں ستوں کا غم غم خائے تیشہ میں فریاد ہوں</p>
<p>۱۶۴</p>	<p>حشر ہونستیلہ جنتک جی بھلنی کے لیے آرزو ہی خاک ہو کر چند دن ہر یاد ہوں</p>
<p>چلتی پرتی ہیں مگر رخ سفر کرتی نہیں صورت تصویر ہر لوت اس سے پاک ہیں نی خلش کیا نین ہی سودا خانہ کی صورت آئینہ حیرت خانہ عالم میں روز لیچلی ہیں سب سے کہ اس قدر حسرت لوگ غافل و ہشیار ہیں عالم میں شل حرف خط نامرادی ہیکسی کوئی نہیں پران حال دونوں آفت ہیں چنا ہوا قیامی تنگ</p>	<p>گہری باہر ہم قدم مثل نظر کہتی نہیں حوصلہ جہین ہے ہم وہ جگر کہتی نہیں روز تو کہتے نہیں شام و سحر کہتی نہیں دیکھ لیتی ہیں ہر تو کو گو نظر کہتی نہیں بوچہ کی ماری جازہ دشمن کہتی نہیں غیر کو دیتی ہیں خبریں و خبر کہتی نہیں آبرو اتنی ہی میری شکست کہتی نہیں ہم ملکی لپٹی کہی امی فتنہ گر کہتی نہیں</p>

<p>             حوصلہ کہتی نہیں ہم یا جگر کہتی نہیں              عادت پرواز میری بال پر کہتی نہیں              اتنی فرصت شمع و شل شرر کہتی نہیں              اتنی سوزش کیا میری داغ جگر کہتی نہیں              پارہا می سنگت بہت تکا شر کہتی نہیں              ہم تری پروای او تیر نظر کہتی نہیں              ہم دماغ ناسہ و پیغا میر کہتی نہیں              اشک خم تیر شرکان کا اثر کہتی نہیں              کب نہ میں ہی آسمان بالائی سر کہتی نہیں              تابی وہ کرتا ہوں مطلق جو اثر کہتی نہیں              آہ میری یہ بے شک و تر کہتی نہیں              دعا عطا ہم شوق میرا شد پر کہتی نہیں              اس طرح گل چاک کہ میں کہن زر کہتی نہیں           </p>	<p>             اپنی ہوتی کس لیے اعدا پیش تیغ تاز              طائر تصور ہوں صبا و بار و کونیا ندہ              دید کی قابل ہی بزم و ہر لکین کیا کریں              کیوں کروں پروا و نوح دل جلانی کی لئی              کیا کہوں میں ان بچوں کی سر مہر کا اثر              بس ہے مر جانی کو یاد نوک شرکان ہجر میں              اتحاد عشق ہی بیتابی دل کو خبر              ورمندار انزل ہیں نیست ہم سی پاک              کس گھر می شبت جو فکری خاک اڑاتی نہیں              کیا مہر بخشا ہی مج کو نامردی کی کہ میں              بحر ہستی میں جگر لگی ہکو چو کہتی نہیں              کیا سنا تا ہی گنہگاروں پر جنت حرام              گلشن عالم کی ہی ان دولت خلیل           </p>
--	--

آہ کیون ہی فکر تیر برب ولف

طرح کرنے والی جب کہی نہ کہتی نہیں

۱۶۱

<p>             شام ہی ہو تو گر غیر طرب چاہ نہیں              غیر ریختنایت خانہ سب چاہ نہیں              بوسہ گن گنکی ہی آخر وہ برہم ہوئی              کچھ ہل بیٹھا ہوں محرومی پر اپنی وندوں           </p>	<p>             مثل و شور و محفل ہیچ و تاب چاہ نہیں              یوں ملا نا خاک میں جس شایب چاہ نہیں              میں نے کہتا تھا کہ فی الحسب چاہ نہیں              و کیا کہ ہنسنا مجھی جام شراب چاہ نہیں           </p>
---	--

ایکدن سواکری گامست لکانا آدکا درد ہون ہر حال میں تباہ نہیں کا حال	اضطراب اتنا دل خانہ خراب چہ نہیں مجا کو کیا ای آسمان گر انقلاب چہ نہیں
۱۶۹	رات کو دو دو پہر اور جای کی تسلیہ دیکھنا دوان عشق چشتر خواب چہ نہیں
یون یچانا شمع کو بیکسیان چہ نہیں خوشین بیکانی ہر شمع کو ہنگام عاشق تو کو گالیان بیا بھک پیربان ہو چکی شام جوانی صبح غفلت تا کجا پہول دن بہر یون حضور بلبل مضطر نہ تو	مرثون کا دل جلا نا آسمان چہ نہیں چوڑ جانا تن کو ای عمر روان چہ نہیں دلین کمنایہ گمان ہی گمان چہ نہیں اس قدر ای پیخیر خواب گران چہ نہیں دل دکھانا ہر گھڑی ہی باغبان چہ نہیں
۱۷۰	روئی کا تسلیہ اکدن بلبل ایان کو بھی دیکھ نہ نظارہ روی بتان چہ نہیں
حسن دل فروز کا دوا نہ ہون میکشتے ہی میری ہستی کی دلیل میں کسی گل کا نہ کوئی گل مرا جب تک میں ہوں ہی شہرت ہی بوسے کیونکہ لون دہان یار کے مر کی بھی چوٹی نہ ساتی کی قدم ہر جگہ قسمت جلاتی ہی مجھے چپکے چپکے چاہیے ماتم مرا	شعر و گوشتے ہوین دانہ ہون اک ادای لغزش ستانہ ہون اس چمن میں سبزہ بیگانہ ہون آپ اپنے عمر کا افسانہ ہون موج می ہون بالیہ پیانہ ہون آج تک خاک و خیرانہ ہون شمع محفل ہون کہ شمع خانہ ہون کشتہ خاموشیہ جانانہ ہون



<p>میرے اوسکی موج و دریا کا ہی رپا          آتش نالے ہی مری نم کی طرح          مجھے کیا روشن ہو بزمِ شمع          کیا جلانے کا ہنم حشر میں          خاک میں گرد و ن ملائی کس طرح</p>	<p>ڈھونڈ ہتا پرتا ہوں کو ہنجانہ ہوں          سب میں مہوں رستے میں ہیکانہ ہوں          جلوہ سوز پر پروانہ ہوں          خو و میں سوز دل سے آتشخانہ ہوں          خبر میں مہتاب کا میں انہ ہوں</p>
<p>۱۳۱</p>	<p>کچھ نہوئے پر ہی امی تسلیم میں          اس قدر کو نہیں میں انفسانہ ہوں</p>
<p>نشیب و نثر از جہان کچھ نہیں          یہ مانا کہ نقشِ جہان کچھ نہیں          ہمیں فیروزہ جو شغیر کو          یہی کہتی ہی اہلِ عبت بسی گور          مقابل میں رنگِ رخ یار کے          کسے دم نہیں درد و غم میں سراغ</p>	<p>زمین کچھ نہیں آسمان کچھ نہیں          غنیمت ہے لیکن جہان کچھ نہیں          دور گئے یہ پیغمبران کچھ نہیں          جو سب کچھ وہاں ہی بیان کچھ نہیں          گل و لالہ وار غوان کچھ نہیں          یہی ہے تو عمرِ جوان کچھ نہیں</p>
<p>۱۳۲</p>	<p>رو لائے ہو ہنس ہنس کی تسلیم کو          یہ انداز امی صبر بان کچھ نہیں</p>
<p>وہ صورتِ بوسم کل صد چاکِ قبا میں          باور نہیں آتا پیشِ سوز و درون کا          اچانہ سہی شکِ قمر اور میں لاکھوں          صیاد کے ہم خوف ہیں بلبلِ تصویر</p>	<p>ہر وقت ہم غمِ غم میں وقتِ حیات میں          دیکھو مری دل میں یہ پہ پہلی نہیں کیا میں          کیا زیرِ فلک آپ ہی خورشیدِ لقا میں          یعنی نہ گرفتارِ نفس ہیں نہ رہا میں</p>

چھو سکتی نہیں آبلہ پانی بھی قدم کو کیون شکوہ کیا رحم جو حیرم کو آیا کیا منزل مقصود کو پوچھیں غیب شاہک تزیب تو کرتا ہوں مگر نہ نہیں کہلتی اک برگ حنا کیا چمنستانِ جہان میں بلبل ہیں تیرے بلبل تصویرِ خوشی ق محرومی تقدیری سی اس باغِ جہان میں	کیا شل شر گر مر و راہِ فنا میں وہ خوش ہی تو ہو ہم دل مضطرب ہیں پیدا ہوئی جس وقت سی ہم آبلہ پا میں عقدی ہی نال کہتی ہی ہندِ قبا میں ایسے تو ہزاروں تری پامال جہان گل ہیں تو گل شمع شبستانِ فائز جس رنگ میں دیکھو ہر شے برگِ نوا میں
--	--

۱۵۳	خالی نہیں تسلیم بھی درد سی دم ہر کیا ہم بھی ٹوٹی ہوئی دل کی صدا ہیں	۷
-----	--	---

لاکھ مٹی ہیں مٹی کی صورت نہیں اونکی کوچی سی جنازہ نہیں بٹا گیا ہی خیر پر جاسیے پر کیا مار ہو گا نقصان جلوہ مہر کی کیا بات ہی لیکن ای چرخ کیون جلاتا ہی فلک غیر کی خاطر اتنا اوسکی آتی ہی چلی گوری مردی اوٹھ کر	مجھے وہ آملیں ایسے مری قہر نہیں چارہ گر دیکھا دل میں کوئی حسرت نہیں آپ سب کچھ سی لیکن مری قہر نہیں جس سے دل خاک میں بلجائی صورت نہیں میں مانی میں چراغ سر تربت تو نہیں دیکھنا ہمت دم بار قیامت تو نہیں
---	---

۱۵۴	رنگ کی شہر عد و خاک کھی گات سلیم علم سب کچھ سی میری ہی طہیت تو نہیں	۱۴
-----	--	----

قول کی سچی چٹ منہ سی کہا کیونکر نہیں اپنی سی بگیا نہ ہوں نا آشنا کی سطی	ایک بوسہ ہی چکی ہیں و سر کیونکر نہیں طعنہ تشنہ مجھ کو میری اقر با کیونکر نہیں
--	--

<p>ہوش کیوں بڑتی نہ لاتی بوی کیس تو اگر          او کا احسان ستم ہی وجہ شادی مرگ ہی          کہ کیا ہی مسجد م آنی کو وہ غور شیدر          ساتھ بارش کی ہوا کرتی ہی بجلی بھی ضرور          ہا قی اور یوں ہی او کی کونکین کے ساتھ          ہم صبر صبر سے وہ لذت فرشتہ کلام دل          سنگ کعبہ جاتی ہیں ہر مہینہ اہل شرف          لکھ دیا ہی کی اپنی جوش میں سوز جگر          کینچنا او شمع کی صورت ابھی کام تھا          مرگ پر موقوف ہی تھی بعض عشق کے          نوجوانی جوش ہی وصل کی شب بٹکے          سنتی ہیں ہوائی عاشق خوشنوعی ہڑ          کیا عجیب نزع میں دو عالم ہیں          حشر کا دن ہی خدایانیکہ بد اعمال کے</p>	<p>تجھ کو ہم الزام ای باوجود کیا نکندین          ہنس کے میری خیم تن مجھ کو رو لایوں نکندین          لوگ شب بہرینی کی مجھ کو دے لایوں نکندین          دیکھ کر گریں مجھی وہ مسکرا کیوں نکندین          رشک سے ہم جان ای دوزخ کا کیوں نکندین          بیشتر کیوں نہ ناگیں بار لایوں نکندین          آستان کو تیری بوسہ پار کیا نکندین          آگ میں نہ پڑے کی نامی کو جلا کیوں نکندین          داد صنعت تجھ کو ہی ست قضا کیوں نکندین          زہر میری چارہ گر جان کیوں نکندین          خصیت پڑ کی بند قبا کیوں نکندین          شہر تیرا کی ہم جا بجا کیوں نکندین          ساتھ میلہ تون کی آشنا کیوں نکندین          سامنی تیری گواہی ست یا کیوں نکندین</p>
--	---

<p>صفحہ ہستی پرانی سیلہ میں بیکار ہوں          حریف باطل کہ طیر مجھ کو مٹا کیوں نکندین</p>	<p>قاصد لہار و لب لبا کسکو کہوں          کی کیا دل کون انجی دھنا کسکو کہوں          یہ رنگی عشق کی ہی سند و فون کیا ہیں          کون ہی میرا پیغام دے گا کسکو کہوں          اس جگہ اک میں تون یا تو تیرا کسکو کہوں          خون لکسکو کہوں نگاہ خنا کسکو کہوں</p>
--	---

<p>خضر دلیک کو سبھوں پہنا کسکو کہوں انہیں ہی میں ساکتا ہوا کسکو کہوں دیدہ و دل و نون سپا کہیں ہر کسکو کہوں فکر ہی نازک ادا کنگوں قبا کسکو کہوں آفرین کسکو کہوں میں مر جبا کسکو کہوں بیتروت ہو فنا آشتا کسکو کہوں</p>	<p>پیر جی ہوں یا گرجی و نون لاشت میں ایک ہر عین بالمقابر ایک ہر عین بصرم عشق کی سب آفتین انکی بولت میں نازکی کا تھکو دعوی گل کو رنگینی یہ ناز یار کی لانی میں جذب و شوق و نون شہر یک قہر بان و لدا تر شفق گر میں سبھوں کو</p>
<p>تو ہی بتلائے ہوئے علیہ تسلیہ میں شائع روز جزا شکار کسکو کہوں</p>	<p>۱۶۵</p>
<p>نام لون کس میں فنا کسکو کہوں ہنگامہ الین غیر تم پر اور میں کیا کہوں ان نصیبو کسی شی کی تمنا کیا کہوں وہ میں شہت جنون کو وہ میں دیا کہوں میں شہت میں جی میں تمنا کیا کہوں پنہ دار غ جگر کو پنہ سپنا کہوں مثل گس گس تک سرست میں کیا کہوں چاہتی ہو عالم ویا میں ہی کیا کہوں سو گئی پچھلے پھر تقدیر اسکو کیا کہوں خاک میں اگر چہ چون و خاک ہی کیا کہوں اور کیا تسلیہ نظم شاعری میں کیا کہوں</p>	<p>خاک میں بلکہ گلہ آئی سماں کسکا کہوں عشق کی غیرت سی یہ کیونکر گوارا ہو سکے چاہی سب کچھ مگر ای دوستو اتنی شہم حال اپنی جو دم بہر و نون میں نصیب توئی تو نا کامیوں ہی اپنا دل بہلا لیا دروہی وی بوی احست جلد لاسا قی شراب پہول ہی خسا کا اکدن بوسہ دیجئے چھیڑتی ہو خواب میں اگر فسانہ ہجر کا شبک تہا دن بہر کا وعدہ پھر وقت سحر یہ کشتی ایکی میں مجھی کیونکر ہو سکے صاف بندش چھی ہے شہر پاک</p>

<p>آج ای خدنگ غمزدہ قاتل اہر کہاں          پہر ہم کہاں جواب کہاں نامہ پر کہاں          لیکن وہ حوصلہ وہ شکیبِ نظر کہاں          شامِ شبِ یاد ہوئی گو سحر کہاں          جائی گی ہم سے اور کی نسیمِ سحر کہاں          سامان اگر بلا ہی تو امیدِ سر کہاں</p>	<p>یاد آگیا تھی دل خستہ جگر کہاں          انہاسِ چپ کر شکستِ انتظار ہے          مانا کہ محسنِ باری سے لبریز ہی جان          موت آگئی پہونچ کے دریا پر بھی          شہر و گناہی لیتی ہیں اس گلِ کچھ پتا          مانند شیشہ رونق محفل ہوئی تو کیا</p>
---	--

۱۷۸	<p>ہر وقت یار تھارکِ جان ہی قریب          تسلیم تو خیر رب پہر عمرِ بہر کہاں</p>	۱۷۹
-----	---	-----

<p>یادگارِ ہستی ہو ہو ہم رہ سکتی نہیں          ایک عالم پر بسر کرتی ہیں آسمان          وادیِ قسمت و نکی جو آشوبِ دُہر میں          بختِ عاشقِ شامِ غم زلفِ نکو تیری کیا کہوں          حضرتِ اعظم دکھائیں نہ اہر و نکو سبز باغ          آہلی پڑتی نہیں کہ جس تجویِ یار میں</p>	<p>صورتِ عمر و روانِ نقشِ قدم رکھتی نہیں          صورتِ یاد و وہنتِ پیشِ قدم رکھتی نہیں          لذتِ تکلیفِ غم و فودِ ستم رکھتی نہیں          گو سید و نون میں لیکن پیچ و خم کرتی نہیں          ہم دماغِ بویِ گلہا می ام رکھتی نہیں          کس گڑھی پا پی طلب میں ہم رکھتی نہیں</p>
---	---

۱۸۰	<p>کس قدر تسلیمِ ہستی پہ ہیں بولی ہوئی          وقتِ آخر ہی مگر فکرِ عدم رکھتے نہیں</p>	۱۸۱
-----	---	-----

<p>دیکھا کہ شبِ لبِ شیشِ پروانہ لگن کی توڑ میں          کتنی ہیں بیٹی جوئی ساغرِ کاسِ سرستِ ہم          اہلِ فن کا وجہ پہلی ہوگا اب تو ہر طرف</p>	<p>کیسا کیسا شمعِ روئی انجمن کے دور میں          دو کیسا سا قیجِ حیاں شکن کے دور میں          چھانتی ہیں خاکِ سب چرخِ کھنک کے دور میں</p>
---	---

<p>وای غفلت کینی آیا وہ ظالم کس کٹری  نام اور اوٹھ گئی مثل نکلین ہم رو سیاہ  عہدِ عارض میں گل تر خاک پای کا فروغ  نہد و تقویٰ پکا اسی شیخ اگر زندہ ہیں ہم  ہوں وہ دیوانہ کہ میرا ذکر ہوتا تھا مدام  اوج کیسا ابتوای ہمد غنیمت چاہی  کر رہی ہی چھپے بلبل گل تر کونہ توڑ  عہدِ غربت مصیبت کا گلہ کرنا عیث</p>	<p>جب لپٹا مجھ کو یاروں کفن کچھ دور میں  رگہ ہی اس غمِ چرخ کمن کی دور میں  قد سنبھل کیا ہی لپٹا کچھ دور میں  دیکھ لیں کچھ ساقی تو بیشکن کی دور میں  تعمد میں نا توان میں کمن کی دور میں  آبرو رہ جای گرجی کمن کچھ دور میں  دم لی ای کلچیں بہار آج دور میں  چین کیا حاصل تھا یا ان طبع دور میں</p>
---	---

۱۷۵	<p>ذوق ہی مجبور ہیں سلیم ورنہ فحش ہے  کولنا ہمو زبان اہل سخن کے دور میں</p>	۱۷۶
-----	---	-----

<p>میں اہل صفا ہی جن تو کیا ہوں  کیا مجھ کو فلک کرے گا پامال  اس بزمِ جہان میں صورتِ شمع  نکلت ہوں مگر چہ من ہی چہٹ  ہوں آہ دل حنین جہان میں  میں کیا کہوں لطفِ سیر عالم  ہر حال میں طہر سچ میں بیا ک  برہم کہے آپ سی کہے شاد  حالِ دل گم شدہ ہوں کہتا</p>	<p>آئینے کی طرح خود نہا ہوں  سبزہ لب باغمِ شیش کا ہوں  غیروں کی لمبی میں جل بچھا ہوں  بر باد میں صورتِ صبا ہوں  یعنے میں کال انار سا ہوں  ہوں خواب میں خواب دیکھتا ہوں  گویا تھوے دل کا حوصلا ہوں  شاید اپنا میں خود گلا ہوں  افسانہ طہر از آشنا ہوں</p>
--	--

<p>چاہوں مجھے جس قدر میں چاہوں تم تو کرو ترک میں نہ ہوں</p>	<p>کم حوصلہ شوق دل نہیں ہے کیونکہ شرط وفا سے کا ہی نام</p>
<p>۹</p>	<p>افسانہ دوستے ہوں تسلیم وشمن کا مگر سنا ہوا ہوں</p>
<p>لب خاموش مدعا ہوں میں صورتِ نالہ ورا ہوں میں دم نکلنے سی خوش ہوا ہوں میں مثل سننے درد آشنا ہوں میں اپنے ہستے پہ ملتیں ہا ہوں میں اب تو در پر ترے پڑا ہوں میں بوی گل کی طرح ہوا ہوں میں باعثِ تہمت فنا ہوں میں</p>	<p>سببِ شرم التجا ہوں میں گہر چٹا ابتدائی ہستی سے پیری ہی آرزو تھا کیا یہ ہے جوز فغان اور مہم سے کیا نکلے صورتِ زخم ہوں شگفتہ مزاج اوٹہ رہوں گا اجل جبائی گی میرے ہستے عدم سی بدتر ہے ہو گے بدنام چوکے مرگ سے</p>
<p>۱۳</p>	<p>بی حقیقت سجان ای تسلیم مظہرِ قدرتِ خدا ہوں میں</p>
<p>چاہتا ہوں ایک ولایتِ مکان پیدا کرو میں میں شمعِ حرمین بھی آسمان پیدا کرو لال ہو کر غم کی صورت زبان پیدا کرو گلشنِ جنت میں بھی رختِ زان پیدا کرو طوائفِ مطلقہ بختِ بستان پیدا کرو</p>	<p>فکر ہی شوقِ کمر عشقِ زبان پیدا کرو طبعِ عالی سی اگر اوجِ بیان پیدا کرو سونرِ دل اس زہم میں فسانہ بکھاتا نہیں ہوں میں لیسوختہ تاثیر آوگر م سے پوچھتی ہیں نغمِ عینِ ہ حالِ شوقِ کمر</p>

<p>تاول مسک نمونہ طلبتے بدکمان مختلف ہی چند ساعت صحبت منکرگیر پاؤں کہتی ہیں تھی کوچی میں اگر ضعف سے وہ حریریں ستارچ قہون گریم سو پر عرق عارض ہی وں نسبت اگر ایسا خوش ہوں میکش خدمت اسجاو عالم ہوا کر اب ہی تم آؤ تو میں لکھوں میں ہر اک نظر</p>	<p>زخم کا منہ تیر کی کچھ نہ بان پیدا کرو عاریت شمع لحد سی گر میان پیدا کرو تو گرا دی اور میں خواب گراں پیدا کرو کلاکے مانند باہم دوزبان پیدا کرو چشمہ خوشید میں آب بان پیدا کرو سب سے پہلی میفرشی کی کان پیدا کرو دھونڈ کر توڑی جان نا توں پیدا کرو</p>
---	---

<p>۱۸۳</p> <p>چاہی ہی استاد کا طرزیان پیدا کرو</p>	<p>میں ہوں ای تسلیم شا کر نسیم دہلوی</p>
--	--

<p>غیر مکرمل فضل باہی غیر کو سے یار میں بلبلین آں دہ نہ یاد ہیں گلزار میں کچھ مقرر آج ہی احسان قاتل میں فریب میں سبب سے واسطہ کیوں پہنکتے ہو توڑ کر شور رسوائی ہوا میرا تماشا کا خلق چکی ہی آتش مزاجی از دو خام غم سی گو مگو تھا جسے ایسا ہی کوی عشق کا مر گیا میں بیکر نہ وقت میں شکل ماہ نو تم نہ بگڑو تابش خورشید محشر کیوں نہ دوست کیا دشمن نہ بھی مجھ کو نہی دل میں جگہ</p>	<p>سبز و بیگانہ ہم رکھتی نہیں گلزار میں حشر بر پا ہو رہا ہی کو چہ منقار میں خندہ دزدیدہ ہی پہناں سبب فار میں کیا گل امید عاشق ہی گلی کی ہار میں دفن کی پڑاگی قاتل فی فی بازار میں جل رہا ہی اپنی گرے بازار میں چمک افسانہ مجھوں بان خار میں جنشیر بروہناں نہی مغرب تلوار میں میں نہ آؤں گاتھاری سایہ دیوار میں تھا وہ کب نہ جو نہ آیا خاطر اغیار میں</p>
--	--



۱	کہہ دیا تے لیکھ کیا باجوئے وقت ہے بہار تے مین گل گر بیان ہر طرف گلزار مین	۱۸۴
پہول کسی پارہا خلکی دی اس مین مین مسنہ چپائی ہم کفن ہی آج نکات فن مین مین آپ مین مین ایجنون جینک اپ مین مین مین دست پاچھن ناتھ جان و دل شیون مین مین آر دی دست مین سکون د اٹھن مین مین سوطح آفتن باقی ابھی فن مین مین چند طفل اشک خوابیدہ مین مین مین چاک لاکھون ریت سٹ مین مین مین	<p>داغ داغ ای گل تے فرقت ہی گل گشت مین مین بعد دوز اس قدر شرم گندگاری بر ہے نکست گل مین مین پورگی ہی کھمخاف شکریہ ہم صیبت کوئی خالی نہیں اونکو ہی اپنی تمنایان و صلت غین شویش محشر سوال گور تکلیف فشار نہر جابی بقیاری کیون ہلاتی ہی جگر عصمت یونگی دست جنون ہی پوچھ</p>	<p>داغ داغ ای گل تے فرقت ہی گل گشت مین مین بعد دوز اس قدر شرم گندگاری بر ہے نکست گل مین مین پورگی ہی کھمخاف شکریہ ہم صیبت کوئی خالی نہیں اونکو ہی اپنی تمنایان و صلت غین شویش محشر سوال گور تکلیف فشار نہر جابی بقیاری کیون ہلاتی ہی جگر عصمت یونگی دست جنون ہی پوچھ</p>
۱	ایک فتری مین کیا بظن عدوسی بیاکو آپ ہی استاد ای تسلیم اپنی فن مین مین	۱۸۵
برسون کیا کیوں ہی شوخ تری ہم نکمین دھوتی ہی کس بچاب کی شبہ ہم نکمین برگن کین شک چراغ شب ہم نکمین آج تو چار ہون او فتنہ عالم نکمین جو ہر تیغ کی دیکھن نہیں ہم نکمین کرتی مین کشتہ بیداد کا ہم نکمین پہر گنن محبت جل دیکھ کی ہم نکمین	<p>ایک دن ہی نہ لیشوق مین باہم نکمین غیب سی ہوتی ہی بیمار ازل کی سخت اشک خوں نے کیا سرخ برکشہ سرکوز انوسا وٹھا واصل مین پڑھ کیا دہر مین بہتی مین نرینہ ہمیشہ غم دیکھ ہو چہ نہیں جنبش مرگان قاتل غیر کیا دوست ہی ہوتا نہیں کل شریک</p>	<p>ایک دن ہی نہ لیشوق مین باہم نکمین غیب سی ہوتی ہی بیمار ازل کی سخت اشک خوں نے کیا سرخ برکشہ سرکوز انوسا وٹھا واصل مین پڑھ کیا دہر مین بہتی مین نرینہ ہمیشہ غم دیکھ ہو چہ نہیں جنبش مرگان قاتل غیر کیا دوست ہی ہوتا نہیں کل شریک</p>

پست اعلیٰ نہیں ہوتا کہی جہنمیت	اونچی ہیں عشق و قدم سی قد آدم آگہین
۱۸۶	پاکدانی جانان سی ہون کی یان تسلیم اشک اگر حضرت علی سی ہیں تو مریم آگہین
<p>آؤ باہم شوق داران دیکھ لیں ہجر قاتل میں لہو کھائے گا جوش رہ بجائے آرزو سے چارہ گر جی میں آتا ہی کہ اکدن مر کی ہم سخت جانے آج کہتی ہی سے ہو نہ جن کو صبح محشر کا یقین کرتے ہیں فیرو حرم کو ہم سلام النفات جو شش و شست پہرمان گراؤ نہیں ہی خوف عرض آرزو رو بروی دخت رز بٹلا کے آج دلفکاری کے سوا ہونا ہی کیا</p>	<p>تم ہمیں ہم تم کو ایجان دیکھ لیں کیا ہلال عیب دربان دیکھ لیں لذت تکلیف درمان دیکھ لیں ہمت دوش عزیزان دیکھ لیں جو ہر شمشیر عریان دیکھ لیں وہ مرا چاک گریبان دیکھ لیں دیکھ لیں گبر و مسلمان دیکھ لیں ہو سکی جب تک بیابان دیکھ لیں دور سی حال پریشان دیکھ لیں جی میں ہی راہد کا ایمان دیکھ لیں کاوش برکتہ مرگان دیکھ لیں</p>
۱۸۷	بھاگتا ہے پہاڑ و ہر تسلیم تو کیا قیامت ہو جو دربان دیکھ لیں
<p>سچو داز میں آگہین کی شاق ہیں عشق کیسے میں کوئی نہ وہی جا خال کا ہٹ گیا جی سیر گلشن بقیہ سن کا ہوا</p>	<p>دیکھنی میں جنت ہر خج بی مر بک طاق ہیں زیر افعی کی لپی ہم سائل تریاق ہیں رسیم راحت ہو چکی حکایت کے شاق ہیں</p>

<p>آبِ حیاتِ کریمین چہ پہری قاتل کیوں بنی دونوں آخر انتہائی صفت تنگ آگے</p>	<p>تشہ آبِ دمِ خنجر تری عشاق ہیں بارہی زنجیر ہکو ہم جنوں کو شاق ہیں</p>
<p>۱۷۵</p>	<p>۲۶</p>
<p>ملا پر طاہر محبت چشمانِ یار میں نہند آتی تھی نہ کل جہنمیں آغوشِ یار میں آنسو نہیں ہیں دیدہ مخمورِ یار میں ما صبح خطا سعاتِ سنیں کیا بہار میں باغِ جہان میں دیدہ نرگس کی قطرِ حسے چھائی نہیں ہیں باغِ جگر پر کدو تین دیگی حساب کیا دمِ محشر کہ عمر ہر لڑو عدم میں شہرِ خموشانِ جوں گیا نورِ جنوں میں ضلعتِ رسوا کیا مجھے عاشقوں میں مجھ کو شیخِ دعا کی نہیں مجال اگر دُشمنِ دشتِ سی کیا مطننِ بہون احسانِ عافیت ہو کسی اور پر کہ میں پاؤں نہیں گمان بھی گنجائشِ کلام باغِ جہان میں ایک سی گزری نگاہِ و کیا کیا خیالِ حسرتِ دیدارِ قیسِ سا</p>	<p>مجھ کو ہوا چھلا وہ ہرن کی شکا میں وہ آج سو رہی ہیں اکیلی مزار میں نرگس کے پھول ہیں گلِ تر کی کٹا میں ہم اختیار میں ہیں نہ ال اختیار میں گذری ہمیشہ اسی گلِ تر انتظار میں پہنان ہی آفتابِ حجابِ غبار میں آئے نہ آبِ ہم کہی اپنی شمار میں ای مرگ رہ پڑی اسی جڑی یار میں اوجھی ہوئی ہیں ہاتھ گریبان کی تل میں تو دخل می مشیتِ پروردگار میں ہم دم لگا ہی جی خلشِ توکِ خار میں راضی ہوں ہی فلکِ ستم روزگار میں کیا کیا بڑا ہنسی تشریفِ انحصار میں سو کہی نہ ہم خزان میں بھولی بہار میں چپ چپ کیا ہی تو کیلی غبار میں</p>

<p>چکار با ہی شوق ال دلی کدورتین  دلیر ہی او کی ڈرسی نہیں جبر کج حال  شام وصال ہی کبھی سچ فراق یا  مرکز ہی انقلاب کی صدی جو یاد تھی  عالم کی ہی خبر مگر اپنی نہیں خبر  بہولی نہ جسلو ہائی تبسم تمام عمر  مرکز ہی پایاں جہان میں کھار  تسکین دل کو بوسطی رو رو کی غمیں دل  ہی یا رجب نہانی گیا میں ہوا شہید  کئی ل نی دوستی پڑی نہج و بلا میں جان</p>	<p>مصرعہ آئینہ ہی جلالی غبار میں  اتنا ہی غمت یا زمین اختیار میں  کتنی ہی سرگردش لیل و نہار میں  پہلو بدل سکی نہ کہی ہم ہزار میں  غفلت بہری ہوئی ہی ل اشیا پڑو  کاٹی شب حیات فروغ شرار میں  وی قبر کو فلک نی زمین بگزار میں  بلبل کے کیا رنگا ہی قفس کو بہار میں  ہر سوچ مثل تیغ چلے جو یار میں  می بی کسی نی سست کی ہی خار میں</p>
<p>تسلیم فلسفی موم وزن میں سبذلت  مانند حرف و وصل نہیں اعتبار میں</p>	
۱۸۹	روایت واو
<p>کیجی ایسا جہان پیدا جہان کی نہو  رومی حسرت پر او کی جو کہ وصل پرینہ  کی تمنا مرگ کی تو ہی ہوا ظالم خفا  احتیاط راز خاموشی یہاں تک جا ہی  سبزہ گل کی نہیں لائے مرافش مزار  کس تھی رسی ہر جان کی تو دل تلاشر</p>	<p>قرۃ اختر زمین کو آسمان کوئی نہو  سیکڑوں مان گستا ہو بیان کوئی نہو  ہای ایسا ہی جہان میں گمان کوئی نہو  بیزبانی کی سوا ہمدستان کوئی نہو  پردہ پوش تربت بیچارگان کوئی نہو  خاص جگہ کا دونوں عالم میں کان کوئی نہو</p>

۱۸۰	تو ہی بتلا کیا کریں یہ سیم سیم جس میں سبب و ہون و رکشہ ان کوئی نہو	۱
۱۹۱	تسلیم کیا جگہ دل حسرت دہیں دو اب نہ نکسین ہا ستم روزگار تو	۱
۱۹۲	کہ نہ دیر جان میں جان ہی کی چلو بنا و عشق کو را و طلب میں خضر اپنا یہاں یہ شیب و شمس لڑا کر ہی	۱
۱۹۳	یہاں کمان خطر ہی قدم بڑھائی چلو یہ غول ہولی ہی جس راہ پر لگائی چلو خدا کی واپسی اٹھنا نہ منہ اٹھائی چلو	۱

<p>شکستہ پاہوں کہیں نہ سہی رہ جاؤں  ہمیشہ ملکِ عدم کی بنی رہ ہوسفری  ابھی تو خوشنِ عمل کا زمانہ باقی ہے  اوہراو وہر کہیں بہر کر تزارہ جانہ پڑی  حیا کی پڑی کی دن بن کچا دہر پھوٹا ہن</p>	<p>مجھی بھی ہلا نہ ڈرا دوسٹو گھائی چلو  اوو ہری لپٹی کو پکیٹ باجرب آئی چلو  وٹان کی بگڑی ہوئی کچھہ سیدیں بنائی چلو  سمندرِ عمرِ روان کو ڈرا دپاسے چلو  ابھی تو مجھی مری جان نہ منہ چھپائی چلو</p>
<p>۱۹۲</p>	<p>عدم میں ترسو کی درو جگر کو اسی سلیم  جو ہو سکی کوئی سینے پتیر کھائی چلو</p>
<p>پانی سہی سید وار آرام کا دم بہر نہو  روک دستِ بیت کو قابلیت گر نہو  بھڑستی میں گھر کی طرح وہ بنی نہو  میں ہی نہنگِ جل ہوں پیرِ مینہ نکست  سیری دم تک چا رہو شورِ جنوں کی ہنم  جای خندہ شورِ بیتابی کی آجاتی ہی  دیکھ کر ہر یو یان کیوں ہی مگر آسمان  عیشِ عشقِ حشرِ عیاض ہی تھکتا کل گئے  سامنی تیری تر پتا ہی یہ کیا سیما سیا  تا تو ان کیوں ناوٹھا تا ہی مجھی نشو  قابلیتِ سہی کسبِ مہ کیو سہی  حشرِ سہا کر ہلائی کیوں خدِ مہ ناز</p>	<p>خانہ آئینہ میں عیان ہکند نہو  حشر تک صقل سی بیتا دیدہ جو ہر نہو  عین طبعِ خان میں سرشتہ بھی امن تر نہو  مان لی قاتل اگر راضی کہی خنجر نہو  میں جن جسدِ جان میں نقتہ محشر نہو  ہای مجسا ہی کوئی فریاد کا غوگر نہو  خانہ ویرانی ہی ہی آبادیہ گر نہو  نامرادی کی میں جھٹتی یہ مری کیونکر نہو  دیکھنا ای ہیو خامیرِ دل مضطرب نہو  خارِ راہِ اہل محشر یہ ترن لاغر نہو  آبشِ خورشید سی یا قوت ہر تہ نہو  دیکھنا ازیرِ قدم میلِ دل مضطرب نہو</p>

۵	<p>خاک نکلی شعر تر تیلیہ تکب روبرو می تہوشیدہ نہوساتی نہوسا غرنہو</p>	۱۹۱۳
<p>لاسمان کو غوغا دیتی ہیں مکان لکھنؤ کیا کرینگی لیکھی جنت ساکنان لکھنؤ لکھنؤ ہی روح مہری ہیں جن جان لکھنؤ اب تو ای و اعظا سنا چہہ استان لکھنؤ رشتہ ج آب کوثر ہی زبان لکھنؤ کیا دین لکھنؤ کیا آسمان لکھنؤ گلشنان ہو کر چین میں تر زبان لکھنؤ</p>	<p>امج پہی بی نشان ہو کر ہی شان لکھنؤ و اعظا رنگین بیان انکو و کمال اسیر باغ جیتی جی کیو کر جدائی میری اسکی ہو ستے ستے خلد کی تعریف جی گلبز کیا یہ لطافت ہو کلام غیر کو کیو کر نصیب دو تو عالم اسکی لگے رنگ میں پاتھن نکدت براد کی صدوائے یں بلبل کی ہوتہ</p>	
۷	<p>گر ہی گردش ہی ای تیلیہ میں بجے اور بہن دو چار دن ہم مہیں ان لکھنؤ</p>	۱۹۱۳
<p>چپ ہو نہیں تو کہیں شوک چا کیوں ہو لب خاموش یہ تصور کیا ہو کیوں ہو وہ کسی لب جان بخش پر تکیوں ہو ایسی پہنانشدنی زخم کا چار کیوں ہو اک نیا فتنہ گلی کو چہی میں پر کیوں ہو بولی عاشق کوئی نہ طرح کسی کیوں ہو</p>	<p>ضبط فرما دے قابو ہو تو غوغا کیوں ہو نہ سہی پیار کی باتیں عجیب گلی ہی جو اس قدر جینے کی ہول میں تنہا جسکے جسکے تقدیر میں صحت نہو ہر نہ کہہی گر قیامت کے نہ چال چلو شوخی سی جب کا انوسہ کسی فی مری بیتابی کو</p>	
	<p>گر ہی تیلیہ نہ کنگتے محفل میں وز تازہ ہوا ری غمبار کا چہر چا کیوں ہو</p>	

<p>چاہتا ہوں جن کا مقبول میں شامل نہو          رہ تو رو وادی مقصد تھی ہم ہی تو          ہی فریب طبیب یا بس عالم اسباب تک          کروٹیں جیاد و زبرد آسم سکتی نہیں          کیا کروں میں باد و مینا صحرای شمشیر جا          تیز رفتار ہوں ہی ناحق ہی خیال ہر ہی          فتح سی پہلی ہی انداز طپیدن تھا          ویکٹر لیلیٰ فی غم تیز رفتاری کہا          سی ماہون میں گریبان چاک فی کج</p>	<p>پہر دو مجھ کو مراد ل کر کسی قابل نہو          اس قدر نا آشنا ہی دوری منزل نہو          چاہی ہی بحر فنا کا خشک لب حاصل نہو          ہم سیران بلاسی اس قدر غافل نہو          تو ہی جب تک تم میں ای و فوج محفل نہو          ای شہر لہ فتنائیں تو مر شامل نہو          دل جسی سمجھی میں پرواز دم بسمل نہو          ساربان کرتا ہی کیا جنون پس محل نہو          کام ہی کرتا ہوں جس کا کوئی حاصل نہو</p>
--	---

۱۹۶	<p>ہی دعا تسلیم اتنی عالم العالم سے          اپنا دیوان آشنائی دیدہ جاہل نہو</p>	۷
-----	--	---

<p>ساتہ رونی کی جوتی حشر کا مل مجھ کو          وہ جہاد و شہادت کی نہیں بنیں گے          کام کیا خانہ زندان ہی مجھی تھا لیکن          کیا عجب حشر یہ خوف ہو ملتا اوسکا          فرصت ید نہیں ہی شہر شمع کی طرح          کس قدر میں ہوں خوش ہوں کہ ہر ترانہ</p>	<p>ہو گیا سلسلہ اشک سلاسل مجھ کو          کچھ سلاویتا ہی فساد بسمل مجھ کو          پاؤں پر پڑ کی لی آئی ہی سلاسل مجھ کو          نا اسیدی نگر اتنا ابھی سیدل مجھ کو          پہو کی دیتی ہی تری گری محفل مجھ کو          بدلی تووی کی بٹھاتا ہی مقابل مجھ کو</p>
---	--

۱۹۷	<p>عہد پیری میں کمان یاوڑا اسی تسلیم          کرو یا خواب ہم سج فی غافل مجھ کو</p>	۱۹
-----	--	----



<p>             ویکتی ہین مری کا تاشا آئشو              دیدہ جو ہر خنجر میں بند کیا آئشو              ملکیا خاک میں جو آنکھ میں ٹپکا آئشو              کاش ہوتی تری ملنی کی تمنا آئشو              کیو تو حبیب مرکا ہی نہیں کتا آئشو              حشر دیدہ ہی آنکھوں میں ہی یا آئشو              گر کی نظر نہ تھی تھی نہ رہی سوا آئشو              عمر بہر سائہ رہی باد یہ پیا آئشو              ریزدان ہر تری آنکھ میں ہی گویا آئشو              ویکہ کر آنکھ میں ہر لائی مسحا آئشو              دہور ہی ہین مری تقدیر کا لکھا آئشو              خوف آتا ہی کہین از نہ افتنا آئشو              آنکھ میں کرتی ہین و فی کا قاضا آئشو           </p>	<p>             نزع میں آنکھ میں نکلی نہیں ہیا آئشو              رحم کا لوت نہیں اہل جفا کی لین              گم نہیں مرگ سنی نہیا میں وطن کا پٹنا              ایک دم ہی اہل مضطرب میں رہتی دیتا              حالت گر نہ سپیم جو وہ پوچھی قاصد              شب تہائی میں لیجان ہی کس تھی              ضبط کر یہی نہا مرتے ہی انگیا آئشو              ہر قدم پر خلع رخا رسی و فی گذرے              کس کیاروی ہی حال اہل پر غم میرا              مخلص شوق سہی حال کو پونچھا آخر              سبیل کہ یہ نہیں چین چین تک آئی              طفل نادان ہی حقیقت نہ کہتی کل ہے              ضبط کا بنگ میں کون جی ہی ہر آتا           </p>
<p>             ہونہ عنناک گیا سوسی چین جب سلیم              قطرہ شہباز شاداب کو سمجھا آئشو           </p>	<p>             ۱۹۵           </p>
<p>             موج پہچان فی دیاسانپ کا دھوکا بھگوا              کسفر ہی نہیں لب لب میں آنا بھگوا              تیرے لیے اوٹھا ویکہ کی شعلہ بھگوا              نکلت گل فی عبث باغیں چیر بھگوا           </p>	<p>             باد و زلف جو آئی لب وریا بھگوا              اتوا فی ہی کسان آبد و شد کی طاق              یہ بھی شوکت کسان کند و نشہ بین              بد کمانی دل بیل سنی کھنی ہی محال           </p>

<p>غفلت کینہ جو انی سی یہ بیوٹی ہی دیکھ کر دیر میں ہر تہ مجھی سمجھا زاہد</p>	<p>موت پہ آئی تو ہو خواب کا وہ کاجو دل غم سجدہ ہی کیا اور نہ ہی پرو مجھ کو</p>
<p>۱۹۹</p> <p>کھائی جا تا ہی خیال غم عینی مجھ کو</p>	<p>خاک نیامین ہوں چین میں ہر تسلیم</p>
<p>شبِ سال میں جامِ شراب کہ نہو پیشِ نامی گمان ہی سکوت سہی پی خدا کی واسطی زہد نہ مجھ کو اب بگا کیا تھا شام کا وعدہ نہ آئی تم اب تک ملاوی یار سی ای آسمان کہ جیتی جی شریکِ صحبت تو بہ شکون ہی اوسانی</p>	<p>وہ آفتاب تو ہی ماہتاب ہو کہ نہو او اسوالِ سعد کا جواب ہو کہ نہو بتو کی عشق میں چاہی ٹوٹ نہو بتاؤ دل کو مری اضطراب ہو کہ نہو نصیب پر ترین عہد شباب ہو کہ نہو حضورِ شہج کی ضامہ شراب ہو کہ نہو</p>
<p>۲۰۰</p> <p>میری گنہ گار دیاں بھی حساب ہو کہ نہو</p>	<p>یہی ہی کشتِ نالِ عمان بدو ای تسلیم</p>
<p>سنگداری کیا کرتی ہیں ہو غواروں کو کون دئی گا فلک بعد فنا یاروں کو آپ سٹ جائی ہر شمع کی بھی صاحب کیا ہوا وعدہ و نذر ہی اگر اسی اعظ کیا مقدری کہ پاتا ہوں ہمیشہ خندان اسیلی خوشی ہر مانوں ہوں شمشان ہوں آوارہ اگر دشت گہر میں آؤں</p>	<p>سان سینی ہی لگا لیتی ہی تلواروں کو کھائی جا تا ہی مرا غم ہی غواروں کو آہلی سینی میں تپتی ہیں جگہ غاروں کو کیا وہ دیکھی ہی ندین اپنی گنہ گاروں کو اپنی زخم نوکتری تیر کی سو فاروں کو کون ہی کامری بعد ہی پیاروں کو آسمان سر پہ گراؤ ہی مری دیواروں کو</p>

۱۷۱	بند ہو آنکھ اسی طرح بلاستے تسلیم موت ہی آئی کہیں پھر کی بیداروں کو	۱۷۲
چمن کو دیکھ لی پہرخت یار ہو کہ نہو عدو کی منگی مرا حال نہار کہتی ہیں بہت ہی شغلہ دل کو گوشہ دہن حریص و ن جان جہا ہوں ہی ہی غم مجھ کو نہ ہو غلہ دین لی چلی ہی حضرت زاد امید رست کیا دیکھی بچھٹ چمن اوا جو شرط وفا شمع کو رکرتی ہے	قفس زندہ رہا اسی ہزار ہو کہ نہو تمہاری بات کا کیا اعتبار ہو کہ نہو جنون بلاسی گریبان میں رہو کہ نہو پس فنا ستم روز کار ہو کہ نہو ہماری آپ کی صحبت برآر ہو کہ نہو ہیں نصیب فیصل بہار ہو کہ نہو تو اختیار ہی تم اشکیار ہو کہ نہو	
	حد بین جلتی ہو تم رشک سی عبت تسلیم وہ بیوفا سی عدو کا بھی یار ہو کہ نہو	
۱۷۳	روایت ہای ہوز	۱۷۴
روح و حشہ چو بہا کی جسم گاہ کی سات دل کو بہلا یا کیا مجنون سب لیلی کی سات اب سلا تا ہی مجھی تو بیوفا تر سا کی سات حضرت آدم فی جنت چو دی خوا کی سات دنی یا کیا ساتی دلنگت صہبا کی سات آج تو آیا ہوں لکھو طرح سہا کی سات نشاہت حاصل رہا جہنم کی سات	جا بجا قید تعلوت کو جو دیکھا آ کی سات شی یفت کو چنان سہی جبک کہی جب فتاری نہ تھی حال تو پہلو گرم تھا کیا کہوں میں ہی عشوق کی کیا چیز ہے آج مستی کی خوش غفلت خجالی بیک کو دیکھی آتا ہی کل کوچی ہی سہی نہیں نشاہت کامی کہو نہیں سب تکلیف ہی فاضل	

<p>یان مرغ خنده کلچ شکست کس نهین          بهرین تاهون لیکن وصل طالب نهین          یون بکرو اشک انگیز کی با بوس سے          وصل مین اسقدر نفرت رنگی سی رہا          جس حسین کو دیکتا تھی شہو جاتا ہی تو          اب کہاں چیز گریہ حسرت سر رکھتے          شب کو ہی شور و فغان دن کو سوچم کو دکا</p>	<p>چائین کیا سیر چمکی و سچ چمکی سا تہ          مین سچ پروا بنا ہوں ایک ہی چوکی سا          ہو لیا ہی آج نور و دیدہ ہی لہر کی سا          نیند تک آئی نہ چکا دوس گل عنکا کی سا          مین قہ پچتا یا عدم ہی تجا بوی دل کی سا          خندہ ہستی کیا وہ قاتل سنیا کی سا          کس نہین ہنگامہ محشر تری کشید کی سا</p>
<p>۲۰۳</p>	<p>کیا مرا تشلیک کر بی گستاہی فی دنیا          قہر تک پونچا گئی آنا بوتہ ہی آکی سا تہ</p>
<p>وی ماہی او کو خود بینی کی رغبت آئینہ          بعد مردن ہی بنا ہوں قہر مین جہریت و ش          نیک بڑیکی کوئی دیتا ہی سیکو لین جا          پارسی می نل غر و جس کا شکوہ حبش          ہون وہ مجنون کہنی کو صورت یوا          گریہ ہی چشم جو ہر کو ہوا می وی یا          زینت پوشاک سی وشن کو لو عار کا          خطا کل فی نور و صیانت کو کین گنم          کہہ دیا کیا آج سنی میری حیرانی کا حال          گریہ گری ہی تری جس آتش نکلی</p>	<p>پہر ہماری جان پر لای گا آفت آئینہ          مین ہو قصور خموشی سنگ تہ بت آئینہ          ایک ہی کہتا نہین نکلت ورت آئینہ          کیا نہین ہج کا اہی گریہ سلامت آئینہ          بن گئی چشم غزال شست شست آئینہ          روی کامیری طرح اشک است آئینہ          جزو نہر کہتا نہین پروای خلعت آئینہ          کس طرح کہتا ہی سہی گرم صحبت آئینہ          توڑا ہی کس لی ای بیسرو آئینہ          ایک دن بہ جای گپاری کی صورت آئینہ</p>

<p>تیری عالم می دل روشن کی ہی عالم میں قدر          تم قریب سے پرانکہ ڈالو حیف ہی          کیا دل روشن میں ہی دماغ کڈو جتن جگہ</p>	<p>کہ نہ ہوا حسن ہوتا چھت سیت آئینہ          دیکھتی ہیں بصورت نوجو بصورت آئینہ          خاک میں بلجای گاتیری بدولت آئینہ</p>
<p>۳۴</p>	<p>نرا نوجوان کہ چلی اصل کہی دست نگار          دیکھوئی تسلیم کیا کہتا ہی قسمت آئینہ</p>
<p>باتوں باتوں گئی ہی دوسریاں نگار کچھ          کیوں بگڑتی ہو میں نے کھوٹا ہون پتہ          کوئی تم کہا تو کیا دیکھا غصہ اس دیکھی          آؤ سن لو وقت آخر رہ بجائی آرزو          وہ نہ سنتا ہی میاں کی سمجھتا ہوں میں          ناز بدعا روں ہی اتنی بخری ہی نہیں          اس قدر نا آشنا ظالم نہ ہو غریب کی طرح</p>	<p>کچھ کہوں نہ سہی نہیں کہتا ہی کچھ          سایہ طوے نہیں ہی سایہ دیوار کچھ          کہنی تھی کاش دل کی حسرت یاد کچھ          چپکلی چپکلی کہہ رہا ہی آپ کا بیمار کچھ          میں تو کچھ کہتا ہوں کہتا ہی اغوار کچھ          اب تو کیا پر باد ہو گا ہم ہی تھی ہی کچھ          چوتھی چوتھی ہی تھی ہی کبھی قرار کچھ</p>
<p>۳۵</p>	<p>نیک بدنام نہیں وقت مکر تسلیمات          کل تمہارا نہ کہ ہوتا تھا حضور یار کچھ</p>
<p>سیرم نہ کیا نہیں قافلہ سیر کی ہا          آبرو بہت کہ گھلی ورنہ وقت احتیاج          دشت کے بہاگی کا جھون کو کہی ہوئی کاسر          دھونڈتی ہیں اسات انکھیں نظر آنا نہیں          کیا چہ پاؤں بقیاری میں جوا فشا ہو چکا</p>	<p>اہم وہ یوسف ہیں گلیا کین مفلس کے ہاتہ          پاؤں ہم کس کی شہتی جوڑتی کس کی ہاتہ          کینچن مانی نہ او کی پامی حشت اسکی ہاتہ          پر گیا یار لگم گشتہ اپنا کسکی ہاتہ          شرم از دوستی اب ہی مری مونس کے ہاتہ</p>

<p>توئی وہ محبوب کہ تصویر سی مل کر چلی          ہر دم راہی لو کی صورت شمع چہ رخ          گل کی ہوی کیوں لی کیا ہای بلبل اگر          تھی وہ سیکیش چہ شمع سہی میں جا میں          شہا وہ دل تفتہ چھو اپلو کو میری شہا کو          ملی تھی تسلیہ تہ ارنگ جہنی کا نہیں</p>	<p>شوق میں من کی تو نگہ ہون جس کے ہاتھ          لٹ بھر حق جلا یا آگہی ہم جسکی ہاتھ          جوڑ بہر پردہ پوشی ساسنی نکس کی ہاتھ          دیکھتی گذری ہمیشہ ساقی مجاہد کے ہاتھ          صورت شعل لگی جلنی لقا ہا جس کے ہاتھ          سیکہ لی برگ حنا ہی جو ہم لہا سکی ہاتھ</p>
---	---

۲۵۹	روایت یابی ختانی	۲۶۰
-----	------------------	-----

<p>میں کو کیا ایجان جو تھی جام صبا آپ          آہ و نالہ شور زنجیر جنوں سب تھی خفا          جو کہیں اعدا میری جانب سے کئی بھی          رہتی تو کیوں پیرتی ہو بعدت مل          شمع محفل تھی مری ہستی خوشی گفتگو          زلف کے گروشیان کس دن میں ایجان تمام          کم نہوتا اس لب جان بخش کا اک سرو چہ          میں تو چپ بٹھا ہوا تھا دل کا نگہ لگی          اون لبوں کی وہ برور نگیں مزاجی کیا تری          رنج ڈالا چاہتا ہی وہ دلوں میں پھر          بیزبان پیدا ہوا ہون نہ تیری غم          حضرت دل شام غم کا اس قدر ڈہرا ہی کیوں</p>	<p>شیخ کعبہ بھی نکرتا عذر تقویٰ آپ سے          کون کتا حال میری ہیکسی کا آپ سے          میں تو کچھ کتا نہیں امی دیا آپ سے          مانگتا ہی کچھ مجھ سے روم تھا آپ سے          کیا بھرتی کر لگی دل کی میں کتا آپ سے          کب ہوتی خالی جو کتا حال اپنا آپ سے          سیکھتے کر حشر تک عجب از عیسیٰ آپ سے          قصہ شام شب غم تنہی چھڑا آپ سے          باغین ای گل ہوا ہنسکرتو رسوا آپ سے          آپ کا مجھ سے گلہ کرتا ہی یہ آپ سے          صورت تصویر یوں خانہ روشن ہوتا آپ سے          سچ کہو کیا کہ گئے صبح تنہا آپ سے</p>
--	---

اپنی ہستی شادی و غم کہتی نہیں	مٹ گئی خود تنگی موج آب دریا ہے
۲۰۷	ای خدا تیرے لیے کو خاک رہے بطن کبر کیا کری گا لیکے فردوس معلیٰ ہے
تیرے غلغلے قتل سے میری وہ ہنسوائی مجھی چاہتا ہوں پہلی خود بینی سے تائی مجھی حضرت واعظ امون بایا صبح کوئی ہو مجنون ہو نہیں دیو اکسے نانی کہ او کی عشق میں آکس یا ایتوا سیدنا سیدی بہی نہیں ہو نہیں نیم لعل بہیم بہی بہی ہم کی ساتہ ملی نشان ہنگر نشان پیدا کیا ہی ہرین واج ہر کتا ہی غیب میں کہیں ایسا نہو وقت آخر ہی یا غلغلے نے او کی ملک و داغ ایچھ لو شہ کوئی خضر مینا کی حضور صورت نقش قدم ہوں آب ہویا باد	نیخو وی ایسا نہو پہ ہوش جا ئی مجھی آپکو دیکھوں خدا وہ دن دکھلا ئی مجھی خوب سمجھوں آج زمین آگ کی سمجھائی مجھی بیڑیاں موج نسیم سج پہنائی مجھی کون ہی مجھ کو تسلی کون بہلا ئی مجھی آپ سے جاتا رہی جو آپ میں لائی مجھی جس قدر ڈھونڈی کوئی گویا ہولائی مجھی مرگ ہی بنکر مزاج بکارتی مجھی لوگ کھینچا چکی تبت لکھنی آئی مجھی علامہ گمشدگی کی راہ بتلا ئی مجھی خاک میں خند سی ملائی مجھ کوئی پائی مجھی
۲۰۸	ابن جوشن آرزو تیرے لیے کہتا ہی یہی روضہ شاہ نجف اللہ دکھلا ئی مجھے
خاک آغوش محمد میں بہین راحت ہوگی پاس زندوں کی بنجا دیکھ و گرنہ وعظ تم چلی جاو گی اس نغمہ طرب سے افسوس	آج مرجا میں گی کل فکر قیامت ہوگی ریش قاضی تری ستار فضیلت ہوگی آج ہم ہوگی ہماری شب فراق ہوگی

خوب گذری گی گرمی کی سحر تک پونچھے رحم آتا نہیں ظالم جو کسے بیکس پر سراوٹھایا جو میری شور چونوں کی دشمن شمع کیوں تربیت بیکس کی پیمانی صبر چھل میں کس لیلی جان غم حسرت ہی تم سلامت ہو بخیر نہ گلے پر رو کو	کہ نہ تکلیف مان ہوگی نہ راحت ہوگی ملک الموت کی تیری ہی طبیعت ہوگی ویکنا کیستی قیامت میں قیامت ہوگی اوسی پر کا کہ آتش کی شہادت ہوگی آملی گی جو تری طح سلامت ہوگی ور نہ کل ہی تجھی چینی ہی ندامت ہوگی
---	--

۲۹۹	حشر میں یار سی کیا خاک ملی کا تسلیم گر تری ساتھ وہاں بھی یہی قسمت ہوگی	۱۱۷
-----	---	-----

کہیا گی غیر کیے بار وہاں کیا آئے زندگی والوں کی کیا آنکھ چپائی پیر ک کوئی ہمدرد نہیں ایسا جو شہادت میں ہوئے مجھ کو جو رون و شہادت کی ہو ہو گئی قطع رہ و رسم محبت با ہم میں تو خود بھی نہیں ہوں گلا شہر کا شکل تصویر ہوں کہتا نہیں کوئی اداں بت بنایا یہی خموشی کی زبان پر میری اگر کہوں سیر چہنچہ تری شہنم کی طرح کب سی کہیں کشمکش ہم و رہا میں کش اشکوں کے ندان چہنچہ تری شہنم کی	کچھ نہ کچھ میری طرف سے اونہی سچ آئے خضر ہی تھی سجد پر نہ سیجا آئے آرزو کو دہر سید یہ پونچھا آئے کو سون لینے کو جمی جاوہ صحر آئے اب دہر کا کوئی جائی نہ او دہر کا آئے کیا سنا آپ کے کیونچش میں اتنا آئے کیا کہی لب پہ مری حرف نہ آئے شکوہ آئی نہ کہی شکر خدا کا آئے گل چمن میں نہ کہی کی جھکو بھی رونا آئے محنت ہے آئی کہیں نہ آئے شور محشر مری یا پوس کو دوڑا آئے
--	---



صبح تک صبح جلی بات نہ پوچھی تو نے  
اوستم کر تھی محفل میں کوئی کیا آئے

۱۲

صحبت دست ہو یا محفل شبنم سلیم  
وہ نہیں سمجھیں کہ کہا آئے

۱۳

جو دکھائی گردش ایام و یکساں چاہیے  
فتح کرنی کو مری بخشہ اچھوتا چاہیے  
عرصہ محشر کو اک ہنگامہ آرا چاہیے  
دوست تھی یکبارگی تم کو نہ ایسا چاہیے  
جانب بیخاںہ میری منہ کو پیسہ آچاہیے  
باغ میں باو صبا غنچی کو پیسہ آچاہیے  
اس قدر بھی چینی پرای دل نہ مرنے چاہیے  
خند ہائی گل پہ اسی شبنم نہرونا چاہیے  
چاہتی ہیں غم کو گر آپ اچھا چاہیے  
عالم اسباب میں عاشق کو کیا کیا چاہیے  
وسعت آبا جنوں میں کار فرما چاہیے

ای دلِ راحت طلب شکوہ نہ کرنا چاہیے  
پہلی ہی مرجاؤ گل میں شکستہ غمخیزی  
کرتی ہیں رخصت تجھی انا کہ زنجیر ہم  
فاتحی کو بھی نہائی بعد مرقن قبر  
رندہوں مرقمہ وقت فن قبلی کی خوش  
داغ دیتا ہی مجھی نگین ترا جون کاسکوت  
دی ہی ہی لڑتے ن طعنی حیاتِ تنہا  
منعم نہی چند ساحت صحبت لطف بہار  
ڈھونڈ لیں گے ہم بھی کوئی شاہد تازکِ دا  
شوقِ حشر توں تنہا کی تمنا یا عیشِ ہم  
لی چلا ہی خوشِ حشر جانبِ صحرانجی

۱۴

حرفِ طلال کی طرح چندی رہی تو کیا رہی  
صفیہ ہستی سی اسی تسلیم دھنا چاہی

۱۵

واہ! اسپند ہے جو دانہ اس من میں ہے  
آج کسکا ہاتھ قاتل تھی گردن میں ہے  
سرخ جو نہ خون ہی تیغ و فادہ میں ہے

مثلِ دل سوزانِ عیشِ سحر جی رہی نہیں ہے  
بی سبب کیوں مجھ پریش تاقِ پیغمبر ہی کلا  
نگاہِ فی ہی مری نگینِ مزاجی بعدِ قتل

<p>ہو گئی مشکلاک مشکل کمال ظلم سے  عاضی ہی جس سے محروم کی ہی ہر  کسنی جہانکا ہی سو عاشق نگاہ ناز سی  رقص تیرا دیکھ کر لاکھوں بلبل کے خاک میں  دائغ تنہائے غم ہستی خیال کیسے</p>	<p>میں قفس آباد ہوں تاکہ گلشن میں ہے  میل سرکہ نصیب ہے سوزن میں ہے  دیدہ آہو کی شوخی دیدہ روزن میں ہے  گردن جرج سنگر گردن امن میں ہے  وہ نصیب کن ہی جو نہیں فن میں ہے</p>
<p>۱۱۲</p>	<p>رحم کی بدلی ہوا سنگر خفا تیلیہ یار  قسمت بد اثر اولٹا مری شمعون میں ہے</p>
<p>یار سائی اونکی جب یاد آئی گی  دیکھ مجھسا پھر نہ ہمد م پائی گی  گریہ ہے باس آداب سکوت  یہ تو مانا دیکھ آئین کو ہے یار  کچھ کہے ناصح کرین گی ہم وہ ہے  چوڑ کر ہستی ہی ہے غم مجھے  ہوں وہ دشمن دوست میت مری  غم ہی کو ی جانان دیکھ کر  انتہائے ضبط سے ظاہر ہوا  کچھ کہہ جا نصرت صبح امید  کاٹ کر مر جائیں گی لاکھوں گلا  خیر ہی جہنک نہیں ای دل عروج</p>	<p>مجھے میری آرزو شہر مای کی  چوڑ کر اسی بی کسی بچنای گی  کس طرح فریاد لب تک آئے گی  پہرنت اور کچھ شہر مای کی  خاطر افسردہ میں جو آئی گی  روح تنہا راہ میں گہرا گی  تیغ قاتل خون سی نہ لای گی  نا توانی پاؤں پہر پیلائی گی  بقیہ راری شہر مای لای گی  کیا بلا شام مصیبت لای گی  رنگ آفت کی یہ منہ دی لای گی  خاک ساری خاک میں مل جاتی گی</p>

جائے دی صبر و قرار و ہوش کو گر یہ ہے ہمایہ گئے قسمت میں ہے ہوں سر اپا شعلہ جبر یا دین	تو کہان ای ہی بھڑاری جای گی چشم تیرے رونے کو ہی ترسای گی آگ آہ آتشیں برسے گی
---	--

۲۱۳	ہجر کی شب گریے سے نہ ظراب نیند ای تسلیم کیونکر آئے گی	۲۱۴
-----	--	-----

کچھ نہ کچھ میرے نظر ہو جای گی تو ہی تو ای مرگ بالین پر نہیں قبر میں رہن اپڑی گا حشر تک گر سلامت ہے دل پا مال ناز آج ہی زیر قدم کل ای فلک کچھ نہ ہو گا حشر میں جس نہ بخودی وصل میں ہی گریہ ہی انقلاب گونصیب غیب ہو مر جاؤں گا فکر تنہائی عشت بن گام نزع طول شب کا وصل میں بیجا ہی عذ کیا خیر تہ سحر کی شب ای اجل کوئے ذکر کو ی جانان ہی سہی سکے روئیں گی وہ میری آہ او بن تہ سحر کی شب ای اجل	ایک دن تیری کمر ہو جای گی شام شام کیونکر سحر ہو جای گی منزل ویران ہی گھر ہو جای گی خیر سے کیونکر بے ہو جای گی یہ زمین بالائی سحر ہو جای گی جس طرف تیری نظر ہو جای گی شام سے پہلے سحر ہو جای گی مرگ ہی تیری نظر ہو جای گی مرگ خضر رہا سحر ہو جای گی آج بھی دیکھو سحر ہو جای گی مجھ سے ایسے چشم ہو جای گی کچھ تشکس نامہ سحر ہو جای گی مرگ دشمن کے خیر ہو جای گی گوئیں ہاتھ تک ہو جای گی
---	--

<p>کمالِ ضعف سی اکثر یہ حال ہوتا ہی ابھی وہ سن ہی کہ اکھیلیو سی جاتی ہیں کسی سپائی طبیعت تو قدر چھو سولم کوئی گھڑی نہیں فرقت بلطف تھا بلائی جان ہوئی مدرن میں ہی سخن دا جو مرٹی تو ہوئی عشق یار میں پورے بہری ہوئی ہیں کہہ ایسی خیالی باتوں پر</p>	<p>کہ مجھ کو ناز و ٹسا نامحال ہوتا ہی خبر نہیں کہ کوئی پائمال ہوتا ہی ابھی تو آپ کامیرا سا حال ہوتا ہی مرا ملال تمہارا خیال ہوتا ہی کہ بات بات کا مجھی سوال ہوتا ہی یہاں کمال ہی پہلی زوال ہوتا ہی گھڑی گھڑی مری اونکی ملال ہوتا ہی</p>
<p>۲۱۵</p>	<p>یہاں تو بچ گئے محشر میں دیکھی تسلیم خدا کے سامنے کیا اپنا حال ہوتا ہی</p>
<p>خبر دیتا ہی کیا واعظ ہمیں زہن کی لکھیں کیا اوسکو وقت تنوع حالت جان کر لیونہ جان آئی ہی غریبی و حق کا تن سیا اوشا ظالم قدم جلدی خرام ناز سے باز آ ابھی سی سیکر داوان سستی ہیں ماننے نہ لکھیں کنارِ گل کہی حاصل کہی خورشید کا پہلو ہزاروں طرح کی جلوی ہیں مٹا کر انسان زیارت کے بہانی گھڑی قاتل گور پر آیا</p>	<p>ہزاروں کی ہنگامی بہت سی سٹی ہی سیاہی چاہی دو دو چلیغ صبح ماتم کی اجل جان بالیج کوئی ساعت کوئی م کی تقاضای تمنا ہی ہوا ہی شوق ہی چکی جوانی رنگ کیا لاتی ہی اوس محبوب عالم کی بسر ہوتی ہی سراسر صبح و شام شبنم کی ہوئی ہی خنجر من فر بنکر جاک آدم کی ہوئی صبح طرب کو شب ماتم محرم کی</p>
<p>۲۱۶</p>	<p>نہ ہوئی مری ہی تسلیم ہم لطف ہم غوشی فشار قبر سی یاد آئی لذت واصل باہم کی</p>

<p>آتی ہی بوی گل عرقِ نعل سے          اظہارِ دوستی ہی عیثِ پایاں سے          لبہایِ غنچہ پاک ہیں حرفِ سواں سے          چمکایا آفتاب زیادہ زوال سے          نقصان ہی نصیب میں فضیلت سے          دیوانہ کبھی مجھی سحرِ حلال سے          خالی نہیں مزارِ طوائفِ غزال سے          پہولی شگونِ ثمت میں شاخِ غزال سے</p>	<p>نارم ہوا ہوں کچ کی مین سے نہال سے          حشرِ زروں کی خاک پہ دامنِ ہاکی چل          خونین دلوں کو عمارِ کلامِ طلب سی ہی          پیری میں دماغِ عشق پہوشِ متلِ فروغ          وہ جنسِ شہما ہوں کوئی پوچھتا نہیں          مفتونِ تازِ چشمِ فسونِ گربت سی          وحشتِ کھاری ہی ہی پسِ گہ ہی شر          اسدِ ری آبِ یاری طوفانِ چشمِ قفس</p>
--	---

۲۱۷	تسلیمِ حیدر یار میں حسرت ہی ہی کہہ دیجی کہ اور بھی پیکِ خیال سے	مل
-----	--	----

<p>خبر ہی ملی کہ بختِ کجِ جسمِ لاعلم کی          فنا طلب میں جبکہ وشنِ بارِ حسان سے          ہمیشہ رہتی ہی نفرتِ کدِ اسخی ہوں کہ          وطن کو چوڑ کی ایسی ہوئی ہم آوارہ          پس قبا ہی وہی بی نیازِ یان ہیں مٹی          وہ محوِ کاوشِ شرکان تھا گورِ پرابتی          گلی کا مار ہی سکر خیالِ صومِ منم          بھائیں برائے اپنی کی ہی گہی ظالم          ہزاروں طرح کی مٹی ہی احمد و ہڑ کے</p>	<p>گئی نہ ہم سی کدورتِ مزاجِ صرصر کی          سرِ حجاب کو حاجت نہیں ہی خنجر کی          جھپٹتے خنجر ہی کیونکہ نہیں سکند کی          نہ آئی یا دبسانِ شتر کہی گہر کی          نہ آرزو ہی کفن کی نہ فکرِ چادر کی          ہر ایک سبزی فی پید کی نوکِ نشتر کی          مری گلو سی صداوت گئی نہ خنجر کی          کہ آبِ تیغ سی تر ہو زبانِ جوہر کی          مری مزار میں شاہِ یزدین ہی محشر کی</p>
--	--

۱۸۰	وطن میں جو فرائض کی چاہ کیا تسلیم صدق میں قدر نہیں آبروی کو ہر کی	۱۸۱
یہی ارمان ہی کلامان ہی ہی دل خالی سر عبت کرتی ہی فیہ یاد عناد خالی رو ویاو یکسکی آغوش سلاسل خالی کب ہی امن ہی بطل کہ سائل خالی مر کی ہو گا قفس تنگ عناد خالی چوڑو تیا ہی بخت حوش لال خالی ماشی کل نہی نہیں ہی شی شکل خالی ابھی پہلوسی نکر پہلوسل خالی	تو کہ مطلب سہمیں مطلب حاصل خالی پہنچے گوش ہی ہر گل لب غنچہ خاموش صد بخت فرقت یاران جنوں وٹہ شکا ہمیشہ جوش شکر یہ کہ دم ریش ہے گریہ ہی ہوس لطف اہری صیاو کیا آوتے کہ خط میں ہی نام کی جا اوسنی امید فابہی بھی وہ ہی پس مرگ آرزو بکنی نکلی جانی وی دم او قاتل	
۱۸۱	کوئی دم آمد و رفت بشری تسلیم نہ ہی عالم ایجاد کی منزل خالی	۱۸۲
ہو گئی نصحت کیسے تی ہوئی گہرا کی زخم کھل کھل کہ شکل حلقہ دم گہری گروں عشاق بچل بچل کی غنچہ گہری ساری حلقی وام کی آگہیں چو کر گہری صورت افسانہ یاروں کی بانیر گہری مثل شبہ بہمان بلخ شبہ ہر گہری بہر میں کوئی کی قابل دید تیر گہری	جسم ہر روح کی نیر خاک گل کہ گہری انتظار مرگ بعد مرگ ہی تی ہا نار و شوقی سکھایا دوست دشمن کو ہی وہ و راغواہ اہری تہن کہ میری ہرین مر کی ہی الم میں ہی پنی سکوچی کا وکر شام کوئی ہوا ہی جوست چاہتے وقت صبح ابو حاجت ہی یں خیال خواب نازی	

<p>ہجر میں بانگی عابد م طلوع صبح کی خط میں ایامی گرا بخانی مصیبت ہو گیا نخل گردون ہی عجیب ہے جدو نقش درم کھل گیا مرقد میں جب نظر نہ کر نکیر تشتہ جان ہو کون طفل یمنی تقدیر ہمراہی ابراہیم کے بہت دشواری حون دلایا ہمت ساقی فی ہکوج بھی وجہ ناکامی فریب حسن آتش ہوا کام آئی آپ اپی یہ وہ پوشی کی لپی قلقل میں نانو ساقی طعنہ تقوی نہ تھی</p>	<p>انکھیں دکھلا کر فلک پر مجھ کو اختر گئی اپنی اپنی تو لکر بازو کہو تر گئی واعظای دل مری سہمی میں کیونکر گئی غیر ہجرت ہوئی احباب باہر گئی نشتہ کرقطری سحر باور گئی اوڑتی اوڑتی طائر سدرہ کی شہر گئی باتہ پہیلا کر شکل و ریا غرر گئی رات بہر ہم سو گمتی ہو لو کی پور گئی بکھمہ تو خاکستر ہو کچھ شل خگر گئی کیون خفازا ہوا کیون نہ ہنسکر گئی</p>
<p>۲۲</p>	<p>ہونہ خلاق سخن تسلیم فخر کرسی یادگار طبع سوزون چند دفتر رہے</p>
<p>سوتا ہوں عجب چمن ہی کیا خواب عدم شاعر ہوں مری سیر ہی مانند قلم ہے کچھ کم نہیں فانی سی بھی عمر گزراں تکلیف جراثیم ہی ہی ہمت احسان جزو غ جاگ کچھ نکلا سیم تنون سی باقی نرا حوصلہ بوسہ املاک لہا ہی کسی دیدہ پر آب کا مضمون</p>	<p>آغوش کھد ہی مجھی آغوش صدم صفحہ سیر عالم ہی سخن نقش قدم جو دم ہی شرمین شمش تبخ و ددم ہر زخم شگفتہ کھنار باب کرم ہے اختر مری طلح کا گر شکل درم ہے نالہ ہی مری طرح سی پامال سدم گرداب الم دائرہ حرف و قلم</p>

<p>سجی کی بہانی شا تاہو شہب روز</p>	<p>ہر لمحہ حین یہ کھلے بار و شہب</p>
<p>کس بات سی امید سحر و جہی سیکھم</p>	<p>اب تک ہی خلست و طول شب سہم</p>
<p>۱۶ آج نکلتی نہیں جس کو مری بہر او کے راؤ کیا ہے جسے گلیں گے گلشنِ احب کو دام کیا رو کی جگہ مجھ کو عالمِ ایجاو کے کب جھاکش میں سیکر و عالمِ ایجاو کے ہای کیا غفلت تھی وہ جہی گھر کی نیند کس تاشا و دست کوئی پیو کی سفلور چھر کی شب یہ جھوم جلوہ اختر کمان تو اسیری جوش محرومی جھوم شطراب یا کو سن وہ نشین کی آگہی عصمت مجھی بند اکہیں کہیں کبھی ظلم فی توڑی کہی چارہ و درمان فی مجھ اور بھی سو کیا ہم شیدانِ فاکا دین بیان اور سے چھٹے ہیں پروردہ پہلو فریق آریں پہر نہ دکھائی کہی صورت کل کہ جسم کو نہ تھا پس دیوار نالی اسے فاست و چشم تیان کی صف کہتی ہیں ہم</p>	<p>۱۷ اوستم ایجاو ہن صد فی تری ایجاو بلبل تنہ پر ہن قافل نہیں فرماو حرف تک ہیں قید کی آواز او کے راہ چلنی ہیں قدم تھکتے نہیں بہر او کے آگہی سیاہ قافلو میں ہم صیاد کے کون آیا سیر کو قافلہ میں آدم زاد کے آسمان ہی پہی آریں علی مری فرماو کے شہب یہ عالم تھا کہ آنسو کڑی حسیاد آکی ایک رک یہی نالی نالی نالیاں کیسے کیسے نازا و نہائی تہی ہی حسیاد خند ہائی خم طہیے ہن سبار کبا و سہم سجی کتنی ہیں ہا شہ پاون پر جاو روز و شب ہم سہم قافلہ فانی فرماو کے طوڑی ہی روح رواں ہن کہتے سبار مہم ہی غفلت قہر ہر کبار کبار مصرع ہون ہن ہی حسیاد قابل حسیاد</p>



<p>عید دیکھو پس ماہ رمضان ہوتی ہے          بات جو منہ سے نکلتی ہی گرا جاتی ہے          زلال دنیا میری خواہش سی جوانی ہی ہے          مجھ سے کہتی ہیں کہ ادا ہو اذان ہوتی ہی</p>	<p>سچ سی صورت آرام عیان ہوتی ہے          اپنی صحبت سے ہائیکون میں ہر خاطر          ناز کرتی ہی زیادہ طلب بیجا سے          شبِ صلیت میں ہی طرح ہی ساتی ہیں</p>
--	---

۱۲۳	<p>میری شعرون میں ان معنی لفظی تسلیم          یہ تو کیفیتِ دل ہی کہ بیان ہوتی ہے</p>	۱۲۴
-----	--	-----

<p>خود بخود ہوں چاک پیلا میں تدبیر          طرزِ بخوابی ہی سیکھا دیدہ تصویر          زخمِ منہ گرہ لکھی کسوں لبِ شمشیر          دل لگایا اس چمن میں غنچہ تصویر          مالہ لبیل ہی پیادہ زنجیر          پوچھی لطفِ زبانِ شمع کو گلگیر          قم باذنی کا اثر پیدا ہوا تکبیر          پڑ گئی چالی زبان میں شعلہِ تقریر          اسی صبا آتی ہی کسکی گلشنِ تہریر          منفعل ہوں استخوانِ آہِ بی تاثیر          آتی ہی آوازِ ماتم غائے زنجیر          منہ چپا لینی مجھ کو دامنِ شمشیر          ہیں وہ ان شکِ منہ سے شمشیر</p>	<p>ہوں دیوانہ کہ دست کاوشِ تقدیر          آنکھ کیا چپکے یہاں اب تصویر نہیں          کس قدر رو لیں ہر تہا جوشِ ادا دوتے          میں لبیل ہوں کہ نگارِ دل کی لٹی          اور اکافتِ پیا کی بوی گل فی چہر کر          وصل میں کیا باعثِ ناز ہو حلاہ حسر          کی مسخائی تر خنجر لب جانِ بخشش          آگ بڑھائی تپ سوزِ درون فی ہقدر          غنچہ دل کو ہوتی پہر صحتِ سرشتگی          کیا گریبان ہی اوٹاؤن قوتِ جانہا          ہو گیا آزاد قیدِ زلیست و حشر ترا          ساسی قاتل کی کرتی ہی گرا خنجر          رور ہا ہوں جسے ناکرہ نہ کشت</p>
---	--

۵	<p>متمین گذرین که زور ناتوانی کی سبب رهتی ہی تسلیم صحت خار و انگیر</p>	۲۱۲
<p>منصب جنون و شت کی جاگیر چاہیے کیونکہ نہ پیر پنجمی بہت لی پیر چاہیے پہولون میں ہی مئی گل تھویر چاہیے خدا دلی صدا جمی و بخیر چاہیے لاکون کو لفت تھے تصویر چاہیے پای خیال یار میں زرخیر چاہیے</p>	<p>و چشمی کو تیری شوکت و توقیر چاہی شوخی و غصہ سے عشوہ بلا تہی ادا پیش کش تہ فریب گاسخان ہر ہون ویداد جمال بہت پردہ پوش ہون پیری میں فیوق حسن تھے ہو کیا ہے و چشمی مزاج صحت عاشق میں ہو کیا</p>	۲۱۳
۱۳	<p>غنائد زمانہ میں تسلیم روز و شب عشرت بخلا ہی غم شیر چاہیے</p>	۲۱۴
<p>فریاد و مزلج ہی ناکہ کشیدہ ہی خیشہ کمان کسی کا گلوی بڑیدہ ہی میری طح سحر ہی گریبان دیدہ ہی دیوار پر سفیدی نگ پریدہ ہی گردن طوق حلقہ کا خمیدہ ہی وہ پارہ جگر ہے ہی تو یہ نور دیدہ ہی جو گل ہی اس چمن میں گریبان دیدہ ہی جو حرف مدعا ہی مرا ناشنیدہ ہی گو و نہیں آج تک ہی خار غلیبہ ہی</p>	<p>کچھ لیں اضطراب جو صبر رسیدہ ہی باوہ نہیں خوار میں چکیدہ ہی دست جنون ہی پنجہ خورشید کم نہیں دن کو ہی چاندنی مری ملکیت میں ہے زیور دینی ہر دست تہ فرط ضعف ہے آنسو ہو یا لہو جمی و نون عزیز میں بلبل مقام تہ عشرت نہیں چمان اللہ دے مضبوط راز صحت کہ آج تک زیور دینی ہر دست تہ فرط ضعف ہے</p>	۲۱۵

کیا جانی لکھا ہی سنگرنی کیا جواب	قاصد مری امید پہ جو آید یہ ہی
پیری مین جی ہی ہی تمنای وصل دو	آغوش شوق حلقہ قد خمیدہ ہے
تکلیف التماس سی ہی پاک مدعا	غماز عاشقی مراز گبیریدہ ہی
۲۲۱	جیسی سنا کہ پستی پہنچم کبہ عمل ساری سی اپنی یار پر پروں رسیدہ ہی
چمکاسہ نقش پای یار پر ہے	ہمال خاکساری بارور ہے
یہاں تک تیر و تختی اور ج پر ہے	کہ ہمشکل فلک دو و جگر ہے
بہلا مین اور ترک صحبت سے	خیال صبح مشفق کہ ہے
سخا ای خانہ برباد سے کہین اور	کہ آباوی سے ویران گر ہے
ہنسو بولو گر آئی ہو شب وصل	شکایت تو مری جان عمر ہے
دکھانے آئی ہیں صہورت و منزع	دعا صبح صحت بول تر ہے
جگر کاوی ہے شغل شعر کوئے	زبان اپنی زبان نیست ہے
عوض و نئے کی وہ ہنستی ہیں نگر	مری فریاد کا او لٹا اثر ہے
۲۲۲	نبا ہے گا کمان تک تو بہ تسلیم فرشتہ کچھ نہیں آخیر بشر ہے
سادہ غیرون کی لپی تھم سرانی آئی	کیا جلن تہی کہ لحد پر ہی جلانی آئی
پہلی انکار تھا پھر بند ہوئی مانع وصل	وہ حیا جب ہی یاد بہانے آئی
فادہ ری حوصلہ نیست ہم ہی چپک	ملک الموت کی ہم ناز اوٹھانی آئی
چھڑنا تھا نہیں ہر پس مرگ کمان	آنکھ جب بند ہوئی شکل کمانی آئی

کدھی کچھ کام نہیں چوڑی کھڑا کرک	داغ بدنامی وحشت میں مٹانے آئی
۲۲۵	ہوں وہ گمراہ بھی مشت جنوں میں تسلیم غول بن ہنکی خضر راہ بتانے آئی
ہنس ہنسکی غنچہ ہای چین کو ہندسائی احسان چاہہ کر کی حیا ہی اگر تمہیں حسرت کو دروویس کو داغ فراں کو گذری تمام رات نہ آیا وہ ماہر و ہر دم میں ہزار طرح کے شکستے خداو بعد مرگ بھی اسپرست آخر حصول صحبت دیدانہ کچھ تو ہو فرصت اگر دی فتنہ آشوب و وحشر زنگین مزا جیوں کی فکس و بچی اثر اندھنی وق عطف ستم کہتا ہوں	گلشن میں چل کی آج کوئی گل کھلائی اک دن اور بھی نہ مری جان لگانے کس کو ہجر یار میں چلنے لگائی ہوتی ہی صبح شیشہ و ساغر و شادی کتک پہر ایسی زخم جگر کو کھلائی آب بقا میں خضر قانع شادی دربان کو نالہای سلاسل سنائی دو چار ناز اور سحر کی اوٹھائی پای خیال یار میں ہندی رچائی کیجی نہ شکرا کہ اگر زخم کھلائی
۲۲۹	تسلیم کیا پڑی ہی کسی ہو وفا کو آپ دل دی کی روز ناز تو اوٹھائی
غیر رنج کہنی میں فم صحبت کہاں چلے کیا پوچھتے ہو نصرت کا کی حشر میں ہنگام نوع ہی نہیں کم غفلت مزاج حسرت ہی مثل سایہ رہی ہنگام کی	یوسف نہیں جو سات مری کاروان چلے شش لڑائی تھی اسد جان چلے اب تک نہیں کہ ہوائی کہاں چلے اک آن سروٹھا کہ تہ آسمان چلے

ہوشی وصل میں لب جان بخش کی لپی دیکھا تھا چین کہ ہوئی ہم سپرد ام بہولی نہ بعد مر کہ ہی ہم سرکشوں کی ظلم دیکھا کی کسی نی تدیکھا کہے ہمیں تنگی دل کو دیکھ کے کہتے ہی آرزو اب ہم ہیں یا کنارِ خدا یا جو ہم یاس موت آگئی مجھی دغا ہو کی جا بٹھی دنیا خراب کو ترپا آشوب وای سخت	سر چشمہ حیات سی ہم تشنہ جان چلے لے کر سو قفس ہو بس بوستان چلے لیکر تہ زمین گلہ آسمان چلے ہم اس جان سی صورتِ عمر روان چلے بیٹھے کھان کوئی کھان ٹھی کھان چلے احباب کی بیٹہ رہی نوحہ خوان چلے گویا کمان کی طرح کھینچے تیر سان چلے آئی تو کس جان میں چلی تو کمان چلے
--	---

۲۳۵	کہتی ہیں لاش کو مری کفنا کی یاس تے تسلیہ نہ پہ پائی ہوئی تم کمان چلے	۱۲
-----	---	----

خاکساری ہی ہماری یہ زمین پیدا ہوئے ہجر کی شب کے میں سو سو طرح کی لڑ ہیں پر لگنی کس ق قوش کی جانب پہلو نظر خاک میں مجھ کو ملاتا ہی جو شل نقش پا آرزو دن کی اوٹھائی ناز جو جو کیا کین ہنسیب شمنان تسکین تپنی دوجھے بسکہ تھا آغاز میں انجام ہستی کا خیال نا امید کی سستی سرت کدورت بیدلی لہو شاہ و خاک سنگ استان سستی میں	دو و دل ہی صورتِ چرخ برین پیدا ہوئے میری قسمت اجل بنی نا زمین پیدا ہوئے پہر ہی بیتابی دل ہم نشین پیدا ہوئے کیا عداوت تجا کوئی چرخ برین پیدا ہوئے نا امید ٹھیں جھپٹک تو نہیں پیدا ہوئے بے قراری تم سی بڑا ہر دل نشین پیدا ہوئے نیستی کی پردی میں روح حیرین پیدا ہوئے اک نہیں ہی غیر ظالم کیا نہیں پیدا ہوئے تیری جو کس کے لپی میری جبین پیدا ہوئے
--	--

<p>پہو یا سب سے جو مر تو کہیں پیدا ہوئے تو دیکھتے ہی سوا اندوہ کہیں پیدا ہوئے</p>	<p>اب تو جو عالم ہوا ای زندگی چھا ہوا میں تو جو کچھ ہون ہون اتنی تکبیری و ناہی ہے</p>	
<p>۲۳۱</p>	<p>بھجی کر تسلیہ کیوں کرتا ہے تکلیف پہنچو چاکری ہوئے کہ میری ستین پیدا ہوئے</p>	<p>۲۳۲</p>
<p>کہیں کہتا نہیں کہیں کہتا ہے تکلیف پہنچو یہاں تو ہی ہری ہی ہاں زخمیر منسک کہ ہر دم دی ہا ہی ہا ہی ہا ہی ہا ہی ہا ہی ہا ہی مری غمصر میں ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا جبا اب لیلی ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا مری ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی</p>	<p>جبا اب لیلی ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا کہ تو جہاں عالم میں ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی زیرین ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہستی</p>	
<p>۲۳۳</p>	<p>پہنچ کر تسلیہ کیوں کرتا ہے تکلیف پہنچو چاکری ہوئے کہ میری ستین پیدا ہوئے</p>	<p>۲۳۴</p>
<p>کہ جسکی تو نہ کہتا نہ کہتا کہی ہستی ہستی ہستی کہ چلتا ہوں میں اپنی کاروان ہستی ہستی ہستی تھما کا سا تہی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی نہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا نہ جی چلتی کہ کہتا ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی نہ کہتا تہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا کہی ایسا نہ کہتا تہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا</p>	<p>وہ سہ آج ای قاتل تیغ دودھ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا کوئی نہ ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی ہستی سکھائی ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہستی</p>	

۲۲۲	فریب سادگی تسلیم آفت ہو گیا دل کو نہ ایسا بیوفانا تاشنا سبھی کتھے ہم آگے	۲۲۳
۲۲۳	<p>فندی نغرت نامہ براوس فتنہ ایام کے دیکھی ہر دم سب ازو نازیہ کیونکر نہیں لہو جوانی میں خیال ہمدرد سپر خوب ہی اک بہار تازہ کی وقت میں تباہوں لہو کیا قدرتی فشار قبرسی ناوم کیسا مرگی ہیں اک بہت لکیر چرخ عشق میں آج تک محروم میان اپنی نہ دم بہر کم ہون اسیسی کچھ محم کی تکرر وہی بعد مرگ بغض ساتی ہستی کیونکر جی بہ آئی سو عید</p>	۲۲۴

۲۲۴	کیا کہوں کیون آتی آتی پہر کیا وہ شک ہر یہ بھی ی تسلیم خوبی گردش ایام کے	۲۲۵
۲۲۵	<p>آہ فی عیش کے زنجیر ہلائی ہوتی پاؤں پڑتا ہی تو وہ ماتہ نہ آئی ہوتی خونِ سہل میں نہا کر کل آئی ہوتی آگ سی آگ لگی دل کی بھائی ہوتی آج منہ کی ملکیت فی کما فی ہوتی صفت شمع یہی آبلہ پاسے ہوتی</p>	۲۲۶

گر نہ تھی طاقت دیدارِ شمعِ کلِ کلیم  
 جستجو میں تری ہم پہرتی بگولی کی طرح  
 کوئی صحرا نہ ملا جو شیشِ شستِ یمنِ جان  
 شورِ زنجیرِ جگانی ہی غرض تھی جو تجھی  
 نوحہ خوانی کو عنادِ دلِ سرسِ مردن آتی  
 تہا وہ محسوسِ دمِ تنہا جو تنہا کرتا  
 جاتی گلشن کو اگر تم تو پہلے ہتھکال  
 فاتحہ پڑھتے جو وہ ہاتھ بند پر کھکھ  
 تہا وہ بیکس کہ مری غم میں سختک ہوا  
 دل کی حرفوں کی طرح تھی مری لوئی اُخت  
 میں جو گشتہ بیابانِ جنون میں مری  
 کیا نہ کستی دلِ صد چاک کی جستِ بیل  
 ایسی بی کیفیت ہم پہرتی ساقی جاتی  
 کسکو تھی تابِ قفسِ جان پرک کر دیتی  
 دیکھتا چپ ہی تو صیادِ سنگری بھی  
 ہجر میں سب ہی تھی وعدہِ ظلالی ظاہر

تمنی آواز ہی پر دی سبھی سنائی ہوتی  
 خاک ہی ہو کی سدا خاک اورائی ہوتی  
 خار ہوئی کہ مری آبلہ پاسے ہوئی  
 سخت نخت کی مری تیندا اورائی ہوتی  
 عرقِ گل سی مری قبرِ سائی ہوتی  
 مرگِ دشمن ہی مری کام نہ آئی ہوتی  
 بوی گل پر دہ گل سی گل آئی ہوتی  
 شمعِ تربت مجھی انگشتِ خنائی ہوتی  
 خاک اورائی ہوئی سرِ اچال آئی ہوتی  
 ملتی باطن ہر توجہ ظاہر میں جدائی ہوتی  
 خاک غم سر پہ بولون نی اورائی ہوتی  
 گوشِ گل کو جو میسر شنوائی ہوتی  
 نسبی می فرقی چھٹ ہی پلائی ہوتی  
 دو گھر ہی میں نہ اسیری نہ رہائی ہوتی  
 کچھ نہ کچھ تہمتِ فریاد لگائی ہوتی  
 وہ نہائی تھی مگر موت ہی لائی ہوتی

تم نے کیا حال کیا دل کو جلا کر سلیم  
 اک اس سوزِ محبت میں لگائی ہوئے

۲۳۵

کیا بجو آفتاب قیامت اثر کرے  
 دلسوزِ غم وہ ہوں کہ جہنمِ حذر کرے



<p>             بست بنگلیا کہ رازِ محبت عیان نہ ہو              کیا پوچھتی ہو حالِ مریضِ سراق کا              بیابانی حباب کی تونی میں گہل گئے              ویکٹری روسیہ زانی میں باکمال              یہ بھی لکھا نصیب کا ورنہ بھوم شوق              ممکن نہیں کہ ہودلِ صد چاک کا جواب              مرکز ہی رفعتیں میں تل سی نغمہ پہن              وودن کی زندگی ہی سپر شینڈلیب              بھولی بھولی ہیں کیوں گلو بلبل بہار           </p>	<p>             میں کیا کروں جو بخیری خود خبر کرے              اسد ہی جو شامِ جدائی سحر کرے              آنسو وہ کیا ہی جو سرِ شرکانِ تکرے              پیدا نہ مشکل بدر ہلالِ سپر کرے              بدظن ہو مجھے غیر کو پیغامِ برے              غنچہ ہزار گ سہی ٹکڑی جگر کرے              وہ خاک ہوں جو دیدہ آفتوں گھر کرے              فکرِ فتنس کی کہ غمِ ہالِ پیر کرے              کوئی تونی ثباتی شبِ بزمِ تکرے           </p>
--	--

تسلیم اپنے حال میں ہر دم ہی بستلا  
 نہت کی ان نصیب جو کسب ہنر کرے

۱۶

۲۳۶

<p>             سوزِ دل کہ کھلی تجکو خونِ دلاؤں تو              آج ای قاتلِ قمر تیرے کساؤں تو              مرد کی لیتا ہی ہر خمِ گلِ آبی تو              اب تو ہنستے ہیں ہنسینِ جبینِ میرِ عالی              وہ کارِ حق ہو کی بدظنِ مجھ ہی علیٰ عدا              تو بھی کہتی کیوں ہیں کہی مورتِ سو              اس قدر گڑبڑوں و سی پاؤں تو اگر پرے              ڈیلا کرو جن بوسی لی کرے نگارنگِ یار           </p>	<p>             باتوں باتوں آگ پانی میں لگاؤں تو              آپ پیکانِ سی لگی تل کی بجائوں تو              آپ بگڑوں تجکوی زاہد بناؤں تو              سخت کے بگڑی ہی اک دن بناؤں تو              روز تیری سر کی جوئی قسمیں کہاؤں تو              بکلی شکل خوابِ آنکھوں میں سماؤں تو              سر اوٹھا کر خاک میں تجکو ملاؤں تو              اٹھا لگوں میں میں سن بناؤں تو           </p>
--	--

جو بھی دیکھی تری محفل میں ہر دنی لگی وہ کروٹ لگی کہ سنگد آگہ سی اور جانی نہ تو نہیں بتانا دل میں کچھ شہ و محبت ہی غرض الیہا بتوں تو سو چکر و بار کے تو نہیں آتا آئیں بھی غیب قوت میں کج رات ہر چہ میں ہونی مون گہری بہو ز گر تو ہوتا ہی مری نقش قدم ہی بد گمان	یہ تھار دل کھچ طوفان اوٹھاؤں تو ہوش میں تھکوت بہوش لاؤں تو پیری خبر کو گلی اپنے لگاؤں تو سے گوشہ دل ہی ہلا کر پاؤں تو سے دایغ ناکامی کو سینے سی لگاؤں تو سے بخت شوم کھیل طبع کج جو کاون تو سے بوی گل جگر تری کوچی میں آن تو سے
--	--

۲۳۴	کہ طریقت میں یہ کلمہ ہی مرے تم کو کیا ہو غرض کہ سنا بتاؤں تو	۱۱
-----	---	----

شہزادہ مثل وعدہ ہوا ہی سفسہ میں ہے میں میں جہان میں ارجلن جی ہی میں اندہری بوجھت خستک بعد مرگ روٹی سی قوت بصری اور ہی بڑ ہے میں آئینہ ہوں ظاہر و باطن مرا ہی ایک دو لون وصال یار میں آگہ میں چرا گئے عشرت ہی بی ثبات کی سامان گئے جہتک ہی زندگی جی شہر کی انصیب جاؤں گا چوڑا خستک میں کمان خالی نہیں ہی زخم سی پہاوی لفظ ہی	دو رخ کنار پنہ دلخ جگر میں ہے میل شمار حلقہ ہیرن در میں ہے تن ہی گل کی روح نملن بال پر میں ہے عینک کھیلج اشک ی چشم تر میں ہے ولیمیں ہی جلوہ گر تھی جو نظر میں ہے حسرت نول میں ہی نہ تنہا جگر میں ہے خندہ دہل گر تہ ماتم شرم میں ہے وہ لعل نام ہوں جو کنار سحر میں ہے صیا کوں ہی غلشن بال پر میں ہے پیدا اشکاف غم جگر ہر جگر میں ہے
--	---

۲۳۸	تسلیم کچھ عجیب ہے قاصد کی گشت کو سوسو طرح کی پیغمبری ہر خبر میں ہے	۲۳۸
۱۳	یہ غوغا دل پہی ہی جو آپ نے دیا ہے کس میں صید توں ہی اک آبلہ پٹا ہے گڑ بہتا ہی بون جس کا فریاد کر رہا ہے دیتا ہی مج کو تسکین اف کو منار رہا ہے جاؤ بتو حرم لب میں جن اور خدا ہے تو بہ کی ملی ابتو کچھ اور حوصلہ ہے خواب بحدی اسی دل کوں جاگتا ہے ہر بچہ گری گریان ہر زخم منہس رہا ہے گو یا کلب ہم ہونا اقبال غیر کا ہے	۲۳۹
۱۴	تسلیم کچھ بے کو کو جانے دو بیو فا کو تکرار بے اسبب کا کچھ اور بدعا ہے	۲۳۹
۱۵	کچھ تو ہو تسکین دل سرو میں کے سامنے دی ہی کی یکسی مرگ غریبان کی خبر پہی میں کہ میں تھی وہ ہی کچھ پختا کی آج وہ کہ کیا شوخ شادیت ہی پہلی سب سے نام خوش کنی کی عاتق اہل مسم گئے انج کا شش میں انجی نصف لیکن شش پہی	۲۴۰

آرزو کیا اب تو دلخ نامرادی بھی نہیں  
 دای بیدار دنیو پہا ایک تہ بھی سوز دل  
 سست بیان میں نہیں اب شیخ لیکھا کرو  
 جی میں شاد و شعلہ رو کو صد پرانے کی آج  
 جس کے چہرے پہ بولی شوق می کی دو  
 خاک جی پہلی تو خاکِ محمد اچھی تھی  
 گویا ابھی ظلمتِ شبِ فرقتِ مگر

جل گیا جو کچھ پڑا دل کی جلن کے سانسے  
 شمع کیا کیا روئی اہل انجمن کے سانسے  
 کچھ نہیں جلتی بہت تو یہ شمع کے سانسے  
 دیکھی بٹھلا کی شمع انجمن کے سانسے  
 بن گئی بہت ساقی تو یہ شمع کے سانسے  
 ایک صے رتے نیم چرخِ خستہ تن کے سانسے  
 کیا حقیقت ہے مری بیتِ اسخون کے سانسے

بات کر سکتی نہیں ہم شعر کہنا تو کمان  
 کو لیتے ہیں تیل کیا اہل سخن کے سانسے

جو حوصلہ ہم رکھتی ہیں گویا نہیں کہتے  
 تصویر میں یہی میں گلچیا نہیں کہتے  
 ہم بلوغ میں اپنی گلِ عوا نہیں کہتے  
 آرام کہیں صورتِ دریا نہیں کہتے  
 بتخانہ سہی پاس چھ کعبا نہیں کہتے  
 جینے کی یہی سن ل میں نہیں کہتے  
 ہر جمی صیاد کا کہنا نہیں کہتے  
 کیا تم لبِ عجب اس میں نہیں کہتے  
 دل میں ابھی پرتی کا اروا نہیں کہتے  
 پامال سرِ جاوہِ محراب نہیں کہتے

جز ترکِ تمنا کے تمنا نہیں کہتے  
 جو چاہو کر و ظلم کہہ آفت نکریں گے  
 نفرت ہی دورنگی کسی ہوا نکاتِ میرجان  
 ہر دم ہمہ تن گرم رو راہِ طلب ہیں  
 سجدی شغیض ہیں کیا قیدِ مکان کے  
 مرقی ہیں مگر ڈر ہی کسی کا ہمیں ایسا  
 ہم طائرِ تصویر ہیں کیا فوجِ کرے کا  
 کہتی ہو جلادی کوئی بسمل کو ہمارے  
 دریا کی طرح جوش میں آئی جد ہر آئے  
 وحشت میں ہی خاکِ نشینوں کا دہشت

تھویر مٹایا ہو جس ترک ہو جس نے  
 کہدیتی ہیں چپنی کی لپی راز محبت  
 ریتے ہیں فغان چو پیر کی جھکاوٹ  
 دی عمر دور و دور میں خیمہ موت بہی شجر  
 خنجر کی تسنان کی قتلش تیر نظر کے  
 ہم کشیدہ سب اب ہیں کیا خاک چھین گئے

ہم نام کو بھی کوئی تمنا نہیں کہتے  
 پردہ فقط اتنا ہی کہ چاہیں کہتے  
 خاموش ہی ہنا وہ گوارا نہیں کہتے  
 یہ بھی کوئی جیسنا ہی کہنا نہیں کہتے  
 کس کسکی ہم اس دل میں تمنا نہیں کہتے  
 اچھا ہی جو وہ لب و علم عیسیٰ نہیں کہتے

برسات میں ہی بادہ کشتی سی کرین تو بہ  
 تسلیہ ہم اتنا ہی تقویٰ نہیں رکھتے

قفس میں قابل جنبش جم کہہ بھی ل پر ہوتے  
 قیامت قفس میں کہ کس بازو کو دھجانا  
 اوٹھا لیتی کی فرصت طاری لگ رہی تھی  
 بھی تو طعنہ سپرد از فصل گل میں نہ تھا  
 چلو ہم گئی فرصت جھگڑا مٹا ورنہ  
 کہہ ہی تو اٹھنا اور کی قیامت لپٹ جاتے  
 سب کچھ قیامت کا ورنہ لاکھ بھولی تھی  
 دم پر ہی ل کار سی کیونکہ غفلت ہو  
 رنگ شمع ہماں شمع بھونڈی جو رونا ہو  
 تیسرے شمع سے بلاسی وہ نہیں آتے  
 ہنکار شمع کا تارا مٹا یا اور مٹے

تو ہم ہی پاؤں پھیلا کر چہری کی آج ہوتے  
 بلاسی صبر جاتا اگر زنی بال و پر ہوتے  
 تو جیسے جی سی پا پاں کھنچت جا رہتے  
 اسی قابل اگر صیا میری بال و پر ہوتے  
 یہی شکوی گلی باہم مرجان عمر بہر ہوتے  
 تمنا کچھ تو براتی جو خاک رہ گذر ہوتے  
 مری حال نشان ہی تم اتنی بچہ ہوتے  
 کہ اکثر آنکھ دکھاتی ہی انسان کی سحر ہوتے  
 کہاں پاگی تو اتنی کیسی مجھ کو سحر ہوتے  
 کہ ایسے ہی مین یا مین کی سحر ہوتے  
 پہونچتی کان تیرا کونکی اگر مثل کہہ ہوتے

<p>نئی خوشی آنا ہی نہیں جہاں جلیتی          جہان میں نشان اپنی ہمہ روز عفتی          طلب کی تھی کل مثل شبنم اور کی اعلیٰ          نہ ہوتا کفر و دین کا ایک پابن عالم میں          پس یہ وہی سپردہ دہی ہے جان مضطر کی          فقط آواز سن کر وہ روئے پر غم و غم</p>	<p>کہ ویرانہ جہاں جہان آبادی گہر ہوئے          چھپاتا آسمان جہاں ہم ادنیٰ ناسور ہوئے          اگر بالفرض ہم ای ہر سیاہی پر ہوئے          خدائی وطن سے ہو کر تھیں ہم جہد ہوئے          قیامت جلوہ گر ہوتی جو ہم پیش نظر ہوئے          خدا معلوم کیا ہوتا ہوتا ملی با اثر ہوئے</p>
---	--

۲۳۲	<p>امیر اس وقت کی تسلیہ میں نا اہل جاہل ہیں          ہنر کی قدر کرتی کہ خود بھی باہنر ہوتی</p>	۱۷
-----	--	----

<p>گور تک شرمندہ یارانِ وطن بھی جائیں گے          وہونی بوس ہو گیا قتل و بھی حشر میں          منہ لگا ہی نجس شوق تیرای قاتل نہ کہ پیغم          بعد ورن ہی نہ کم ہو گا اسیرے کامرا          لاکھ شہنشاہان ہی ہم سے اکیدن          سوختہ قسمت میں شل شمع کشتہ فتن          منہ نہ کھلا میں گے کہ ہم کل خزان          امی ل یوان اسید رہائی کس لیے          کاوش صیاد و تجر باغبان خار خزان</p>	<p>منہ چھپائی اس چاک کفن بھی جائیں گے          خون کی وہی کہانتا پر چہن جہاں گے          اکہلن بچان نہی ختم کس سے جائیں گے          تاقض و چار پر اور کر چمن سے جائیں گے          یار کی دستک کسی جلی ہی فتن سے جائیں گے          نور کی تڑکی ختماری انجمن سے جائیں گے          بوی گل کی طرح چھپکے چمن سے جائیں گے          بیچ و خم کا ہی کو زلف پر شکن سے جائیں گے          کیسے کسی داغ لیکر اس چمن سے جائیں گے</p>
---	---

۲۳۳	<p>دیکھنا تسلیہ یعنی اعتقاد پاک کو          خلد میں جسدن طیفیک نجفین بھی جائیں گے</p>	۱۸
-----	---	----

ناز برداری میں گزری شبِ نالِ شاد کی  
 آئینی کی نہیں ہی برخیز کرتی ہیں جگہ  
 فرخ ہو کہ خون ہی بلبل فی پید کی بہار  
 کس قدر ہی جو ہر عاشق کشتی دل کو پسند  
 شور مینا بی تو رسوا کر چکا تھا شکر ہے  
 روح جب گہر کی نکلی مل گیا تن خاک میں  
 لوٹ میں گلچیں ہے فکر دام میں صبا و  
 تیرہ روزی کیا کہوں قوتِ لاوتِ دیکھ کر  
 حشر کا وعدہ ہی زیر خاک چشمِ دہی میں  
 دم ہی جب تک چار دیو اور عناصر ہی ہوا  
 سخت طہینت کا شریکِ حال ہونا قہر ہی  
 رشک بجا و کہنا آیا جو حرفِ آہی  
 داغِ دل کی ساتھ بی برگی بھی زعمِ جی  
 اس قہرِ جینی سی تنگ آ یا تھا میں جب گیا  
 آج کیا ہی کس لی ذکر و فای بار بار  
 گردشِ خنجر سی پہلی مر گیا میں خستہ جان  
 خاک ہو کر ہی ہی باقی ہی سوزِ ستخوان

تھی کہی نہ تھی محبتِ موشی کی کہی نہ یاد کی  
 پیاری پیا کھو تیرا وقت میں نہ یاد کی  
 بوی گل تھی میں کلیاں میں صبا و کی  
 تیغ بنوا تا ہی قاتلِ تیشہ و سرِ باد کی  
 آبر و رکھ لی خموشی فی مری فریاد کی  
 خانہ ویرانی فی کیا مٹی مری باد کی  
 کون وئی تکیسی پر بلبلِ نالِ شاد کی  
 اوڑ گئی سنگتِ صبحِ مبارکِ باد کی  
 دیکھتا ہوں ہ اپنی ہستی بر باد کی  
 خاک اوڑتی ہوگی اکدنِ قصیرِ بنیاد کی  
 بن گئی تیشی سی آخر جانِ پسرِ باد کی  
 ضبط سی کیا کیا لبِ خاموش فی فریاد کی  
 لالی کا سینہ ملا قسمتِ شمشاد کی  
 شورِ ماتم فی اوارِ رسمِ مبارکِ باد کی  
 سچ کہو کس ہی ملی کسکی طبیعتِ شاد کی  
 رہ گئی منہ دیکھ کر حسرتِ دلِ جلا د کی  
 جل ہی ہی شمعِ اپنی خسانہِ بر باد کی

حسنِ بندش میں تلاشِ معنی نوخیز میں

چاہی تسلیمِ شک و پروی استاد کی

<p>یہی جو ہوسے لب جام کی تمنائے          نہ ششما کو ہوا غم نہ غیب کو فہوس          میں وہ غریب تھا جب مر گیا تو ماتم میں          ابھی تو اوڑھتا میں چارہ گر لیسکن          کہان وہ تاب نظر تھی جو دیکھتا صدگر          قریب ہی نہ رکھتا امید پر وہاری کی          سوای نام نشان وہن فسانہ ہے</p>	<p>لگائی تو قصتی ہنس ہنس کے خوب سینا نے          دکھائی دل کی پہ پہولی ہزار دیا نے          اوڑائی حشر تلک سر پہ چاک صحرانے          مجھی جینی دیار وز کی مداوا نے          رکھانہ صبری قدم دیدہ تماشا نے          سیانہ چاک سحر سوزن چا نے          یہ خواب وہ ہی کہ دیکھانہ چشم عقانے</p>
۲۲۵	<p>تپ فراق سیلیم کی یہ نوبت کی          کہ منہ کو ڈھانک دیا دیکھ کر سیانے</p>
<p>عار تھی جنگو ہمیشہ مری بخوابی سے          دلدلی میں ہی زمین لحد می آٹھ پیر          جاگنا ہی شب تکلیف بر اک دوست          مدیا جب کہ مہ محسوس کو دم بہرام          بچہ گئی دل کی لگی داغ میں بندک آئی</p>	<p>وہی جاتی ہیں او تر کر ابھی مہتابی          مری بھی چین لیس نہیں میتابی سے          آنکھیں باقوت ہو ہیں می بخوابی سے          کیا توقع ہیں اس گنبد دولابی سے          تر ہیں نظریں گل خسان کی شادابی سے</p>
۲۲۶	<p>رہ گئی آج بھی امید شہادت سلیم          پیر گئی آکی اجل تیغ کی ملی آبی سے</p>
<p>رہا ہی تو کیا پر داز کی دل ہی ہو سکل          امید فیصلہ محشر میں کہا ہو جو بیٹھی ہیں          پرار مان گون و خیر ہیں و نون دیکھی کیا ہو</p>	<p>کہ ہل سکتی نہیں جو بال پر زیر قفس          وہاں تھان کی شمع یہاں فریاوریں          کسی کام کہی آہان کسی ہوس</p>



<p>اسیر ہر فیضہ لانی گاشن اسجاو میں قسمت  میں کسکو غیر چھوڑوں فون اپنی میں محبت میں  لکھ کی تختہ بندی ہر زبان کی تانگی کہوئی گے  بہلا لایا محبت تجھ جس نے نرج اسیری کو  تنتا تلخ کاموں عجب شہرین بہانی سی  مٹیں گے خاک اپنی داغ محرومی قیامت کو  نہ سوئے میں ابلی ہوئی ہوئی قسمت خیر کیوں کر  نکالی گا کوئی کبتاں لے لے سی پیکان کو  متاع خانہ بڑا ہوتی بلبل اکب تمام لٹا تھی  لکڑی چار غم غم سی ہم بہر بنی غلش اپنے  عزیز قافلہ وہ ہوں جو گم ہو کر میں یادوں  یونہی میں لڑتی جگر تھی عمر دورہ گذر جا  پہا ہی آج سا کیسے ملی اس کا کہہ مرف سے</p>	<p>وہ بلبل میں غم سی ہم لہ لہ اپنا تھنس نکلا  نہ غم نکلی نہ جیتی جی مرنی ل سی ہوس نکلا  یہ وہ جامہ بندہ تین بیڑی جی کی چرس نکلا  ہزاروں شہنای باغ مہمان قفس نکلا  فی قلیان سی ہی ہندو میں مگر کہ رس نکلا  دوان کی خار تو لسی ہیان ہنگر ہوس نکلا  کہ سیری یادوں محسوس ہی سواری دسترس نکلا  جو سو میں ایک ہی نکلی تو یہ لاکھوں برس نکلا  جو کیا ہنگام گلو سنسی نکلی کچھ خار و جس نکلا  ہمیشہ سی لٹی لٹی لٹی لٹی ہوتی تار نفس نکلا  دراچاتی کو پٹی ٹھونڈ مہنی باگ برس نکلا  نہ ہم نکلیں نہ بخانی سی ایسا ہی نکلا  گر بیان کفن کو بہار کردہ سرت ہوس نکلا</p>
<p>۲۱۱</p>	<p>گلی مل ملکی ای تسلیہ روی خواب پس میں  تھنس سے چھوٹ کر جسد اسیر تھنس نکلا</p>
<p>عشق بہت میں فقط جو رو بخا دیکھ چکے  کہیں لایا نہ کہہ ہی او سکومری بالین کس  دل سی کہتی میں ہی حوصلہ بیتا نے  بچا اک وشت ہی رو کردہ وشت اپنا</p>	<p>ہم تو ای چرخ کچلے سی ہی سوا دیکھ چکے  بس تجھی او اثر آہ رسا دیکھ چکے  آپ ایسا بھی کیا بھی تھی کیا دیکھ چکے  یہ بھی بدلتی ہم آبلہ پا دیکھ چکے</p>

<p>ابن توختہ کی رہ ملک عدم کی قاتل          ما اسیدی سیمانی ہی شیعہ وقت میں          تشنہ کامی کی لہی کسی نہیں کی          اب کسی اور کو پامال مت کیجے          دل سیران قفس کا نہ کسی دن ہسلا          شوق در پردہ ہی صلیب کی تابی سوال          نازک اندامی جانن کی خبر کیا لیکن          ہجر کیسویں کوئے وجہ تلی ہوا</p>	<p>عجب ہم گرمی بازار قضا دیکھ چکے          کیوں فریب اثر دست عا دیکھ چکے          تجھ کو ہی سب دہم تیغ جفا دیکھ چکے          دیکھنی تھی جو ہمیں ناز واد دیکھ چکے          نکست افشانی دامان صبا دیکھ چکے          انتہای ستم رسم حیا دیکھ چکے          باران نقش رگ تار قب دیکھ چکے          مشک چین شک ختن مشکت دیکھ چکے</p>
---	---

۲۳۸	<p>شمع افروزی مضمون بدولت تسلیم          بارہا جلوہ برشم سرا دیکھ چکے</p>	۵
-----	---	---

<p>ہیں نامی چند غول کا یہاں ہے          مرکز ہی اپنی تیرہ نصیبی ہی اوج ہے          خالی نہ بعد مرگ ہی مہسی جہان ہوا          نالہ کچا ہی ل ہی خفا شوق ہی اس          سر ہی کٹا کی خدمت شمع خروار ہے          مجھ سخت جان قتل ہی جلدی ملاؤں غ</p>	<p>عاشق ہوں میں مزاج مرثا عارف ہے          بالای قبر و دو جگر شامیانہ ہے          گو میں میری ہوں ہرین مرثا ہے          تو کیا بدل گیا ہی کہ بدلا زمانہ ہے          قاتل کی ساتھ ساتھ مرخون زمانہ ہے          قاتل پر آج فرخن ساز و گانہ ہے</p>
--	---

۲۳۹	<p>استاد سیکڑون ہیں فرخ شمع میں مگر          تسلیم اپنی طرز کا تو یہی یگانہ ہے</p>	۹
-----	--	---

مرکزی مضمون ہی لرن جہان کیواستے	یہ جہان لان ہی اپنی کاروان کی سطرے
---------------------------------	------------------------------------

ہنشین لکبر کیا میں غیور سوز و جہر سے  
 سرخ رو کرنا آئی آج قاتل میں سرخ  
 ہمدردی سی ہوا ثابت محبت صیاد کی  
 غیر کا افسانہ سننی کو نہ تھی نازک مزاج  
 کہ نہیں نہ ان بلی سید فرازون کو وطن  
 دفن کوینا مع زنجیر محکوم قبر میں  
 دور میں تیری ہیں محرم و سمانو جفت ہی

ہوا جارت نالہ آتش نشان کیو سطر  
 یاد قاتل فی کیا ہی امتحان کیو سطر  
 ہمزبان ہوتا ہی دشمن ہمزبان کیو سطر  
 درد سر ہوا ہی میری دستان کیو سطر  
 باعث و شست قن عمر روان کیو سطر  
 چاہی ہی مان و حشت کچھ مان کیو سطر  
 کچھ تو ساقی رحم کر میری مغان کیو سطر

فصل گل آن فی خزان تسلیم گلشن سحر  
 چمن ہی ہی تنکی بلبل آشیان کیو سطر

۲۵۰

کیسی ہی دلت گرا ہنستے بولتے  
 تیرے تمنا باغ عالم میں گل و بلبل کی طرح  
 مایہ کشتی ہیں غصہ لائیں گے تیری مدعی  
 میری قسم سے زبان تیر ہی گویا ہیں  
 دل لگی میں جہر تل کچھ کجانی تو ہی  
 کچھ سبب ہو گا ورنہ بی سبب افسانہ تھا

منہ کی اکدن کہا میں گھیا ہنستی بولتے  
 بیشک ہم تم کہیں مایہ ہنستی بولتے  
 دیکھ لیں گی اگر لیں دیوار ہنستی بولتے  
 ورنہ کیا کیا زخم و مند ہنستی بولتے  
 بوسی لی لیتی ہیں ہم چار ہنستی بولتے  
 چہرہ کر یوں آپ سی غیا ہنستی بولتے

آج عذرا تھا تسلیم گل تک یار سے  
 آپ کو دیکھا سر بازار کہنستے بولتے

۲۵۱

دل ہم آغوش خیال شاد نگاہ ہی  
 چاک ہوئی ہی ہی کو جو نہیں ہی امن

ساتھ اٹھنشی کی پہلو میں ہی تنگ بھی  
 تنگ و شست گریہ مان ہی خون تنگ بھی

<p>شہر جا اور بہی ہی ہوش کہ تیری ہمراہ تو کشیدہ نہوای گل چمنیں کی عظیم پچھ نہ پچھ نہ نگ جوانی تری لٹی کی خنرو</p>	<p>شوق پر دامن چہ کامری انگ بھی طول فاسکے سوا ستر چمن انگ بھی سب سے جو بن ہی الایہی کا دھنگ بھی</p>
<p>۲۵۲</p>	<p>مہربان میں تو ہزاروں میں مگر ایسی دوست صداوق ہی تو تھی شوق کی ایک بھی</p>
<p>خالِ یوں دل تیرا برو نظر آیا مجھے کسنی نابل کو سداوی خصت گل کی چشمِ عبرت میں ہی شبِ نیم کو کیا وقت پاؤں پہلا کر جو سیاہ نہ چو کا حشریک دیکھ کر میری تمہاری کان کا ثابت ہوا چشمِ فغان فی جوارالب فی زندہ کر دیا کیا ازل ہی صورتِ تصویر پہیل غلوں تھا جب اوجِ حشی کو تر پیا خیالِ زلف فی غیر سے ایسا کیا پیداکم پشیمانی ہوئی کیا عداوت تھی مری آرامی جی بعد رک اے حسرتِ صبح تک بن گئی شکلِ سرو آج تو فی ہا یہ سہمی اپنی پڑائی جو شراب بوسہ ابرو لیا کرتی ہی اوڑ کر زلفِ یا اپنی سہمی ہی لگا کر تیر کو دل فی کسا</p>	<p>کبھی کی محراب میں ہند نظر آیا مجھے ہوٹل رنی میں بنگلہ نظر آیا مجھے دیدہ نگرس میں بھی اندر نظر آیا مجھے پہلو مدفن تر پہلو نظر آیا مجھے آخر شامِ شب کیسو نظر آیا مجھے منفعل عجز اسی جادو نظر آیا مجھے عمر ہر خالی مر پہلو نظر آیا مجھے حلقہ ہای و ام میں آہو نظر آیا مجھے نیر جاری طلع ابرو نظر آیا مجھے ای فلک پر زمین بھی تو نظر آیا مجھے خواب میں کس کا قد و بچو نظر آیا مجھے چام جم ساگی مر چسکو نظر آیا مجھے سانپ کا مد نظر بچو نظر آیا مجھے بجارت قوت بازو نظر آیا مجھے</p>

کیون ہلر کہا دیتی ہو ہلالِ عید کے مانع ویدار پایا واسطے کو عشقِ مین سے تری کو ز قیامت کشفِ تاریک تھا اگ پانی میں لگا کی گشتی ہو کپاہی سرخ	دوستو کیا یار کا ابرو نظر آیا مجھے بند کی جب آنکھ سے تو نظر آیا مجھے آفتابِ حشر اک جگنو نظر آیا مجھے شکلِ نیچالہ حباب جو نظر آیا مجھے
--	--

غیر کو ساغ و یات لکھنے جسکڑی جام اپنی عمر کا مسلہ نظر آیا مجھے	۲۵۳
---	-----

یاد سفر ملکِ مدل سی لکے ہے انشہ ری نگہ بانے صیا و کہ ہر آنکھ گر نقش قدم ہوں تو ہی مٹنی کی تہا ہر عقدہ کشا عقدہ قہر سے ہی ناچار کو سوچ زینجی شہیدانِ شہی قون مٹ جای کہیں زندگی و مرگ کا جھگڑا شاید نظر آجای حالِ رخِ سیلی کل ہوں تو جگ چاک ہوں ہون پریشان ہر گل صفت شعلہ ہی غنچہ ہے خگر میں ہوں صفت آئینہ بجان تری آگے یوں کہ قسمِ قہر میں ہے جو ہر لمبے کیونکہ نہ ہنسین زخمِ دہن ہنکی دمِ قتل مگر شہیدِ قہر میں دمِ صبح جیا ہوں	ہر دم مجھی لوگوں کی منزل سی لگی ہے چاکِ قہر تنگِ عناول سی لگی ہے ہو خاک تو اوڑنی کی مری نل سی لگی ہے یہ بات مری ماتہ انال سی لگی ہے یہ آگ نہی خنجرِ قاتل سے لکے ہے ای تیغِ جفا بتو ہی دل سی لگی ہے ہر آنکھ مری پردہِ محمل سے لگی ہے ہر گم میں اک گفتِ غم دل سی لگی ہے اک آگ تب آہِ عناول سی لگی ہے جو بات تو کہتا ہی مری دل سی لگی ہے کیا شہرِ غبارِ پس محمل سی لگی ہے شمشیرِ تری سینہ بسل سی لگی ہے ڈوبی ہوئی کشتی مری ساحل سی لگی ہے
---	--

ایسا سرخون ہی نہ تھا صفت پابوس دیتا ہی لپک داغ جگر بعد فنا کے دم لی خلش کو رزم کس جا کی کہ کیا کہتی ہو کیا ہوا کیا میں دم صحت سویا ہوں شب وصل میں باہر کی بھین	یہ میری جبین ہی کہ سلاسل ہی لگی ہے اک آگ سجد میں پیش مل سی لگی ہے مشکل تو یہی ہی کہ مشکل ہی لگی ہے اک یاد تمہاری سو مری مل سی لگی ہے جب آنکہ لگی ہی مری شکل سی لگی ہے
--	---

۲۵۴	التدیری حشمت کہ پس مرگ بھی تسلیم جنت میں طبیعت ہی مشکل سی لگی ہے	۱۱
-----	---	----

چاندنی پر باہر ماہر و پر چاند نے داغ دیتی ہیں چن مین فی تمی فونون مجھی جلوہ گری لہ کر دوں لحد میں داغ دل نیکو کی قید باب ضیا کہتی نہیں اب تو تمنائی ہی ہم پر غایت تاریک ہی کون سرگردان نہیں یامہ تیری عشق میں لوگوں کہتی ہیں تیرہ خاکدان دہر کو غیرت میری سہ خانہ کی آرائش ہوئی کسنی اولیٰ آج اپنی دی وشن نقاب دیکھا کہ مینی میں نگ پریدہ عشق میں شب کی آئی صبح کی تیری طرح نصیب میں ہی نہ محروم احتیاج سوون بچن	دیکھتا ہوں وصل کی شب میں گھر چاند پہول خلگی سی سوا شعلے سی بڑھ کر چاند دھوپ ہے قہمت ہے میری گھر میں باہر چاند خار و گل و نون سی ملتی ہی برابر چاند دیکھیں گے جسد کما می کام قدر چاند دھوپ ن ہر ہو وندتی ہے پر ہی شب چاند دیکھتا ہوں میں تو گھر نہ ہو گھر گھر چاند پہر گئی مثل سفیدی ساری گھر پر چاند ماہ مثل آئینہ حیران ہی ششدر چاند لطف تی ہی کنارِ حوض کو خیر چاند تمی مقرر کوئی محبوب سمن ہر چاند خواب نخل کو بنا دی لوگ شتر چاند
---	--

سینہ چاکا ان اٹمن سی پہلائی ہین ل	ہنس ہی ہین لیکر زخم مل تر چاندے
آسمان ہی مئی قاتل ہی میری خون کا	ماہ ہی مہر گواہی فرد محضر چاندے
فوج وہ کرتی ہین ہین ہین ہین ہین	بخت کھلا ہا ہین ہین کو زیرِ خنجر چاندے

۲۵۵	ہون گداک پاؤ شاہ حسن کا سیمین	۱۱
	چاہی کیا مجھ کو تکیہ فرش بستر چاندے	

مرنے حسن جان فدا کے لیے	مل کئی خاک میں شفا کے لیے
چاہا دشمن کو دوست کی خاطر	بندہ بت بنی خدا کے لیے
تیغ ابرو کو دیجھے جنبش	حیلہ و کار رہے قصا کے لیے
آپ آئین گے میری بالین پر	منہ نہ کھلوائے خدا کے لیے
اتنے صدمے دیے کہ آخر کو	بات اوٹھانا پڑا دعا کے لیے
ہامی رسے شوق خاک میں مل کر	بوسے موج خرام پا کے لیے
کیا نہا ہو گے تم محبت کو	حوصلہ چاہیے وفا کے لیے
ہمتو خود کچھ نہیں مرن گے کیا	زندگے چاہیے قصا کے لیے
منظر ہون گے دیکھنے والے	جایے جایے خدا کے لیے
کچھ زبانتے سے نامہ کہنا	بت نہ ہٹا فرا خدا کے لیے

۲۵۶	کیا اسید شرفا کہیں تسلیم	۱۲
	پس بیس نہیں مواس کے لیے	

منہ منہ کہتا ہی کیوں ای ہر گز تھی	رو چکی ہیں جلتی تھی سون کی سو جھی
ہوئی کسی کی عارض گل رنگ کا	ای صبا و کار ہی بخیر موج بو جھی

<p>۲۵۷</p> <p>میں ہی ہوں ناز بردار وفا تسلیم نام کیا نہیں بچا تھا امی بیروت تو کہنے</p>	<p>۷</p>	<p>ہنستے ہنستے ہو گئی ہنسنے کی آخر خوب نے یاد آتا ہے کسی کا تکیہ زانو سے</p>	<p>بی سب سے ابتو گھلجاتی ہیں لب باندہ خم خشت بالین کیو نہ کر کہ پوٹوں کیون</p>
<p>۲۵۸</p> <p>دگر زمین مانگ کی تسلیم پس رخ سی کیا خاک میں ملا گئی میری ہوس مجھے</p>	<p>۱۱</p>	<p>کہ وہ بھی کہانی دستان قصہ گلانی ہے پہر فی آسمان ہی کی قسمت کو عدا ہے میں قیاسی چشم کے کہ ویتی ہی ہزار ہے مری تو بس کی خدمت کی جگہ ہی پر ساری ہے مرا دل محسوس کتابی فرمایا ہی فرمایا ہے کہ مشہور چہاں ہی یار کی دولت شہر ہے تجلی ہی بیروت ہو گیا محسوس و فانی ہے</p>	<p>جینا اجل سی کم نہیں میرے قفس مجھے آتا ہے کون قافلہ سالار اس طرف ویکا نہ آشیان چہرے وز کار میں فرصت طلب میں دشت روی کی صلہ میں بھی خستہ جان لے لے تھا کہ روز حشر کیا خاک و دم لون بعد ربائی کہ آج تک</p>



<p>خسرو پر و جانان اوین کیون باکین نام          بہشت ہوتا کی لیتا ہی جب کی حسین و لگو          نہ لو ہاتھ نہیں د لگو حلقہ کیسویں سنی نو</p>	<p>کہ اپنی مین ملت میں ہی محراب عایہ          دم بچا نکی دیتا ہی بوی اش نہایت          اوڑا ماری گا اگن آپک وڑ حنا یہ</p>
---	---

خلاف طرز کی خوگرنتی تسلیم ہم یکن

محافظ خاطر احباب سی کہنا پڑا یہ بھی

۲۵۹

۱۹

<p>تھو کا لومڑہ کی جو پیاری اواسکے          اوکی شہیم لطف سی کرتی ہی ہمسے          کنی ہی تیری کو چچا جان کو چوڑو          نیند اوڑ گئی تھی ہجر میں الیسی کہ بعد رک          دودن ہی لطف اتھی ہی کیون کر پڑے          پیار و مکتا ہوں ہمیشہ میں چشم کو          ہمسایگی ہی سوختہ شہیم کے قہر سے          ایسا کہ انہیں طرف کوئی یار سے          نیرنگیان حیات کی لیل میں چھوڑ          رکنا قدم نہ عالم ہستی میں بھول کر          مانند شمع نور فشان سادگی میں ہی          اندر کی ظلمت شہ فہ قہ کہ خوف سی          شانہ مٹا رہا ہی عجب حلقہ ہی لطف          مرغ سحر قہ قہ کیا جسکو وصل میں</p>	<p>گو یاس نہان تیر کلجے پر آگے          گلشن کے ای نسیم تھی ہی ہوا گے          ایسی نہیں ہی دل کو مری ناصحا گے          زیر سجد ہی آنکھ نہ میری ذرا گے          آگ تو یوں نہ تھی کہی پیچی بلا گے          کسکی نظر انہیں بت نہاٹنا گے          بھڑکی جودل کی آگ کلجے کو جا گے          حیرت نہا مہر کو مری میر کیا گے          رہتی ہی تیر گہات میں ہر قصہ گے          گر جانا کہ آتی ہی چھپی فٹا گے          لودی کی ساق پاؤں میں جسد حنا          بہاگی جو بیکسی می سینی سی آگے          ان فروں کی واپ ہی خمر خدا گے          ہنر چہری کی نوک جگر پر صدا گے</p>
---	--

توبہ ہزار کی ہی مگر فصل گل ہے یہ بہتر ہی ہوڑی می جو رہی ساقیا لکے

۲۱۸ تسلیم اوستے کر دینی روزن بھی کہی ہند  
اب کیوں ہی ٹکٹکی سود و لستہ لکے

کہہ تھی ہی نذران میں طبیعت کہی نہ سج  
ہر بات میں کہیں تو چرا تا ہی میں سجھا  
مرنی کی تمنائیں ہوں گشتہ شب و روز  
کستان خہر دیار سی بر حرم لڑی آنکھ  
کیا خاک سنون ناصح مشفق تری باتیں  
چشم دل کی طرح بلبلہ گئی ضعف سے یہ ہی  
کیا آپ سے چپ ہوں مجھی آداب خموشی  
ہر بات میں تکرار ہی ہر حال میں غصہ  
روتی کی ہی قابل نہ کہ اسوز جگر نہ  
منہ پیر کی چلتی ہیں جب آتے ہوں مقابل

بہر کاتی ہی کیا کیا مری شستہ دہن  
کچھ اور ہی ظالم تری بیت کہی دہن  
بہر تا ہی ایسی شوق شہادت کہی دہن  
پا تہنیں اگلی وہ مروت کہی دہن  
کہنی میں نہیں مری طبیعت کہی دہن  
اوشتی نہیں خاک سہر تربیت کہی دہن  
ویتا نہیں فریاد کی خصیت کہی دہن  
بریا ہی مری گھر میں قیامت کہی دہن  
آگہ نہیں نہیں اشک است کہی دہن  
برگشتہ ہر محسی مری قسمت کہی دہن

۲۱۹ انکار عبث و کبہ چکی آپ کو تسلیم  
چپ چپ کے جہان جاتی ہر جنم کے دہن

کہہ تھی ہی نذران میں طبیعت کہی نہ سج  
ہر بات میں کہیں تو چرا تا ہی میں سجھا  
مرنی کی تمنائیں ہوں گشتہ شب و روز  
کستان خہر دیار سی بر حرم لڑی آنکھ  
کیا خاک سنون ناصح مشفق تری باتیں  
چشم دل کی طرح بلبلہ گئی ضعف سے یہ ہی  
کیا آپ سے چپ ہوں مجھی آداب خموشی  
ہر بات میں تکرار ہی ہر حال میں غصہ  
روتی کی ہی قابل نہ کہ اسوز جگر نہ  
منہ پیر کی چلتی ہیں جب آتے ہوں مقابل

ترہ ہی نہیں ہوتا سہر گان کہی دہن  
ہر بات ہی پیوند گرہ بان کہی دہن  
لبریز گریہ میں مری آمان کہی دہن  
وہ ہی نہیں ہوتا نالہ شان کہی دہن

<p>لائی نہ کہیں تیج میں ہر کمال برہم تو ہی تو کہی سستہ نکالا نہیں ہر کون دیکھا ہو تو بتا دو خلی ارادہ پر خون کچھ تیری طرف سے جو کی ہیں گلی پہنچ</p>	<p>آتی ہیں نظر خواب پریشان کئی دس برہم ہی مزاج سگ جانان کئی دس وہ ڈھونڈتے ہیں سنی ہیں پیکان کئی دس کیا کیا ہیں پشیمان مری ان کئی دس</p>
<p>۲۶۲</p>	<p>صیاد ہی کیا مارے صید یا وہی تسلیم خاموش ہیں مرغان گلستان کئی دس</p>
<p>بڑھ گئی می پنی سیل کی تمنا اور ہی ایک تیرے آہن ناصح پیشان خستہ جان دستان شوق دل بسی نہیں تھی مختصر و لیکر وہ آئینہ کہتی ہیں کس کس فادے دروہیتا بی گھڑی بہر ضمیر لیتا کہی کچھ تو پہلی سیل بیتاب تھا وحشی مزاج</p>	<p>صدقہ اپنا سا قیام کجا ہم صہبا اور ہی دل کہا دیتی تھی میری پیچیدہجا اور ہی جی لگا کر تم اگر سنتی میں کہتا اور ہی کیون جی ہو گا کوئی مجھ سے صہبا اور ہی جان اسپر کھائی جاتا ہی صہبا اور ہی ملی تری نانات گہرا تا ہی تمنا اور ہی</p>
<p>۲۶۳</p>	<p>دیکھتی ہی دیکھتی تسلیم وہ چپے لگے بڑھ گیا بی پروگی میں مجھ ہی سپرد اور ہی</p>
<p>کیا خستہ ہی سبک ہوئی ابھی ان مجھ باغ جہان میں بلبل قصویر طیسر ج کیا خاک آئی نیند وہ عالم ہی بھر میں دیوانہ وہ ہوں سر کو جاؤں جو باغ میں مانند زخم دروہین خندہ نصیب ہوں</p>	<p>بار فلک ہی فورہ ریکہ روان مجھے صیاد کا خطر نہ غم باغبان مجھے روتا ہی ویکہ ویکہ افسانہ خوان مجھے پہنائی موج خندہ گل بیڑیاں مجھے رکتا ہی رنج زیر فلک شادمان مجھے</p>

<p>             مانگھا ہی کسنی بوسہ بونکارا بان وک              بزمِ مہبان میں صورتِ شمعِ خموش ہوں              ہمدرد چھوڑتا نہیں جم بہر فراق میں              برباد بعدِ مرگ بھی شبتِ جنوں میں ہوں              کیا پوچھتی ہو شوقِ ہیری کی مدد میں              ساقی نہ پارسا ہوں زلہ نہ محاسب              سر پہ سرشک دیدہ گریبان ہی موجزن              ہر دمِ نظر کی طرحِ نظر سی نہاں ہوں              لائین لائین تہبت بکسین ہار ہوں              ہار زو کو ساتھ لی جاتی ہے مدام              مستی میں خستِ زحی کرتا ہوں کعبیان              کھائی ہیں کسکی ماتہ سی ظالم کلوریان           </p>	<p>             دیتا ہی بات بات کیوں گل لیاں مجھے              مانند شعلہ کسنی کو دی ہی زبان مجھے              پلٹائی ہی کلہی سی دلغ نہاں مجھے              تقدیر سے بنایا ہی ایک نار مجھے              یادِ قفس میں بھول گیا آشیان مجھے              ترسار یا ہی کس لی پیڑیاں مجھے              پامال کر رہا ہی ملا کاروان مجھے              اب رکھا کر می کا فلک بی نشان مجھے              قسمت سے شمع کو رہی کلفستان مجھے              بی عتبار سمجھی ہی عمرِ روان مجھے              ہنستا ہی نیکہ نیکہ کی پیڑیاں مجھے              کرنا ہی آج قتل تارنگ پان مجھے           </p>
---	---

۲۶۴	<p>             تسلیہ باغِ دہر میں فیضِ نسیم سے              کہتی ہی اخلاں بلبلِ ہندوستان مجھے           </p>
<p>             ہستی ہی بعدِ مرگ رنائی کمان مجھے              میخچ و مٹا ہوا ہوں مٹانی کیو سطلی              آزاد ہوں نشاطِ عالم سی بربکِ سرو              آغا ر عشق میں ہوں کہہ رقیب کی              سویرِ درون سی گور بھی شن ہی بعدِ مرگ           </p>	<p>             بننا پڑا ہی داغِ دلِ وستان مجھے              کیوں ہو نہ ہتا ہی چار طوطِ سماں مجھے              یکساں ہی سچ جن میں ہار و خزان مجھے              او بد گمان ابھی سی نگر بد گمان مجھے              شمعیں دکھا رہی ہیں مری آتھوان مجھے           </p>

<p>افسانہ گوئی اور سنہ پنجاب کرویا کیونکہ نہ کہا کی تیر ہنسوں بن گنگ زخم وہ گمشدہ ہوں سی عدم طراب میں دریا میں کیا کہوں م دیوانگی قدم اقتدار کی ہرین صفت کی خاک و مسکون اتنا نہ دل کہا کہ خدا ہی کا ہو رہوں صیادنی غصہ کے لگائی ہی تاک ہاگ پائی جسے جو صفت نقش پائی مور کا ہنس سہی نشان ہوں عنقا کی طرح میں بارغ جہان میں طائر رنگ حنا کی طرح مہمان بن نیم م کا لگالی جگر سہی شمع</p>	<p>ظالم سنا رہا ہی مری وستان مجھے سہ رہ کے گد گداتی ہی نوکِ سنان مجھے وڈری گئی اٹھی ہونڈ ہنی عمر ان مجھے زنجیر سنکی لپٹی گی موجِ روان مجھے سایہ ہی پائی مور کا بارگراں مجھے تو جاتا نہیں بُتِ نامہربان مجھے ڈر سقسی ہو واہی مرا شیان مجھے اتنا ہی خاک میں نہ ملا آسمان مجھے پیدا ہو قدان توبی ڈھونڈ ہی کیاں مجھے آیا نظر نہ خواب میں بھی تیان مجھے پائی گی پر شر کہ طرح تو کہاں مجھے</p>
---	--

۲۶۵	<p>تسلیم کیا عقوبتِ عقی سی میں ڈرون حاصل ہی آجین کو لسا آخر یہاں مجھے</p>	۱
<p>عہد پر کرتی ہیں ترکِ ستم کی واسطے استقداریِ ناع محرونی پیدا ہاتہ پاؤں آرزو ہی مری کی بھی عشقِ کرباقی رہے وہ آئینہ ہی میں تصویرِ حیرت آشنا ہمسفرِ حسرت ہو دم کی کی مجکو پہرین ہنجوئی آہ طلب میں بن گئی غمی اشت</p>	<p>کچھ بہانا چاہیے جو بھی قسم کی واسطے رہنی تھی مری جگہ سینی میں غم کی واسطے چاہی ہی اک ہمسفر ملک عدم کی واسطے عیش کیخا طرنہ پیدا ہوں غم کی واسطے چرخ نی شہر الیا مشقِ ستم کی واسطے چاہی ہی اک خضر مجکو ہر قدم کی واسطے</p>	

خاکسار دہر ہر جن جانتی ہم پڑ ہے حدی افزون عشق کسان ہی ہی پیغام رک	کیا تکلف چاہی تشش قدم کیو واسطے نگہی شد اد کی دم پرارم کی واسطے
۲۶۲	نزع میں تسلیہ کیوں تین سنا تی ہو بھی حاجت افسانہ کیا خواب دم کیو واسطے
صوتِ لفظ خموشی سخن آرائی ہے درو دیواری کیوں آج برستی ہی خوشی ای اجل آج تو موقع ہی اگر فرصت ہو دشت گردی میں بہلا کیا اوجی شبنم	میزبانی چوری ہی ہی گویا تی ہے کیا کہیں خبر مرگہ عدو آتی ہے میں ہوں بیتابی دل ہی شب تنہائی قیس دل نہ ہی مجنون ہی حوالتی ہے
۲۶۳	قتل تسلیم ہی کیوں غصہ او ظالم کس طرف ہیان کی کیا دل میں تی تی ہے
مرجا میں کی ایسی بلا ہی نہیں آتی بوی گل تر کیا کہی ہوئی ہی خبر کو عشق بت کافر میں غیظت ہی مجھ کو فصل خنہ ان یہ ہوں مزہ سنجے اب قافلہ رفتہ کہاں اور کہاں ہم	وہ جاتی ہیں گھر کو قضا ہی نہیں آتی تا کچھ قصص باوصفا ہی نہیں آتی واللہ کہی باوجود اسے نہیں آتی ای مرغ چمن تجھ کو حیا ہی نہیں آتی مدت ہوئی آواز دستانے نہیں آتی
۲۶۴	کیا حال ہی سکی لہی راتوں کو حنا تسلیم چنے پسند ورا ہی نہیں آتی
ہر کڑی ہر گرم مطالعہ و جاڑی میں ہے باغ میں چل پھر گل و پھل کی گیلیان	راست بہر پلو میں باغ و چارہ میں ای صبا کیوں ہی ہر تی چارہ و چارہ میں

چہل کی شائبہ ادم بہ لپٹ کر سورہین گرم کہتی ہی مزاج سرد پیری کو شراب سرد اعضا ہو چکی لب پر ہی ہی گرم سینہ ہی اپنی لگائی تہی ہین گل لائیت	عذر گرمی کا عجب شایہ جو جاڑی ہین تھپتھپان بادہ و جام و جو جاڑی ہین آگ قسمت میں لگی ہی چلی لوجاڑی ہین قطرہ شبنم کی کیا کیا آبر و جاڑی ہین
--	---

۲۶۹	تہ ترانا ہی جگر تسلیم ٹپہی شکر کیا سخت شکل دم کا آنا نا گلو جاڑی ہین	۷
-----	---	---

کیا کہہ کی عند لب چمن ہی نکل گئے ایسا کہاں فوق جو دیتا فلق میں ساتہ ای جان شرفیاق کا صدمہ نہ پوچھی مجھ کو دیا وصال فی صبیحہ فراق گہرائی تھی فراق میں لیکن ہزار شکر	کیا سن لیا گلونے کہ رنگت بدل گئے اک جان تھی سو وقت یہ ہی ٹکل گئے وہ حال تھا کہ موت ہی بالین سی ٹل گئے سو سو طرح کی لہی تھنا نکل گئے باتین دل فی کین کہ طبیعت ہل گئے
--	---

۲۷۰	تسلیم آج نکلتے وہی شاعرے بڈھی ہو گئے مگر نہ تھاری ٹل گئے	۸
-----	---	---

غیر سی ملی بھی نا کام رہنے دیجئے وہل میں سنکر گلی تقدیر کے کہتے ہیں وہ شنگی کچھ قفس شاید پڑ گئی ہی ندی کچھ نہیں تکیہ لے ہی مجھ زند بادہ نوش	آپ اپنی نامہ وہ پیغام رہنے دیجئے آج ذکر گردش ایام رہنے دیجئے کوئی دم بیتاب بر دم رہنے دیجئے سامنی لکھون کی خالی جام رہنے دیجئے
--	---

۲۷۱	ہم نہیں کہنی کی اسی تسلیم پیغام وصال یہ متنایہ خیال ختم رہنے دیجئے	۹
-----	---	---

وہ کہنے سننے سے کرے کئی کدورت نہ خاک جی کی	
وہی ہے دود و پیرا اسے وہی ہی بخش گئی گہری کی	
وہ کم حقیقت ہیں اس جہان میں کہ وقت عہد غلط چل رہا ہے	
ہمیشہ کہانی ہے جو مٹی قسیم بچہ سی اپنی ہی زندگی کی	
ستم اوٹھائی و فتنہا ہی شکایت اس کی نہیں ہی ای دل	
مگر بہلائی کی تو نے اونے امید رکھی بہت بڑی کی	
نہ شامیانہ نہ شمع تربت نہ موج سبزہ نہ چادر گل	
بلا ناصیبوں سے مل کی کیا کیا خراب مٹی ہو کسی کی	
کتنی نہ سوئی حرم کسی دن نہ کام و میزبان سی رکھا	
سلامتی ہیں اس شہر کی ہو یہیں سے دونوں کو بندگی کی	
ہزار صدی دستے فلک نے کہی نہ ہنسنے سے باز آئے	
ہمیشہ مثل لب جبرحت خوشی نہونی کی بھی خوشی کی	
فنا ناصیبوں سے ایک دم بھی کمال مشکل ہے ربط ہستی	
شہر آتش سے کوئی پوچھو خلش ہو ای قسرو گی کی	
حسین میں جب تک انہیں ہی عبت میں ظاہر کی نگاہ و غن	
کہ حسن تصویر لا کہہ رکھی طبیعت آتے نہیں کسے کی	
پسی جو برگ حنا تو کیا کیا ہوئی بہہو کا وہ فتنہ و قح	
عجبت درے رنگ بدلا کسی کی بگڑی بنی کسی کی	
اوڑا کی آخر برنگ نکمت سپر و بلبل کیا نفس میں	



کلوں کی دل میں جگہ پائی صبا بی آشفہ خاطر کی	
کسی توقع ہے فصل گل تک ہیں گی تیلیہ پارسا ہم	۱۱۷
ابھی سی عذر گناہ توبہ تلاش میں ہے شکستہ کی	۱۱۸
نہ نائون کا میں صبا چمن میں گل سی او کو لگا گئی ہے	
بھی ہی پوشاک بوی گل میں حیا سے بیتاب ناز کی ہے	
جو شکو آنا ہو جلد آو کہ دم میں رخصت حیات کی ہے	
گلی سے حسرت لگا رہی ابھی امید صورت کو تک رہی ہے	
پہیں فصل بہار میں سے خدا کی ڈیسی شراب گلگون	
یہی ہی وا غلط جو شرط توبہ تو ابھی توبہ کو بندگی ہے	
ہو نہیں گستاخ آرزو میں سخت جانی فی دل خاکسایا	
کوئی یہ پوچھو کہ تیغ قاتل اجل نصیب یون ہی کیوں کہنچی ہے	
میں ہر کہ طلب کے اپنی صورت کے شکل تصویر اس جہان میں	
نہ دوستی ہے کسی سے مجھ کو کیو مجھ سے نہ دشمنی ہے	
خود پائے ہو تم جو ای جان بخت اولٹو حجاب کیسا	
کہ آج میں ہوں کہ سا یہ میرے شریک جنہاں سے کیسی ہے	
میں خاک و کیوں بہا گشت خشم جدائی سی پہنک رہا ہوں	
یہ آگ بھڑکی ہوئی ہے جسے مری طبیعت بھیجی ہوئی ہے	
حباب آسامی گرہ میں ہوا سے میا کے نہیں چمچہ	
مجھی تپ ہی کہات میں کیوں ازل ہی ہر دم شکستہ ہے	

	برنگ تصویر نیک بد سے جہان کے مین ہوں شیدہ خاطر
ہوا نیابت کہ روح میری نہ دوشے ہے نہ جنت ہے	
	لڑکے نظروں سے سبب یوں نہ ہوں احسان غمخواروں کا
	یہ دل وہی ہی کہ جس میں ظالم تری تمنا بدار ہے ہے
	لب عنادل میں گرم شیون قبای کل ہے ہزار ٹکڑے
	خبر نہیں کیا خبر چین میں نیم آگراہڑا گئے ہے
	قصیب و اشہ ہونی نہ ہو کے عبت ہی تدبیر چارہ گر کی
	مری مہتر میں مثل گوہر اول سی و بستگی لکھے ہے
	بیان کیف و سرور مستی خبر یہ دیتا ہی مجھ کو زاہد
	بہت نہیں تو ضرور تو فی شراب و دو چار گنوٹ پی ہے
	وصال میں سے مری تمنا ہوئی نہ دشا و دوا ہی قسمت
	یقین نہو جسکو بوجہ دیکھے گواہ اوس گل کی ناز کی ہے
	ہزار پیری مٹا چکے ہے تب محبت ہی دل میں باقی
	ہنوز خاکستر کہن میں وہ آگ جو تھے دہنی ہوئی ہے
۲۲۷	شراب ساقی پئین کہان تک کہ آج تسلیم کے طرح سے
۲۲۸	کئے ہیں خالی ہزاروں ساغر ابھی طبیعت بھر ہوئی ہے
دم عیسے ہوا می دامن شمشیر ہوئی ہے	شہادت میں حیات خضر کی تائید ہوئی ہے
خوشی کی گرفتاری میں بتا شیر ہوئی ہے	صدایتی نہیں غیر زور ناتوانی سے
مسیحا کی مری و دو پھر تھر ہوئی ہے	لب جان بخش جان سی برابر نہیں کتا

ستون سہ نہیں شرط وفاک حال اس باتک  
 کیا شیریں فی کیونکر ماتم فرما دجیرت  
 وہ حیران تھی چوٹا سا تیرائی کا مرکز ہی  
 نظر آتی ہیں جب خواب میں چونک ٹھٹھا  
 عدم تو پیچھی چھٹ جاتا تجسے گام اول میں  
 وہی کر ہی دل جلنی کی عادت ہے مدفن  
 نسیم باغ جنس کے تنہا ہو تو کافر ہوں  
 تیرے سوختہ جب کہتا ہوں قطع کرتا ہی  
 بچا کر چشمہ سا خاک نکلوں کج زنداں  
 خبر کیا پوچھتی ہو اب یض ہجر کی اپنی  
 مقرر کچھ صبا سی کہدیا ذوق اسیر سی  
 دلوں کو اپنا کر دیتی ہیں کافر وہی تو نہیں  
 بگڑ جانی سی تھی ہی بنانی سی بگڑتی ہی  
 مٹایا نو جوانوں کو بہت اچھا کیا لیکن  
 کسی لمہ میں بن نہ ہم مزاجی چکو لازم ہے  
 تعجب کیا خیال و حیا ناں ہی اگڑل میں  
 سنگد کو نہ کیا پہولتی پہلے تانی میں  
 اگر عذر حیا ہی ل میں قاتل کیوں نہیں آتا  
 زمانہ نہیں الہی عروس فکر کا جو بن

کہی تقریر ہوتی ہی کہی تحریر ہوتی  
 خداوند اہمان میں الہی تقریر ہوتی  
 ہمارے خاک صرف کردہ تصویر ہوتی  
 وہاں ہی داغ دل کامی تقریر ہوتی  
 سحر چکو کہاں اونا لہ شبکیہ ہوتی ہے  
 کوئی آئی ہمارے خاک و منگی ہوتی ہے  
 ہوا مٹی ہی چنان کس لہی و لکیر تھی ہے  
 بچی کیا لاگ شمع بزمی گلگیر ہوتی  
 کہ غماز ثانی پاؤں کی زنجیر ہوتی ہے  
 کھڑا یا ہوا غشی سل کی تیر ہوتی ہے  
 کہ موج بوی سبزہ پاؤں کی زنجیر ہوتی  
 عجیب ڈوبتاں ہند کی تقریر ہوتی  
 تری مٹی خانہ ویرانی عجب تعمیر ہوتی ہے  
 کوئی اکیلی مٹی ہی بت بی پتوئی  
 مری مٹی پریشاں خج اب کی تعبیر ہوتی  
 کہ اکثر اپنی کی ساتھ اک تصویر ہوتی  
 ہمیشہ بی شمر شاخ کمان تیر ہوتی ہے  
 کہ غم ہوتا ہی تیرا یا سناں تیر ہوتی  
 جوان ہوتی ہی تیری تسلیم جت پیر ہوتی

## منحسات

خمنہ غزال جناب فیض انتساب حضرت کہیم محمد و خان متخلص معنی مغفور

شک گلشن پتر ل سہی گلستان ہونگے  
جل کی شمشاد چمن سرور چراغان ہونگے  
حیاتی جی محلہ دین عالم اسکان ہونگے  
دفن چخاک میرا ہم سوختہ سامان ہونگے

فلس ہے کی گل شمع شبستان ہونگے

شام سی و فی ہی کیون تجر نصیب و نکی ہے  
پڑ رہیں گے کہیں خاک میں جدی سرتے  
ہیخبر اپنی خبر لی کہ سحر ہوئے تہوئے  
تو کمان چائی کی کچلہ پناٹھا لاکر لے

ہم تو کل خواب م میں تہب ہجران ہونگے

کیا ہوا بر چلی کیون جلسہ سی یادہ ہوا  
کیون بلا میں تو لیا کرتی ہی پاکر تنہا  
دیکھ لک وزیر بنائیں گی چمن میں سی یادہ  
ہم نکالیں گے سن امی موج ہوا بل تیرا

اوسکی زلفوں کی گریال پریشان ہونگے

جان پر دیدہ و دستہ بلا کیوں کروں  
چمکی لک جای سدا انیم ادا کو ترسون  
کچھ تو ہی میں جو انہیں مانع خوبی ہو  
تابِ نظامہ نہیں آئینہ کیا و پہنی ادون

اور بنجائیں کی تصویر جو چہر ان ہونگے

حیاتی جی گئی نگہیں نہ چاہیں گے کہے  
بہول کر چشمہ حیوان نہ چاہیں گے کہے  
حشرک خضر کی جہیو نہیں آئیں گے کہے  
منتِ حضرت عیسیٰ نہ اوٹھائیں گے کہے

زندگی کی لپی شرمندہ احسان ہونگے

پندہ جاسی ہی لک ہو نہ کب تک براہم  
کوئی کبتک سی ہیکار نصیحت کی ستم

کس لیے ہای لگائی ہی ایک بکرم	ناصحا دلین تو اتنا بوجھ اپنی کہ ہم
لاکھ دان ہوئی کیا تجسی ہنی دان ہو	
شمع بالین نہ تربت لگر کی بٹے	داغ کو دیتی ہین مینی ہی می کر بھی
بی نصیبوں کی پھول کی چادر کسے	غیر جو ٹا ہی بھر پیری ل تفتہ کی
گل ہوئی شر آتش سوزان ہو گئے	
یہ تہی سین کی پی سروتاشا کہ نہیں	جیتی جی فیکون کا پابند بلا لاکھ
آخر انکا ہی کوئی ہو گا مدا واکہ نہیں	صبر بار بے جی حشت کا پیر لگا کہ نہیں
چارہ فرما ہی کہی قیدی زندان ہو گئے	
رات من کہتی ہین کیا ہنسی ہی کتی ہوں	یکے پر دل بیتا کے آتا ہی س
کھٹا فسوس ملا کرتی ہین بانہ گیس	ایک ہم ہین کہ ہوئی ایسی شیا کہ نہیں
ایک وہ ہین کہ جنہیں چاہ کی ارمان ہو گئے	
ایک صورت گھڑی کہہ ہی کلہ ہین نہیں	گر نظارہ کہین برق تبسم ہی کہین
سمجھو کہ اینک جفن جاوے دیوین جنین	چاک پڑے ہی غری ہین ہی دہ انشین
ایک مین کیا کہ سہی چاک گر بیان ہو گئے	
ہنٹکڑی ہوئی نہ دور وزمین بڑی ہوئی	توڑ کی سناہی حداد کی پیٹکی ہوئی
جوش میں یہ بیا بان جنون لی ہوئی	پہر بہا لائی وہی شت نوری ہوئی
پہر وہی پاؤں ہی خار بیا بان ہو گئے	
مر کی تہی زجر ایک تماشہ ہو گا	دیکھنا آگی اگر دین کہی خصت عدا
رنگ لائی کی بہار گل حسرت کیا کیا	داغ دل کلکین گزرت بہی چن لالا

یہ وہ خگر نہیں جو خاک میں نہاں ہو گئے	
کے چکی تو بہ کہ تو بہ کی ہوئی نصیب دین	مثل تشبیہ نہیں میری یہ نہ ممکن عمر ساری تو کھلی عشق تان میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک سلمان ہو گئے	
خمسہ غزل مولانا شاہ ناصر احمد صاحب علی خان نسیم شاہ حکیم محمد خان ضامن	
نوجوان ہونے نہیں جو سیکڑوں پران ہو گئے	یہ شہنشاہ کو مانا کہ ہر سان ہو گئے وصل کے رات ہی آخر کبھی پران ہو گئے
میں بشتیان ہوں تو کیا وہ نہ بشتیان ہو گئے	
دونوں ہٹ ہی نہی لکھی کسی شہرے	کون نا کام ہے کسی تہمت اٹکے شوق کہتا ہی کہ لوٹیں گے مری صلیبت کے
در دکھتا ہی شربیک شب ہجران ہو گئے	
اور مہمان نہیں چند ہرین و حشمت کے کرم	پہیڑ و ہن کو نہ سنا چاک قبا کو پیہم شوخیان کہیں جنوں آج کہاں ہر کل ہم
خاک کوڑائی کی میں شیت یہ میراں ہو گئے	
خواب غم یا سی تو باتیں بنا او ظالم	کس لیے آئی گا کیا کام نہ او ظالم آپ جاؤں گا تو آ کہ نہ او ظالم
آج وہ دن ہی کہ مجھ مری احسان ہو گئے	
بسیار کرتا ہی کسی سکی گلی پٹا ہی	اب وہ میں ہوں شوق جگر ورسا ہی

کیا لونجک میں جی اور ملا جاتا ہی	دل رح روٹھا تو سنائی سی کہیں فتاہی
یہ ستم باعثِ حسرت بھی سچاں ہوئے	
چشمِ عاشق کو نہ بھین کہی تنہا خانے	یہ نہیں مثلِ جباب لبِ ریّا خانے
کھدو پہر جائیں لی جوشِ تنہا خانے	یاں نہیں جلوہ جاناں سی ذرا جاخانے
اشکِ گرم کی نگوں نہیں ایشیاں ہوئے	
ہنس لے آتی یہی شرمی شکِ شہی ہوئی	کُج تنہائی میں چپ چپ کے ہمدانی کے
دہوم ہو جائی گی پیوندِ زمین ہوئی کے	تجکو کر دین گی خبر زیرِ لحدِ سوئی کے
سر شیکتے تری رپر مری ارمان ہوئے	
غم نہیں دی بہین صبا دستِ صداغ	چوڑ کر کُج تھن جانی نہیں اتنا داغ
اب مبارک رہی مرغِ ان نولِ سچ کو باغ	خانہ زاد و نگو کہاں قیدِ محبت کے فراغ
ہم وہ ڈبل ہیں بیدِ خاگِ گلستان ہوئے	
اب تو سنئے نہیں شوخ ادا عاشق کے	کتے ہو شکلِ کماٹی نہ خدا عاشق کے
تو نِو کی محبت میں سدا عاشق کے	یا وائی گی لہری گ و فاعا عاشق کے
حالِ گہلجای کا جبک میں بہیاں ہوئے	
صبرِ صبر کہ نصیب کوئی دمِ شہ باب	پہر کہاں حسن کے بازار میں نہیخ حساب
اور کچھ وز سہی تہم غصہ بزار و عتاب	تا جوانی ہی گرانی نہ دوائی ل بیتاب
پہر تو ہی لبِ جان بخش کی رزان ہوئے	
قتل سی کیوٹن ب انگیر ہی اتنا قاتل	ڈر ہی مجکو کہیں شادی ہی غمِ حال
کھدی بہد رو ذرا جاکی پیامِ بسمل	گر یہ انجامِ شہم ہی تہہ ہنلِ غافل

	خون زمین کی ہی زخم جو خندان ہوئے	
چل سو گول و ہین ہونگی کسی علم مقیم طوف ہر نخل کی نیکی صفت گرد و ہیم		شوہن با پوہلی ستاوا گر ہی تسلیم کہہ گئی ہین دیم خصرت جان و تقسیم
	اہم لیرک بھی قربان کاستان ہوئے	
ایضاً		
وہ بات ہم کرتی تھی تھوڑا ہی دینی رشتہ و مین کیو جانک گنواہی دینی		ہنسنا گھر کی گھر کی لسی بھلاہی دینی تنگ کی گندگی کا جھگڑا بھلاہی دینی
	لوہوٹ جانتی ہوا کدن دکھاہی دینی	
لائین گے رنگا لیا اک وز تنگ ہو کر اوڑ جائیں گے جہاں عاشق کارنگ ہو کر		پامال کیا کرتی وہ شوخ و شنگ ہو کر تیرسین گے دیکھنی کو حیرت دنگ ہو کر
	انقش قدم نہیں ہین جسکو بھلاہی دینی	
آئین گے میر کا کی حسرت نصیب حیان آواز کی طرح بے بیہوش گئے آج اسی حیان		فریاد کیسی ہین دیکھیں گے کسکو دربان دیکھیں گے رنگ محفل سب کی نظری پنہان
	دیکھیں تو آپ کیونکر ہوگا بھلاہی دینی	
رنجش گھر کی گھر کی ہی شنام و بدوی غیر ونگی جستجو ہی ہر وقت آرزوی		اک ہم ہین جس سے ہر دم نفرت کی گفتگوی کہتی ہین بخت ہو گیا دھوم کو بکڑوی
	یہ یاد وہ نہیں ہی جسکو بھلاہی دینی	
پڑتی ہین لب پہچا سوز نہان سہی اپنے شعلے نکل ہی ہین ہر استخوان سہی اپنے		کیونکر خبر کریں ہم ذل غنمان سہی اپنے مانند شمع روشن سب ہی یں سہی اپنے



یہ اک وہ نہیں ہی جسکو ہمارا ہی دینگے	
تصور کی طرح ہم اوس تنگی و برہن کیونکہ گدا کی ناحق اجابت ہو رہی حیرت سی لب پر پکار کتنی سدا رہی خاموش گفتگو بہن افسردہ آرزو رہی	
وہ دل نہیں ہمارا جسکو ہمارا ہی دینگے	
تسلیم کی طرح ہوں احسب نصیب منزل بیکار کا دکھون سے ہونا ہی خاک حاصل رکھتی ہیں دلیلیں عجب ایسی خیال باطل اونکی گلی سی جانا اب ہی لکھیں مشکل	
ہوں اشک افشاں کیونکہ اوٹھائی دینگے	
محسن لیا ہر فن نادر سخن ملک الشعر اجانب شیخ محمد ابراہیم قرق و بلوچی	
اپنی ہمت پہ مغرور ہوں بہت دے کچھ مقدور تو نہیں جنت و شکوت دے بیحقیقت مجھی سمجھیں نہ حقیقت دے کیا غرض لا کہ خدائی ہیں دین و کت دے	
اوتکابند ہوں جو بندی ہیں محبت دے	
تہمت دینی فرصت کس صورت نملی خط جو لکھو اتا ہوں اس خط کو کوین کہے رفتہ رفتہ میری شوق کی نسبت تو بھی ہائی ہی حسرت میری ہائی کو بھی	
لکھتی ہیں ہاؤ چینی سی کتابت دے	
جسکو نہیں دیکھو اگر کڑی بہر فرصت غیر ممکن کہ ترقی سی بڑی کم نیت کوئی دم فکر طلب نہیں حاصل احت حرص کے پیلتے ہیں باون بقدر رحمت	
تنگ ہی رہتی ہیں دنیا میں فراغت دے	
جیسی جی سب شریک غم محنت آزار پس من یہ ہو ابکیں و تنہا ناچار ہمد دم و مسخر و مونس و یار و غمخوار نہیں جز شمع مجاور مری بالین زار	

	نہیں جو کثرت پروانہ زیارت دے
حوص کہتی ہیں کسئی ہرین کسئی خواہش نہ ستم کا کہی شکوہ نہ کرم کی خواہش	شکل تصویر ہیں کسئی نہیں کئی خواہش اپنی مرضی ہی ہی تری مرضی خواہش
	دیکھ تو ہم ہی ہیں کیا صبر و قناعت دے
نجد میں خاک اور آرائی پہری کٹر دونوں رہی جو شیشہ ساعت ہ مکر دونوں	لیلی تو قیس تھے گزشتہ مقدر دونوں نہوئی صدا کسئی طرح گہری نہر دونوں
	کہی مل ہی گئی دوول جو کدورت دے
لب جان بخش سی اعجاز مسیحا پیدا تو آجای تو ای درو محبت کی دوا	چشم بیمار تری دشمن آ رام و شفا کھائی جاتی ہیں ہی جان میں ہزارا
	میری ہمدرد ہوں بیدار و نصیحت دے
ہر سر سوس ہویدا ہی شمر کا انداز چوڑی دیتی ہیں قلم جون قلم آتش باز	اس قدر حلقہ فشان ہی اثر سوز و گداز بہ چون کیا خط تجلی ہی گرم او آفت ناز
	میری شرح پیش دل کی کتابت دے
سیر بالین نہیں اب ایک بھی حیات مرا کہے افسوس ہی تا کہی رونا آتا	خضر کا نام و نشان ہی مسیحا کا پتا خوش کہی انکو خدا جی تو بہلتا ہی مرا
	دل بیمار کی ہیں دو ہی عیادت دے
کیا کہیں کرتی ہیں کس طرح لب صبر و صفا وہی کچھ کہتی ہیں ہم جس ہی کچھ کہتا	نی تری بستر غم میریت بہر حم و وفا کہی افسانہ حسرت کہے غم کا قصا
	دونوں اک حال ہیں میں رنج و مصیبت دے

مٹیل تسلیم نہ دلاتے ہیں ہر اندیوق	کہنی وجوگہی مٹھی وطن میں اندیوق
کس لیے سکے ہو تم رخ و محن میں اندیوق	تازہ ہی گل کو نزاکت چمن میں اندیوق
اسنے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت واسے	
خموش غزل فخر شعرا کی وزگار مشہور صاویہ و یار جناب اسد اللہ خان	
ہی اہل ہی نیرنگ جہان کامری آگی	دھوکا ہی طلسمتہ و بالامری آگی
اک شعبہ ہی دہر کا نقشا مری آگی	باز بچہ اطفال ہی دنیا مری آگی
ہوتا ہی شب روز تماشا مری آگے	
رہتا ہی مجھی محبت شکو اتری پیچی	دیتا ہی موت کا جینا تری پیچی
وحشت سی نہیں آسین آتاری پیچی	مست پوچھ کہ کیا حال پیچی اتری پیچی
تو دیکھ کہ کیا رنگ ہی تیرا مری آگے	
ہو خاک نہیں خاک کو رہتا مری ہوتی	سب کچھ ہی مگر کچھ نہیں چہتا مری ہوتی
کوئی ہو کبھی رخ نہیں کرتا مری ہوتی	ہوتا ہی نہان گرد میں صطری ہوتی
گستا ہی چین خاک یہ دریا مری آگے	
ہو شام سی میں فکر صبحی میری قدر	کسکو میری ہی کہاں لذت اشعار
منگو ایسی شیشے می خوش رنگ کی دیا	پہر دیکھنی انداز گل افشا نے گفتار
نکند و کوئے پیانہ صہبامری آگے	
جز نام عدد و اسلٹی کہتا ہوں کہ چپا	منظور رہی جو چاہیں کہیں ذکر احبابا
کچھ اور صحبت ہی بگڑتا مری دل کا	نفرت کا گماں ہی میں شک کہنی
کیونکر کھوں کو نام نہ اونکا مری آگے	

اک تو ہی کہ اپنا نہیں جو ثابت و کام	ور نہ مری قائل ہر بنانی کی دلازم
اعجاز کی باتیں ہر کہامات کی پیغام	عاشق ہوں معشوق فریبی مرا کام
مجنون کو برا کہتی ہی سلی مری آگے	
مرا تو ہوں باب کیوں ہم آخر یہ قسم ہے	کسو سطلی یار و غیب بجای کر دم
تشکین تج کوئی دم غرض یاس و الم ہے	گوانہ کو جنبش نہیں آگہ و نینق و دم ہے
رہنی خواہی ساغو و مینا مری آگے	
ہریان ہی سخن دانی سجاں نئی دیک	سب سے ہر خاقانی و خاقان نئی دیک
ہر شکل مشوار ہی آسان مری نزدیک	اک کھیل ہی و رنگ سلیمان مری نزدیک
اک بات ہی اعجاز مسیحا مری آگے	
ابھی اہر وائی نہ کہانتک چھی غصتا	کہنتک ہیں کہین کہانتک ہوں چپکا
مشہور ہی تسلیم کے مانند ہمیشہ	ہم پیشہ و ہم مشرب ہزار ہی میرا
غالب کو برا کیوں کہو جہا مری آگے	
شمس غزل سر آمد شہرانی مان مستند سخنوان	جہاں چنانچہ نامشخص نامشخص
زندگی میں بخت کامو جو دساں چاہیے	تختہ تابوت ہی تخت سلیمان چاہیے
خود فراموشی نہایتی بہر جہاں چاہیے	کچھ عدم کا بھی خیال اہل تجوی یان چاہیے
کو عزیز مصر ہی پیر یاد کنعان چاہیے	
دیدہ سرہین جنون میری بونی کی لئی	ہجر میں یا آبروی گری بونی کی لئی
کیا کروں داغ دل غمناک بونی کی لئی	کوچہ دلا رکھی حسرت میں بونی کی لئی
پانوں کو اب آبی کی چشم گرم کر یان چاہیے	

کیا کہوں کہ سوا میمنہ پشیمان مثل صبح	دفع سنوان کیسے لے لیں پشیمان مثل صبح
بی سبب سے انہیں ہی چرخ گردان مثل صبح	چاک کہتا ہوں جو تیریں کہ بیان مثل صبح
اک پریر و غیرت خورشید تابان چاہیے	
چاہتی تھی وہ دریا حسین جو سبب لاشا	گروش کو دلت بیم موج و فکر بادبان
شوق حاصل میں نہی و تھمتی بہرین چرخان	دبدم کمتی ہی ہیری کشتی عمر روان
مجلو آب خنجر قاتل کا طوفان چاہیے	
وای تہمت کے بھی نہی کاروان ل میں ہے	الف تافعی نہی ہر آلودہ پنهان دل میں ہے
کیا کہوں کیا چاہتا ہوں کیا تر جان دل میں ہے	حسرت نظارہ زلف پریشان دل میں ہے
بہر تکیں گور میں کچھ مار پیچان چاہیے	
کیا بہر سازندگی کا عالم فانی میں ہے	صورت ہوا و ہر دم مرگ ہمراہی میں ہے
کیچ تیغ ظلم کیون تاخیر بر جی میں ہے	عمر گزری دنی روتی ہنس رہی لعل جی میں ہے
میری منہ پر کوئی قاتل نہ خیم خندان چاہیے	
کیا کہیں قہقہے میں نہ غم پنهان کے صدف	عمر نہر کوئی شہن شہن میں اس عنوان کے صدف
وصف کے قابل ہیں آبیہ ویدہ گردان کے صدف	ورومر کا کج زبانی ہیں لعل چان کے صدف
اشکون کی چشم کو سنجہ مرجان چاہیے	
آج نہی منظور تکلیف جنون کا امتحان	سنگ لے ان کی ہو سکی ہیں نہ میرا آسمان
شہر کی گلیوں میں مگر اس قدر تہکمان	سنگریزی لچاؤں چرخ جنگی بہر کوکان
عاریت ای کوہ مجہ وحشی کو دامان چاہیے	
وہ انگلیں وہ جوانی وہ قاضی مہمال	ایکایک ممکن کہ نہی نہی وقت وال

ابو یوسف و نایاب ہی کیا کروں ان فی الجلال	اگیا پیری میں اوسکی محبت کی ایک خیال
ہونٹ نہ کاٹوں کس طرح حسرت سے دندان چاہتے	
دیکھی کیونکر ہوزیر آسمان اپنی بسیر	ہرگز سچی دانت تھی پر مچی جشت اور چہر
ہمت یوانگی پر کیوں نہیں چشم تر	پنجہ خورشید کو کافی ہی اک حبیب سحر
روزیان دست جنون کو سو گریبان چاہتے	
برہمن ہو ہمیں بلیہوز راہ ہمت احرام	طالب عقبی محنت میں ہی تسلیم نام
کیونکہ سمجھی صحبت راہ ہمت کو حرام	طالب نے نیا موت میں بہلا کیا اپنی کام
مرد ہی ناسخ کو عشق شاہ زمان چاہی	
محسن الوجود کہم بیانی یکے تازہ میدان شعلہ زبانی جناب جہ حیدر علی اکثر	
سدا آتی ہیں غیبی بیان کیسی کیسی	بیان کرتی ہر خوشی میں کیا کیسی کیسی
تمہا کی ہر کام و زبان کیسی کیسی	دہن پر پڑیں لگی گمان کیسی کیسی
کلام آتی ہیں درمیان کیسی کیسی	
بہار آگی جو بن دکھاتی ہی کیا کیا	خزان شرم سی منہ چھپاتی ہی کیا کیا
صبا ہوش بلبل وڑاتی ہی کیا کیا	زمین چین گل کہلاتی ہی کیا کیا
بدلتا ہی رنگ آسمان کیسی کیسی	
قتیلوں کے جب سے مرتبے ہیں	ہزاروں گلستان میں لعل نئی ہیں
لگا کر لہو پر ہیں تر سکے ہیں	تمہاری شہیدوں میں داخل ہوئی ہیں
گل ولالہ وار غوان کیسی کیسی	
ارادی خرابا تیوں کی بڑھی ہیں	برابر می لالہ گون پی رہی ہیں

اسکون پہ چوٹیں مزی ہیں	ہمارا آئی ہی نشہ میں جوتی ہیں
مردان پیر مغان کیسے کیسے	
بیان کیا کروں او کی ہر جمیونکا	رہی دل کی دل ہی نہیں جہکی تنہا
خدا جانی کیا دشمنوں نی پڑایا	نہ مر کر بھی بید و قاتل نی دیکھا
تر پتے رہے نی جان کیسے کیسے	
دم چند تہا دور دورا وہ سارا	کہاں روم و ایران کی پشکارا
پس مرگ دیکھا ہوا آشکارا	نہ گور سکندرنہ ہی قبر وارا
مے نامیوں کی نشان کیسی کیسے	
نہ خلعت سیدی نہ شام سحر ہے	نہ شب کا اثر ہی نہ دن کا گزر ہے
نہ اپنا نہ بیگانہ پیش نظر ہے	دل ویدہ اہل عالم میں گھر ہے
تہاری لی ہیں مکان کیسی کیسے	
جدائی کی صدمہ جیت کے قربان	رفیقوں کی فزات کیا کیا ہر جہان
فرا ویکہ تو آکی او دشمن جان	غم و غصہ و درد و اندوہ و حرمان
ہماری ہی ہیں مہربان کیسے کیسے	
یہاں ہی عدم تک ہزاروں تپن و نون	دل و جان و اسلام ایمان کی شومن
وطن کو گیا کون بی چاک دامن	عجب کیا چہار و حسے جامہ تن
لٹے راہ میں کاروان کیسی کیسے	
بشر کے لیے نہ پانی شہم ہے	سکوت آکی منعم کی قیاسم سم ہے
بہشت ہمارا شاد آتش و شہم ہے	کری جہنم شکر نعمت وہ کہم ہے
مزی لوٹتی ہی زبان کیسے کیسے	

بکون صناعت مکین و مکان فضل و خلد و زمان



طبع مشرقی نوکلین طبع مرقن طبع مرقن طبع مرقن





بسم الله الرحمن الرحيم

شکافِ کلکِ نکین خندہ زن ہی	سب اربابِ آغا و خن ہے
اوترتی ہیں مضامین آسمان سے	عیان ہی شوکتِ نعت بیان سے
بہری ہی ملی نیازی مدعا میں	سرِ تکمین ہی عرضِ التجا میں
بڑی ہی بی ناتمامی گفت گو سے	مرا مطلب سوا ہی آرزو سے
خیالِ آئینہ حیرت و سنا ہی	زبانِ مصروفِ حمدِ کبریا ہی
بنایا جس نے مقتلِ بوستان کو	کفِ جلا و برگِ ارغوان کو
لکھا ہر صفحہ اوراقِ گل پر	شہادتِ نامہ بلبلِ سرسبز
عطا کی داغِ لالہ کو سیاہی	سراپا صورتِ محرابِ گواہی
ہنسی لب پر جگر میں زخمِ کاری	ویا غنچے کو پاس پرودہ داری
پی می نوشے ورنہ ہفتہ	ویا پیما نہ زخمِ شکستہ
شہید و ن کو طلسمِ نو و کسایا	ہنسا کر زخمِ تن کو خونِ ولایا
رگِ سبیل کیا تارِ نظر کو	سکھایا تھیں بی تابی جگر کو

دل عاشق کو بخشا خاک ہونا گہری بیزی کہیں کی چشم تر سے جسبا غنچوں کو دی رازِ نہان کی کہیں ہے جلوہ گر حسنِ حسین میں نہان و آشکارا جلوہ گر ہے غرض ہر رنگ میں پیدا ہوا شہِ لولاک فی رور و کی کشتہ بہلا ہم کیا حقیقت کیا ہمارے مناسب ہی خموشی آشنا ہوں زیادہ وہم سے جو صمد ہی دعا مانگیں کریں قصدا و پرہیز متنا کا ہی خالی دستِ نیکیں	گریبان کو کہا یا چاک ہونا بہری و امن کہیں نختِ جگر سے عنادل کو ہوس بخشی فغان کی کہیں ہے خاطر اند و کین میں کہیں نکم کہیں گلبرگ تر ہے سہا حیرت و فرشتہ چشم انسان کیا ارشاد لا اُحصی یہاں پر لکھیں حسد و شنائی ذاتِ بار شریکِ ختمِ سارِ عا ہوں خرد مجروح تیغِ دستِ دہی کہیں حسابِ کین مل کی باہم پنہا دین خاتمِ ختمِ مضا میں
--	---

## نالہ چند دعای عاشقانہ

اکہی دی زبانِ نکستہ دانے اجازت خواہ لطفِ گفتگو ہے نظرِ لوثِ سخن سے پار ساری حریفِ نالہ بیدا دہون میں دلِ مشتاق پای بندِ الم ہے سحابِ آسا عطا کر چشمِ کریان	دکھائوں جلوہ حسنِ معلنے خموشی بہرِ رخصتِ و برو ہے ابھی نادیدہ حسنِ بد عا ہی شریکِ صحبتِ فریاد ہوں میں نفسِ تارِ کیندِ صیدِ غم ہے مصیبتِ زادہ آغوشِ طوفان
---	---

برنگِ ابر تر رویا کروں میں  
 تپش دی نالہ جانِ حسد میں  
 رہی بیداریوں کا حفظِ آداب  
 نہ کم ہوا التفاتِ بیستہ راسے  
 خزانہ دوست رکھ ہر دمِ مراجمی  
 نہ کم ہو کوئی دمِ سامانِ سودا  
 عطا کر سلسلہ زلفِ پری سے  
 جنون پروردی آشوبِ جوانے  
 برای چاک دی دامنِ اگر دے  
 رہی دستِ جنون ہر لحظہ چالاک  
 ترقی پر رہے شوقِ اسیری  
 فلک کو لذتِ ذوقِ جفا سے  
 رہوں میں مائلِ کافرِ ادائی  
 جبیں ہا خدمتِ پیرِ مغان میں  
 شہرِ شوقِ عہدِ عاشقانہ  
 سنا دے چارہ شہرِ ایسی خدا را  
 جنابِ کبیرِ یامینِ کوکی دنرات  
 خدا یا مثلِ کلکِ سینہ افکار  
 بسر ہوتے ہی بیجا زندگانے

سدا داغِ جگر دھویا کروں میں  
 اثر دی دو دو آہِ آتشین میں  
 نہوں آنکھیں کہی ہمت کشِ خواب  
 رہی تازہ خدائش ولفکارے  
 برنگِ برقِ دی شعلہ مزاجی  
 رہی مسرندِ احسانِ سودا  
 تعلق دی پریشانِ خاطر سے  
 ہوا خواہِ بلائی ناگہانے  
 نہ بہرِ التجایِ سیمِ زردے  
 کہی سینہ کہی دامنِ ہی چاک  
 رہی وحشت کو پاسِ دستگیری  
 نہوں فرصتِ تقاضایِ بلا سے  
 کہان تکِ پارسائیِ پارسائی  
 رہوں جب تک رہوں دیرِ جہان میں  
 کہان تکِ قفِ لبِ ہمِ کافسانہ  
 کہ جس سے مغفرت کا ہو ہمارا  
 پڑا کر صدقِ لوسی یہ مناجات  
 تسیہ و ہون تسیہ دل ہون سیکار  
 بلائی جان ہی آشوبِ جوانے

کوئی فعل نہ ہوں ایسا نہیں ہے  
 گذرستے ہی عجب غفلت یوں قات  
 لحاظ بند گے جاتا رہا ہے  
 گمان دو و ہم و جان درو تہند  
 اگر چاہے یقین کفر شیدا  
 پشیمان خستہ آوارہ جنگ خون  
 نگاہ رحم سی فدا اشارا  
 لب مایوس ہوں خندان طرب سے  
 تمناؤں کو دل میں شاد پاؤں  
 نچل ہو ویکہ مغرور زابہ  
 سوا تیری مرا کوئی نہیں ہے  
 کری رحمت تری گر پردہ داری  
 بہت کچھ آرزو کرتا ہوں دلین  
 جو سنلی ایک ہی تو رحم کہا کے  
 غم ہستی و مرگ قبر و محشر  
 خلیل آسا جہنم باغ ہو جاے  
 ضعیفی میں شباب آرزو ہو  
 اسگون پر دل افسردہ آئے  
 بڑ ہی ارمان سخی کی جیسی ہمت

عمل میں اپنے جوا آ نہیں ہے  
 دریغا حسرتا ہیہات ہیہات  
 سرِ نخوت فی دل میں گہر کیا ہے  
 یہ سب ہیں شانِ شیطانی سی لہر  
 مری سائے سی ہو پیرِ حیدر  
 تری درگاہ میں حاضر ہوا ہوں  
 دل مضطرب کو ہو کچھ توسل  
 نہ گریبان دیدہ پر خون ہو پایا ہے  
 جگر کو جان کو آباد پاؤں  
 مری غسل ہی ٹہنی ہو نہ ادا  
 غلط ہے تیرا کوئی نہیں ہے  
 مری بکری ہوئی بجای ساری  
 ہزاروں گفتگو کرتا ہوں دلین  
 ٹکڑ جائیں سب ارمان دعا کے  
 یہ سب ہوں سینہ مضطرب سی باہر  
 گل سر و س دل کا طبع ہو جاے  
 بہا بہشت جنت تک سو ہو  
 جو اسنے کی مزی پیری کہا ہے  
 گنہی ہم جہ طرح ممسک کی لیت

سزا پاعید بخاؤن خوشی سے  
 مہاوا تو اگر نامہ زبان ہو  
 نوید عیب ہوں اہل ستم کو  
 زبان دوست چاہے دین گواہی  
 ہم ستم ہو عذاب آتشیں ہو  
 سنے کوئی نہ فریاد جگر کو  
 عزیز و خویش و احباب گمانہ  
 نہ سمجھیں خطہ راہ یکسی کو  
 میں صدقے اور بلائی گمان میں  
 کہوں اس وقت کس سی اپنی جی کی  
 سوا اسکی کہ تو ہی مہ زبان ہو  
 پکاروں اسی خداوندی گمانہ  
 تری رحمت پہ ہی ناز آرزو کو  
 ستار باب محشر سی بصد ناز  
 بس ای تسلیم ترک التجا کر  
 بہت کچھ کر چکا فکریہ و ماتم  
 بہرہی جوش عرض نعت لب میں  
 طرب انگیز ذکر مصطفیٰ ہے

کہوں ہر دم مبارکباد جی سے  
 ہر اک ذرہ بلائی جسم جان ہو  
 سدا ترسون پناہ نیم دم کو  
 اٹھائوں تا ابد ناز تباہی  
 گرفتار بلا جان حسرتی  
 نظر آئی نہ جز شعلہ نظر کو  
 کرین تیر ملامت کاشانہ  
 و کسائیں دین یہ اور جی کو  
 مرا ہو کون حامی و جهان دین  
 کسی پروا ہو یہ می یکسی کی  
 تری کہنی سی کہنی میں زبان ہو  
 کہ گم تر خطا بخشش زمانہ  
 وفا کر وعدہ و اتقنطو کو  
 مبارکباد و آزادی کی آواز  
 خموشی کو بستان مدعا کر  
 کہان تک حیرت افسانہ غم  
 زبان ہو سبیل طوفان ادب شن  
 دہن یہ سمانہ آب بقاء ہے

شفاعت طلبی عابد نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سنبھل ای خامہ ستانہ رفتار  
 عوض نقطون کی سجدی کر جبین سے  
 نیامزدہ ہے انداز سخن کا  
 شرف انداختیال مدعا ہی  
 ابھی آیا تھا کسکا نام لب پر  
 محبت فی کیا دیوانہ مجھ کو  
 مودب نطون ہی کینج دہن میں  
 نہایت اوج پر فکر سا ہے  
 عیان ہوتا ہی مضمون عجیب سے  
 محمد نام پر چمکی میں تیرا بیان  
 ہوئی وہ جیسی رونق بخش مستو  
 جمال پاک سی کیا تیر کیا دو  
 کہی گریں نہ بہت گاہ ہوتی  
 گذرتی جس طرف نکلت کی صورت  
 وہ کیسوی مہنر تابشا نہ  
 عیان نور خدا حسن جبین سی  
 دوا بر و مثل و شمشیر خوشوار  
 ہم آغوش حیا انگین وہ بالکل  
 تیرا برو خط بنیے ہویدا

یہ عالم اور ہی میں ناخبردار  
 تنہا کو اب سکھ لایہ دین سے  
 مزہ کچھ اور ہے میری دہن کا  
 ہر اک مضمون رسالت آشنا ہی  
 کہ دل جاتا رہا قابو سے باہر  
 بنا یا عاشق افسانہ مجھ کو  
 سکوت راز ہی پنہان سخن میں  
 صریح کلک شور مر جہا ہے  
 غرض ہی ذکر سلطان عرب سے  
 دل جان و جگر کی نور ایمان  
 بلندی چوستی ہی پائی پستی  
 دو عالم بنگیا پیسا نہ نور  
 نسیم خلد فرشتہ گاہ ہوتی  
 ملکتی وہ اگلی جنت کی صورت  
 سراپا شام صبح عید شانہ  
 مشابہ لوح و تہران بہین سی  
 پی قتل و پناہ گم و میندار  
 بزنک نکلت و گل نشا و گل  
 ہمیشہ راست بینی جسیہ پیدا

قطر در خسار کا عالم نیا تھا  
 میں تھا گنج اسرارِ نیکو  
 چمک وندان میں با فروغِ ہر دم  
 کہوں کیا سیدۂ اقدس میں کیا تھا  
 سرِ موی جبین سی نقشِ پاک  
 سراپا تھے وہ منظورِ اس کے  
 دیا پیوندِ اعجازِ قدم سے  
 سنہاں جی جسی شور کوں سنہاں  
 یہ کیا ہم دم تری خاطر میں آیا  
 وہ خود تھے سایۂ اللہ کبر  
 ہوا نہ نظرِ جسدِ خمد کو  
 بنائی ذاتِ جسدِ آئینہ دار  
 یہاں کچھ اور ہی رہ نہ سچ ہے  
 محمدؐ نظرِ نورِ خمد میں  
 محمدؐ میں سب کوں مکان کے  
 گذرے تھی جد ہرہ رشکِ شمشاد  
 ہوئی جیسے وہ نورِ ایزد پاک  
 شرفِ امت کو ہی عرجِ الٰہی چن  
 نہیں ان کی محبت جسکی ول میں

کہی تو رحلِ پستِ آن رکھا تھا  
 زبانِ مفتاحِ قفلِ از دہان  
 یہ ثابت ہی جنابِ عالیشان سے  
 سدِ عالمِ قنی سی بہرِ اتھا  
 خدا کی شان اتھا ہر عضوِ شیک  
 نظرِ ہر درودہ نورِ اس کے  
 سوا کوئی کفر کو شامِ عدم سے  
 خرابی زاہی لطفِ بہت پرستے  
 کہ پیدا کیوں نہ تھا حضرت کا سایا  
 نمایاں سانی سی سایہ ہو کیونکر  
 کہ دیکھوں اپنی حسنِ جانِ سرا کو  
 ہو جو عکس کی بدلے نمودار  
 کہوں کیا میں لبِ قفلِ میں ہے  
 محمدؐ از دوارِ کبریا میں  
 محمدؐ فخر میں و نونِ جہاں کے  
 ہر اک نقشِ قدم تھا جنتِ آباد  
 تجلی بخشِ سوی عالمِ پاک  
 زمین کو ناز ہے عرشِ برین پر  
 پیمنا ہی صورتِ خرابِ گل میں

مین کیا ہوں جو کہ در ان نقش کا  
کہ اک نقش کف پای نبی ہوں  
بحمد اللہ طفیل حسن تقدیر  
مین کو شریک می جاؤں گلستا  
صحابہ سی نہیں انکار مجھ کو

ولی ایک عقیدہ ہی یہ میرا  
غبار و این حب علی ہوں  
خط قسمت ہی حرف عشق شبیر  
کہ ہوں کشتہ غم آل عباس کا  
زبان کیا دل سی ہی اور مجھ کو

سکہ و خاتمہ آفتاب سخن ہرین حبت حضرت ابومصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
علم پناہ فیضان سلطان عالم محمد اجدلی پادشاہ خلد اللہ ملک سلطنت

کہان ہی باقی میکش و سدا  
نشاط انداز ہجوم آرزو ہے  
زبان لب کو لفظ طوع و معافی  
جگر مین جوش مضمون مہجورن ہی  
رہی کھٹک ہوس و پوش دل مین  
جوانی مستیان کھنڈاری ہی  
اثر ہے جلوہ گر حسن اطل مین  
لب ساغر مین لب ساغر و دان ہی  
بہار صبح پیدای رستم سی  
اوب فرمای قصد دل ہی ہر دم  
شیر و اجد علی ظل اللہ

سبوشیشہ طرحی مسامنی لا  
طرب نگین لطف گفتگو ہے  
سناستے ہین نوید خوش سبک  
دہن گرداب دریای سخن ہی  
خراستے لارہا ہی جوش دل لیا  
ہنگو نیر طبیعت آ رہی ہی  
عروس کامرانی ہی بغل مین  
زبان معجز می اپنی زبان ہی  
گل تعریف کہلتی ہرین سطر  
خیال بدحت سلطان عالم  
طراز سند صاحب کاتب



گل رنگین بهار پیش  
 زیارتگاه چشم ابل اوزاک  
 زمین لکنو فیض قدم سے  
 جبین سہا ہی جو سنگ آستان پر  
 درو و لسترا وقف ملک ہے  
 شجاعت قبلہ نخوت پرستان  
 عدو کر بطن بادریں جگہ لے  
 تصور میں اگر ہو تیغ انگن  
 عتاب آلودہ گر چین جبین ہو  
 یہاں تک ریشہ مست کرم ہی  
 دم بخشش جو دیکھی صرف احسان  
 جفا ایسی ہوا خواہ عدم ہی  
 حضور خس غم جوش غضب سی  
 اگر شیشہ بھی گر تاس ہے تو پتھر  
 کوئی گر نام لی چنگیز خان کا  
 عدالت آشنائی طبع عالی  
 ہوئی رخصت لون سی نامرادی  
 طرب ہنر کا مہ راہی جگر ہے  
 یہی پرتا ہی ہرست اس عمل میں

سیرم ہرزہ زار آف پیش  
 فرشتی کی طرح ہر عیب سی پاک  
 زیادہ عیش پروری ارم سے  
 دماغ مدعا ہی آسمان پر  
 زمین ہمپا یہ صحن فلک ہے  
 سخاوت و شکیں تنگستان  
 بنی تابوت گوار سی سی پہلے  
 اجل کو خضہ سمجھی روح دشمن  
 پریدہ رنگ و می شاہ چین ہو  
 گدا ہر تبتہ فغفور و جسم ہی  
 بڑبائی دست شل تصویر بیجان  
 ستم کا نام ہی لیسناسم ہی  
 زبان شعلہ ہی لرزان ادب سی  
 صدای الامان دیتا ہی ڈر کر  
 اثر جاتا رہے تیغ زبان کا  
 جہان ہی فتنہ ظالم سی خالی  
 لبون پر ہی مبارکباد و شادی  
 تماشا وقف سامان نظر ہے  
 صراحی ہاتھ میں شیشہ بغل میں

نہیں ہی کوئی دنیا میں جگر چاک  
ہوا خواہ جفا ہی دلفگار سے  
گرفتار بلا ہر چار سو سے  
برنگ شمع رکھتا ہی زبان لال  
اوبائی کلک مجھ خود فروغ سے  
ادا کر سجدہ خدمت گزاری  
سیرِ غبار ختم مدعا ہے  
خداوند اہی جہتک زریب ہستی  
تن دشمن رہی مدفون تہ خاک

مکریان کلک تسلیم لٹاک  
غبار کو چھلی عتبار سے  
شکستہ دل فریب آرزو سے  
سکوت مدعا ہی عرضِ حوال  
نہیں لازم پیشوخی گر مجھ سے  
بہت اچھی نہیں کستاخکاری  
زبان منت کش حرفِ مدعا ہے  
زمین آسمان کی اوج و پستی  
رہے سلطانِ عالم سرِ افلاک

بوصفت اللہ ولیہ امیر محمد علی خان بہادر قبول پانچویں باب اعتبار پانچ

جھکاساتے سیر جام و سبو کو  
اجازت ہو چکی پیرِ مغان سے  
سخن میرا نہو کر بارِ خاطر  
کہ اک دن حسرت پابوس استاد  
سو دولت تمنا رہنما تھے  
مسافت فی گوارا کی جو دوری  
بجالا یا میں آدابِ غلام سے  
تمامی جمع تھی احباب و اغیار

تسلی دون کہان تک زد کو  
چکان ہے امیر رحمت آسمان سے  
سناؤں کچھ تجھی انتظارِ خاطر  
مہوئی نشتر فروزِ جان ناشاد  
سعادت جلوہ بخش مدعا تھے  
ہوا حامل مجھی لطفِ حضوری  
ہوا ہم بزمِ استاد گراں سے  
سخن کا ہر طرف تھا گرم بازار

کوئی حافظ تھا شمسِ مصحفی کا  
 کوئی پڑھتا تھا نظمِ شوقِ شوق  
 کوئے لایا ہوا تھا بادلِ مہجان  
 کسی کے لب پہ ناسخِ کاسخن تھا  
 کہ آہیں مہربانِ اشرفِ علیٰ نبی  
 نکالی کچھ بغل سے کہنہ اور ارق  
 تمام اوس میں خلافِ کتبہ دانی  
 سوا موزون کے وہاں در فسانہ  
 نیا مضمون تھا دیرینہ زبان میں  
 مکر و کھسکا فسانہ شوق  
 دیا تاثیر نے نشترِ جگر میں  
 جلا دلِ آتشِ حالِ وفا سے  
 اچھا محوِ بزمِ شمعِ خواہنے  
 اوہ ہر تھا خندہ اربابِ محفل  
 اوہ ہر تھا لبِ پند و کراہتِ شفا  
 فراموشی رہے کچھ دیر و ساز  
 کہ اسی ولدِ اودہ نازک خیالے  
 تری دم ہی سخنِ نصرتِ نشان  
 برنگِ نقشِ باافنا وہ کیوں ہے

کوئے دیوانہ دیوانِ سودا  
 کسی کو تھا کلامِ ذوقِ سی فوق  
 جنابِ حضرتِ مومن کا ایمان  
 کسی جا شعرِ آتشِ شعلہ زرن تھا  
 ادا فہمِ روزِ شاعرِ عری نے  
 مشبکِ صورتِ دہائی عشاق  
 لکھی تھی شاخِ غنہ میں گہکانی  
 نہ کہتا تھا ایمانِ شاعرِ برانہ  
 ثمانِ یوسف تھا گردِ کار و ٹھین  
 ہوا میں سرِ بڑیوانہ شوق  
 وہ سامان پر گیا میری نظر میں  
 اوٹھی کوشعلہ داغِ بجا سے  
 انیسر جانِ بیانِ غم کی کہانے  
 اوہر تھا گریہ بیتائے دل  
 اوہر دیتا تھا سوزِ دلِ زبان  
 کہ ناگہ دی مجھی ہاتھ فی آواز  
 شہیدِ شوخی مضمونِ عالمے  
 زمینِ شمعِ تجسسِ آسمان ہے  
 دلِ آزرده جنونِ آباد کیوں ہے

مجھے اب کا ہشون ہی کام کیا ہی  
 ملا ہی وقت دروان شکستِ جہان  
 سریرِ آرایِ اقلیمِ معائنے  
 سخنِ بخششِ جہانِ استادِ جہکا  
 بلاغتِ زادہ طبعِ رسا ہے  
 جو نسبتِ وی زمین کو آسمان  
 لکھی گرو صفِ حسنِ ماہِ پارہ  
 اگر فرصتِ تجھی چرخِ کہن دے  
 یہ افسانہ جو تیری رو برو ہے  
 اسی حسنِ زبانِ وی پر خدا را  
 بلند می وی ذرا اوجِ بیان کو  
 گزارش کی پیمینِ نی سنگی ارشاد  
 تصورِ مینِ مری آ آ ہی ایسا  
 پھر اسکے بعد با طرزِ دل آرا  
 حیا سی وہ عروسانِ معائنے  
 کہی دیکھا نہیں ہی سایہ او کا  
 یہی کچھ عذرِ کامیری سبب ہے  
 سو اسکی ہو جو اے ما نظر سے  
 کہا یہ فکر کیا ہی بخیر ہے

خیالِ گردشِ ایام کیا ہے  
 جنابِ سب زرامہدِ بعلین خان  
 خداوندِ جہانِ نکتہ واسنے  
 قبولِ عقلِ کل ارشادِ جہکا  
 فصاحتِ گرو راہِ مدعا ہے  
 بجلِ نگے زبانِ دو جہان سے  
 بنی ہر دائرہ چشمِ ستارہ  
 اسی کی نام سی داؤدِ سخن کو  
 خلافتِ اہلِ معنی گفتگو ہے  
 نئی صورت سی رنگِ طبعِ و کمال  
 جلادی جو ہر تیغِ زبان کو  
 کہ ای سدا یہ لطفِ خدا داد  
 شکوہ و بلوی نی اسکو لکھا  
 ہوا بھی نہیں خامہ فرسا  
 سدا مجھے ہیں گرمِ لجن اسنے  
 خدا جانے ہی کیا پیرایہ او کا  
 نہیں ارشاد سی انکارِ کب ہے  
 بجا لاؤن دل و جانِ جگر سے  
 ہر اک کا طرزا پنے طرزِ پر ہے

بھکاشیشہ کہ چمکی شوق کا جام  
مگر بان صبرِ مطلب میں کسی جا  
بہر صورت ہوا جس وقت ناچار  
فتانِ مروجہ کچھ یاد آئے  
بس اب لازم ہی اربابِ سخن کو  
نظر جس جاڑی سہو قلم سے  
تمنا ہی کہ جامی آنس دین باد  
یہاں سی ہی فسوں عشق آغا

کسی کی پیروی ہی تجھ کو کیا کام  
کمی بیشہ روار کسانہ صلا  
لکھی حشر ہرج میں چند شعا  
مصیبت آشنا تھا کہ سنائے  
کہ جب کہیں مری نقش کہن کو  
بناوین خامہ جادو رقم سے  
کرین مجھ کو دعا خیر سی یاد  
زبان و خامہ ہیں آپس میں ہزار

### شانہ کشی مشاطہ زبان بابر شیر کی سوسی و اتان

کہ ہر اوسا قی فرخندہ پے ہے  
وہ دارودی کہ ہوا فسدہ ماتم  
رہے بکتک می گلگون سی انکار  
مری ہی زندگی جام و سوسے  
کہاں پہر لطیف کیف فوجوانی  
کستی نخلِ خضرِ طولِ بقا ہی  
ہر اک سو ہی قریبِ خوابِ صبا  
کہی یکسان نہیں حال زمانہ  
کہا شک ضبطِ مضمون کی گرائی

کہ پیسا نہ مرا محتاج مے ہے  
تت پُل پائی اوج نشہ غم  
شکستِ توبہ ہو جائی نہ بیزار  
میں گذرا آبرو سے آبرو سے  
غنیمت ہی کوئی دم زندگانی  
کہندہ عمر ہر دم نارسا ہی  
کہیں گاہِ چسان ہی دم آباد  
برنگ زلف برہم ہی فسانہ  
طبیعت گدگداتی ہی کہانی

سنا ہی یوں کہ مجھ کو وہاں انداز  
 طبیعت پاک تھی فکرِ جهان سی  
 پسندِ طبعِ تنویرِ مسرتھے  
 اوسے عالمِ مین وہ سرمایہ ناز  
 کہ سب مصروف ہیں خوابِ عجیب  
 زانی مین نہیں کوئی خبرِ وار  
 پہرون تھامیاں شمعِ سرباز  
 کہاں ہی ماتمِ شامِ غمِ سہری  
 کہاں گلہاگِ عشرتِ ہمنفس ہے  
 کہاں ہی قصبِ لبِ خونِ ناپل  
 کہاں ہی شکِ یزدنی بیباکان  
 کہاں ہی از حسیٰ پیہم سی ہروم  
 کہاں لطفِ فغانِ فرصتِ طلب ہے  
 سرود و ساز سی ہی کون پہچنگ  
 سچھکر دلیں کچھ ایسی ہی باتیں  
 کسی پر تا نہویہ رازِ افشا  
 بل لے شکلِ مطلب کی طلب مین  
 نظر آیا شیخِ سہوِ ذمی ہوش  
 جو اہب کی غماشی دیکھتا تھا

شکلِ بخت تھا اک ات بیدار  
 لڑی تھی آنکھ سیقفِ آسمان سی  
 ہراک چشم کو اکب پر نظر تھے  
 ہوا یوں دل اسی اپنی مشورت ساز  
 بہرا ہی مدعا دامنِ شب مین  
 مگر یان جا بجا دلہا ہی بیدار  
 دل ہر پنجہ سہی ہونِ خبِ وار  
 کہاں ہی شکرِ صبحِ خوش نصیب  
 ہجومِ نالہ کسکا داور سہ ہے  
 کہاں بیتا نے دلِ رقصِ سہل  
 کہاں ہی غم سی سرفقِ گریبان  
 رگِ جان پر تراشِ نشترِ غم  
 کہاں احتِ کہاں جوشِ غضب ہے  
 کسی ہی طالعِ ناسا و سی جنگ  
 بہت سی سوچ لیں پوشیدہ کہانیں  
 لباسِ مشکفامی برہینِ پنا  
 کہ جیسے دن چہرے دامنِ شب مین  
 مہِ کامل مگر بدلے مین و پوش  
 قدم سر گر مر راہِ عسا تھا

رنگ بوی گن حس جا گذرتا  
 شب تاریک میں پرتا تھا تنہا  
 غرض ناگاہ شاہ رشک فغفور  
 لگا اطراف کی کرنی نظارے  
 قضا لا اک جو ان شوخ و طنناز  
 شارب عشق می لست سار  
 سر شوریدہ مثنون جنون ہی  
 زخود رفیع ہے جو شر آرزو میں  
 چہ پائی ہی بغل میں صورت دل  
 زیادہ طول میں وہیم بشری  
 سراپا درہم و پیرچہ جسم ہی  
 ہر اک خلق ہی او کی ہی ہویدا  
 بجای آسمان سی خود فراموش  
 حریف و اوج سرخص مدعا ہے  
 عیان ہی لب ہی گلباگ ترانہ  
 کہ شاید سسکے یار محو آرام  
 زیادہ مضطرب و لکھو جو پایا  
 صلابت آرزو سے کام نہ کام  
 لپی جاتا تھا شوق او کو سوئے

معطر کو چہ و بازار کرتا  
 خیال صبح و ہر کا تھا اجل کا  
 جبکہ پونچا قریب قصر و ستور  
 کہ دیکھوں کیا میں قدرت اشکار  
 نظر آیا پریشانی سی و مسار  
 نظر آشوب گاہ شوق میدا  
 رنگ لالہ دل لبریز خون ہی  
 سراپا گم ہے سارہ جستجو میں  
 کند پُر گرہ استاد کامل  
 رسانی میں سوا تا نظر سی  
 گرد و چرخ شام غم ہی  
 کشا شہاب آغوش تہا  
 عذاب این آن سی پندہ گوش  
 ہجوم شوق میں کچھ بک باہی  
 کہڑا پڑا تھا ہی شعر عاشقانہ  
 کر ہی تکلیف جہش تا لب بام  
 بغل میں رشتہ جان باو آیا  
 کیا او کو قد مبوس سر بام  
 کہ رسوائی پکاری بان خردار

خلافتِ اقصائی آسمان ہے  
کہ استغنیٰ میں کیا شہ فی گرفتار  
بتا تو کون ہی آیا کہ ہر سے  
پہر اکرتا ہی کیون راتوں کو تنہا  
مقرر تو کوئی ہی درویش بکیر  
نظر آتا ہے جھکو خلیق آزار  
طمانچے مار کر رویِ جوان پر  
کہودی یون ہوئی عارضِ سہمی  
یہ عالم دیکر وہ نو گرفتار  
خوشی فی لبون پر رہ رہ کہا یا  
الم ایسا اثرِ پیش جگر تھا  
عوضِ اشکون کی خونِ دل بہایا  
کہا تو کون ہی امی فتنہ ایجاد  
خطا کیا ہی ہوئی کیا مجسمی تقصیر  
غریب بیکس ناچار ہون میں  
نظر آتا ہی کچھ سیہ رحم و بیدر  
ستم ایجاد ہے بیداد گر ہے  
نہ لب ہر آئنا طرہِ فغان سے  
نہ دل سے ناز بیتا ہے اوٹھایا

کہ ہر جاتا ہی او غافل کہان ہے  
کہا اوس سی کہ امی بیباک عیار  
غرض رکھتا ہی کیا اس نام دور  
کست پڑ گرہ سی وہ سہل کیسا  
بچی لازم ہی کرنا پانچ بھیر  
سزائی ناسزا کا ہی سزاوار  
چھنی گلبرگِ سوسن ارغوان پر  
وہوان ہو جس طرح شعلی سی لپٹا  
رہا حیران ہر نگ نقشِ دیوار  
ہجومِ بیخودی فی آستیا  
کہ ہر دم حالِ دل نوعِ دگر تھا  
کمال ضبط کیا کیا رنگ لایا  
مجھی دیتا ہی کیون تکلیفِ بیدار  
میں ہوں کس واسطی شایانِ تعزیر  
بلاکش ہوں جگر افکار ہوں میں  
ستم کاری میں ہی تو یکہ فسر  
کسی کے بچکے پر کب نظر ہے  
نہ وقف ہی جگر درویشان سے  
نہ رخسار وں پر اشکِ گرم آیا



<p>کما شہ فی کہ ہوں میں شمعہ شہر عدالت کامی سکر فسانہ نہیں طاقت کہ حسب نانہ خوبان نکلتا ہی زبان ہی ہو کی شیرین چترائی رنگ دست و لریا جو اگر ہو چورنا سورج گرہین بلائی جان ہوئی ہی تیری تقدیر مقرر صدم او خانہ برباد یہ سکر وہ اسیر و حسان کہ تھا میں ننگ مرگ ناگھانے مری ہی محسن ہی گل ہمای پرفسون</p>	<p>زمانے میں مرا مشہور ہے مہر عدم آباد ہے جو زربانہ دل عاشق سے ہوں گشتہ شرکان کلام تلخ معشوقان خود میں کرون پامال میں دروخت کو لگا دوں آگ آب نیشتر میں نہو گی کار گر آب کوئی تذبذب گلے تجھے ملے گی تیغ جلاو بجایا یا فلک کاشک احسان مگر کی چرخ توئی مہربانے زمین قتل کہ ہو گی شفق کون</p>
--	---

### بیان مہر پیچ ناموافق و بجا اور روشن طریقہ و صیاق

<p>پلاسائی شراب آتشین جوش رہے ہمدم لب پیمانہ اپنا بہت کچھ تھی تعلق جی کی خیال کلام حضرت نہ صاحب ہے بجا طبیعت پاک ہی ہر پیش و کم سے غرض جب دل میں چھوڑ دیا</p>	<p>کہ دل کو ہی ہو ای ماتم ہوش بلا سے ہو گیا بیگانہ اپنا لیا الفت فی سب سے فانغ البال میں ہوں رند خراباتی مجھی کیا نہیں مطلب فریب عیش و غم سے کہ ہوں مثل شرم روم ہر کامان</p>
---	--

بہر آیا دل مجھ کو درد و غم سے  
 سنانِ دردنی چھڑا جگر کو  
 یہاں تک اشکِ غم شکر گانسی پٹکے  
 تصور میں یہی کہتا تھا دل ریش  
 کہ ہوتا ہے گریبانِ سحر چاک  
 بشکلِ نحتِ نختہ سو گیا وہ  
 کوئے یا اور شمعِ حسنِ پائے  
 اویں فب صلت آئی کی نہیں ہے  
 نہی معشوق سی پہلو ہی آباد  
 عجب کیش کشش کی مہر آج  
 کہ صدقے ہو یہاں شتاقِ بیا  
 یہاں آخر ہو دم کی نوحہ خوانے  
 یہاں ہو وجہ ماتمِ لطیف ہستی  
 پس مردن بھی اس فراغِ ابدی  
 یقین ہی سوزشِ دل ہی مری جا  
 ہزاروں شمع ہیں دل میں آمان  
 رہے گا تا ابد ماتم میں پر شور  
 نہ صورت کوئی دم کی ہی صنم کے  
 کسی کی ای فلکِ تقصیر کیا ہے

جھکار سدا بہرِ حسانِ ستم سی  
 ہوا رونا ہنسنے ہر چشمِ ترکو  
 کہ چین کر رات بہر دامن ہی پٹکے  
 کہیں بدظن نہ ہو یا روفائیش  
 نہ آیا کیا سبب وہ عاشقِ پاک  
 کہیں یا صورتِ دل کہو گیا وہ  
 بنا پروانہ تازہ کو لگاے  
 کسی جاشترط جانی کی نہیں ہے  
 مری ہو ولی سی ہی آتی نہیں یا  
 گرفتارِ عذابِ جہان ہوں  
 وہاں زبیر زبانِ شکوہ یار  
 وہاں ہو اہستہ ای بدگمانے  
 وہاں ہو تہمتِ باوہ پرستی  
 میں چونک اوٹھو نگا آغوشِ سدا  
 سدا سی حشر کو اوٹھے گا حشر  
 نہیں سینہ مگر گنجِ شہیدان  
 لبِ فی سے زیادہ تر لبِ گور  
 سحر ہونے نیانی شامِ غم کے  
 نصیبوں سی مجھی اپنی گلا ہے

فسر خض وہ ناز پر وار مصیبت  
 فرین دُزدی ہی تنگ طبع ناشاد  
 نہیں مشتاق ہیں حُسنِ جفا کا  
 مگر مان یہ ہوئی ہی مجھے تقصیر  
 پہراون بہر میانِ وشت پر خار  
 گسٹ اسواسطی لایا تھا ہمراہ  
 ہوئی جب چلتی چلتی شامِ محکو  
 ہر اک شخص قدم کی گرد ہر بار  
 پریشان پرتی پرتی چار سوس  
 اجل نے رستہ ایسا بھلا یا  
 یہی کچھ سرگد شریف مدعا ہے  
 بھی آدا کر دے دو پھر کو  
 پہراوس دم شہ کو جو نظر ہو  
 یہ سنکر چرائی صلح پیوند  
 عبت ہی آرزو مند رہائے  
 اگر تنگ ہو سس ہے مخلصی کے  
 پتا پہلے پتا اپنے مکان کا  
 کہا جامی سکونت حسبِ دستور  
 یہاں ہی چل مری ہمراہ مگر کو

لگا کئے کہ امی و چر دستِ گرفت  
 مین ہوں اس تہمت بیجا سی آواز  
 نہیں پامال اندازِ بلا کا  
 کہ صحرا کو گیا تھا بہرِ پنجہ  
 فسر یہ شوقِ آہو میں گرفتار  
 نہ بہر دزدی ای تشبہ گروہِ بجاہ  
 فراموشی ہوئے آرامِ محکو  
 تصدق مین رہا مانند پر کار  
 دو چار آکر ہوا اس شہر کو سے  
 کہ پابوسِ بارک کو مین آیا  
 یہی آفتِ زد و ن کا ماجرا ہے  
 کروں گا ناصیہ سانی محکو  
 قبولِ دل ہو منظورِ جگر ہو  
 کہا شہ نے فسوں حیلہ تا چند  
 بھی ظاہر ہی تیری پار سائے  
 عوض اپنی ضمانت ہی کسی کی  
 نشانِ پرتی کھیل مہلِ بیکار  
 فلائی جا ہی اک مدتِ شہ ہو  
 دیان ضامن تجھی دون گاہ کو

برای امتحان شہساز علیہ السلام  
 ہلاکے صورت دیوانہ زنجیر  
 وہ نکلا شکی صدیخ و محسن سے  
 گل سیخ ہو رہا تھا زعفرانی  
 سرشت پاک تھی صبح ازل کے  
 ادب سی اوں کو وقت خط کتابت  
 ولی تھا سر و مہری مین ہمالک  
 در و دلش کو جب کیا وا  
 کہ امی یاران انداز وفا  
 بہم تم کون ہو کہتی ہو کیا نام  
 مین اہم محو تھا یا و خدا مین  
 تعلق سے طبیعت کیسے تھے  
 تجلی بخش دل نور قدم تھا  
 بلایا کیون بھی خلوت سرا سے  
 کہا سلطان فی اوس شمع سحر سی  
 کیا ہی مین فی دزدی مین گرفتار  
 اگر ضامن ہو تو اسکا سحر تک  
 نہیں لیجا کے رکھوں پانچویں  
 یہ سنکر باجر اپسیر کمن سال

جب آپو نجات سیریب حلقہ در  
 کہا سوتا ہی یا بیدار او پیر  
 بزرگ روح افسردہ بدن سے  
 خزان دیدہ تھا گلزار جوارنی  
 ابد تھے ابتدا طول ال کے  
 خضر لکھتی سدا حضرت مسکات  
 برادر خواندہ رخت اک مالک  
 زبان چرب سی آہستہ بولا  
 خداوندان شہر آتش نائے  
 خلافت وقت نکو مجوسی کیا کام  
 جبین سا تھا جناب کبریا مین  
 خموشی ہم زبان گفتگو تھے  
 رک چشم کلیم اللہ دم تھا  
 کرو آگاہ عہد خیر عا سے  
 خبر کچھ ہی تھی حال سپر سے  
 سحر کو ہو گاتہ بان سروار  
 مبارک ہو ٹھی بیٹا سحر تک  
 کروں گاسج کو کچھ اور تدبیر  
 لگا کہنے کہ امی مرو خوش اقبال

طفیل خانمان بر باد شد  
 سدا رہتا تھا مجھ خود پرستے  
 مری صحبت سی آتی تھی اسی عار  
 ہوا ہی عاق یہ برگشتہ ایام  
 کمی تیا ہون میں تم سی بہ تکرار  
 نہیں مطلق خیال پاسدارے  
 سنی شہ فی حدیث پیر جسد م  
 کہ نفرت اسنی کی بخت جگر سے  
 چلا لا حول پڑتا اک طرف شاہ  
 ندیم سے دکھائے گر مجھ سے  
 لگے دامن کو تکتے دیدہ تر  
 نہ اسپر شوق دل فی اکتفا کے  
 کشاکش سی ہو اس دل کی ناچا  
 نگا ہوں میں پدر کی میں سر ہر  
 لگا اک یار ہے و مساز میرا  
 و لون میں صورت نقش تمنا  
 شرافت میں بہت عالی حسب  
 اگر وہ مجھ کو یوں دلیہ ویکے  
 عجب کیا ہی کہ وہ اہل مروت

نکل جاتا تھا شکو کہ سی باہر  
 جہان میں ایک ہی تہا ننگ ستی  
 ہمیشہ پسند سے رکھتا تھا نکار  
 مجھے کیا اسکی قول و فعل سی کام  
 کہ رہنا اسکی عیاری سی ہشیار  
 کرو جو چاہو حد شرع جارے  
 ہوا تصویر کا حیرت سی عالم  
 چرائی آنکھ یوں نور نظر سے  
 جوان ہی صورت سایہ تھا ہمراہ  
 اوٹھائی لب فی حسان خموشے  
 گریبان شہناغم سے ہوا سر  
 بڑی حسرت سوال بدعا کے  
 لگا کہنی کہ امی فرخندہ کردار  
 بشکل طفل اشک تر ہوں ابتر  
 انیس و ہمدم و ہمداز میرا  
 جگہ رکھتا ہی الفت سی سراپا  
 کہ امشب لکڑا وہ تھپ ہے  
 اسیر پنجہ گفت دیر ویکے  
 بحالائی بدل رسم ضمانت

جوان فی جوگی اپنی ہو امین  
 کہا یہ بھی سہی ای دوزخیتار  
 ایسی ہمراہ لیکر شاہ ناچار  
 نظر آئی عجب عشرت کی سامان  
 کہ ہے اک یار محو غصہ تار  
 او وہر ہی غفلت جوش می لب  
 وہاں ہی ماتہ وقف کردن دست  
 جوان نے حکم شاہ بد گمان سے  
 کہ ای یار جفا دشمن وفادوست  
 ہوئی ہی آج مثل محنت دہل  
 نہیں ممکن سوا تیری رہائے  
 شفاعت خواہ ہی بی اختیار  
 ملکر ادھ صبر ای پارسنگر  
 خار می سہی چہرہ ارغوانے  
 او بختا نشہ میں پاؤں ہی نامان  
 تقاضای تمنا وقف حاصل  
 لپی اک ماتہ بین شمشیر عریان  
 قریب اگر جوان کی رستمانہ  
 کیا کیوں یار کو میری گرفتار

جگہ دی شہ فی آغوش ضامن  
 نہیں مجھ کو وہاں چلنی میں انکار  
 ہو واجب آستان بوس وریار  
 رہا تیرنگی گردون سی حیران  
 گرفتار بلا ہے دوسرا یار  
 او ہر نشتر زن دیدہ رگ خواب  
 یہاں ہی آرزوی دیدن دست  
 پکارا اوس کو صد شور و فغان  
 شفیق لطف و ماتہ شنا دوست  
 خلل انداز راحت ایک مشکل  
 خدا را جلد کر مشکل کشائے  
 بجالا ہو سکے جو شریک یارے  
 چلا سیاب کی مانند مضطر  
 بہر آنکہ ہون میں کہف نو جوانے  
 بسا بوی عروسی میں گریبان  
 می حسرت سی خالی ششہ دل  
 جواب جلوہ سیف زباناں  
 پکارا اوستہ کار ز مانہ  
 مگر سے زندگی سی اپنی پیار

بھی تقدیر یوں لائی ہی تیرے  
 ابھی آزاد کر قید گران سے  
 کہا شہ سے کہ ای مرد دلاور  
 کہ میں ہوں شجہ سرکار شاہ ہے  
 پہرا کرتا ہوں شبکو تا سحر میں  
 یہی دوز و شب آہنگ جہان گرد  
 سحر کو لو نگاہیں تجھے اسی طرح  
 ہوئی جب جہل کے آپس میں  
 کہ ای شمع شبستان محبت  
 نکر تو گفتگو جوش غضب سی  
 یہ ہی فرمان روای کشور شاہ  
 ملکہ زادہ یہ سنکر با صد افسوس  
 بجالایا تہامے شرط آداب  
 پس افسانہ ابلہ فریب  
 یہ میرا یہ ہے اسکو رہا کر  
 کہا شہ نے نہیں تجھے سرکار  
 اگر ہی تجکو پاس آشنائے  
 ضمانت سی لیا آخر جوان کو  
 بٹھایا گوشہ خالی مکان میں

مری ہاتھوں جلانی ہی تیرے  
 نہیں ہوتا ہی تو رخصت جہاں  
 عجب ہی قدر میں جامی سی باہر  
 مجھی ہی خدمت عالم پناہی  
 ہر اک کو چھی کی رکھتا ہوں خبر میں  
 تو ضامن ہو اگر آتا ہی کچھ درد  
 ناموں گا کوئی حیلہ کسی طرح  
 لگا کئے جوان پابزنجبہ  
 ہوا کیوں باعث تکلیف حجت  
 حذر کر جس رات ترک آدب  
 اسی کا حکم ہی ماہی سی تاناہ  
 تلوں سی ہوا شہ کا قد مبوس  
 بشکل خادمان خواجہ القاب  
 کہا ای چارہ ساز بد نصیب  
 جو کچھ ہو مجھی پادشہ خطا کر  
 فقط سرکار کا یہ ہے کنہ کار  
 تو ضامن ہو کہ ہو جس میں رہا  
 کیا رخصت شہنشاہ جہان کو  
 نگارستان چین شک جہان میں

بچھا کر مند و قالین و خجاب  
 بہر صورت وہ مجھ غمگسارے  
 ملی جب رسم مہمانی سی فرصت  
 ملکر ادوی نی پوچھا ای برادر  
 ہوا کیونکر گرفتار غم سے تو  
 جوان فی روبروی یار و ساز  
 کہ اسی یار جوان فرخندہ اختر  
 جو دیکھی شکل اس نور خدا کے  
 اکیلی پائی شب آغوش خالی  
 زبان مجھ جواب لن ترانے  
 ستاروں کو سمجھ کر چشم بینا  
 چہے حسن صفا کیا پیرہن سے  
 نیا ہی شوق ناز و دلبرے کا  
 لکھی گرامہ وصف موئی مکیں  
 جبین نفون ہی کب ہی افشان  
 خیمہ بروی پیوستہ سی ہر دم  
 جو دیکھے رنگ چشم ہر مہ ساکا  
 کہان شرکان برکشہ نمودا  
 کنار چشم و بنا کہ کچا ہے

کیا ارستہ اک جاہلی خواب  
 رہا آما وہ خدمت گزارے  
 ہوئی آپس میں تہائی کی صحبت  
 پڑی افتاد کیا مجھے بیان کر  
 کہان جاتا تھا پابند ہوس تو  
 کیا یون فوجہ دل اپن آغاز  
 وزیر شاہ اک رکھتا ہی دختر  
 زبان مشتاق ہو وصل علی کی  
 پٹ جاتی ہی تصویر سالی  
 نظر نا اشنای مہربانی  
 نہیں شکو نکلتی ماہ سیما  
 نظر آتی ہی شکل روح تن سے  
 سراپا ہی ابھی عالم پرے کا  
 ہر اک نقطہ ہونا آہو چین  
 قریب صبح ہی شام غریبان  
 کچھ ہے تیغ بہر اقل عالم  
 کہے گرد ہم آہو ہی پیدا  
 کف دست دعا ہی بہر بیار  
 لب آہو میں یا برگ گیا ہے



منور روز و شب خسار و خواہ  
 کہون کیا سرخی یا قوت تاب من  
 زبان کو شکوہ قید سخن ہے  
 صفای دزدان ہی سرا سر  
 اگر دیکھ گلوئی جلوہ فکس  
 یہاں تک ہیں نزاکت فرینش  
 کہون گر وصف دسترخ جان  
 دوپستان یا حباب بحر ہستی  
 نہیں ہی ناف ہنگام تماشا  
 خیال ناز کی سے تیج کہایا  
 حنا کچھ پاؤں پر ایسی پسپی ہی  
 مری اوسکی ہی ربط عاشقانہ  
 نہیں فرقت کو ارا ایک م کی  
 مگر کہتے نہیں بانٹ دگر ہر  
 برنگ طفل اشک آرزو ہم  
 کنت تاب وادہ شب کو اکثر  
 حضور حسن روی ماہ سیما  
 سوا اسکی ہو کر کچھ اور منظور  
 نگاہ بد ہوئے ہو کر کبھی چار

بشکل آفتاب جلوہ ماہ  
 خیال بوسہ لایا ہی غضب مین  
 نگہبان خال ہر دندان ہن ہے  
 زبان ہی آب گوہر پیش ناور  
 جھکالی ہر صراحی اپنی گردن  
 گران ہی اونکو عکس گوہر گوش  
 قلم نگین ہوشل شاخ مرجان  
 شکم یا موجزن طوفان مستی  
 نظر آتا ہی عکس چشم پینا  
 کمر تک سایہ کیسوندہ آیا  
 اوسی جٹ کیو قد مویشی لگی ہی  
 جگر ہی تیر مرگان کا نشانہ  
 قسم ہی در میان رنج و الم کی  
 غبار لوٹ روی مدعا پر  
 نگہ رکھتے ہیں باہم با وضو ہم  
 اوڑا لیجاتی تھی قصر پری پر  
 مین رہتارات بہر محو تماشا  
 مری آنکھیں ہوں یارب چشم  
 سدا رکھ مثل چشم یارب بیمار

<p> اگر سر کی چوئی ہو شوق میں ہاں  ہوا ہو بی ادب اس ہی جو بات  اگر بچی کا لب کہتی ہوں اس مان  رکھا ہوا سکی زانو پر اگر سر  ہو اہون ساتھ گریب نہالی  لکڑیاں بہر لطف ہنر باسنے  پڑھا کرتی تھی وہ تصبیح قرآن  جبین میں جب غبار سجڑ پایا  وہ پڑھتی سورۃ ولیل جہنم  قضار آج محکوشخہ شاہ  سمجھ کر دوزخ عیار و جفا کار </p>	<p> رہون میں لفت کی مانند پامال  برنگ شاخ بی بر قطع ہو بات  سین مثل جرس تاحشر نالان  نہ مجکو خشت بالین ہو بیسر  ہلال آسار ہی آغوش خالی  گوارا سب تھی جو آسمانے  مڑتا مصحف رخسار ایمان  جگر کو خاک ہونا یاد آیا  میں تکتا جانب کیسوی پر خم  ملاقات بہ مکان غیر تہ ماہ  کیا بند سلاسل میں گرفتار </p>
--	---

شعلہ افروز شوق آتشکدہ جوان باز رفتن براسی نصیحت جانان

<p> کہاں ہی ساقی اعدہ فراموش  پڑی ہی میکہ می میں ہ خرابی  جدائی میں تری لہریں ساغر  و فور گریہ سی حالت روی ہی  تری فرقت میں دل خون ہو گیا ہی  ملکہ زادی سی وہ دیوانہ عشق </p>	<p> وواع صبر دل ہی نصیحت موش  گلے مل کی روتی ہی گلابی  نظر آتا ہے مثل دیدہ تر  گلو می شیشہ میں بجلی بند ہی  کہاں شیشہ بغل میں آ بلای ہی  بیان جب کر چکا افسانہ عشق </p>
---	---

کہ اے غمگسار عاشق زار  
 حباب آسای پر پیمانہ  
 خبر دیتا ہی امروز مصیبت  
 بھی تو از مرغ صبح دم کے  
 کری گا عشق سر پر سایہ اپنا  
 ہوا ہی چل میں میری بھڑک  
 کوئی دم میں عیان ہو گا سحر گاہ  
 میان قتل گہ تیغ دو دم سے  
 مصیبت گریہ زاری میں ہو گی  
 فغان و آہ سب بالین پر اگر  
 گہری بہر کی لپی گردی اجازت  
 نہیں محشر میں اس شرم و فاسے  
 کہا او سنے کہ اے یار دل افکا  
 ولی ہی خوف چرخ حیا جو سی  
 مبادا پھر کسے کا سامنہ ہو  
 وہی ہو لطیف ماتم رشک شادی  
 کہا پھر چارہ و تدبیر کیا ہے  
 اجل سے کم نہیں تاخیر مجھ کو  
 مراد و ن کو نہ اس دم روک دل کے

مرا گل خاتمہ ہی خستہ کار  
 فنا بروقت ہی بجائے  
 مری فردا ہی فتنہ ای قلیبت  
 مبارکباد ہی شام عدم کے  
 دکھائی گی محبت پلید اپنا  
 زمین قتل کی ہی داگردہ آغوش  
 طلب مجھ کو کری گا شجہ شاہ  
 کری گا سر کو ہر صحبت قدم سے  
 تمناسینہ افکاری میں ہو گی  
 مری ماتم میں ہو گی خاک بر سر  
 میں اپنی یارسی ہو آؤن خست  
 رہیں گی نیچی آنکھیں دلربا سے  
 نہیں ہوں مانع دیدار و لہار  
 نہ جل جائی حصول آرزو سے  
 وہی زندان وہی زنجیر پا ہو  
 وہی جوشش مراد نامرادی  
 علاج کاوش تقدیر کیا ہے  
 ہر اکدم ہی دم شمشیر مجھ کو  
 اسی آتا ہو نہیں اس گل سیل کے

شہ محموزیر پشت دیوار  
چلا وہ جس گھڑی بانالہ وادہ  
رہ مطلب میں بہتہا گرم رفتار  
ہو جب کوئی جانان میں چین سا  
تو کل کر کے سلطانِ انل پر  
نہ فرصت دی ہجو کم زدوئے  
رہے وہ حلقہای تاب دادہ  
شہنشاہی اوی کی رہبری ہی  
ولیکن صورت تصویر بجان  
میان شب پس دیوار خانہ  
کہ ہمتا نے پہلے ک شک متاب  
نزاکت مانع تکلیف تن ہے  
نظر آتی ہیں وہ خوابیدہ ترگان  
نہیں بکھری ہوئی خسار پر بال  
جوان اگر قریب ماہ سیما  
تصویر میں بھی کہتا تھا ہر بار  
بہرا آنکھوں میں کیف جوش شب ہے  
ہو امانع جو آداب تمنّا  
ولی جب دیکھتا کو تا ہی شب

کھڑا سنا تھا باہم قول اقرار  
ہوایہ سے بھگ ساید ہمارہ  
کف پای صبا متی آبلہ دار  
کیا بیٹا بیون سے حشر بر پا  
کمن پر گرہ ہینکے محل پر  
کیا خود گم خیال جستجوئے  
برنگ رلف محبوبان فتادہ  
ہو اطف آشنا باہم پر ہی ہی  
رہا اک گوشہ خالی میں پنهان  
نظر کرتا ہی کیا شاہ زمانہ  
خمار لو دہ کیف شکر خواب  
روای نور مہ ساید کن ہے  
بہم لپٹی ہون جیسی دوپڑا ران  
شب غم سی عیان ہی صبح اقبال  
برابر شمع کے بالین ٹھہرے  
فدای چشم خفتہ بخت بیدار  
جگانا ایسی فتنے کا غصہ ہے  
رہا سنگا مہ آرا تی تما شا  
ٹپکتا لب سی بہم جوش لاریب

یہ کہتا ای فلک وقت کرم ہے  
 مصیبت میں شریکِ حالِ شکل  
 کہ ٹپکی بوی گل پیشِ شبِ نیم  
 اثر آ کر در دل پر پکارا  
 کہلی جب آنکہ او سنِ شاکتِ ہی کے  
 نہ لایا تابِ چشمِ جاودانہ  
 گریبانِ صبوری ہو گیا چاک  
 جوان کو دیکھ کر طاقتِ فراموش  
 جو دم کی شکل پامالِ جفا کے  
 کہ ہی مجھ کو خاطر پریشان  
 جنون اپنا اثر دکھلا رہا ہے  
 دل بیتاب ہی از خودِ رمیدہ  
 جو پائی اوسنی بوی دامنِ یار  
 کہلیں آجِ خبر پی دیدارِ نکمیں  
 پری پیکرِ برای پریش حال  
 کیا ای تارہ ہمارے کامراتے  
 یہ کیا عالم ہی جھکو گیا ہوا ہے  
 ہجومِ غم سے دلِ ناشاد کیوں ہی  
 تجھی امن ہی کیوں نصرت ہوئی ہی

فغانِ غم بہت ہی رات کم ہی  
 ہوئی آخر جب راحتِ کاری دل  
 سرِ شاکِ گرم الفتِ اوہ غم  
 ہوئی تکلیفِ بیداری گوارا  
 ادا غمِ بی نی رسمِ کافری کی  
 ہوا تیرا داکا دلِ نشانہ  
 لیا بیہوش ہو کر بوسہ خاک  
 اوٹھی گہرا کی وہ غارتگر ہوش  
 نظر آئی عجب قدرتِ خدا کے  
 مکدر ہے بزرگِ گردِ دامن  
 جو پیرا ہن ہی شتاقِ قبا ہے  
 حواسِ ہوش ہر دامنِ شید  
 ہوا بیہوشیِ پیہم سے ہشیار  
 ہوئیں حسرتِ سی باہم چاہتیں  
 ہوئی یوں جلوہ بخش شاہدِ قال  
 گلِ بخیر گلزارِ جوانے  
 یہ کیوں بیوجہ رنگِ وہو اسے  
 جگرِ آمادہ فریاد کیوں ہی  
 گریبان گیر کیوں وحشت ہوئی ہی

یہ کس کا طرز بیتا سنے خوش آیا  
یہ کیسی داغ بین رخ پر نمودار  
خداوند اتاری آگے ہی نہ راد  
یہ عارض جس کا دست جو تلجائی  
ہو انیلا یہ جس سے ہی رنگین  
کہا ای غمگسار ویا رہ جائے  
گر ابھی طشت ہد نامی فلک سی  
ہوس مجھ کو نہ تھی تا با م لائے  
کیا بیرحم و ظالم نے گرفتار  
ضمانت سی ہوئی آخر رہائے  
بس آ کر وکیلو گر وکیل نہا ہو  
چراغ داہن صحر بنا ہوں  
و قطرہ ہوں کہ مثل اشک حشر  
برنگ نک گل جو رنجان سے  
یہ سنکراوینت کا فردا لائے  
ہجوم اشک نی دریا بہائے  
نظر آئی کہ ورت یار خاطر  
ہزیمت اشک عشرت فی ہائی  
برہا یا سلسلہ دیوانگے سے

یہ کسے طائر بسمل بنایا  
یہ پونہا کسے ہاتھوں تجھ کو آزار  
تصدق میکسون کا دی می داد  
برنگ پنچہ خورشید جلجائی  
وہ مثل ہو ہاتھ مثل باپی چوین  
کہوں کیا طول ہی میری کہانی  
ملا ہی داغ ناکامی فلک سی  
عس کی شکل بنکر گر آئے  
چلا لیکر مجھے مثل گنہگار  
پنی رخصت تمنا یہ کہنچ لائے  
خدا جانی سحر کی وقت کیا ہو  
کوئی دم بین ہوا خواہ فنا ہوں  
سر مرگان سی ہوشتا نصرت  
سفر کرتا ہوں بین باغ جہان سے  
قیامت لیک ہر پاکی سر ہائے  
فغان لب تک ہوا خواہی کوٹائے  
افقیت ہو گئی غمخوار خاطر  
الم کی پیر گئی دل میں دہائی  
کمی کے خدمت فزا گئے سے

کیا ہاتھوں فی میل حیاتِ دامان  
کہی گرافتاتِ ہوش کرتے  
جوان نے دیکھ کر آمادہ شوق  
تاٹل کر کہ مثلِ ابرِ تصویر  
جو اس عالم میں ہی جزائرِ وِ پاک  
برنگِ بوی گلِ محوِ فنا ہے  
حبابِ آسا ہی اس بحرِ فنا میں  
ثباتِ بی ثباتی ہر کہین ہے  
یہی مدتِ سی ہی رسمِ زبانہ  
مرا ہی وقتِ نصرتِ جبکہ آیا  
شبِ ماتمِ کامیری غمِ نکر تو  
زہی قسمتِ کنگِ بہتِ عشق  
فرازِ دارِ ہی عاشق کو معراج  
عروجِ پایۂ الفت سے ہے  
اسی ہی قصۂ مجنون ہی مشہور  
پسِ لہاری یار و فاکار  
کہ اوٹھہ اوختِ برجِ نکوئے  
پڑھیں اب چنیدہعتِ ہمِ جگر چاک  
معاذ اللہ کہ ذکرِ این دامن سے

مصیبت کی ہوئی پروانگی مان  
پریشانِ سنبُلِ گلپوش کرتے  
کہا اوس سی کہ ای دلدادہ شوق  
جہان ہی خوابِ نادیدہ کی تعبیر  
مقررِ جانی گا اکدن تہِ خاک  
شر کی طرح آتشِ زیرِ پا سے  
جگہ پائی ہی آغوشِ بلا میں  
یہ منزلِ جانی سائنس نہیں ہے  
کوئے آگے کوئے پیچھے روانہ  
اجل کو اک بہانہ ڈھونڈ لایا  
خدایِ دو جہان پر کہ نہ نظر تو  
ہو افسرِ بان کوئی حضرتِ عشق  
اسی کی رہتی ہیں یہ لوک محتاج  
یہی ہی باعثِ عزتِ ہی ہے  
کیا گویا اسے نے خونِ قصو  
ہو ایون حرفِ زُنِ حسینہ فگار  
فروغِ مہرِ چرخِ ماہر وئے  
سعادتِ نرِ کلامِ اہِ زوِ پاک  
ہوئی خافلِ خداوندِ ہمان سے

غرض خلوت میں دُونوں پر پران  
 کہ اتنی بین بچی ثوبت گجر کے  
 قصا نے مثل اورا و تہنسا  
 موزون فی فغانہای اذان سی  
 نظر آئی نہ وہ شبکی سیا ہے  
 جوان وہ سنتی ہی ثوبت کی آواز  
 کہ امی نور نگاہ چشم عالم  
 بسا ب میں چھوڑتا ہوں آسمان کو  
 یہ سنگر گفتگو شوریدہ سر سے  
 لگی روئے وہ پامال تہنسا  
 کہا ای میسمانج ان بیداد  
 شہادت تیری قسمت میں لکھی تھی  
 کہ میں زندہ رہوں تو حیف مر جا  
 ہو ای جانفشانی کی ہوا ہے  
 نہ اس دم راز دل مجبسی نہان کر  
 بہر صورت میں ہوں تیری ستار  
 یہی غم ہی کہ میری روبرو سی  
 عدم میں دیکھ کر سب تھکاؤ ناشاد  
 ہو ای وصل اگر عشرت طلب ہے

بہم بیٹی ہوئی پڑھتی تھی قرآن  
 لکھی نے نہ امیر مخمر کے  
 حجاب شب بخ عالم سے اولٹا  
 جگایا خلق کو خواب گراں سی  
 ہوئی رخصت صدای کوس شاہ  
 ہو ایون شاہ طلب سے مساز  
 مری رخصت مبارک ہو بصد غم  
 تجھی سو نیا خدای مہربان کو  
 بزنک آرزو پسے جگر سے  
 بنائی چین دامن موج دریا  
 مراد خاطر چرخ ستیزا  
 ندامت میری قسمت میں لکھی تھی  
 وفاداروں میں شہرت اپنی کر جا  
 کہ دن کیا بی بسی زنجیر پاسے  
 جو کچھ تھکاؤ تہنسا ہو بیان کر  
 نہیں ہی کچھ بجالانی میں انکار  
 چلا ہی تو پیشیمان آرزو سی  
 کہیں گے یہ کوئی ہی دستر آباد  
 حجاب آرزو و دامن شب ہے

جس نے توئی تھکات و دل چاہا کہ میری لکھی کہ انکار



ولی ہی تنگ وضع پاکبازے  
قیامت کو اگر ایجان چین گے  
کہا امی شاہد کتنا ہی عصمت  
خیال آتا ہی کیا اکدم کی خاطر  
نہیں اندیشہ چشم امین و آن کا  
کہ آگے جسکے راز دل ہمارا  
مگر بان بہر تکین دل زار  
کہ آخر بہر استقبال پیداو  
ہجوم جن و نہان ملک سی  
اگر تو ہی کسی صورت سی تنہا  
عجب کیا شادی دیدار و سدم  
بہل جاؤں تہ فخر میں ناشاد  
مناسب ہی مگر امی پادہ جاسنے  
کہا تن پر یہ پوشاک ہو گے  
شہنشاہ بنشیاں صبح پا کے  
جوان ہی بعدِ فرصت باول بار  
جو کچھ تھی سرگزشت غم و بان کو

کہ لین ہم تہمت عشق مجازے  
شرابِ وصل جنت میں پین گے  
ضیائی دیدہ بہلائی عصمت  
کہ وں میں پیروی نفس کا فر  
مجھی ڈر ہی خداوندِ جہان کا  
برابر ہی نہان و آشکارا  
تجھی دیتا ہوں اک کلہفائی یا  
سحر کو ہوں گامین باہوسِ جلاو  
زمین چپ جامی کی چشم فلک سے  
وہاں ہو ایک ساعت جلوہ فرما  
بہلا دی دل سی پادہ کاوشِ غم  
نذ کیوں یکساں نہ روی جلاو  
بتا دی کچھ مجھی اپنی نشانے  
الم سی شکل وشت ناک ہو گے  
ہوا یہی طرف و استرا کے  
ہوا داخل میانِ خانہ یار  
ملکزادی سی رہب منی بیان کے

فترت عاشقیت جاہز قیلا گاہ کہ خدا شدن جو غیرتیاہ

پلاسائی شہاب جانفشانی  
 حدیث نوحہ افرا رو برو ہے  
 بہری یمن و لولی دل بین الم کی  
 پریشانی اثر ہی شادمانے  
 شمار نشہ و حشمت ہی سہ یمن  
 فراغ جان ہوئی ہی پامین نجیر  
 گریبان کو تمنا چاک کے ہے  
 قسم کرتا ہوں حال رنج افرا  
 شب عشرت ہوئی روپوش جسم  
 سحر کو وہ شبہ ظیل اسٹھے  
 ادب سی سخت دولت سر جکائی  
 وعاء خمر خضر کے ہی فلک نے  
 کھڑی ہر چار سوتھی حسب تولد  
 کہ اس میں پیمان شہر آیا  
 نگہ کی شہ فی چشم رمزان سے  
 کہ جاسمیت ملک ادہ اسیدم  
 کہ حاضرہ دوز شہ کو کشتانے  
 یہ نکر حکیم سلطان یگانہ  
 کہوں کیا تیز رفتاری میں کہا تھا

قریب شب ہی روز زندگانی  
 عزائمیں درمز گفتگو ہے  
 بہت کچھ جھلی باقی ہیں غم کی  
 اجل تعبیر ہی خواب جو آنے  
 جنون میں تیر ہی در و جگہ میں  
 سر آغاز ہی اتسا م تائب  
 سر عریان کو رغبت خاک کی کے  
 کہ قصہ ہی فراق جسم جان کا  
 نمایان کی فلک فی صبح ماتم  
 ہوا زینت فزای تخت شلہ ہے  
 حضوری میں قدمبوسی کو آمی  
 کیا در و زبان آیین ملک نے  
 امیر و بخشی و دیوان و دستور  
 پی تسلیم سراوسنی جھکایا  
 کیا آگہ اوسے راز نہان سے  
 مری جانب سی پونچا حکم حکم  
 نہیں ہوگا گرفتار خیر کے  
 ہوا شہر مطالب کو روانہ  
 سوار حسن باج صاحب اتھا

روار و مثل برق شعله فتار  
 جو سوداگر پیرنے رات ساری  
 کیا داما ندگی نی دل کو بیتاب  
 مگر بیدار یار محسوس بان تھا  
 کہا بان واقعی میں ہوں گنگار  
 یہ سنگر شمعہ سلطان و بیجاہ  
 ز بس تہ از و حام خلق سر پر  
 یہ مانک شور و غل نی سروٹھایا  
 ہوا معلوم او کو آخر کار  
 عس کی رو بروا کروا شاد  
 پریشان کیلک یہ حال سیر  
 مقدر ہوں آپ میں اپنی خطا کا  
 عس ویکمرو و نون کو ہدم  
 کہ بیتابی سی ہیں چلنی کو طیار  
 ہوں کتی ہیں کیوں لین بان کی  
 ادب ہے مانع انکار کسکا  
 یہ کیوں و اس کشن بل جفا میں  
 تقاضای دل نشا و کیوں ہی  
 غرض جس طرح سنگر کے ستارے

ہوا بخسانہ یا ضمہ انداز  
 بسر کی تھی میان ہ وزاری  
 ہوا وقت سحر شرمندہ خواب  
 بحسرت و کیت اشکل جو ان تھا  
 مجھی لیچل جہان ہو حکم سرکار  
 چلا لی کر ملکزادی کو ہمراہ  
 ہراک کو چہ ہوا آغوش محشر  
 جو ان کو خواب راحت سی جگایا  
 وہی ہی فتنہ خوابیدہ بیدار  
 لگا کہنی کہ امی سرمایہ داد  
 مروت سی فقط ضامن ہوا تھا  
 اسی کرتا ہی کیوں مور و جفا کا  
 کیا وابستہ زنجیر باہم  
 نہیں معلوم کیا باہم ہیں آہار  
 غرض کیا انسی ہی شاہ جہان کی  
 عدوی صبر ہی اتار کسکا  
 الم سی کیوں یہ راحت آشنا میں  
 ہوا ای لذت فریاد کیوں ہی  
 حضور حضرت سلطان جیتے

عسکریں بہر حکم رسم تہنہ  
 کھنکھ رہیں یہ دونوں غنہ برباد  
 کہا لہجہ اسو مقتل جو ان کو  
 ملک زادہ ہوا آزاد خاطر  
 ہر اک کو اسکی مصومی کا غم تھا  
 یہی کرتی تھی باہم لوگ تکرار  
 یہ کس پریشان غم ہی تو تھا  
 کمی کی کسکی سخت نار سائے  
 نظر کے انتہا جسے جنا کے  
 کہی کہتا کوئی چرخ کمن سے  
 وہی رسم جفا اندیشگی کے  
 کوئی کہتا گرفتاری بچا ہے  
 یہی تھی ہر طرف چرچی کہ گاہ  
 سوار و اسب خوش و تیز رفتار  
 سمند شوق کی پہوٹی ہوئی باک  
 سیہ پوشاک بہنی ہی نبل میں  
 بڑا کر اپنی خوش توشعنان کو  
 یلین جب حسرت لودہ نگاہ میں  
 جہیز تھا کا رسم عاشوق دیدار

ہو دشاؤ کش کیسوی نصیر  
 بجالادون نہیں جو کچھ ہوا شاو  
 رہا کر جسد یار ہمہ بیان کو  
 چلا مقتل کو یہ ناستا و خاطر  
 جگر صبر چاک دل محو اہم تھا  
 کہ یارب کون ہی تازہ گرفتار  
 مصیبت فی یہ کسکی گم کو تو تھا  
 چلی لی کر اجل کسکو مٹانے  
 اجابت آشنار و کر دعا کے  
 نہ آیا باز تو اپنے چلن سے  
 وہی تشر عداوت پیشگی کے  
 خرد بیگانہ وحشت آشنا ہے  
 ہوا پیدا جو ان اک غیت راہ  
 بساں ہویش عاشق جلوہ یار  
 محبت کی جگر میں شعلہ زبانی گ  
 کہ جیسے زہرہ آغوش حل میں  
 دکھائی شکل یار نو جوان کو  
 ہو میں رخصت جگہ سی شہزادین  
 نگاہیں نہیں کشا کش میں گرفتار

بیان کرتی تھی رازِ دلِ ایشاہ سے  
 آہنگین خاطرِ ناشاد میں تہین  
 خوشی سی کیا کہوں عالمِ جوان کا  
 عجب کچھ مجھ دیدنی خلل تھا  
 ہوا ہی خاطرِ پر آرزو سے  
 کہ اس میں دیکھ کر وہ شاہِ عالم  
 نظر کر وہ میناںِ خسروِ خورشید  
 اسی قیدی کو ہر دم دیکھتا ہے  
 یہ سنکر حکیم سلطانِ جہاندار  
 نگہ بس دیکھتی کہی شوکتِ حسن  
 لباسِ مرو میں دیکھا حسین کو  
 مگر کی عقل فی پیدار سانی  
 پس ہاک و ستورِ یگانہ  
 مقدر یہ جوانِ چہرے چالاک  
 یہ چہرہ کردیدہ مادرِ پدر سے  
 کما شہ نے کہ ای دستورِ بجا  
 بہم رکھتے ہیں یہ آشفتمند حالت  
 میانِ سہل عصیانِ مثلِ گوہر  
 حیا سی گوہرِ نلائین کچھ زبان تک

زبانِ حال تھی گویا نظارے  
 تمنائیں سہار کب و میں تہین  
 سدا پانار ہر دارِ تمننا  
 نہ پاس جان نہ سواریِ اجل تھا  
 کہ اتہالو لگای شمعِ ہر سے  
 لگا کہنے کہ او دستورِ عظم  
 کہڑا ہی اک جوانِ ماتی پوش  
 بتایہ کون ہی کیا ماہر ہے  
 کیا پیکِ نظر کو گر مہر تار  
 ہوئی مخوفِ میرِ حسن  
 نہ پہچانا جوانِ نازنین کو  
 جو کچھ تھی شکلِ مطلب دیکھ آئی  
 لگا کہنے کہ ای شاہِ زمانہ  
 مری بیٹی ہی رنگِ گوہرِ پاک  
 حماد کہنے آئی ہی گھر سے  
 حقیقت میں ہوں و نون کی آگاہ  
 برنگِ بلبل و گل پاکِ افست  
 سرِ شہ نہ نہیں اب تک ہوا تر  
 مگر یہ پاکہ اماتی کسان تک

تری وہ دخت حسن اندر بے ز شوکت شایانہ اسدم یہ سنگ گفتگوی شاہ والا اوسے ساعت بلا کر اپن جسم ملا کر زانچہ نیک اختر سے کلی مرہنی وہ دونوں بادل شلو	مرایفیل جابے نور ویدہ شما عقد کردی انکا باہم توقف ایک دم جائز نہ کر دکھائی سعت محفل باد تویم کیا عقد جوان شک پرستی میان عیش و عشرت میل باد
---	---

### دیرین غامت اور چہ تسمیہ

یہا ساقی شہرب جلام حسرت جو تو نے شیشہ و ساغرا وٹھایا بیاساتی بیایم قبلہ شوق طبیعت جوش پرانی نیائے سخن نے لہفات صفحہ کم کے نہ نکلا حوصلہ اپنی زبان کا احتشانی کہا ہنگام اتسام یہا شک یہ پسند طبع آیا زیادہ تر نہ آہمین پیر ہوس کے	کہ ہون خلعت سی بہشتی محبت مجھے قول غنیت یاد آیا کہ دور نت شد وہ بیت فریق عروج فکرو کھلائی نہائے قلم کورہ گئی حشر رقم کے قلوب ہے دلوں نجسام بیان کا کہ اسکا نالہ تسلیم کہ نام کہ گویا دل سی میری فکریں پایا اسی پر جستجو شوق اس کے
--	---

ہوا ہاتھ سی بہر سال ارشاد  
قبول خاطر باب فن باد

قطعاتی تمام تصنیف از مولانا ابوالحسن علی بن محمد امین صفر علی خان نسیم پور

چون نظم نمود این فسانه	تازه گل من زباغ تعلیم
گفتیم نسیم سال تصنیف	تسربان بحال فکر تسلیم

قطعات تاریخ خدایم طبع از پیشانی شریف علی صاحب لعلی شریف

بتوفیق خدا چون این فسانه	زطرز نو بسند آوازگی یافت
بگفت اشرف بی تاریخ ختمش	کمن افسانه ساز تازگی یافت

رنگ گل همیشه بهار شوقی و رخ رختی خامه دور عهد خاندان حرم

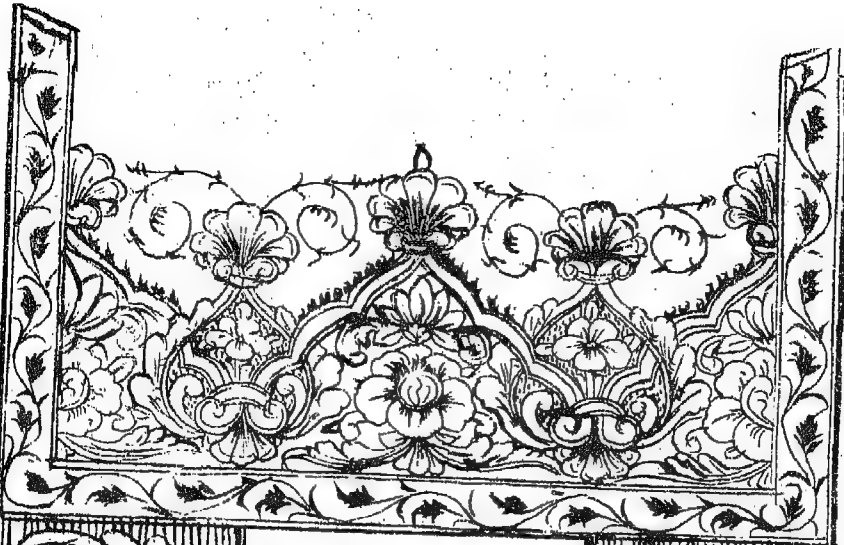
بیلایم که فیض اوستاوم	چشاند باده مضمون دماوم
انیس خلوت معنی نگاران	جلین مجلس شری شعاران
شراب شوق بهما عشق تعلیم	خسب و وقایع امیر تسلیم
رقم زد ناله تسلیم بشنو	کمن افسانه دار و جملوه نو
بشوق دیدنش چشمم گریه	شنیدن اولم تا راج گردید
بمضمون جگر خاکشت دل خون	چسان گویم فسانه بلکه افسون
سکه تاریخ تصنیفش تمنا	بدل فسرود شوق خواندش را
نوشت این سال هجری جان دور	جگر ز ناله تسلیم پرورد

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دلالة على قدرته وجلاله



مطعم في شهر ربيع الثاني  
طبع في المطبع





بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجازت او خیال تھس دل  
طبیعت پر مری کچھ ناز پر ہے  
مضامین پیٹے ہیں فکرِ ساسی  
بنایا جسنی کن سی دو جهان کو  
مہ و خورشید و سایہ کو فلک و ار  
طلسمی کارخانہ اک بنا کے  
بلند و پست سب اوسنے بنایا  
جہان میں اہلِ عیش کی عجب کو  
کیا پیدائش ہر نبی نشان کا  
وہاں سامانِ شانہ کیو  
کسی کو عشق کی لذت عطا کی  
وہاں جیسا ہی حسنِ نوجوان

کہ آہو نچا و دم تکلیفِ شکل  
کوئی مطلب مگر آغا پر ہے  
وہاں جنیش میں ہی حمدِ خدا ہی  
کیا پیسا زمین و آسمان کو  
سکھایا نبی و قدم اندازِ رفتار  
نظر سی چہپ ری صورت کہا کے  
عدم سی عالمِ ہستی میں لایا  
وصال و ہجر بخشار و زو شب کو  
دکھایا رنگِ نیرنگ چہاں کا  
بنایا خاک ویرانہ کیو  
مزا ویتی رہی اندوہنا کی  
بنایا صورتِ انیمہ چہاں

<p>چہ پائی سیکڑوں جلوئی دکھا کی          نہ غافل ہی نہ ہی فرزانہ باتے          تماشا دوست یارِ خود نما ہے          کہیں شوکت ہی شانِ انبیا کی          کہیں ہی ہمتِ انخوانِ یوسف          شرارِ شعلہ افندہ ہی کہیں نہ          کہیں ہی التماسِ شوقِ دیدار          کہیں طالب کہیں مطلوب ہی نہ          سنبھل ہی سرخوش پیانہ شوق          مریا وہ ترندی رخصتِ قلم کو          کہانتک ایک سہی ہنگِ فریاد          ملک شتاقِ بینِ حرفِ دعا کی</p>	<p>مٹائیں صورتیں کیا کیا بنا کے          فقط عالمِ بین ہی افسانہ باتے          تصویرِ بن کے پھرتا جا بجا ہے          کہیں عظمت ہی ذکرِ اولیا کی          کہیں ہی عصمتِ امانِ یوسف          ادیبِ ہوشِ موسیٰ ہی کہیں نہ          کہیں ہی محرمِ سرارِ انکا          غرض ہر رنگ میں کچھ نہ بچی          خوابِ بادہ خُشنا نہ شوق          می وحدت کی بدلی کہنچ دم کو          بدلِ آب و روئی رنگِ فریاد          فلک پر بھیج تھخے التجا کے</p>
--	--

### مناجات عاشقانہ

<p>اتھی دی کوئی دل سرسبز چش          ہمیشہ سایہِ پنجِ رہینِ ترپنی          وہ دل ہو جو ستم کو نازِ سچے          سدا ناکامیوں ہی کام رکھے          بہتے رسوائیِ حالِ زربون پر</p>	<p>بزرگِ زخمِ خندانِ غمِ فراموش          اگر محشر بھی ہو محشرِ بینِ ترپنی          وہ دل ہو سوز کو جو سازِ سچے          جو نکلی کام کوئی نام رکھے          بہائی اشکِ تدبیرِ جہول پر</p>
--	--

بنی موج ہواری پائیم سائے  
 جنون انگیز وہ سامان کھائے  
 تھوپا مال غم کی سرکشی سے  
 رہی دترات خود دیوانہ اپنا  
 نہ ہم آغوش ہو جانان سی اپنی  
 بڑھی گرد بگمانی چشم ترک  
 منائی شادیاں رنج و محن سے  
 نہو کامل نہاوت تلخکامے  
 حباب آسا طلسم کی نظر ہو  
 دکھائی اضطراب وقت مشکل  
 ترقی خواہ تکلیف جفا ہو  
 نہیں بس آشنا سپر بھی خاطر  
 اجل ہو مہربان دشمن کی بدلی  
 برنگ شمع کشتہ بعد مردن  
 کھدسی اوٹھکی بھی مضطربون میں  
 نہ آنکھوں میں نشان خواب کیوں  
 رہی سر پر اجو مہ جبینان  
 نہون شاکی مری ہر لمحہ  
 رگ سودا جنون میں خون کوتری

سنی زنجیر کی ہرزہ خیالے  
 خیال پاک مجنون میں نہ آئے  
 اوٹھائی ناز دشمن ہی خوشی سے  
 برنگ شعلہ ہو پروانہ اپنا  
 پیشمان ہی رہی ارمان ہی اپنی  
 قسم کھائی سرد دل جگر کی  
 اوٹھائی عیش لودل غم کہن سے  
 رہی ہر دم عا میں ناشامے  
 کہ اپنی جنبش دامن سی ڈھرو  
 رہی سینہ سدا آغوش بسمل  
 بلا گردان سامان قضا ہو  
 لب مضمون سی ہی کچھ ظاہر  
 کفن مجکولی و امن کی بدلی  
 بنی فانوس تن آغوش مدفن  
 غبارِ عرصہ محشر بنون میں  
 اگر دیکھوں کہی پڑ آب دیکھوں  
 سنون ہر دم تقاضای حسینان  
 رہیں راضی نیاز و ناز مجھسی  
 سننے طعن زبان نیشتر سے

گرین بخت جگر آنکھوں سی باہر  
 نہ چوٹی مجھسی تا انجام ہستے  
 ندیکہوں شکل ار باب ریاس کے  
 عمامہ قصہ ہو جبت بلا ہو  
 رہوں زندہ تمنائی قضا سے  
 کجی پیدا کروں ابر و کی صورت  
 رہی مثل گریبان چاک نہن  
 کری دامن صحر سر پرستی  
 قیامت لائی سر پر داغ سو  
 مروں تیور اگر بد لین الم کے  
 شغای دل ہو بیتابی کا آزا  
 اجل سامان شادی کا سبب ہو  
 پیشیان چارہ گر بالین ہی وٹھی  
 نکل جائیں سبب ان روح و تن کے  
 رہیں نا آشنا لب مد عا سے  
 بنوں اپنی شکست دل کی آواز  
 بڑھیں رہتی یہ جنس سرسری کی  
 یہاں تک کا ہش تن مہربان ہو  
 کمال بی نشانی جب دکھاؤں

برنگ اشک بلبل پہول ہو کر  
 بشکل آئینہ صورت پرستے  
 حر یص خسر قد مشتاق عبا کے  
 ورازی ریش کی عہ صغابو  
 امید یا سنی حسرت عا سے  
 پریشان دل رہوں گے کی صورت  
 پھروں تا عمر ہستی پاک نہن  
 دکھائی مستیان ویرانہ ہستی  
 بنی خورشید محشر داغ سودا  
 رکی نشینی میں دم رکنی ہی غم کے  
 شکیبائی رہی صورت ہی ہزار  
 صفت ماتم صفت بزم طرب ہو  
 میسما چشم تر بالین ہی وٹھی  
 اجل آئی مری مشتوق بن کے  
 زبان ہو گنگ حرف اتجا سے  
 رہی جمہر ہی میرا حشر تک ناز  
 اوٹھاؤں ناز قحط مشتری کے  
 کہ میری یاد ہی خواب گمان ہو  
 تصور کی تصویر میں نہ آؤں

<p>بہیون جسوقت مثل نکست کل          ہوا جنت کی دون میل نظر سے          نہون رسوای بازار قیامت          سیہ کاری قہول لم یزل ہو          بس اچھی تسلیم کہ تک جوش آستے          کمی کر شوقِ عرض التجا میں          زبانِ نعتِ سلطانِ امم ہے          زبان ہی مائل ذکرِ پیمبر</p>	<p>بہی مدفن زیارت گاہِ لیل          لپٹ کر دامنِ خیرِ ہشتی          نہ لون احسانِ سودایِ بلاست          لباسِ کعبِ طومارِ سبیل ہو          کہانک شیوہ مطلبِ پستی          گرہ دی طولِ زلفِ دعا میں          سرِ خامہ پئی تسلیمِ خم ہے          دہن ہی چلتے گردِ آبِ کوش</p>
--	---

نعت جنابِ امیرِ خاتم النبیین امیرِ مجتبیٰ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

<p>ادھر آؤ خیالِ پاکِ دامان          ادبِ فی اور رہی جلوہ دکھایا          خدا را ریشِ مضمونِ روشن          مبارکبادِ نعتِ مصطفیٰ ہے          سکھایا جس نے ہمکو دینِ اسلام          زمین و آسمان زیرِ قدم ہے          یہاں تک نہ دیکھتا فی ملین پایا          ہوئی کافری جب عجزِ خواہی          احد فی ہم احمد کو ازل میں</p>	<p>تکلف ہو چکا تکلیفِ احسان          چرخِ ہوش کو خاموش پایا          کہ پیلائی ہوئی ہیں جن فہم          زبانِ پرغشہِ حیلِ علی ہے          سنائی امر و نہی حق کے پیغام          شبِ سبیلِ سیرِ نیرِ ہم ہے          کہ سایہ ہی نہ پاوسی کو آ یا          بتوں فی دی نبوت کی گواہی          عنایت کی جبکہ دل کی نیش میں</p>
--	--

<p>نہیں کنجاشِ حسرتِ جدائے نیازِ کسبِ دنیا نازِ محمد بلا نعتِ نامہ عصیانِ سلطانِ ہو پڑتا ہر علم بی تفہیم و فہم تصدیقِ عالمِ اُرمیِ لعلِ کے اوجھتے یک نگاہِ معصیتِ سوز بہت دیکھا عتابِ کم نگاہ ہے کہ مجھے بدگمان میرا گمان ہے سو دیا سی دلِ ہندوستانِ ہون تھری امید مجھے منفعیل ہے جہیلِ آستانِ پر سر کو دیکھو غمِ ناکامیِ دلِ بر طرفِ ہو غبارِ آستانِ پاکِ اصحاب ابو بکر و عمر عثمان و حیدر</p>	<p>لگا ہوا کیا فروغِ ذاتِ کبریا ہے نہ کم ہوں کی طفیلِ شوقِ بیحد بی بخشش اگر ایسا فقط ہو فقیری میں دیا شاہوں کو انعام قد ایسے سببِ سبب کے خدا را ای شہنشاہِ دلِ اندر بہت کچھ ہو چکی غفلتِ پناہی یہاں تک جوشِ محرومیِ عیان ہے سوادِ مروجِ چشمِ بتانِ ہون عروسِ یاسِ ہمِ آغوشِ دل ہے ہوس ہی روضہٴ انور کو دیکھو طوافِ مرتدِ شاہِ نجف ہو بناؤں تو تیاہیِ چشمِ بچواب خصوصاً جانِ نثارانِ ہمیشہ</p>
---	---

### سببِ تالیفِ کتاب

<p>پہونچ ساتی کہ وقتِ نوش آیا سبوساغرِ اُدھما بہرِ تلافی سنبھالوں خاطرِ پر جوشِ کوئین کہ اکدن اتفاقاتِ بہان سے</p>	<p>تری غفلت سی مجھ کو ہوش آیا زبانِ مشکوہ دہوئی آبِ صافی کہ وں گویا لبِ خاموش کوئین ملی نہ صحتِ بجایِ آسمان سے</p>
--	--

تسلی کا ہوا جب رست جگر پر  
عدم کی راہ لی رنج و تعب نے  
دل سودہ مثل ہل اور اک  
بشکل روح اور سیر و سیاح  
ہوئی پیدا اثر حسن شکون کے  
کہی جبریل کا ہم آشیان تھا  
کہے روحانیوں ہی ساز کرتا  
کہے تھا عالم حیرت یخ و برف  
درمے سے پر آیا جب بہ تکریم  
جگہ دی سند عیش و اثر پر  
پس رض نیاز و وستانہ  
گل تازہ بہار نکلتے دانے  
اجازت ہو تو خدمت میں بانی  
کہوں افسانہ بیتابی دل  
سراپا مثل نے درویشنا ہوں  
کہا دل نی مری تقصیر کیا ہے  
کہا جو اہل فن گذرا جہان میں  
کہا ہر ایک نے لوح و قسانہ  
کہے تہذیبان اس نخل زبان کے

ہوا ہر اشک صد فی چشمہ تر پر  
مبارکباد دی عیش و طرب نے  
ہو مصروف سیر عالم پاک  
تماشا لے ہو نویت دم کا  
کہے دروازی قصر نیلگون کے  
کہے عنفائی دشت لامکان تھا  
کہے قسمت پر اپنی ناز کرتا  
بشکل طوطی وستان فراموش  
ادب سی کی سخن فی عرض تسلیم  
قدم چومی ہوا تہذیبان سر پر  
لگا کہنے کہ اسی فخر زمانہ  
چمن پیرای فرودوس مہمان  
کرون ظاہر کچھ اپنی خستہ جانی  
سناؤں داستان قصہ نعل  
رہی ہوں آب سی تم ہی رہی ہوں  
جو کہتے ہو کہو تاخیر کیا ہے  
کیا سکہ روان اپنا جہان میں  
بنایا مجھ کو ممتاز زمانہ  
کہ تم قارون بنی نقد بیان کے

لگا کر قفل خاموشی دہن میں  
 کہا دل فی سخن ہی سچ ہی بات  
 زمانی میں یہ قحطِ دستِ درواں ہے  
 طبیعت بہت گہنی شعر و سخن سے  
 بنا کر جس میں طلب این آن کو  
 ملی گا جب کوئی مددِ روحِ ذہبِ جاہ  
 سخن سے سکے دل ہی فیسانہ  
 ہزاروں اہل فن کی قدروں میں  
 خصوصاً صاحبِ اقیال جاوید  
 رہی دل جانبِ توشیحِ شیدا  
 مہرِ ز محترم ہندوستان میں  
 جی سخنانہ کو صد سے دروش  
 علو مرتبہ پیدا جب میں سے  
 یہ عالم ہے کفِ گوہرِ فشان کا  
 خیمِ تیغ و دمِ گر خونِ فشان ہو  
 خیرِ امان ہو خضرِ ساجد ہر سے  
 نظرِ محوِ رضا می سینہ چاکان  
 اثرِ ہمت میں ابرِ در فشان کا  
 بہارِ خلوق بس کہت فشان ہے

چھپا یا جیتی جی مجھ کو کفن میں  
 مار میں کیا کروں بہیات بہیات  
 کہ مجھ کو بات ہی کرنا گران ہے  
 تنفر ہو گیا اظہارِ فن سے  
 کروں آلودہ کیا اپنی زبان کو  
 بخوبی دون گا داؤِ ظلمِ خواہ  
 کہا اب ہی نہیں خالی ازمانہ  
 خریدارِ گھڑی ہامی بیان میں  
 دو عالم میں یگانہ مثلِ بخورشید  
 اشاروں میں ہی شکلِ نام پیدا  
 حریفِ بہت حاتمِ جہان میں  
 دل پر صرفت پیماہِ جوش  
 لیاقتِ جلوہ گر عقلِ ستین سے  
 بنا فرشِ زمین صحنِ آسمان کا  
 شفقِ گونِ ابر کون و مکان ہو  
 ارمِ آئی قدمِ لینی کو سر سے  
 صفا طینتِ بشکلِ روحِ پاکان  
 حقیقت میں جہن پر اہان کا  
 دماغِ اہل عالمِ عطر دان ہے



<p>مرا سوا حصہ طبع جوان کا قیامت لے لے شام سخت بدخواہ اجازت فخر کی روح الائن ہمیشہ کاسہ خورشید انور دکھا اعجاز فن اہل جہان کو تری عزت ہوا باب بیا نہیں طبیعت میں مزا کچھ اور پایا جگر سی آہ موزون لبک آئی کیا خمون فی استقبالِ مراک قلم لکھ لگا راز نہ سائے یسی سنبھل فی بوسی یہمن کے</p>	<p>ارادون میں اثر جوشِ نہان کا ازل ہی سچ روز افزونی جاہ بزرگی بوسہ زنِ حسینِ حسین لہی پیراہی و رچہ حسنِ خضر شرف دی نام سی اسکی زبان کو مری شہرت ہوا اطرافِ جہان میں یہ مڑوہ سنکی دلو جو شش آ یا ہوای نظم خاطر میں سلائے پڑا اندیشہ سیرِ سیرِ فلاک زبان کرنی لگے گوہرِ فشانے کھلی غنچی گاستانِ سخن کے</p>
---	--

دستانِ بیچ بیانِ خوجی مرغِ غنچت کی رجوع کرنا طرِ آغازِ محالِ عشق کے

<p>سنبھل ہی ساتی میخانہ راز ہراک دم ہو رہا ہی نشترِ دل کحاطِ توبہ واعظا و ٹھادے کہا شکِ ضمطِ اب جوشِ مستے لب غلامِ دی پیری لب سے یسر بہ کہان یہ ساز و سامان</p>	<p>کہ پیر ہی غنچت تکلیفِ آغاز خداش نالہ اُستادِ کمال اچھو تی دونوں عالم سی پلاوے کہا ناکِ فرصت کو تہاہ دستے سمجھ لوں آج میں زنتِ اعنبت نہانِ عیش ہی دم بہر کامان</p>
---	--

کہیں عشرت کہیں باقم سہرا ہے  
 کہیں ہے صبح عیب نرنگانی  
 کہیں ہے نغمہ یاران محفل  
 کہیں ہی جاوہ لبہای خندان  
 کہیں لطف بہار کوستان ہے  
 کہیں گل تاب رخسار چمن ہے  
 اکڑتا ہی کہیں شمشاد گلشن  
 کہیں راحت کہیں جوش بلا ہی  
 فریب افزا ہے نیرنگ مانہ  
 زمین آسمان کی پست عالی  
 ثبات بی ثباتی گہات میں ہے  
 نہیں تاجیہ احسان اجل میں  
 خوشی سی غم کی ہی تاثیر پہلی  
 تجھے حرص جہان بدیل عبت ہے  
 ازل سی زوال دنیا ہی ستمگار  
 نئی جادوگری ہی اسکی دم میں  
 ہزاروں زہر کھاتی ہیں اسی پر  
 خردنا آشنا فرزانہ اسکا  
 یہاں نلت وہاں تکلیف آرام

دورنگی آسمان دکھلا رہا ہے  
 کہیں ہے شام گنگا گھاسے  
 کہیں ہی شکوہ بے رحمی دل  
 کہیں اشکو نشی ہی لبر زیاں  
 کہیں اندیشہ خار خندان ہے  
 کہیں منقہ لبیل نغمہ زین ہے  
 کہیں تسمی اسیر طوق کفن  
 غرض دنیا عجب حیرت کی جا ہے  
 طلسم ہی یہاں کا کارخانہ  
 یہ سب ہیں شکل تصویر خیالی  
 فریب مدعا ہر بات میں ہے  
 عروس مرگ ہی ہر دم بغل میں  
 عیان ہی خواب سی تعبیر پہلی  
 غبار آسا پس محل عبت ہی  
 لپی پہلو میں ہی پہلوی اغیار  
 کہ داتا دام میں آتا ہی دم میں  
 نہیں ہی بند یہ قحبہ کسے پر  
 فسوں ہی کم نہیں افسانہ اسکا  
 برا آغاز ہے بدتر ہی انجام

هوای عشق باقی میں فنا ہو  
 تیرے تیغِ محبت رکھ گلو کو  
 محبت میں لہو پائے اگر ہو  
 محبت میں ہی روزِ عشق پر جوش  
 محبت میں یہ الفاظ و معانی  
 محبت میں دل لالہ لہو ہے  
 محبت میں گل تر ہی جگر چاک  
 محبت ہو جو گرم جلوہ سازی  
 محبت میں ہیں روح و تن ہم آغوش  
 محبت میں جگر سوزی مزا دہی  
 محبت کہیم سب ہی ہر جگہ ہے  
 محبت میں ہی لبریز فغان فی  
 محبت میں دلون میں ساز و یکھا  
 محبت ہی عجب یاری پر جوش  
 یہاں کا قدرہ درہ پر بلا ہے  
 دم تیغِ اجل ہی ساحلِ سکا  
 ہمسرتِ جان دیتی زندگی ہی  
 گوارہ حالِ جوشِ عاشقانہ  
 نہیں تصنیفِ طبعِ نکتہ دان کا

بزنکِ قطرہ دریا نشنا ہو  
 حیاتِ بی اجل وی آرزو کو  
 ابھی وہ ماہِ تابان جلوہ گر ہو  
 محبت میں شبِ غم ہی پیہ پوش  
 ہم چسپان ہیں مثلِ یار جانے  
 محبت میں پریشان موجِ بوبے  
 محبت میں دلِ بلبل ہی غمناک  
 ہنی پروانہ داغِ شعلہ بازی  
 محبت میں گلِ آدم میں ہی جوش  
 محبت لذتِ راحت بہا دہی  
 محبت جلوہ پروانہ نظر ہے  
 محبت میں نہیں خالی کوئی شئی  
 محبت میں نیاز و ناز و کیسا  
 کہ ہر قطرہ ہی طوفان میں ہم آغوش  
 دو عالم اک ستراب کم ناس ہے  
 فنا ہے سہل کا شکل اسکا  
 قضا اس میں ادایِ بندگی ہی  
 سپر و خامہ ہوتا ہے فسانہ  
 بیان ہی اہم دم صادق بیان کا

یہ ایک نثر کی بات ہے

کہا ننگِ دل میں مرغِ قدر وانی و کہاؤں حسنِ اعجازِ بیان کے ہر اک سو وہوم ہو فخرِ جوان کے جلالِی گری مضمونِ عدو کو حصولِ مدعا می دوستان ہو	کروں بی پروہ سازِ خوش بیانی نہاں بوسی لی حروِ داستان کے ہوا کیا کیا بند ہی طبعِ روان کے کری بندش پشیمانِ عیبِ جو کو سخن آویزہ گوشِ جہان ہو
--	--

### آغازِ داستان

و فانا آشنا عاشقِ فراموش زبان ہو موجِ آبِ آتشین سی بیان کرتا ہوں میں افسانہ عشق برنگِ آرزو پروردہ جوش و عا گوی بلایِ ناگہانے برنگِ نکست گلِ خسانہ برلود جنا کی طرح دلِ لبریز خون تھا غبارِ حجبہ پایِ صہنم کے برنگِ مصرعِ بیتِ مناجات سرِ شکرگانِ شہیدِ اشکبارے خطِ نوبہ شرحِ نوجوانے دہن پیمانہ فریادِ غم تھا	او ہر آسائے غارتگرِ ہوش چمکتی لامی گلگونِ کہین سی کہ پہر ہوں سرخوشِ پیمانہ عشق کہ تھا اک نوجوانِ بستِ مدہوش ترقیخواہِ آشوبِ جوانے تجہ شد میں بشکلِ سروِ آزاد سر پر شورِ پامالِ جنون تھا جیشِ ثاقبِ اوس تصویرِ غم کے خسہ ابرو نیازِ آبادِ حاجات جگرِ محوِ فریبِ بیقرارے عیانِ رخسار سی جوشِ نہانی لہو ن سی شورِ میتانے ہم تھا
--	---

زبانِ مثلِ زبانِ عاشقِ دلاور  
 ازل سے عشقِ ربطِ آبِ گلِ مین  
 سندِ ابدِ نظر تھا حسنِ عزات  
 پیِ تسکینِ خاطر کو بگو مین  
 قضا را ایک دن نہ ہاں شکیبا  
 قریبِ شامِ سوئی چوک آیا  
 تمنا خیز ہر جانبِ نظر کے  
 جہاں جس شورِ انگیز دیکھا  
 ہوئی پسیدانگہ کو رغبتِ دور  
 کوئے کا فردا ہی نغمہ پرداز  
 کوئے بیباک ہی گرم اشارہ  
 کوئے نازک ادا سنندگیں ہیں  
 کوئے خندانِ بزمِ صبحِ نور  
 یہ عالم دیکھتا اپنے ہوا میں  
 کہ ناگہ جوشِ مستی رنگ لایا  
 بُتِ بیرحمِ عصمتِ نامِ حبکا  
 کٹری ہی نازِ سہیِ قلبِ ہام  
 نہ مانہ پور رہا ہے محوِ دیدار  
 وہاں جو ہی تحیر آشنا ہے

ہمیشہ قصہ خوانِ شکوہ یار  
 خلش کے گدگدی پہلوئی ل مین  
 حسینوں میں بے کرتا تھا اوقات  
 پہر کرتا تھا شہرِ مکہ مین  
 چلا گھر سے پی سیر و تماشا  
 دل مضطر کو جو راستے نہ پایا  
 ہوئی راحتِ فراحتِ جگر کے  
 طلسمِ نازِ محشرِ خیند دیکھا  
 نظر آنے لگے سامانِ کچھ اور  
 کوئے رشکِ پری ہی شعلہ پرداز  
 کوئے چالاک ہی محوِ نظارہ  
 کوئے آئینہ روا آئینہ ہیں  
 کوئے برقی تبسمِ سی جہاں سوز  
 بڑا کچھ دور راہِ تدعا میں  
 قضائی اور ہی سامانِ دیکھا  
 ستمِ پیشہ عداوتِ کامِ حبکا  
 نگاہِ حسدِ گر ہی مرگِ پیغام  
 عیان ہیں وعدہِ فردا کی آثار  
 بزمِ ہوشِ عاشقِ کہو گیا ہے

وہ کا فرخسن پر اپنی اپنی سرور  
 بہر سیمنی بین جوشِ نوجوانی  
 قدِ موزون سراپا نورینِ غرق  
 عیان ہر عضو سی شانِ قیامت  
 دم رفتار گریتا ہی قدم پر  
 وہ کا فر زلف یاد و دگر ہے  
 غضبِ جاکی پھدا ناادہر کا  
 وہ پیشانے کہ جسکا ہر شتاق  
 ہمیشہ دیکھ کر شام و سحر کو  
 ہر اک بروہی تیغِ خوش نظارہ  
 دم جنبش اد اوں فتنہ گر کے  
 خمار لود گے آنکھوں ہی پید  
 نگاہِ مست پہرتی ہی جد ہر کو  
 وہ ترکان وقتِ آرایشِ کرین کہر  
 کنارِ بام وہ رخسارِ پیہ نور  
 یہی کہتا ہی ہر شتاق مضطر  
 وہن گردابِ صہبایِ معانے  
 تبسمِ جسکے ہر لب سے ہویدا  
 زرخِ دران جلوہ گر مانند گرداب

سراپا مثل برقِ سلاطین  
 زبانِ مصروفِ لفظِ لہرانی  
 برنگِ مصححِ ہر جستہ برق  
 سراپا جان وایسانِ قیامت  
 بجایِ سایہ رنگِ وی محشر  
 دلِ زاہدی بھی تار یک تری ہے  
 اثر ہی زلفِ بینِ نامِ ظکا  
 درخشان کو کب اقبالِ عشاق  
 کہی لی ساچرین شمسِ قمر کو  
 سراپا چوید موجِ اشارہ  
 مبارکباد ہی زخمِ جگر کے  
 نظری کیفِ ستانہ ہویدا  
 غشی آتے ہی پا بوسِ نظر کو  
 دلِ آئینہ میں بانند جوہر  
 نظر آتی ہیں جسمی شعاعِ طور  
 سوانیزی پہی خورشیدِ محشر  
 زبانِ موجِ شلابِ لہرانی  
 تقاضا شوئے طبعِ جوان کا  
 برنگِ آب گوہرِ خشکِ سیراب

صفت کردن کی فزون جھلی سے  
 ہر اک شانہ برنگ بستہ گل  
 عیان بینی سی آغاز جو اسے  
 نزاکت سی عجب عالم کس کا  
 کسی صورت نہیں آتی نظر ناف  
 یہ نقشہ طف صحت فی دکھایا  
 لکھون کیا جسم منخ کا اشارہ  
 ہر اک زانو طرب انگیر عشاق  
 نمایان پاتھی سی ساق پر نور  
 دو بالا حسن ہی جوش صفا سے  
 غرض اس طرح وہ خورشید سیما  
 جوان فی ہی نگاہ شوق ڈالی  
 کشید شوق فی جادوگری کی  
 کہلیں پر پردہ عرض دل کی این  
 لپی سینی میں اس شمع ریدہ سر کے  
 رہی کچھ پتیل نو خس پیدار  
 بہر آخر جذبہ دل فی کی کے  
 اور اسی صورت پر و کچھ وہ  
 پہپائی شکل ہی دل کی صورت

وہی جانی لکائی جو گلے سے  
 زیار نگاہ صبح عید بلبل  
 نمو پستان کی غماز جوانے  
 گمان سبکو رگ تار نظم کا  
 مگر ہی حلقہ ہیم کمر ناف  
 کہ ثابت فی عدم کار طف پایا  
 عیان و ماہ نوین اک ستارہ  
 بظہر جنت خوبی میں مگر طاق  
 تہ فائوس جیسے شمع کا فور  
 عیان نگہ خنای پشت پاسے  
 ہر اک جانب سے گرم تماشا  
 تمنای دل مضطرب نکالی  
 پہری چتون اور ہر شکستہ می کی  
 بلین باہم گلی و ونون نگاہیں  
 خدنگ ناز نے بو سے چکر کے  
 نیاز و ناز باہم گرم بازار  
 ہوئی تاشیر پیدار ہی کے  
 طبیعت کی طرح سے ہٹ گئی وہ  
 گرا یہ خاک پر بسمل کی صورت

<p>             ہجوم شور و ہیتانے نے آکر              حواس و ہوش و عقل و صبر و آرام              و عاوی جسکہڑی حال ہوی نے              غبار آسا اوٹھا فرش زمین سے              مگر حیران کہ یہ سامان کیا تھا              یہ کس ہر جم قاتل ہی لڑی آنکھ              لبون میں کس لپی قتل جیسا تھا              ہوا یہ کون غائب رو برو سے              متاع صبر و طاقت کی کیا کون              اوسی دہن میں وہ پامال تمنا              جب آدمی رات فی انجام پایا           </p>	<p>             کیا دل کو ستم آبا و حشر              ہوئی سب نذر ایسا ہی ہولارام              کیا رخصت ہجوم پنجوی نے              ہٹا پہلوی کوئی نازنین سے              یہ کس ہرق بلا کا سامنا تھا              یہ کسکو دیکھتی تھی ہر گھڑی آنکھ              سکوت مدعا کیون مدعا تھا              کیا کسے پشیمان آرزو سے              یہ طغ نامرادی دی کیا کون              رہا سرگرم راہ جو شش و دو              بلای تازہ نے کھسکے ہیں پایا           </p>
---	--

بیان و محنت و تاق و کلا و رنگ آ کر نکلا جان کا شہر مینو بہر لکھنؤ

<p>             کہ ہون جیست و خوش چہ سہل              چہو کم کیف مستی ہو شین و سہل              شہیخت مین ہی یون باؤ فرشتوں              رہا مانند چشم بچہ سیدار              او شہا و و جگر کے طرح برہم              نہ دل مین صبر و حشت آرسیدہ           </p>	<p>             پلاسا تے سے خوبنا بدول              قرار بیتہ داری ہوش پر ہے              زبان ہی گفتگو سی بہر ہم خوش              کہ تا وقت سحر وہ نو گرفتار              بسر کی جل کی مثل شمع مام              نہ پہلو مین دل آفت سیدہ           </p>
---	---



پریشان خاطر پی پید نظر سے  
 فغان بے اثر لب سی ہوید ا  
 نہایت بخودی نی جب بتایا  
 ہوا ہی جلوہ جانان ہر شمشدر  
 مہر اوہر کے ہر شور و شر سے  
 خیال یار کو شہر کے ہمراز  
 کہی محرومی تفتدیر تا چند  
 اوٹھاؤن ناز بیتابی کہان تک  
 کہان تک کافشانی چشم تر کے  
 سحاط مشکوہ پیدا کب تک  
 کہان تک پاس شرم پرودہ داری  
 اوٹھیں شعلی کہان تک غوغا تن بین  
 خلشہای سر مرگان کہان تک  
 تقاضای دل مضطر کی صد ہی  
 یہاں لب پر تفتدیر خیالی  
 یہاں نصرت طلب صبر و تحمل  
 یہاں دل شعلہ زار شوق میدار  
 یہاں ہر دم تقاضای تمنا  
 یہاں غم و جنون محشر در آغوش

چکان ابرو صیدت چشم تر سے  
 امید پاس ہر مطلب کہی پیدا  
 اوسے کو چمی میں مثل ہوش آ یا  
 برنگ نقشس با بیٹھا زہین پہ  
 لڑی چشم موس دیوار و در سے  
 کیا یون شکوہ تحلیف آغاز  
 کر فہم چاکہامی دل کو پیوند  
 رہوں پابند بخوابی کہان تک  
 کہان تک چاک دامانی جگر کے  
 خیال عصمت منہ یاد کب تک  
 کہان تک شرم مضبوط و لغکاری  
 رُکی کب تک رہیں نامی ہن میں  
 غم ہیر جمی جانان کہان تک  
 جفا یابی بہت خود سہر کی صد ہی  
 وہاں مشق غم و رہمیشالی  
 وہاں اغلا آغلا تجاہل  
 وہاں برون تغافل گرم بازار  
 وہاں صبر آزمائی کار فرما  
 وہاں حکم عدو خاموش خاموش

یہاں شہنشاہ مصیبت جلوہ افروز  
یہاں سورنگت نکت و بدست  
یہاں احسان مرگ ناگہانے  
یہاں ہنگامہ آرائی پہ نالہ  
یہاں سستی دہان شوخی و شنگی  
اسی صورت گزری جب کئی سال  
غبارِ ہشت و رسوائے فہنایا  
ہوئی بیگانگی اپنے سے پیدا  
لگا فروغ آئی وضع نے خلل میں  
پڑھی بہرہ مزاجی مثل سنبل  
برنگ شور و رسوائی جہان میں  
کشاکش سے جنون کی تنگ آکر  
یہ سوچے عالم بیچارے میں  
تنہائی و فاعصمت سے معلوم  
یہاں ہر جداوش محلہ رو سے  
غرض اکدن ہر دیوانگے میں  
چلا گھر سے برنگ نبض مضطر  
تڑپ سی کچھ دل پر جوش ٹھہرا  
کہا اسی کو چہ ولد ارتد بان

وہاں سامان صبح روزِ نور و نور  
وہاں ہاتھوں میں ہند غمیر ملتا  
وہاں کیفِ شہاکیا ملے  
وہاں دورِ شہادت پر سالہ  
غرض ہر رنگ میں رنگ دورنگی  
فلک فی اور پھینکا قرعہ فال  
برنگ قیس سودائی بنایا  
رہم آہو ہوا سالی سی پیدا  
لگا رہنے مزاجِ رست بل میں  
ہوا نے قید شکل نکست گل  
لگا پہر فی ہر اک شہر و مکان میں  
ہوا آادہ ترک لکھنؤ پر  
کہہ چندی بسر آوارگی میں  
یہاں خوبی قسمت ہی معلوم  
جلائی کون دل داغِ عدو سے  
بکڑ کر شیوہ بیگانے میں  
ہوا قربان خاک کو ہی لبہ  
وہاں دم بہر رنگ ہوش ٹھہرا  
تصدق امی غبار کو ہی جانان

عدد و سجماهی پسین چو پیر مجرب کو  
 نمی مضمون فلک سجما ریاہی  
 قدم جمتی نہیں مجبور بہون میں  
 جنون کا حکم ہی گہری سہی تھلے  
 ترقی پر ہی احسان خسراہی  
 کہان مہلت ہی تکلیف کوں سے  
 نہایت مختصر ہی طول فصاحت  
 یہ کہر مثل عہد نو جو اسے  
 چلش و لہین برنگ نبض مضطر  
 زبان دل داری ضبط سخن میں  
 تحیر ہست و یواسگے پر  
 اسی صورت خیال میں جان میں  
 کبھی شہر و سکی مسمیٰ جنت آباد  
 کبھی گرد و رم و حشری غزلان  
 کبھی ریگ سیا بان غارہ رو  
 غرض کچھ روز وہ مایوس سپید  
 قصار حسب حکم بخت ناکام  
 عجب شہر و کبیری تھا  
 برنگ غلداک منہ رویش ثانی

جدا کرتا ہے تے تقصیر مجرب کو  
 بلای جان منہ ریب در عادی  
 برنگ دست مثل معذور بہون میں  
 گریبان گیر ہی وحشت کہ چلیے  
 انگون پر ہی خوش طراہی  
 خبر کیا وون دل لبریز خون سے  
 خدا حافظ بس اب تکلیف نصرت  
 بڑا وہ سر و باغ زندگانی  
 روان اشک نہ است ہر قدم پہ  
 فغان خوابیدہ آغوش میں میں  
 تاسف رخصت منہ رانگی پہ  
 رام گشتہ اطراف جان میں  
 کبھی صحرا، نجوم آباد  
 کبھی ہنم صحبت نازک نہالان  
 سوا و شہر کا ہے شام گیسو  
 پہر مثل نگا و یار سے قیاس  
 ہوا اک شہر میں داخل شام  
 طلسم آباد حسن کافری تھا  
 ترک تار و رخ جو رہا سہا سہ

آہا میں سب سے دیکھیں گی تاثیر  
 ظہورِ شاہِ قیامت بہرِ مکان سے  
 جو ان ہرست مثل ہوش و انا  
 کہ آیا سانس اک مرد و رویش  
 سراپائے طمع صورت گدا کے  
 حقیقت آشنا و معرفت کا  
 شرابِ فودق ہی دل مستِ مرثا  
 نہ کہتا کچھ تعلق پس پاتے  
 شریف و پارسا و عزیزان تھا  
 کہا اوسنے کہ تو آیا کہاں سے  
 کہا گھر کس دیا رنا مجھ میں  
 کہا مقصود اس غربت ہی کیا ہی  
 کہا کافہ رہی یا پابندِ ہلام  
 کہا کششِ دل میں ہتا ہی ہر شار  
 کہا کچھ تو مصیبت آشنا ہی  
 کہا یہ کس لیے محنت سفر کے  
 کہا جائی کیا آخر کہاں کو  
 کہا کیا یار سے اپنے خفا ہے  
 یہ سنکر جسم آیا فوجان پر

نوازن ہر طرف مرغانِ تصویر  
 ملک کرتی زیارت آسمان سے  
 نظر کرتا تھا قہرِ رت کا تھا شا  
 برنگِ غنچہ نورِ سہ وارش  
 بہری دل میں ہو سن و خدا کے  
 مقاماتِ ولایت سخی محبوب دار  
 سدِ ایا و فدا موشی میں مشیا  
 مگر باقی کی ولیمین آسن پاتے  
 لہذا فسق میں سلطان نہاں تھا  
 کہا آبادی ہندوستان سے  
 کہا جنتِ نظیر لکھنؤ میں  
 کہا ترک متناہد عبا ہی  
 کہا بی قید کو مذہب کے کیا کام  
 کہا نفیِ عہد و اثباتِ امداد  
 کہا اول میں خجسم الفت ہر آہ  
 کہا ہون بوی گلِ علوت سفر کے  
 کہا تیر لی جائی جہان کو  
 کہا یہ وہم بجا آپ کا ہے  
 لی آیا پیرساتہ اپنی مکان پر

<p>             کئی راحت سی دل افروز شب              ہوا پاپوس مہمان کہن سال              وہی دی دادِ لطف سرفراز              شہر چند سی بسا ایاں کر تو              کچھ اس میں صحت ہی صحت ساز              رہا وہ نوجوان خود فراموش              طبیعت اسکی سوی فقر آئے              ہوا بر خاستہ خاطر جان سے              زبان رہی لگی صحت سناجات              مراقب کب شرفِ وحدت میں رہتا              ہوا داغ و فاسی زندگی کا              ہوئی پیدا ہوا ہی دستگیری              پڑی تھی تکلیفِ رویا تو اسے              سدا ہا سوئی جنتِ مروت بول              ہوئی تجوینِ عیان و لالی              کری اوقات طاعت میں بسر           </p>	<p>             رہا مصر و مفتِ مست و زو شب              سحر کو بعبِ عشق و روا شغال              وہی آغاز کی مہمان نواز              کس کچھ دن بھین آرام کر تو              نہیں جگت سی خالی گتہ ساز              پس نہ مثلِ لطفِ خانہ بروش              کشش و شیشِ کامل میں جو پاک              کیا قطع تعلق این و آن سے              ہوس پیدا ہوئی طاعتِ عزت              اکیلا بیشتر خلوت میں رہتا              قصا ابجد چندی شیخ فانی              جو اسے پر کچھ آیا عہدِ پیری              لگا ہر موی تن کرنے گراں              ہوا عسیر فنا کا مختصر طویل              رہا وہ بوریایِ فتنہ خالی              رہے جاروب کش شام و سحر           </p>
--	---

دہان جامِ نازِ جان کا طرفِ باغِ سلطان کی اور عاشقِ نازِ مری پری کی چوہ

خدا را مان کوئی انداز ساتے | اور ہر بھی اک نگاہ ناز ساتے

بھالِ خستہ رز روبرو ہے  
 رنگِ نیکِ نیکِ نیکِ مانہ  
 کہ اک دن وہ جوانِ پیکرِ غم  
 بڑا مثلِ نیمِ صبحِ گاہ ہے  
 کہ شاید کچھ تکی ہو جگر کو  
 ہوا کھسا تا ہوا باغِ بہان کے  
 کہا ای نو نہالِ دلربا ہے  
 یہاں عینِ بلبلِ بیِ اشیاں چون  
 تنہا ہی کہ رویِ گل کو دیکھوں  
 لگاؤں سر کو دم بہر گھٹے میں  
 سو نہرِ سنِ نگاہِ شوقِ ڈالوں  
 زبانِ برگِ سوسنِ لونِ بہن میں  
 نگہِ رونِ شونے طبعِ رسا سے  
 مزاجِ گلِ جو پاؤںِ مژدگان میں  
 وکھاؤں گرمیِ فریادِ کیا کیا  
 جاؤں رنگِ یہ اپنے سخن کا  
 کہا گلچین نے خستہ گفتگو پر  
 چٹشن کیا اگر باغِ ارم ہو  
 اجازتِ باغبانِ فی راہ کی دمی

چمن میں آمد آمد کا ہوا غسل  
 ہوئی جب باغ کی دیر تک رسائی  
 نظر جس نخل پر پونجھی نہ سر کے  
 گلون کی عارض زکین جو بہائی  
 ٹم کو چھ دی میں افتادگی تھی  
 بہرہ امان گل پاکیزہ کے سے  
 نظر آیا عجب سامان گلشن  
 جلا یا گرے گلہا می ترے  
 کہے بیرحمے دل یاد کرتا  
 کہے مستانہ دل میں جوش آتا  
 کہے کرتا طواف عارض گل  
 کہے مثل صبا پہرہ چمن میں  
 کہے رگس سی انہیں چار کرتا  
 غرض محو چمن تھا مثل بلبل  
 رئیس شخص کی دفعہ قضا را  
 بلا بالا قیامت چال و سکی  
 طبیعت میں مزا عاشق کشی کا  
 بسوسے فوجوان وہ ماہ پارہ  
 دل مشتاق میں اک جوش آتا

گلی ملنے کو دوڑتی نکلت گل  
 قدم لیسے ہوئی جنت آئی  
 نہ پائی شوق نی فرصت سفر کی  
 پکارا دل کہ ٹھہرو ہم ہی آئی  
 درخون میں مسلمانانِ دلی تھی  
 دل غنچہ لہو ووشیزگی سے  
 ہوئی ہوشن خرد قربان گلشن  
 لپکتی شعلہ دل غجگرے  
 کہے بیساختہ فریاد کرتا  
 کہے نامت بہرہ لوٹ جاتا  
 کہے سنتا فغانِ رو بلبل  
 کہے بو ہو کی چپٹیا یا صمن میں  
 کہے سوسن ہی شوق اظہار کرتا  
 کہ قسمت کھلا یا اور ہے گل  
 کسی غریبی نہ تھی ہر نکال دیا  
 جفا کہ عادت پامال و سکی  
 ترشہ خاص میں جب ناخوشی کا  
 ہوئی منت کش لعل نظارہ  
 محبت نی جسکر کو گر کہ ایا

ہوا عالم و گر کون ماہ و شش کا  
 اوٹھایا نرغان بی صدائے  
 ہونئی قفل و ہن رسم خموشی  
 جگمگ کرنے لگی کاوش جگر میں  
 جوان را ہے ہو جسم چین سے  
 اوٹھی پیشل موج شعلہ بیتاب  
 او اکین ضعیف نی زمین فاکے  
 زمین پر وہ بت پیچیدہ کیسو  
 تہا رو میں وہ سامانِ اشارہ  
 نہ وہ لب آشنائے سخن سے  
 نہ وہ عشوہ نہ وہ غم نہ ہری کا  
 کوئی رشک چمن تہا و سکی ہزار  
 ہجوم جوش غم سی جی بہر ایا  
 لیا آغوش میں لب کیصوت  
 افاقہ جب ہوا وہ رشک تصویر  
 اوی کیفیت جوش بلا میں  
 چہا یار ز دل ہر تہ نہ جوسی  
 بظاہر خنہ زن دلشاد و ہستے  
 سحر سی شام تک وہ مژا زاد

لیا احسان آہ سیم کش کا  
 زبان چوسی سکوت مدعا کے  
 حیا کرنے لگے نشتر فروشی  
 لگی بڑھنی تراوش چشم ترچون  
 ہو غم آفتاب شک میں سے  
 گری مانسدا اشک چشم پر آب  
 خبر دی غش فی تکلیف قضا کے  
 سدا پا صورت تصویر جادو  
 نہ آنکھوں میں نہ آشوبِ نظام  
 نہ وہ حسرت سخن پیدا ہون  
 نہ وہ عالم مزاج و بیری کا  
 بشکل روح و تن ہر وقت مساز  
 زمین ہی او کو مثلِ زاوٹھایا  
 سنبھالا خاطر مضطرب کیصوت  
 چلی کہتی ہونئی ای داسی تقدیر  
 ہوا رونق شہزاد و لہزار میں  
 رکھا محراب لب کو گفتگو سے  
 جگر میں حسرت نہ یاد رہتے  
 بسر کرتی تھی یون ہیں شاد و شاد



جب آتی رات یعنی پردہ راز  
 اکیلی گوشہ خلوت میں آتی  
 خیالے کھینچنے ٹیکل جو ان کو  
 برنگ شمع بزم جاگداز سے  
 کہے حال دل پر داغ کہتے  
 کہے کہتے کہ امی ولد ار جانے  
 نہ کیونکر دل میں تیری آرزو ہو  
 کہہ کرتے بیان سوز و رونا کا  
 کہ فرقت سی تھی میں غمستہ جانوں  
 لگی ہی آگ سرد داغ کہن میں  
 نہ کوئی چارہ گریہ نہ غمخوار  
 سدا انجھل ہی منہ پر و دل کا  
 یہ آنکھیں یا بیدار بوستان ہیں  
 ہمیشہ تیرے سختی اوج پر ہے  
 بہار ہر آنکھ میں جو شمع ملا ہے  
 وہ ہوں بیدار مثل چشم کو کہے  
 ذرا فرقت میں کیہ ہی یاد آنکھیں  
 یہاں تک ناتوانی زور پر ہے  
 جگر سے لب تک آنا آغوشم کا

نقاب چھپدہ یاران و ساز  
 وہ کشتہ تہہ پور کو حد میں آتے  
 صنف خانہ بناتے اوس مکان کو  
 کیا کرتی سحر تک عشق بزار سے  
 کہے افسانہ ہی باغ کہتے  
 غم و جوش نشہ جوش جو آتے  
 تصدق اوس بغل کی جہین تو ہو  
 کہے مشکوہ دل بسریز خوکا  
 صدی خندہ زخم نہاں ہوں  
 زبان مانند شعلہ ہی نہیں میں  
 میں ہوں مانند چشم یا رب سہما  
 مرا چہرہ ہی چہرہ منقوش کا  
 برنگ چشم بلب گلفشان ہیں  
 فلک کا ہی کو ہی دو دو جگر ہے  
 شب غم تو تیا ہی چشم ہے  
 مری ہر آنکھ ہی پسیمانہ شب  
 عوض طالع کی ہیں بیدار آنکھیں  
 کہ بار آسمان تار نظر ہے  
 سفر ہی منزل ملک عدم کا

خوشی سے ہمیشہ گفتگو ہے

غرض تا صبح وہ مہرول افروز

شبِ غمِ جس گہری پوش ہو

بساطِ خواب سی عنناک اوٹتی

برنگِ خند ہای عیش و آرام

نفس بہر دہن تارِ رنوب ہے

بیان کرتی تھی احوال جگر سوز

برنگِ شمع یہ خاموش ہوتی

سحر آگِ گریبان چاک اوٹتی

جلیسون میں بہر کرتی تھی تا شام

دہقان ملا ہونا از عشق کا اور جانا دھت کا قیہ خانی میں

پلا ساقی می پر جوشِ منجکو

کہ جس سی پردہ اوٹہ جائی جیا کا

اوٹاؤن نازِ سوائی جہان میں

اسیری میں ہوں دلیہ کھچون

چمن پیر بہارِ بوستان کا

کہ مدت تک بہت احتِ فراموش

بسر کی زندگی ضبطِ نفس میں

ہوا آخِ یہ عشقِ فتنہ سامان

حجابِ شہینہ لبِ ریز بادہ

وہ مخ یعنی بھارِ نوجوان

قلق میں وہ مثالِ بیتالے

نہ وہ ارمانِ رہا سیرِ چین کا

بنا اپنی طرح بہوشِ منجکو

ہفون آتینہ عشقِ خود نا کا

لقب میرا ہو سودائی جہان میں

سنون میں نالہ زنجیر کھچون

دکھاتا یوں ہی رنگ اپنی بیان کا

رہی مثلِ زبانِ شمع خاموش

چھپا یا شعلے کو دامنِ خس میں

برنگِ بوی گل چپ کر نمایان

ہوا غمِ سارِ قفل سی زیادہ

ہوا ہم جلوہ برگِ خندانے

ہوتی ہم رنگِ تصویرِ خندانے

نہ وہ عالمِ بہارِ یاسمین کا

نئی و حشمت بین باغ و غنچه افشان  
 اینسون بچو و کیا غم سی پیا ل  
 تر و کس لیے دنرات کا ہے  
 ہجوم ضبط و ہنگام کیوں ہے  
 ہر اک دم کیوں ہی دم کی نوحہ جوائے  
 یہ کاہش ہی نل غمناک میں کیوں  
 یہ پہلے نالہ مشکبیر کب تھا  
 جگر کو آہ کی رخصت کہاں تھی  
 پر رمان تھا دل ناستا و کس دن  
 خدا کے واسطے دل کو سنبھالو  
 ہمیں بعض خبر تھی شرط یکبار  
 یہ سنکر محرابانِ با و فاسے  
 اوٹھی کتنی ہوئی وہ غم کی تصویر  
 اکیلی گوشہ خلوت میں آ کے  
 بہر آئے غم سی جی خالی مکان میں  
 ہوا اگر ہم فشر شدہ جگر سے  
 ہوئی مصروف شیونِ رباوہ  
 بڑی ہی جب آتھا مشقِ فغان کے  
 جلیسوں میں لگا ہوئی یہ چہر چا

بربک عاشقِ مفلس پریشان  
 کہا قربان صدقہ کیا ہی خیال  
 ابھی ہی غم تمہیں کس بات کا ہے  
 خموشی صورتِ تصویر کیوں ہے  
 اجل شوق کیوں ہی زندگاہے  
 ملائی ہو جوانی خاک میں کیوں  
 زبان پر شکوہ تقدیر کب تھا  
 نظر ہر صحبتِ حسرت کہاں تھی  
 بڑی ہی تھی ہمتِ فدا کیوں  
 خیالِ این و آن پر خاک ڈالو  
 اب آگے تم ہو اپنی دل کی مختار  
 جہ کا یا سر کو احسانِ پاسے  
 ابھی کیا کیا نہ سنوائی گی تقدیر  
 گری فرس نہیں پرچوش کہا کے  
 لگ روئی خیالِ نوجوان میں  
 اوٹھا ملو فان کر یہ چشم تر سے  
 جی ماتم سے اخلاوت سراوہ  
 ہوئی فی پرہ گے لازمِ زمان کے  
 کہ اس شک پر ہی کو غم ہے کس کا

بہشت نشان سب دین ہویدا  
 وہی حسرت بہری ارمان جگرین  
 وہی کاشش وہی ہستانی دل  
 ہے چننا لہ لب آہ و نالہ  
 وہی تکلیف دل خستہ ہویدا  
 وہی آنکھوں سی ہنگام نظارہ  
 وہی مہر خموشے نقطہ خال  
 غرض سب کاوسی کی جستجو تھے  
 جب آئی ٹیجہ سرگوش بد ترک  
 تپ غیرت سی دل خوش کہایا  
 کہا کیا حال ہی رشک پیہی کا  
 طبیعت کیوں مصیبت آشنای  
 تعلق کس لبی آوار گئے سے  
 خطاب شاہ کمر ہر پستار  
 کہ اسی تلج سہ اقبال مندان  
 خبر اس حال سی ہکو نہیں ہے  
 گزرے تھے دل غمناک کیا  
 قرینے سے کچھ ایسا جلوہ گر ہے  
 ہوا ہو گو سوا اسکے ہی شر کچھ

مقرر ہے کسی خوشرو پہ شیدا  
 وہی الماس ریزی چشم ترین  
 وہی ہر دم غبارِ قرض اسل  
 وہی سینہ بھرا داغ لالہ  
 وہی رازِ مہمان ظاہر سی پیدا  
 عیان بیخواسے چشم ستارہ  
 وہی ابرو زبان شکوہ حال  
 کہوں کیا ہر زبان ہر گفتگو تھے  
 لگی تلوون سی پونہچی مفرور ترک  
 پرستارِ خجہ دست کو بلایا  
 سبب کیا لبی سبب نوہ گری کا  
 جنون ہی خبط ہی وحشت کیا ہی  
 غرض کیا گریہ بیچارگی سے  
 ہوئی یون جلوہ بخش گشتار  
 عروجِ نعمت بار سہ بلند ان  
 کہ غم میں کس لیے یہ ناز نہیں ہے  
 بلا ہی خاطر بیباک پر کیا  
 کہ تیر عشقِ دل میں رخنہ گر ہے  
 مگر کونہ میں جہلا خبر کچھ

یہ سنکر وہ کہنیز کہنہ و مساز  
 و کھائی سحر پردازی زبان کے  
 کہ ای شاہِ خداوند زمانہ  
 کلاک و ناک جوانِ شکستہ شاد  
 عیان رخ سی شبابِ زوہتا  
 نمایش جلوہ گر ہر حال میں تھے  
 تقاضا سی تمنا سے مکدر  
 ہجومِ شوقِ دل سی او کو ناگاہ  
 بہارِ ہوا و اخل چمن میں  
 کسی غریبِ دختِ سیمبر تھے  
 قضا و صورتِ عشاقِ یکدم  
 جانِ ریخت ہو گلشنِ بہی کو  
 ہو آئینہ برنگِ شانہ صا چاک  
 یہی ہی سرگدشتِ دخترِ شاہ  
 یہی ہے غلغلہ شورِ جنوں کا  
 ہے وجہ بیان ہر چار سو ہے  
 سپردِ ہمتِ تقدیر سے کچھ  
 یہ سنکر پاؤں شدہ آ یا محل میں  
 کہا بانو سی حالِ عشقِ خستہ

ہوئی مصروفِ عسرِ خضرِ راز  
 نئی صورت سی کیفیتِ بیان  
 مفصل یوں ہے مجھ بسلسلِ فسانہ  
 سراپا مشکلِ روی گل چمنِ راد  
 ابھی آغازِ خطِ ناویدہ روتھا  
 جوانی رسمِ استقبال میں تھے  
 تماشا ئی تھا ہر جانبِ شاہ  
 پسند آئی ہو ای گلشنِ شاہ  
 لگا پہرے خیابانِ سن میں  
 نظرِ سوی جوانِ گرمِ سر تھے  
 ہوئیں نظر میں جدائل کی باہم  
 ہوا مالِ مزاجِ غش ادھر کو  
 لیا بیستہ بیون سی بوسہ خاک  
 یہی ہی ماجرا سی درِ جانگاہ  
 یہی افسانہ ہے حالِ نبون کا  
 اسی کی شش جہت میں گفتگو ہے  
 نہیں چہرے کے تدبیر کچھ  
 تروسی مزاجِ راست بل میں  
 سنا یا قصہ آشوبِ شہ

<p>لکھی جب یہ خبر تا کو شش بانو غضب لایا مزاج گر مجھ سے ندامت فی عرق افشان چہین نہ سوچی جب کوئی بانو کو تذر رکھا زندان میں بہر مدت چند وہ زندان بایوان اثر دہا تھا عجب تاریک تویہ وہ محل تھا جگر سے منفعل اربان نکلتا نظر آتی نہ ظلمت سی کہیں راہ ہوای گرم صدف سیدہ تابی نہ کوئے ہم نفس جز نالہ دل نہ کوئے راز دان جز درو پیہان وفا کرتا تھا عہد گر مجھ سے قلق ہوتا جو تنہائی سے جی کو اوی زندان میں نہ رشک لہجہ</p>	<p>ہوار و پوشش کبیر ہوش بانو اداکی ضبط فی رسم خموش کدورت دہوئی خیمہ ز زمین سے کیا رشک پری کو پا پر بچہ بشکل مردم دیدہ نظر بند کہ پیغام مصیبت دی باتھا سویدای دل لفظ اجل تھا ہر اک نالہ عسقلان فشان نکلتا پیشکے سرور و دیوار سے آہ ازل ہی مہمان خانہ خدائی نہ ہم صحبت کوئی جز و محبت کل نہ کوئے ٹھکسار دل مگر بان کہے نالہ کہے شور خموش لگا پیسے گلے سی یکسے کو رب منت کش زنجیر سودا</p>
--	---

<p>پلا ساقی شرب مکہ دے بنائون جملہ شادی زبان کو</p>	<p>دستان شورہ کرنا پادشاہ کارکان کے جس ہی چکی رنگ خوش بیانی سنوارون میں عروس دستان کو</p>
---	---

بہارِ چوہل ہو پیدار قسم سے  
 رہا ہوں دام سے مانندِ بلبل  
 زبانِ دانِ عالمِ رمزِ سخن کا  
 کہ جبینِ باپ ہر سحر و فسون سے  
 دشیرانِ ریاست کو بلا کر  
 بیان کی داستانِ زخمِ جگر کے  
 کہا افسانہ احوالِ بون کا  
 ہر اک دانا سے وہ محو حکایت  
 کہا آخر کو یہ طلبِ رہ ہے  
 ہر اک ہی سُنکی یہ حالِ جگر منور  
 ازل سے عشق کا فہرہِ باجر اہی  
 ہزاروں کی جگر پانی کی ہی ہیں  
 ہر اک کی لب پہ شورِ الامان ہی  
 جہان میں اکی افسانی نہیں ہو  
 کہے یہ پسیدے محلِ نشین تھا  
 کہے شیرین کی تھا آوارگی تہ  
 کہے رنگِ فہرہ پہ پیرن تھا  
 کہے ارمانِ دل پر جوش کا ہی  
 کہے کبھی یمن یہ لبیکِ خوان ہے

کل شادی کہیں شاخِ قلم سے  
 بہرونِ بی قیدِ مثلِ نکبتِ اہل  
 ادب آموز یوں ہی اہل فن کا  
 ہوئی مجبور تدبیرِ جنون تہ  
 کہا افسانہ ہی عشقِ خمیر  
 عیان کی خوف و شہی چشمِ مر کے  
 سنایا قصہِ تکلیفِ جنون کا  
 بیان کرتا رہا حسرتِ شکایت  
 بتاؤ تم صلاحِ وقت کیا ہے  
 کہا شہ سی کہ اسی مہرِ دلِ فہرہ  
 بلایِ جانِ سلطان و گدا ہی  
 بہت دل سنی طوفانی کی ہی ہیں  
 زمانہ اس سے لبِ ریزِ فغان ہے  
 کہیں سایہ ہی یہ کافر کہیں نور  
 کہے دلِ غمِ دلِ قیسِ حشرین تھا  
 کہے خسرو کی تھا بیچارگی تہ  
 کہے پیغامِ مرگ کو کہن تھا  
 کہے نالہ لبِ خاموشی کا ہی  
 کہے ناقوسِ دیرِ مغان ہے

کہے وارغ دل مایوس دیکھا  
 بہر صورت یہ عشقِ فتنہ ایجاد  
 یہ وہ سودا ہے جو اچھا نہ ہوگا  
 خبر دیتے ہیں عقلِ دور بین یہ  
 رسم عقد و آہنِ مہتر  
 سوا اسکے نہیں تدبیر کوئے  
 یقین ہے ولولہ دیوانگے کا  
 ملی نہ صحتِ خلشہائی درونِ سج  
 یہ سنکر مشورہ اہلِ خرد کا  
 پتہ درویش کا اختہ لگایا  
 ادا ہر طرح رسمِ آبرو کے  
 فسوں آہینہ کہہ سنکر فسانہ  
 اویسی بستانِ سراہی بیخیزان کو  
 کہی خادمِ حسین دلکش طرحِ دہا  
 کینیزینِ شکِ سر و جو بیاری  
 پہری دن بختِ جسمِ پارسا کے  
 گلہ خسرو اسے زریب سر کے  
 غذایِ روح پرور قوتِ جان  
 نشاط و عیش و لطفِ زندگانی

کہے رنگِ کفِ افسوس من لکھا  
 فلک کا ہی ستمگاری میں اُستاد  
 مسیحا سے علاج اسکا نہ ہوگا  
 سپردِ نوجوان ہونا زینین یہ  
 گل و بلبل رہیں یک جا تو بہتر  
 مٹا سکتا نہیں تھتیر کوئے  
 اثر پیدا کری نہ زانگے کا  
 سبکدوشی ہو احسانِ جنوں سے  
 نہ پائیشہ نے موقعِ حرفِ دکا  
 بہانے سی و تدبیر سی کی یا  
 ادب سی التماسِ گفتگو کے  
 لے آیا نوجوان کو تابخشہ  
 دیا بھرا قامتِ نوجوان کو  
 حضوری میں کئی آمادہ کار  
 ہوئیں حاضر بنی خدمتگاری  
 لیبی بوسے قبائی وقتِ پاکی  
 ملی ادا بار کو زخمتِ سفر کے  
 ہوئی لذتِ فروشِ کامِ مہمان  
 عیان ہر ہمتِ جوشِ کامرانی



فرغ نیر آفتاب ان حکما  
ولی یابین همه ده هست در پیش  
و ده صورت چاند سی پرتی نظر بین  
سپهی کمتا که یسا مان کیا ہی  
سبک وہ تھا کہ ہر دلپر گران تھا  
فلک کیون مہربان جھپڑ ہوا ہی  
یہ سبناز تو غم ہی بہانہ  
خلشہا می مصیبت دیکھتا ہوں  
غرض ہنی لگا درویش مہمان  
قضا لایکدن شاہ زمانہ  
ندیان و عائد سب عقب میں  
پس آئیں و آداب ملاقات  
باخبر حسن تقریب بیان سی  
نہی قسمت کہ ہم فیض قدم سے  
پڑا سایہ جو سنگ آستان پر  
دہن سی شکر احسان شاو ہو کر  
خصوصاً خسر و عالی نسب  
خوشی سی صورت غنچہ چمن میں  
جلگ آباد ہی دل شاو مان ہے

نحوست نی لیار ستہ عدم کا  
عروس یاو عصمت سی ہم غموش  
سحر ہوتے شب غم چشم تر میں  
کہان ہوں کسکی یہ دلوں کسرا ہے  
میں ایسی بزم کی قابل کہان تھا  
جفا کی بدلی کیون رحم شناسی  
نیا افسون ہی کچھ سوچا زمانہ  
دکھاتی ہی جو قسمت دیکھتا ہوں  
فلک کی شعبہ باز سی حیران  
ہوا ہم بزم درویش یگانہ  
اراکین یاست سست چپٹین  
ہوئی سب خوش حسن و حکایات  
کہا دستور عظمیٰ جو ان سے  
ہوئی افزون سرفراز میں ہم سے  
دماغ خاک پا ہی آستان پر  
نکلتا ہے سب اکباد ہو کر  
وہ عشرت ہی کہ ہو عالم میں سب کو  
نہیں پہولا سنا تا پسہ میں  
تمناؤں سی اپنی کامران ہے

مگر یک شوق پہنا جان کسل ہے  
یہ ارمان ہی جگر میں آرمیدہ  
کرمی پو پود خست ناز نہیں سے  
یہی امید ہی دورِ خلل میں  
یہ سنکر وہ جوانِ خستہ احوال  
کروں کیا شکر بندہ پروری کا  
کیا قطری کو لطفِ شہ فی طوفان  
جو کچھ ارشاد ہوتا ہی زبا سے  
زیادہ آرزو کرنے غضب ہی  
حقیقت میں ذلیل و خوار تھا میں  
اسیرِ حلقہ آوار گئے تھا  
کہاں فوٹہ کہاں خوشیادِ فلاک  
کروں منظورِ گرتیری جیاں کو  
کہ اک مردِ چسانِ بینوائی  
شک پروردہ فاقہ ازل سے  
بزرگِ آسمان تیرہ اختہ  
کہیں ہی وہ غمِ رسوائی نہ ہر  
نہ پوچی شاہ فی کچھ صل و بنیاد  
خلافتِ شانِ عجل و بریں ہے

ابھی اک شعلہ تاب داغِ دل ہے  
بسائی مت کو اپنا نور و دیدہ  
دلای نقش کو لوحِ نگین سے  
تعجب کیا برآئی آج کل میں  
لگا کہنی کہ اسی مردِ خوشِ قابل  
ہمیان کیونکر ہوا احسانِ گستری کا  
بنایا دُری کو محضہ درخشان  
کرم احسانِ عنایتِ مہربانے  
مری آئین میں ترکِ ادب ہی  
غبارِ کو چہ ادا بار تھا میں  
شکارِ ناوک بیچار گئے تھا  
چہ نسبتِ خاک را با عالمِ پاک  
کہی گی خلق کیا شاہِ جہاں کو  
مصیبتِ ادہ کو می گدائے  
سیہ کاسنہ زیادہ ترِ وصل سے  
قناعت اک روایِ نیلگون پر  
ہوا مانندِ فتنہ وار و شہر  
کیا ہم بسترِ دختِ پری زاد  
میں مومن قابلِ تحسین نہیں ہے

قبول طبع کیونکر یہ سخن ہو  
 کہا شہنشاہی سنگداری جہان گرد  
 فسریب افزایہ انداز سخن ہے  
 سمجھتے ہیں تکلف خیر باین  
 رضائی بدولت ہی اسی میں  
 کہ کو کوتاہ طول و آستان کو  
 یہ سنگداری مثل ضمیمہ پیش سلطان  
 جہا یا رنگ خاموشی نے اپنا  
 کہا دل نبی کہ اسی شوریدہ آہنگ  
 ندی تکلیف عجلت نارسا کو  
 یہ مان سو وزیران تکرار میں ہے  
 کہاں تک یہ نیاز و ناز آتہ  
 خلاف راہی سلطان اجمی جستن  
 نہ کام آئی کوئی افسون بیائے  
 شہ والا کھلے اوٹھا وہاں سی  
 بہت محظوظ و خوش آیا محل میں  
 سنا بانو نے حال نوجوان کو  
 کہا آخر شہناسون سی بانی  
 خبر دو کر دشر شمس و قمر سے

کہ عقل شہ پہ عالم خستہ دین ہو  
 مصیبت نادرہ و اندوہ پرورد  
 فسون ہی مکر ہی حیلہ ہی فن ہے  
 عجب تہم سی فسون آہستہ تہا  
 نہ لاؤ کچھ خیال خام جمی میں  
 رکھو موقوف عذر اپن و آن کو  
 ہر مہمان ہو اوقف گریبان  
 بنا یا خود فراموشی نے اپنا  
 عجب تقدیر سی کرتا ہر جنگ  
 ذرا کر یاد قول پار سا کو  
 غضب کا سامنا انکار میں ہے  
 بقول سعدی شیراز آتہ  
 بخون خویش باید و شست سستن  
 کیا ناچار تبار زبانی  
 ہو از خصیت فقیہ میرہاں سے  
 نوید دعا لایا محل میں  
 کیا شکر آتش نطق زبان کو  
 بتاؤ کیا ہے شکل آسمانی  
 کرو واقف فلک کی خیر و شر سے

سپہ شادی کوئے تاج بہتر  
 او نہون نئی و عاشا چہ انکو  
 کہ زہرہ شہرہ و نوون بہر  
 اسدین شہر عظمیٰ نخل  
 دو پیکر میں عطار و آگیہی  
 شادون کی بہت اچھی نظر ہے  
 پسند خاطر اس اگر ہو  
 یہ سنکڑہ فی فہر مایا بہ خوب  
 ویاخت شناسون کو بہت تر  
 وزیر و ن ہی کہا شہرے بتکار  
 خندانہ صنف راہ عدل ہو  
 پسند حکم ساطع ان زمانہ  
 پی وخت ہو حکم رانے  
 سیہ خانے سی وہ دلیگر نکلی  
 ملی اگر انیس و محرابان سے  
 شب تکلیف زندان کی کہانی  
 او نہون فی صورت شادی بیان  
 سنایا مشوہ جیسا مشہور تھا  
 یہ سنکڑہ میں جہیز لے ہوئی سخت

کرو تقویم کے رو سے ہفتہ تر  
 زبان پر لائے یون حرف بہانکو  
 پڑی ہیں ایک ہی خانی میں اگر  
 قمری قوس میں پائی ہی منتر  
 رحل ہی دلو میں صورت نما ہی  
 سراپا دو سے راحت اغری ہے  
 شب یک شب نہ عفت سہیب ہو  
 یہی ہی مابد ولت کو ہی مرغوب  
 کیا خصلت بجاہ و شوکت و فر  
 کہ ہو سامان شادی جلد تیار  
 تو اگر ہو کہ محتاج و گدا ہو  
 ہو صوفی صوف سامان جہیگانہ  
 کہ دو آغوش زندان سی جدائے  
 بشکل نالہ زنجیر سے نکلی  
 کہی گزری ہوئی ہر راز دان سے  
 بیان کی ہمنشینوں سی زبان سے  
 مبارکباد دی وصل جوان کے  
 کہا جو جاہ را پیش نظر تھا  
 لگی کہنی کہان اسی مری سخت

یہی دن گرمی قسمت و کماتی  
طبیعت کیوں جنون تاثیر ہوتی  
کہا سب کچھ مگر جوش تپتا  
امید و یاس میں وہ ماہ پارہ  
کہ رنگین چارویو ار مکان ہے  
تکلف سی پچی این جا بجافوش  
ہجوم باہر ویاں چار سو ہے  
دوبالا ہی ہر اک کا حُسن کامل  
عمائد جلوہ خشن انجمن ہیں  
صراحی جگہ ستانہ بین ہے  
نگاہ مست و گرم ناز ساقی  
بلند ہستنگ ہیں نقشہ برابر  
یہ عالم دیکھ کر بولی کہ تیر بان  
اسی عوصی میں وقتِ شام آیا  
کیا خورشید گردون ہی کنار ا  
ہوا اگر ہے صحبت کا بہانہ  
چراغوں کی یہ حسن شعلہ چپکا  
بنار میمان کو شاہ نوشاہ  
ہوا ہنگامہ عشرت دوبالا

ہنگاموں کی جونی تکلیف احسان پیہر دینی فقرات کامل کی سالانہ

تو وحشت کا ہی کو یہ رنگ لاتی  
منجھے کیوں حاجت زنجیر ہوتی  
ہوا جو یاس سر غم دعا کا  
ہوئی ہر سمت سر گرم نظارہ  
زمین ہر رنگ صحن آسمان ہے  
بساط خاک ہی آئینہ عوش  
تماشا اگر در راہ آرزو ہے  
بنا ہی غارہ روزنگ محفل  
برنگ غنچہ گلگون پیرہن ہیں  
ادای خدمت پیمانہ میں ہے  
طلبکار حواس و ہوش بلتے  
سکوت و جد میں شورِ محشر  
زہی قدرت زہی صنعت ہشتان  
فروغ صبح انجم سام پایا  
عروس شہباز لہون کو سنوارا  
دیا ہر شمع محفل نے زبانہ  
ہوا دیوار پر عالم شفق کا  
لی آیا بزم میں باشوکت و جاہ  
طرب فی حوصلہ دل سے نکالا

ہوئی ہے پر وہ دختِ زبسوی  
 می سا غریب نکست جوشِ کدی  
 حدیثِ قفلِ سینا می لبِ بریز  
 سرتقو سے خمار آلودہ ہو کر  
 پشیمان شرم تو بہ دل سے نکلے  
 نہ سفتا پند و اعظ کوئے مینوش  
 ہوا برقی بلا اندازِ رقصِ اص  
 موافق ساز سے آواز ہو کر  
 وہ انگیز بدن انداز کے ساتھ  
 وہ موجِ بوی گل ہر ہر گلانے  
 کہے تو پہرے وہ حور ثنائے  
 کہے کج انگلیوں سے ماہ پارہ  
 صدایِ صورتی گنگو کی جہنگار  
 اسی صورت ہی با صد عیش و آرام  
 رہی خستہ گھڑی بہرارتِ باتے  
 میانِ بزم ساز و محفلِ سوز  
 ملا اگر شکلِ زہرہ شتری سے  
 کہلے غنچے دلون کی صورتِ گل  
 فراغت پانی خویش و اقرارے

لگی کرنے لگا وٹ آرزو سی  
 لبِ ساقی فی رخصتِ نوشِ کدی  
 ہوئی ایمان فروشِ بدو پر ہیز  
 گرا بہر تلا سے پایِ خُسم پر  
 چہیا کر منہ سرِ محفل سے نکلے  
 ہر اک تھا مثلِ سینا پندہ گوش  
 لگا گھر کرنے دل میں نازِ قاص  
 ہوئی پردی سی با ہر راز ہو کر  
 وہ لبِ سنا منہ پہاچل ناز کی ساتھ  
 دکھاتی تھی ادایِ خوشِ داسے  
 سرفست نہ پہ دست مہربانے  
 قیامت سی تھی سرِ گرم اشارہ  
 ہوی خواہید گانِ خاکِ بیار  
 ہوا آغازِ شبِ شتاقِ بجام  
 ہوا کم و عہدِ سروجِ جامِ ساتے  
 ہوئی اہل شریعت و لونِ افروز  
 کیا عقدِ جہانِ شکِ پرچی سے  
 مبارکباد کا ہر سو ہوا غل  
 لگے ہر سمت بچہنی شاد دیا نے

نہت کر اسمین دامن طولِ شب کا  
 چہیا منتاب آغوشِ حیدر میں  
 بشکلِ ہمت ابر کمر بار  
 اسیرِ دل کو بصدِ توقیر و اعزاز  
 غریبوں پر بشکلِ ابر نیسان  
 وہ دن مانندِ صبحِ عیدِ نور و روز  
 ہو جب گیسوِ شبِ مثلِ دامن  
 و گر گون ہو گیا عالمِ جہان کا  
 بشکلِ چشمِ مشتاقِ نظار  
 اوسٹھے شعلے دلون میں آرزو کے  
 عبادت میں ہوئی مصروفِ آباد  
 لپٹ کر شوقِ باہم کے بہانے  
 لبِ پینا ہوئی قلقل کی مشتاق  
 لگے ملنے بہو سا غر گلے سے  
 ہجومِ آرزو جب رنگ لایا  
 پٹھانیاں کدبانِ گلبدن کی  
 جلیسینِ شہرِ دمِ دختِ سیمبر سے  
 بجزِ تصویرِ دیوارِ مکان کے  
 ہوئی حاصل جو تنہائیِ جوان

بنا انچل رخِ صبحِ طرب کا  
 ہوا خورشیدِ نور افشانِ نظربین  
 ہو آما وہ بخششِ چاند ار  
 کیا انعامِ خلعت سی سرفراز  
 ہو اعلیٰ قیادت کو ہر افشان  
 رہا تا شامِ عیشِ شانِ اندامِ سوز  
 نقابِ چہرہ خورشیدِ روشن  
 طلسمِ رنگِ چکا آسمان کا  
 ہو اس گرم شوخے ہر ستارہ  
 ہوئی مشتاقِ لبِ یادِ ہوس کے  
 ہوئی عشاقِ ہم آغوشِ شاہد  
 لگی دل کی لگی دل سی بھانے  
 کیا شیشون فی عزمِ حیرتِ طاق  
 لگی مستی ٹپکنے حوصلے سے  
 جوان بھی ہر زم سی خلوت میں آیا  
 چہیا یا مینہ کو گونگٹ میں دامن  
 ہوئیں پہنانِ نظر آسانِ نظر سے  
 نہ باقی رہ گیا کوئی جو جہان کے  
 لیا آغوش میں آرامِ جان کو

بنی بوی عسری موج بادہ  
 گل رخساری گدو گدو ٹوٹا کی  
 ہجوم چش کینہ جو بدن میں  
 ہوا پر وقف دست کامرانے  
 نکالے جو صلہ دست ہوس کے  
 تمٹائے سپر اکتفا کے  
 لگین ہوئی بہم دیر وہ گہاتین  
 زیادہ تر طبیعت رنگ لائے  
 سر الماس کچھ کاوشن آیا  
 تڑپ کر رہ گئی دُخت پر زانو  
 بہر صورت پی راحت فروشی  
 تر شمع جب ہوئی ابر ہوس کی  
 بشکل طبع و تخمیل مجسم  
 جوان سی دخت شاہ یگانہ  
 وہ عالم لطف گلشت چین کا  
 وہ ہونا بر ملا راز نہان کا  
 وہ تکلیف اسیری کی کہانے  
 وہ بیتابی سی دل کا ساز کرنا  
 غرض گذر رہا جو قصہ غم

بڑھی کیفیت سستی زریادہ  
 لیے ہوئے لب نگین داس کے  
 زبان شک گل لی لی دہن میں  
 ترخ نخل باغ نوجوانے  
 لیے ہوئے نصیب ہوس کے  
 بڑھی حسرت حصول عاکے  
 سو جہاں شوق قہقہہ اور باتیں  
 عبارت چوڑ کر مطلب پر آئے  
 گہرے نعل کا جو بن دکھایا  
 مزادینے لگی آہستہ قدم یاد  
 رہی کچھ دیر باہم گر جو شے  
 ہوئی کچھ انتہا آغاز پس کی  
 ہوئی آخر جدائل کی باہم  
 کہا کی صبح تک دل کا فسانہ  
 وہ قصہ در و عشق جلیق کا  
 وہ کسانا طیش با فوی جان کا  
 وہ زنجیر جہون کی مہر ہے  
 وہ اپنے بیکسے پر ناز کرنا  
 کہا کی رات بہر با چشم چم



<p>جوان ہی وستان اپنی وطن کے سبب ہر وقت سنج بنی سبب کا جہان میں خستہ و دلکش چھٹا تمام احسان جو رہا سمانے سمحر کو جب خم آلودہ خواب کیا کچھ زحمت شب بے اشارہ وہ دونوں خواب گاہ مدعا ہی</p>	<p>حکایت گردش چرخ کس کے بیان تکلیف ہای روز و شب کا بنا کر صورت و روش چھٹا بیان کرتا رہا ایک ایک رہا نے اوٹھا بستر سی خورشید چھٹا ہوئی برخاستہ بزم ستارہ اوٹھی نیچی کئی آنکھیں جیا سے</p>
--	--

وستان جاننا جوان کا سطر شکر کے اور کد لشکر و طین بدین اور حنائی کے حال متکا

<p>تری صدقی تری قربان ساتی دل حسرت وہ پہر جوش پہ ہے وہی پہر صحبت دیوانگی ہے جنون انگیز ہی پہر حال میرا خبر دار غم عاشق یہاں سے کہ چپندی وہ جوان کشتہ نا برا بروقت شغل کا مرا نے مگر دل میں وہی ہرزہ خیالے وہی دل غم فرقت جگر میں فراموشی میں اک کشتہ یا د کرتا</p>	<p>خدا را پر وہی احسان ساتی تصدق شرم توبہ فروش پہ ہے وہی پہر نصرت فرزانگی ہے سزنجیر ہی پامال میرا سخن آہ ہے یوں از نہان سے رہا ہر دم عروس نوسی و مساز ادا کرتا رہا رسم جوانی وہی سر میں ہوا ہی پایا لے وہی شوق رخ عصمت نظر میں تہلب بی صدا فریاد کرتا</p>
--	---

پیشیاں جسرت زان سی ہتا  
یہی کتا کہ میں کس سے جلد ہوں  
غرض اکدن نہایت تنگ آیا  
بڑھ ہی دیوانگے حد سے زیادہ  
ہوا خاصہ جلوس شہریارے  
پہر جب دو پہر شکر وہ سارا  
لکھن تعریف کیا او کی قلم سے  
تعارف ہی عیان جوش تباہ ہے  
نہ سایہ تہانہ برگ خشک تر تھا  
کف سائل کیصوت چشمہ آب  
حرارت سی دھوان وٹھتا جگر میں  
یہ عالم دیکھ کر وشت بلا کا  
کمال تشنگے لایا غضب میں  
گھٹے ہمت محاذ آرزو کے  
وہ ساری اہل لشکر ہو کی بیتاب  
جوان مانند سنگ میل تھا  
طلسم قدرتی پیش نظر تھا  
قضا را مثل دل قابو سے بیزار  
وہ آہو یا ہوا نمی دعا تھا

نجل وی غم پہنان سی متا  
یہ کسا نار بردار و اہون  
ہجوم جوش سودا رنگ لایا  
کیا گلشت صحرا کا ارادہ  
چلے مانند بوسے گل سوارے  
ملا اک وشت پر وشت قضا را  
بلا نگینہ تر وشت عدم سے  
ترپتی ریگ مثل گیک ماہ ہے  
برنگ شاخ آہو ہر شجر تھا  
ہوای گرم سے ہر مرغ بیتاب  
پیش سے آبلہ پڑتا نظر میں  
نظر میں بہر گیسو سامان قضا کا  
ہو میں جانیں نہاں آغوش لب  
ہر اک فی جستجوی آبجو کے  
لگے کرتے تلاش چشمہ آب  
رہا کوڑے پہ محو سیر صحرا  
تلاش اجلوہ کا خیمہ شمر تھا  
ہوا اک آہو و خستہ نمودار  
برنگ شوق دل میں پہرہا تھا

و تار پنداری و لسی پیدا  
 ستم نداشتنا قید گسان سے  
 ہو ای صید دنی چہیزا جوان کو  
 وہ آہو صورت اشک چکیدہ  
 بشکل جسم و سایہ دونوں با ہم  
 تصور تھا جوان آہو گسان تھا  
 قریب شام وہ آہو ہی خستہ  
 جوان حسرت زدہ مایوس ہو کر  
 بہت کی جستجو لیکن نظر سی  
 پرے قسمت نگاہ یار ہو کر  
 پریشان خستہ آوارہ جگر خون  
 نہ وہ سامان نہ وہ جاہ و شہم تھا  
 نہ وہ ظہن ہمای چتر شاہ ہے  
 ہوا آغاز جب آغاز شب کا  
 پس پردہ سی نقش طلسمی  
 جوان ناچار گھوڑی سی او تر کر  
 کوئے نخل کہن تھا مثل طوبی  
 طرب بخش چمن بار طرب تھا  
 مظر صورت سر و گلستان

سر و حشتم ریم کامل سے پیدا  
 گریزان و حشتم آباد جہان سے  
 کیا گرم اپنی خوش خوش عنان کو  
 ہوا آرام سے دامن کشیدہ  
 ہوئے صیب کبک حلقہ دم  
 فقط و سرق خیالی درمیان تھا  
 ہوا غائب بزرگ رنگ خستہ  
 لگا کرنے تلاش اہل شکر  
 نہ گذرا ایک ہی نوع بشر سے  
 مقدر سو گیا بیچارہ ہو کر  
 لگا پہرے میان حشتم ہامون  
 نہ وہ شکر نہ وہ طبل و علم تھا  
 نہ وہ سرین خیال کجکلا ہے  
 بشکل داغ دل مستاب چمکا  
 لگا دینے فریب نور جسم  
 ہوا منت کش آرام ستہ  
 بغل پر و روہ فروں اعلیٰ  
 ہر اک پتا کف اہل کرتہ سا  
 بہار بہشت جنت جسیہ قربان

اوس کی بھی وہ برکت نصیبت  
 رفیقِ یکسی خورشید بکبک  
 جوان بدینا ہوا بالائی بستر  
 دل پر سوز و جانِ شعلہ پیوند  
 کبھی گریبانِ غم اہلِ وطن میں  
 کبھی شاکی دلِ نامہ زبان سے  
 کبھی پیشِ نظریہ نگِ تقدیر  
 کبھی کہتا کہ یارب میں کہاں ہوں  
 کہاں لائی مری قسمت کہاں سے  
 کبھی کہتا دلِ مضطر سے اپنے  
 دیان ہر ایک پر روز و شبانہ  
 احبابِ بخور و زینِ خواب ہونگے  
 اسی صورت وہ پامال زمانہ  
 کہ اس میں ماندگی ہی ہوگی تیار  
 ہوئی غفلت سی بیداری تکمِ خوش  
 کیا روحِ جهان پیمانے اپنا  
 نظر کرتا ہے کیا وہ باد یہ گرد  
 سرِ بالینِ شکلِ سخت اگر  
 کہاں پھر تا ہی آوارہ جہان میں

ہوا شرمندہ حسانِ راحت  
 رہا محو گسیاہِ سبزِ صحرا  
 یہ شکل آئینہ حیرت سی شد در  
 گذر گاہِ خیال چند در چند  
 کبھی سوزانِ تپِ داغ کہن میں  
 کبھی لبتِ تنگ جو آسمان سے  
 کبھی سیرِ طلسمِ سم سی و لکیر  
 یہ کیوں پامال جو آسمان ہوں  
 کہاں لیجائی گی وحشتِ یہاں سے  
 ملون گا کس طرح لشکر سے اپنے  
 گذرتی ہوگی کیا ہی آب و جانہ  
 مری فرقت میں سب بیتاب ہو  
 بیان کرتا رہا اپنا فسانہ  
 کیا آنکھوں فی میل بوسہ خواب  
 بجالائی دلِ جانِ نصیبِ شیش  
 تعلقِ عالمِ عسوی سی پیدا  
 کہ عیسے و ختمِ قلم اک جو نہر  
 یہ کہتا ہی کہ ای برگشتہ اختر  
 پڑا ہی مست کس خوابِ گیان میں

محبت میں سر آرام جان کیا  
 نہ سمجھا آبروی صدا سے کو  
 یہ سب سامان ترانگہ حیدری  
 اگر دل میں یہی جوش ہوں تھا  
 محبت بازی طفلان نہیں ہے  
 ادھر سودای شاہی مغیرہ میں  
 غم معشوق و شوق یاد شاہ ہے  
 دورنگی ہی گل بازی کو دیکھا  
 دورنگی سی لب ساحل شیب  
 اوٹھا پردہ دونی کا دریاں سے  
 کیسے کہ یلغم غیب سے بارا  
 جو دیکھا ہر طرف گدڑی نظری  
 جوان فرش میں ہی اٹھکی ششہ  
 توکل پر وہ کیتا سی زمانہ  
 رفاقت میں تنہا ہی وطن تھی  
 نکوئی راز و ان جو کا ہش دل  
 بیابان در بیابان کوہ در کوہ  
 اسی صورت سی دکو رات کرتا  
 گئی دن جب رباوہ جاوہ پیا

ہوا ہی شکر و طبل و نشان کیا  
 لگا یاد داغ نام عسائشہ کو  
 خلاف غیبت اہل وفا ہے  
 تو ناحق در سپہ سوز نفس تھا  
 بہت مشکل ہی یہ آسان نہیں ہے  
 او دہر داغ غم عصمت جگر میں  
 تباہی ہی تباہی ہی تباہی ہے  
 ادھر کا ہی نہ بچا رہ ادھر کا  
 نہ سوج ریک ہی فی موجب آب  
 گذر جا ہر حجاب این و آن سے  
 اور آنکھیں کھل گئیں اسکی قضا را  
 تمامی شب کی آغاز سحر سی  
 در آیا پشت رخس خوش عنان پر  
 ہوا اک سمت کو آخر روانہ  
 عوض رہبر کی ہم راہزن تھی  
 نکوئی ہمسفر چند طول منزل  
 لگا پہرے بعد تکلیف و اندوہ  
 تو اکیسے سے بسر اوقات کرتا  
 ہوا بخت میں اگر جملہ فرما

وہاں گزری نظر سی چند انسان  
 گراں دل پر سبک انداز و نکاح  
 جگر ہوتا شبک ہر سخن میں  
 جوان کو دیکھ کر سمجھے وہ کافر  
 وطن کی اور کوئی گلہ زمین ہے  
 تعلق سے قریب اگر جوان کے  
 لگی کہنے کہ اسی سرور سرفراز  
 ہوا کس وجہ سی عازم بیان کا  
 کہاں رہتا ہی گھر تیرا کہاں ہی  
 کہا گھر تو مرا ہے کہنو دین  
 نکالا جوشش و حشت نے جگو  
 کہوں کیا کیا بہت گدرا زمانہ  
 تمنا ہے کہ اب جاؤں وطن کو  
 ہو سں کہتا ہوں لطیف دوستا  
 کرو تکلیف رسم رہنمائے  
 یہ سنگر جملہ وہ غول بیابان  
 بڑھی آگے بشکل شوق منزل  
 جب آئی سرحد ہندوستان پر  
 زرو سیم و جواہر جنت در تھا

بصورت آدمی سیرت میں جویان  
 عداوت سی زیادہ ساز او نکاح  
 زبان تیر تھی گویا دہن میں  
 کہ یہ کوئے ہے نووار و مسافر  
 یہ بلبل اس گلستا نکاح میں ہے  
 نکالے حوصلے لطف بیان کے  
 ہوا کیونکر بیان تو سایہ انداز  
 ارادہ ولین کہتا ہی کہاں کا  
 وطن کہتا ہی یا بنی خانان ہے  
 مگر میں گم ہوں اپنی جستجو میں  
 جگہ دی وادی غربت فی جگو  
 لیے پرتا ہی مجھ کو آب و دانہ  
 سٹاؤں داغ یار ان کہن کو  
 ملوں میں جاوہ ہندوستان  
 بجالاؤ کچھ آداب و وفائے  
 ہوئی آمادہ سامان احسان  
 ہوئی ہمراہ مثل کاہش دل  
 ہوئی آمادہ قتل نو جوان پر  
 وہ سب نذر جفا سی راہبر تھا

کہ کوڑا رہ گیا باغے نہ سبب  
 پریشان خستہ آوارہ جگر ریش  
 نہ زاد رہ نہ ساز استقامت  
 روار و کیف جوشن آرزو میں  
 بلا خویش و عزیز واقربا سے  
 دل و جان سی ہوئی با باقیہ بان  
 قضا را یکس و ن یاران با ہم  
 طرب انگیز سامان ہر طرف تھا  
 ہنسے تھے دل لگی تھی قہقہے تھے  
 نشاط افسنا ہر انداز سخن تھا  
 تمامی سوزش دل کا فسانہ  
 جوان ہی التماس با جس کسی  
 باخبر جوش تکلیف نہان سی  
 کہ وہ بالا بلا عصمت کہاں ہے  
 کہاں ہنگامہ آرای وفا ہے  
 کہ ہر مائل مزاج و لب کے ہے  
 کہا اوسنے مسخر سے کہ ای یار  
 رئیس شمس ہی کوئے دلاویز  
 رہی کچھ دیر تک نوکر جوان کے

رہی عیان تھی یا جان بیتاب  
 بڑا تنہا وہاں سی مثل درویش  
 گدا یا نہ سدا قطع ساقبت  
 ہوا وہ رونق آفتاب لکھنؤ میں  
 ہوا ہم بزم یار و آشنا سے  
 گلی ملکر نکالے خوب ارمان  
 بزرگ غنچہ گل تھی فراہم  
 بشکل غم تکلف ہر طرف تھا  
 محبت خیر باتیں کر رہے تھے  
 کنا عیش و نور انجمن تھا  
 بیان کرتی تھی با ہم دوستانہ  
 حکم آشنا تھا آشنا سے  
 لگا یوں کہنے یا رہ نہاں سے  
 بت کا واداعصمت کہاں ہے  
 کہا بیگاہو لطف آشنا ہے  
 کہ ہر مصروف حسن کا فری ہے  
 کہوں کیا حال اوس کا میں دل لگا  
 حسین و دلکش و خوش وضع و خوبز  
 نکالا کی ہوس جوش نہان کے

ہوا بابا ہم کچھ ایسا ربط پیدا  
 لگی برہمنے متنار و برو کے  
 ہوا اس عشق کا آخر یہ انجام  
 وہیں باتک گل رنگیناں واسے  
 وہیں رہتی ہی مست بادۂ وہام  
 وہیں ہی سرخوش کیف جواسے  
 یہ سنار وہ جوان سرسبز جوش  
 جگر سی کیسیچرا آہنسان کو  
 تہ وبالا ہوا سا مان مجھ نسل  
 پیدا دوسرے بالین پر آکر  
 ہوئی کم جو صلی ضبطِ فغان کے  
 تھا ضایٰ تپ سوز نہان سی  
 کہ تہی ہی کیا یہ تھست رنگ لانی  
 یہ دن یہ سن یہ آہن ساز جوانی  
 یہ پرار مان ہنسر کرنا جہان سے  
 کہاں جائیں کرین ہم کس سہی راو  
 بہجوم شور با تم اس قدر تھا  
 ہوا شورِ فغان آخر گلو گیسر  
 لگی تجویز ہونے گور کن کے

کہ وہ دولون ہوئی آپس میں پیدا  
 چڑھی سستی شراب آرزو کے  
 کہ گہر میں پڑ گئی اوکی وہ کلفام  
 وہیں نکست فروش مدِ علبے  
 وہیں کہتی ہی لطیف عیش سی کام  
 وہیں ہی محو رسم کامرائے  
 رہا مثل زبان شمع خاموش  
 کیا برہم طلسم جسم و جان کو  
 لگی سر پٹنے یارانِ محفل  
 گری مانند اشک تر زمین پر  
 لیے نالون فی بوہی آسمان کے  
 ہوئی مصر و مہیشیوں اس بیان کے  
 تری آئی ہوئی ہسکود آئی  
 یہ خواب ناز مرگ ناگہ سائے  
 یہ تیرے نشان ہونا نشان سے  
 دریغا حسرتا ای وای بیداو  
 سو دیا ای دل محشر و گھر تھا  
 بنٹا ہر لب لب خاموش تصویر  
 خلش پیدا ہوئی غسل و کن کے



بہر صورت جنازہ نوجوان کا  
 ہجوم خلق و شور آہ و فغاں  
 کوئی حیات سی تصویر کاتھیا  
 گریبان چاک تھا کوئی الم  
 کوئی تھامے نگوں محنت بون سی  
 غرض وہ حلقہ اہل عزت  
 سر اسید دل پر خاک ڈالے  
 عزیز و ہستنا احمد پڑھ کر

نہایت شان شوکت سی نکالا  
 نظر آیا زمانہ ماتم آبا و  
 کوئی منت کش آہ و فغاں  
 کوئی تھا خاک بر سر فوط غم سے  
 پیشیاں تھا کوئی اپنی فسون سے  
 ہوا مد فون زمین کر بلا میں  
 کنار گور سے حسرت نکالے  
 ہوئی رخصت سو خسانہ مکدر

وہاں نکلتا گھر خیر شاہ کا تلاش جوان ملین لکھنویں جان بیا جانی

خدا را اب ہی سائی و لا سے  
 گریبان کیسے تکلیف دفا ہی  
 خبر دار مصیبت کے بیان سے  
 کہ اوس وقت بلا میں فوج شاہی  
 تلاش نوجوان میں خستہ ناشائ  
 قریب شام سب مایوس ہو کر  
 بسر کی شب خیالات عجیب میں  
 ہر اک نی آکی نرود شاہ دگیر  
 جو کچھ گذری تھی کیفیت جوان یہ

مجھی بیہوش کر جام فنا سے  
 قضا کی بات میرے فیصلہ ہے  
 ہوا ظاہر یہ اسرار نہاں سے  
 رہی دن بھر گرفتار تباہی  
 پہری یک روان کی طرح برباد  
 ہوئی ملی آب و ہوا نقشِ ستر  
 چلی وقتِ محرابِ تعب میں  
 کہا افسانہ نیرنگِ تقدیر  
 بشکلِ مرد دل لائے زبان پر

تحسین خیز سکر فسانہ  
 مزارِ پاک پر صدمہ ہوا وہ  
 جگر مانند داماں نظارہ  
 پریشان ہو گیا مجسمہٴ دل  
 یہ مفسونِ بلا انگیز ناگاہ  
 بشکلِ رازِ دلِ مینِ بھمک  
 بحسرتِ جانبِ دخترِ نظر کے  
 لگی کہنی کہ ہی ہی یہ جو اس نے  
 بس کس طرح سے ہو گئے خدایا  
 یہ عالم دیکھ کہ ہر محرمِ راز  
 سببِ پوچھا ہجومِ درد و غم کا  
 کہا کیا جملہ سوہا آسمان کو  
 کہا کیونکر کس جھوٹ و لکیر  
 اراکینِ ریاست ہمعنان تھے  
 کسی میدانِ دشت پر بلا مین  
 کمالِ تشنگی سی ہو کی بیتاب  
 اکیلا رہ گیا آخر دمان پر  
 نظر آسا نظرِ پھر وہ نہ آیا  
 رفیقوں نے بہت کچھ جستجو کے

ہوا ششدر شمعِ شاہِ زمانہ  
 دلِ عاشق کی صورت کہو گیا وہ  
 ہوا دستِ الم سے پارہ پارہ  
 ہوئی کشتِ تنابرقِ حاصل  
 ہوا اند کورِ نرود با تو شاہ  
 ہوئی بیتاب مثلِ شکِ مضطر  
 شبابِ آرزو پر چشمِ ترم کے  
 یہ تکلیفِ جنسائی آسمان کے  
 مقتدرِ نئی یہ کیا سامان کہا یا  
 نہوئی آئینہ سان حیرت سی سامان  
 کہانیِ رنگِ تکلیفِ ستم کا  
 کہا صحرا میں کہو یا نوجوان  
 گیا سوئی بیابانِ بے پختہ  
 ترقیخواہِ پاکوسنِ ج ان تھے  
 پہری گھر شتہ جوشِ مدعا میں  
 لگے کرنے تلاشِ چشمہٴ آب  
 نہیں معلوم کیا گزری جی ان  
 کسے نے پہر نشانِ وسکانیا یا  
 گر نکلے نہ حسرتِ آرزو کے

یہ وحشت خیر مضمون سہا تہ لائی  
 اسی غم سی جگر داغ بلا ہے  
 یہی ہی جلوہ بخش بقیرارے  
 قلق کو دل فی سینی سی لگایا  
 کیا پیویدہ سینہ آسمان سے  
 ہوا شور قیامت آشکارا  
 سرشک آنکھوں میں نکلے آبدیدہ  
 رہی خونناہ توش خبیطہ پنهان  
 رہی پابند شرم این آن کی  
 حیا مانع رہے ترک ادب کے  
 جگر سے تا دہن لبریز فریاد  
 اوٹھی ناچار مان کی رو رو سے  
 غم و رنج لئے جنت میں آئے  
 لگے رونی پیشہا ہی نہاں سے  
 چہے اشک جگر گون یہ دار میں  
 رکھی باقی نہ دہجی سپید ہر آن  
 بڑا ہر پارہ چاک گریبان  
 صداوی لب فی شور مر دہا کے  
 لگی کہنی سید ذوق ستم میں

وہاں ہی پہری جوا حباب آئی  
 اسی ہی دل مصیبت آستان ہے  
 یہی ہی باعث فریاد و زاری  
 یہ سنکر ہر کسے کاجی بہر آیا  
 بڑھایا سلسلہ آہ و فغان نے  
 خموشی کیا لب سی کنار  
 چلے فریاد غم دل سی کشیدہ  
 خصوصاً وہ عروس کو ہر امان  
 ندی رخصت خموشی فی فغان کی  
 سہا کی کشمکش رنج و تعب کے  
 مگر دل میں تھی مثل فی غم آبا و  
 پیشہاں ہو کی جوشن آرزو سے  
 یسی سوز جگر خلوت میں آئے  
 پست کر خواہ گاہ نوجوان سے  
 بنا سوز و رن ہی سینہ گلخن  
 ہوئی مشتاق فرقت میں کفن کے  
 سپرے تعظیم استقبال امان  
 فغان فی رسم بیابانی ادا کے  
 قلق میں مرمین رنج و الم میں

کہ اسی سر و چین نزاریتنا  
 کہان ہی مجھو نظارہ جنون میں  
 کہان ولدادہ پھیر ہے تو  
 کہان وحشت شریک بیکسی ہے  
 کہان تکلیف ہے راحت کہان ہے  
 اسی صورت سی جند فی ہر یزاد  
 برابر صحبت آہ و فغان میں  
 گردل کی لگی بھگنے نیا لے  
 رہی قسمت ترقیخواہ غم کے  
 تھکی سب چارہ گر چارہ گری اسی  
 پآخر وہ بت سر مایہ نادر  
 کہ اسی پروانہ شمع جگر سوز  
 بجھی اب کیا ہی پائیزنگ ناموس  
 اوٹھادی پردہ شرم و حیا کو  
 غبار ستارے قید مکان سے  
 جہان ہو چل رہی تو آرزو میں  
 اسی عالم میں اکدن نصیب ہو  
 کہ یہ موقع ہی ترک استہرا کا  
 نگر غفلت کہ غفلت کا نہیں وقت

کہان ہی مائل ملکشت صحرا  
 کہان پرتا ہی آوارہ جنون میں  
 کہان صیاد آہو گیر ہے تو  
 کہان قسمت فریب عی ہے  
 کہان تو تختہ مشق آسمان ہے  
 رہی شرمندہ احسان فریاد  
 بسر کے انتظار تو جوان میں  
 کہیں سے کچھ خبر و سکی نہ آئے  
 غلبش بڑھتی گئی خارِ الم کے  
 کنارہ کش ہوئی حالِ پری سی  
 ہوئی یون ل سی اپنی مشقت ساز  
 گداز آموز داغِ سر بر سوز  
 کہان تک حسیا طنا دافسوس  
 بٹھاینے میں نقشِ مدعا کو  
 بزنک جوشِ خاطر ل جوان سے  
 بسر کر عمر داغِ جستجو میں  
 کیا آگہ دل نصیب طلب کو  
 یہی ہی وقت عمرِ خس و خاکا  
 نکل جا ہی نہ قابو سی کہیں وقت

یہ لکھ کر جوش تکلیف جگر میں  
لباس نو عروسی کو کیا چاک  
رکھی سر پہ کلاہ رشک خورشید  
قبائی لالہ کون لب بدن کے  
غرض اس طرح وہ دھت یگانہ  
پسین یوار کوئے راز دان تھا  
قریب اسکی پہونچنے محابا  
کہا رخصت کہا اندنگہاں  
کہا وہ کیا کہا ہم سداز تو ہے  
رہے مژدہ پردہ ہمارا  
یہاں ہی ایش تلتے تو ہوا ہو  
یہ لکھ کر وہ بہت پرور وہ ناز  
اوٹھائی باگ اسپ خوش عنان کے  
خیال کاوش تشدیر سر میں  
کبھی پیدا کبھی پنہان نظری  
کئی دن مثل خورشید جہاں گرد  
بہت کئی جستجو لیکن کسی جا  
بجبوری تلاش نوجوان میں  
کئی دن بعد عشق فتنہ پرواز

ہوئی مصروف سامان سفر میں  
حجاب جسم کی مردانہ پوشاک  
تصدق جسیہ ہو قبائل جمشید  
گلانی ہو گئی رنگت حسن کے  
قدم نہ سا ہوئی بیرون خانہ  
عنان گیسر ہمند خوش عنان تھا  
ہوئی بالائی زین یہ جلوہ فرما  
کہا کچھ اور ہے امید حسان  
دم ختم یہ بختے آرزو ہے  
نہو یہ راز پنہان آشکارا  
خدا جانی سحر کی وقت کیا ہو  
ہوئی آمادہ مشق تگ و تاز  
ہوس کی کوشش قطع جہاں کے  
غم غماز کا کسٹکا جگر میں  
سدا پارتی تکلیف سفر سے  
پہری وہ خمہ و آلودہ گرد  
نشان نقش تمنا کا نپایا  
قدم فرسا ہوئی ہندوستان میں  
ہوا آسانے مشکل سے مساز

ہجوم شوق جوش آرزو میں  
 باجرت اک مکان لیکر شب روز  
 کمال خلق سی سبکو لہما یا  
 تمامی دوست وقت خلوت علش  
 قضا را ایک دن یاران باہم  
 بہم ہنگامہ آرامی بیان تھے  
 کوئی اون سب میں بایر مردان تھا  
 دم اظہار افسون زمانہ  
 وہی مضمون عشق سر بسر جوش  
 کیا وقت سحر اوسنی بنا کام  
 یہ سنکر لی رہی دلین مکر دل  
 برنگ بادہ میسنای خاموش  
 ہوئی یاس جوان یار جانے  
 ہوئی برخاستہ جس وقت صحبت  
 رفاقت میں اجل کو لی کی دلیر  
 لپٹ کر تربت شوریدہ سر سے  
 سر بالین بچہ تکلیف جانکاه  
 کلاہ خسروی پیسینکے زمین پر  
 لب تازک کو دی نصرت فغان کے

لی آیا اوسکو شہر لکھنؤ میں  
 لگی رہنی وہ خورشید دل فروز  
 ہر اک سی رابطہ اوسنی پڑیا  
 لگی رہنی شہر یک صحبت علش  
 بشکل ہوش دانامی فرہم  
 سخن پرداز نیرنگ جہان تھے  
 سراپا دستہ حال جوان تھا  
 کہا اوسنے وہی غمگین فسانہ  
 بسا یا گوہر آویزہ گوش  
 سر آغاز کو یا بوس نجسام  
 بنا محشر فروش قص بسمل  
 سکوت لب سی تو ام شعلہ جوش  
 مبارکباد و مرگ ناگہانے  
 اوٹھی و شعلہ زار داغ حسرت  
 ہوئی ضاع مزار نو جوان پر  
 کیا گلپوش ہر دل غم جگر سے  
 کیا روشن چہرہ غم شعلہ آہ  
 اوڑائی خاک زلف عنبرین پر  
 او کی رسم تکلیف بیان کے

کہ ای پیوند چاک دامن خاک  
 ہو ای صیب دین آیا کہان تو  
 نہ است کیا ہوئی اہل وطن سے  
 نہ یاد آئی کہی بہولی سی گھر کے  
 تری غم میں ہوا ہر ہم زمانہ  
 نہ وہ رنگین بہارِ غم میں ہے  
 جہاں تھے کامرانے رونما فروز  
 یہ پونچا حال جوشِ آرزو میں  
 جہاں میں صورتِ خوشید بہت تاب  
 مگر تجھ کو نہ ای غمناک پایا  
 تمنایِ ولی دل سے نہ نکلے  
 زبانِ غم تھی گویا جہاں میں  
 غرض یوں ہی مزارِ نوجوان سے  
 ہجومِ غم سی آخر تنگ آکر  
 لیا احسانِ تکلیفِ کفن کا  
 احباب کے یہ افسونِ تقدیر  
 قناعت کی نہ بازاری خبر پر  
 وہاں اگر جو دیکھا چشمِ تر سے  
 کہ اک دھبہ پر پرورشِ تصویر

غبارِ کاروانِ جان غمناک  
 بنا کس جانشان بی نشان تو  
 چہ پائی شکل کیوں چاک کفن سے  
 نہ میری ناشکیبہ پر نظر کے  
 وگر کون ہو گیا سب کارخانہ  
 نہ وہ صحنِ زمین رشکِ چین ہے  
 وہاں حسرتِ برستی ہی شبِ وز  
 کہ نکلے آپ تیری جستجو میں  
 پہری دنرات تنہا بخورِ خواب  
 جو پایا بھی تو زیرِ خاک پایا  
 یہ لیلے گردِ محل سے نہ نکلے  
 جلا کے حسرتِ لطفِ بیان میں  
 بیان کرتی رہی نوحہ زبان سے  
 ہوئی راہی عدم کو روحِ مضطر  
 مٹا یا سٹ کی جھک ابرو و تن کا  
 ہوئی خود گم برنگِ نقشِ تصویر  
 چلی سببت بہت شوریدہ سر پر  
 تو گدڑا اور ہی سامانِ نظر سے  
 مزارِ نوجوان سی ہی بغل گیر

تقاضای تمنای جوش پر ہے  
 لیے ہی پہلو مدفن بغل میں  
 ہوا ثابت کہ یہ سیارہ ہستہ  
 تعلق ہو گیا حسن جوان سے  
 یہاں آکر اسے جو مردہ پایا  
 ہر اک نئی عالم آہ و فغان میں

فدا محترم لب خاموش پر ہے  
 زبان ہی شکرا احسان میں  
 کسی خورشید طلعت کی ہی خستہ  
 اسی کی عشق میں بجلی مکان سے  
 ہجوم جوش غم یہ رنگ لایا  
 کیا دفن اس کو پہلوی جوان میں

دستان اثر کرنا عشق جوان کمال عصمت میں لپٹ کر جو اہان بخت کنا

شتابی لامی گلنار ساقے  
 بلا اک جام خستہ انجمن میں  
 کہاں پر صحبت لفظ و معانی  
 زبان بی زبان ناز پر ہے  
 شرر ریز بیان نوک زبان ہے  
 کہ جب اس عشق کا فرا جہرا کے  
 برنگ اشک نامقبول مرگان  
 یتیمی نے لیے بوسہ الم کے  
 مزا جاتا رہا آہ و فغان کا  
 برنگ جان شیریں موج فرما د  
 نشان سجدہ زاہد کی صورت

دم خصمت نگر نگار ساقے  
 لگا دی قفل خاموشی ہن میں  
 تمامی پر ہے دور خوش بیانی  
 سکوت مدعا آغاز پر ہے  
 گل افشان یون چراغ دہستان ہے  
 برائے آرزو مشق جفا کے  
 کیا دونوں کو زیر خاک پہنان  
 ہوئی کم حوصلے ناز ستم کے  
 جگر پائے ہوا اشک وان کا  
 لگے پہر فی مصیبت خانہ برماو  
 ہوا سنے آبرو داغ کدورت



مگر کچھ جذبہ دل کہات میں تھا  
 نہ کی تکلیف محرومی گوارا  
 دل عصمت میں مثل شوخ شہر  
 برنگ رشتہ تبسب کباب  
 جگر کو جوش غم کی گدگدایا  
 مزادینے لگی کاوش جگر میں  
 ہجوم ضبط فی خصت طلب کے  
 خلل واقع ہوا عیش و طرب میں  
 بڑھی کا ہٹل بیان اب ہل  
 کچھ ایسا جوش خاطر رنگ لایا  
 نہ خود واقف نہ واقف محرم از  
 جگر میں صدمہ جاں گاہ رہتا  
 ستم کے ہر گہڑی ایجاد ہوتی  
 خموشی میں اثر شور جنوں کا  
 ہوئی وہ فرتہ فرتہ تنگ آگہ  
 مگر حیرت کہ یارب از کیا ہی  
 یہ کیا افسردگی ہی سر بسر جوش  
 یکسو لاک ہی میری جگر سے  
 یہ سنی سحر یا افسون کیا ہی

اثر کا منتظر رہات میں تھا  
 ہوا درپردہ خستہ آشکارا  
 در آیا شوق ہم آغوش ہو کر  
 ہوا سو جا رگ جان سی ہو دا  
 زبان تک نالہ شکوہ بنگی آیا  
 لگی گہر کرے حسرت چہم ترین  
 بن آئی نالہ فرصت طلب کی  
 تبسم چپ رہا آغوش لب میں  
 ہوئی آرام جان بیتابی دل  
 کہ ہر دم کو دہم شہیر پایا  
 بنی اپنی شکست دل کی آواز  
 سفر میں کاروان آہ رہتا  
 طبیعت مائل فزاید رہتے  
 فغان میں نگ نیرنگ فسون کا  
 برنگ بوی گل جامی سی باہر  
 یہ کیسا سوز ہی یہ ساز کیا ہی  
 یہ کیسے بخود ہی غیبت ہو  
 یہ تیرے خط آیا کہ ہر سے  
 یہ سنی دل کو میری خون کیا ہی

الم کیوں ہمہ آغوش دل ہے  
 نہ قندیل حرم نے شعلہ دیر  
 یہ کس نے آرزو کی آرزو ہے  
 ہوا کیا وہ شہر ورنو جوانی  
 فلک آمادہ پر خاشکچن ہے  
 بہر صورت بت بیگانہ ہوش  
 تسلی کی عوض ہر شب روز  
 کسی صورت دل مضطر نہ ٹھہرا  
 خور و خواب و نشاط و کامرانی  
 نہ سیبا کی نہ خود بینی رہی وہ  
 رہا ہمہ دم نہ آئینہ نہ شانہ  
 نہ وہ شوخی رہی طرز سیانمین  
 طبیعت ہٹ گئی ناز و اداسے  
 قضا را دن جو نوچند کل آیا  
 پی کسب شرف اپنی ہو این  
 مقابر پر رہی کچھ دم جبین ہا  
 کہ شاید کچھ دل مضطر ہل جا  
 ہر اک جاوہر مشال ہمیشہ  
 ولیکن کاوش قسمت سی ہللا

شکایت کیوں بان مٹھی ہے  
 جلاتی ہی مجھی کیوں حسرت غیر  
 یہ کس خود کم کی دل کو جستجو ہے  
 ہوا کیا وہ فدا غر زندگانی  
 مقدر کو سپرداوش کیوں ہے  
 بیان کرتی رہی افسانہ جوش  
 ترقی پر رہا سوز جگر سوز  
 شہر آسا کہے دم ہر نہ ٹھہرا  
 ہوئی سب بند پر جوش نو جوانی  
 نہ آتش نہ رگینے رہی وہ  
 نہ مست ناز چشم حادوانہ  
 نہ سیبا کی رہی باتی بائین  
 ہوئی مائوسس سولا و اسے  
 تنہا دلی فی جوش کسایا  
 ہوئی وہ رونق افزا کر بلابین  
 ہوئی پیر مائل سیر و تماشا  
 کہیں سینی سی خار غم نکل جائے  
 پھر ہی مانند تصویر بڑھ جائے  
 دل پروردہ وحشت نہ ہللا

وہی آشوبِ جوشنِ قیاسی  
 ہوا جب یہ کشتِ دہنِ شام  
 بچھا کر چاندنی فرشِ زمین پر  
 قصار تھی وہ تربتِ نوجوان کے  
 ملا موقع جو باہم متصل کا  
 لگی گہرا کے کئے ہم زبان سے  
 کشان ہی جذبِ ل سوئی محبت  
 وفا شتاقِ تکلیف و فاسد  
 سرِ شکرگان ہی تررونی سی پہلی  
 بہر آتا ہی جی خالی جگر ہے  
 یہ سکر و جلیسِ شکِ لبلی  
 کہ اسی شاکِ دلِ لبریزِ خون کی  
 کہان یہ قبرِ کمنہ اور کہان تو  
 یہ اندازِ جنونِ اچھا نکالا  
 یہ سکر چپ رہی پر وقتِ پاک  
 کہ یہ تربت ہی تیری خستہ جان کے  
 جلا یا آتشِ حسرتِ فی تیرے  
 ند کی کمی کچھ بہارِ فوجو اسے  
 ہوا دیوانہ جو شہرِ آرزو میں

رہا آرامِ جان و لفکار سے  
 کیا اک قبک کے پہلو میں آرام  
 ہوئی مشکل میں نوجلوہ کسر  
 اوسے مشیتِ غبارِ ناتوان کے  
 بہرِ ک اوٹھا شرارہ و غول کا  
 یہ قبرِ آباد ہی کس خستہ جان سے  
 مجھے آئے ہی کچھ بومی محبت  
 ہوئی وصلِ پیغامِ قضا ہے  
 جگر پانی ہی خون ہوئی سی پہلی  
 تر قیخواہِ طوفانِ اثر ہے  
 ہوئی یون چہرہ آرایِ تسلی  
 تجھی اب تک ہی کیفیتِ جنون کی  
 خدا را ہوش میں آبدگسان تو  
 ترا عالم ہے عالم سہی نرالا  
 کہا اک اور فی سب حال کے  
 شہیدِ تیغِ نازِ امتحان کے  
 ملا یا خاکِ بدِ غفلتِ فی تیری  
 پہلی پھولی فی شاخِ زندگانے  
 پہر ابرسون ہوئی حسیچو میں

پیشیمان ہو کی آخر مدح سے  
 کشمش کو بعد مردن جسم آیا  
 ورنہ کیوں خبہ ہمارا دیتا  
 یہ منکر وہ بت برگشتہ تقدیر  
 نہ لائی تاب پہ ضبط نہان کے  
 لیٹ کر پہلو گور جو ان سے  
 عدم کو جلوہ گاہِ راز سمجھے  
 حجابِ مدح عاتقی صحبت گل  
 انیس و ہمد و ہمارا مطلب  
 اقارب کی عین سنگین فسانہ  
 لپی ہمراہ سامان قیامت  
 ہجومِ حسرت و آہ و فغان میں  
 فسوں عشق کا فرما جس اسی  
 محبت طرفہ برق جلوہ گر ہے  
 نیازِ مدعی ہی ناز اسکا  
 نظر کو جلوہ گاہِ ساز پایا  
 بیان اسکا نہیں ممکن زبان سے  
 خموشی اتماس التجا ہے  
 نہیں ہی یہی مستانِ نکستہ دستانے

پیر ارمان اوٹھ گیا وارِ فنا سے  
 کہ تھک دلا کی پہلو میں بٹھایا  
 بچھی کا ہی کوفہ صحت ناز دیتا  
 رہی کچھ دیر خود گمشکل تصویر  
 خموشی بن گئی صوتِ فغان کے  
 کنارہ کش ہوئی روحِ روان سے  
 تنِ خاکی کو بھی غماز سمجھے  
 گئی تنہا بزرگِ نکستہ گل  
 عجب سی رہ گئی منہ دیکھ کر سب  
 تھیں سی رہی تصویرِ رخاں  
 ہوئی سب حلقہ زن بالائی  
 کیا پیوند آغوشِ جان میں  
 گئی ناکام سب وارِ فنا سے  
 جسم سوز جسکا ہر شر ہے  
 قضا انجام ہی آغاز اسکا  
 جگر کو پایا سالِ ناز پایا  
 زبانِ مجبور ہی اسکی بیان سے  
 حدِ مطلب سکوتِ مدعا ہے  
 یہاں بہتر ہے عذرِ بیہوش

و یا انجام طومار و فنا کو  
کیا خصلت بجوم مدعا کو

## خاتم کتاب

محمد اسد کہ تنظیم گرامے  
مبارکباد و خصلت دی قلم کو  
رُکا الماس فکر جان کسل کا  
ہوئی کم گو ہر افشا نے زبان کے  
ہوار و پوس حسن خوش کلامے  
دعا مجھ کو دل بیتاب نے دی  
خصوصاً اہمیت بار نکتہ دانے  
تخلص شہنشاہ و شرف علی نام  
سنایہ قصہ حب میری زبان سے  
کمی تاریخ سال اسکی بصد سوز  
یہی حسرت ہی مجھ کو بھی جہان میں  
پسند خاطر اہل سخن ہو  
جگر سوز می نہ رونع شعلہ زاد  
ورق ہو طلع صبح معانے  
نذیکہیں بغیر نش پامی قسم کو  
قدیمی رسم ہی مستی میں اکثر

ہوئی گلگونہ حسن تہا سے  
سنایا مشرکہ ہستی قسم کو  
ہوا مو قوف آنناخت دل کا  
تراوش ہو چکے ابر بیان کے  
حدیث عشق فی پائی تہا سے  
صدایِ حرب احباب نے دی  
جواب طالبِ قدسی ثانی  
سراپا محسن الطاف اکرام  
نہایت خوش ہوئی طرز بیان سے  
شعلہ فکر عالی جلیں و ر  
کہ ہوتے بول بزم دوستان میں<sup>۴۹</sup>  
سویدایِ دل اباب فن ہو  
کبابِ دل مرا سبکو مزاد  
رسم ہو زلفِ شام نکتہ دانے  
ندین آنکھوں میں جاو و قسم کو  
نہیں کہ اتفاق دم کیفے برابر

شرابِ تشوئی اثر سے  
 خراباتی ہوں زندانِ بیان ہے  
 نہیں مطلب مجبیٰ ظہارِ فن سے  
 کہاں نہ صحت جفا کی آسمان  
 کروں غواصی بحرِ معانی  
 فقط میثقلہ شعریہ سخن کا  
 ازل سے ہی کہ ہوں دیوانہ عشق  
 یہی ہمدم فقط رہتا ہی میرا  
 تنہا ہی رہوں جلیک جہان میں  
 حسینوں پر دام تار ہوں میں  
 قیصر جو حضورِ سامعین ہے  
 سنا جو مضبوطی بیان سے  
 غلط ہی پاسہ استعرت ہے  
 معاف امی نکتہ چیں میں جیٹا ہوں  
 نہ تھی کوئی غرض کی بیان سے  
 طبیعتِ فی دکھائی گر مشق  
 کہلائی غنچے بستانِ بیان کے  
 ہر آرائی چمن زارِ سخن میں  
 سخن کو تاہم تسلیم پر جوش

ٹپک پڑے ہی جامِ بیخبر سے  
 زبانِ موج می میری زبان ہے  
 بری ہوں دعویٰ شعر و سخن سے  
 کہ ہوں ہمارا طبع نکتہ دان سے  
 دکھاؤں جلوہ گوہرِ فشا  
 سبب ہی ذکرِ عشق جیلہ فن کا  
 مجھے مرغوب ہی افسانہ عشق  
 اسی ہی غم غلط رہتا ہی میرا  
 رکھوں میں عشق کو آغوشِ جان میں  
 فدا دل عشق میں کرتا رہوں  
 مرا اس میں تصرف کچھ نہیں ہے  
 کیا موزوں زبانِ نکتہ دان سے  
 خدا جائے کسی اسکی خبر ہے  
 کہ پابندِ خدایا میں آشنا ہوں  
 میں تجھ سے مجبورِ حکم ہر زبان سے  
 سخن بن سکے ٹپکی کثرتِ وق  
 دکھائی رنگِ گلابِ زبان کے  
 چمکاوٹھی عنادِ دلِ خجمن میں  
 بہت کچھ کہ چمکا خاشا خوش خوش

ندی اب طول آهنگ فغان کو      سکها انداز خاموشی زبان کو

### مناجات بزرگان فارسی

<p>             هوا و حشر جان باشد خوش نم              بود پرورده عالم تن من              بیک لقمه دو عالم میفروشم              تمییدیستی شده خط کف دست              چو عسر مرض شقان و قبو لم              که این نابود ران بر مؤه بود              بخود نصاف کن از من بپند              جبین کردم نه وقف سجده گاه              همه گفتن گفتار من شد              فرستد تحفه لاجول صد بار              بیک پیمانه صد پیمان شتم              نه اندیشه زد و شعله پرور              گهی بانالهای گرم چشم              گهی مست خمار نشسته خواب              گهی مخوهر ام ناز ساق              گهی خاک گذرگاه حسینان           </p>	<p>             آنکی من بگد و نیای و دهم              بهر در میشو و خشم گردن من              بیوی استخوان خشک جوشم              سینه بختی بمن عهد و فالست              سراپا اندرین عالم فصولم              نمیدانم که این مصاحبت بود              اگر بصر عبادت آن فریدی              گشتم فتنه شریعت هیچگاه              همه ناکردنی کردار من شد              بمن و ساعی پلیر مکار              نه من آنم که گشته عهد بستم              نه یاد آندز هول روز محشر              گهی مثل زبان بت خموشم              گهی سر خوش بجوش داده ناب              گهی دلداده انداز سلقه              گهی پامال جور ناز نینان           </p>
---	--

<p>پیشانیم برنگ برنگ کا ہے  بسویت مائل پرواز گردان  کشش خضہ سیراہ مدعا کن  نیاساید می پای و دیدن  و حسن این حسینان مجازی  نگردم گرد و گوے خوب رویان  بسوز و سوز عشقت مشقت ختم  وران وادی که محبت نام دارد  مکن رسوا بفعل ناصوابم  زنیک و بد مکن از من سوا لے  زافغانے که گردم شرمسارم  برضوان از گرم ارشاد تو  برآید از دل هر محشر آباد</p>	<p>ز رحمت کھد بایا نہ نکا ہے  برنگ شعله بالاتا گردان  چو آہ بیکسان مارا ساکن  رد از سایہ من آبیدن  عطا کن دیدہ ام را بی نیازی  نیاز آرم نہ بانا ز نکویان  برنگ شمع ساز و شعله پاکم  کہ ہم اندوہ و ہم آرام دارد  بیفکن از نقطہ فر و حسابم  من بدل ندانم قیل و قوا  محال گفتگو کو تاه دارم  کہ این سبب بر و جنت ما  کہ تسلیم سنیہ شد آزاد</p>
---	---

شجرہ طیبہ خاندان خواجہ مؤدود صاحب دستارہ

<p>آئی بان شاہ عالمقام  آئی بان نور چشم رسول  آئی بان شیرین زبان علی  آئی بان تشنہ جان ضیا</p>	<p>جناب محمد علیہ السلام  درد و رجعت بلقب بقول  امام و در شمع علم  حسین ستمدیدہ کر بلا</p>
--	--



الهی بآن عابدان توان  
 الهی بآن باتشیر نیکفال  
 الهی بآن قبله رستان  
 الهی بآن شمع بزم یقین  
 الهی بآن مخلصند هدیه  
 الهی بآن سرور مستقیم  
 الهی بآن زریب صدر قبول  
 الهی بآن خواجه دین پناه  
 الهی بآن سید نور عین  
 الهی بآن نام نامی که بود  
 الهی بآن خواجه بی عدیل  
 الهی بآن سرور نیک فایات  
 الهی بآن خواجه بحر بر  
 الهی بآن سید پاک زاد  
 الهی بآن خواجه صفیا  
 الهی بآن خواجه پاکباز  
 الهی بآن خواجه نیک نام  
 الهی بآن محضر برج یقین  
 الهی بآن خواجه حق پزوده

اسیر کیند جفا پیشگان  
 همایون نژاد مبارک خصال  
 امام جهان جعفر خوش بیان  
 ضیا بخش دل کاظم شاه دین  
 گل کاشن صدق موسی رضاء  
 جهان امامت محمد تقی  
 علی نقی فخر آل رسول  
 علی کبیر آسمان پایگاه  
 شه کشور خواجه حسین  
 به خواجه محمد زبان اکشود  
 که به نام او نیست الا خلیل  
 مسیحی سمیع ارشاد عالمی صفات  
 شه ناصر دین والا کبر  
 شه خواجه مودود قدسی نهاد  
 ابی اسد تارک باسوا  
 شه رکن دین عارف حویراز  
 حقیقت شناس فی لایت نظام  
 فلک ستان خواجه قطب دین  
 ابی اسد ثانی باشکوه

الهی بآن خواجه مجروح  
 الهی بآن خواجه کور قلم  
 الهی بآن خواجه نامور  
 الهی بآن شاه خواجه علی  
 الهی بآن کاسل و مستقیم  
 الهی بآن خواجه انس و جان  
 الهی بآن زبده کاسه  
 الهی بآن سید اولیا  
 الهی بآن خواجه رازدان  
 الهی بآن خواجه مست هو  
 الهی بآن خواجه باصف  
 الهی بآن خواجه باکرم  
 الهی بآن خواجه شیخ و شاب  
 الهی بآن افسر اولیا  
 الهی بآن خواجه محمد و بر  
 الهی بآن پیشوا و زین  
 بر احوال تیلین خسته جگر  
 ز رحمت نظر کن بر احوال من  
 زمانه دم چاره ساز می بود

ابو یوسف ثانی با کمال  
 کند پیش ز اید محمد ز قلم  
 که مود و وثانی بود شتر  
 خبیه و ارسه خفی و جلی  
 فلک مرتبه حضرت خواجه علی  
 ابو الا علی انتخاب جهان  
 جهان شرف خواجه عبدالعلی  
 شه خواجه بهکیم حقیقت نما  
 ابو جعفر قریب عارفان  
 که جان محمد بود نام او  
 غریب شهنشاه ملک یقین  
 عنایت کن با ائم ذات صفت  
 محمد بهکیماری فرشته جناب  
 سعید ازل خواجه الرضا  
 محمد که مشاش نیا مددگر  
 شه عالم قدس صفد حسن  
 نگارنده چشم تر حشم اش  
 که شد برق خرمین نه سال من  
 زمین این شبه و مایه بازی بود

جوانی شد و وقت پیری رسید  
 بسر شد بلمو و لعب و زگا  
 زبون کرد این نفس سرکش مرا  
 ز تو دور نزد یک بیگانه ام  
 جهنم که میرقصد از نار من  
 رسید ملت خواری بدان پایگی  
 در حمت که مبد گاه منست  
 خطاب خطار و زنده دکن  
 ز نفس من طعنه هر نفس  
 نداند که جنت بگردار نیست  
 چنان کن که این دشمن بیگال  
 پشیمان شود از خیالاتش  
 گناه هم ز حد که چه بیرون گشت  
 ولیکن بدانم که این فضل می  
 کردم از تو گر هست از من پاس  
 چرا ای کس وقت فرصت هم  
 دخیست با این همه جا به تو  
 و لطف تو ای کار ساز جهان  
 یکی آنکه هنگام جان بخش

دم حسرت و ناگزیری رسید  
 نگر ویم کار که آید بکار  
 سراپا چو حسن خت آتش مرا  
 ز دیوانگی مست ویرانه ام  
 پشیمان کن از حسن انجام من  
 که سایه گیر از همسایگی  
 همه وقت وقف نگاه منست  
 دران داور یگانه رسوا کن  
 چه کردی که داری بجهنم من  
 بخند رحمت و لطف عفو من  
 ز عفو نور روزی خورد گوشمال  
 نیارد و گراین بهتالالتش  
 ز اندازه فکر اند و گذشت  
 به پیش نیست ز و برابر جوی  
 ز و زنج چسب و دل هم بر من  
 بتاراج امید و نصرت و تم  
 تهید دست رفتن در گاه تو  
 بدل چند مید و ارم نهان  
 شود مشکل نزع آسان بمن

<p>         بخوشت ایمن سلامت م          بآئین اسلام گویم جواب          چمن کن که بر گل نسیم بهار          بدستم دایم مصطفی          نسازی سبک وزین عالیا          که از پل کسبم بر قیاس گذر          که باشد صف نبیاجای من          طفیل محمد علیه اسلام          کن از پرده دیده من نقاب          چه سازم بیان التماس مال          بقول نظامی بس ستاین سخن          تو دانه صلب کم پیش       </p>	<p>         و م آنکه چون درین جهان بگذرم          شوم آنکه در وقت خطاب          چارم به چشم عذاب فشا          بود پیشین آنکه روبرو جزا          ششم در ترازو حسم و عطا          بود هشتمین آرزو در جگر          نهم بهشت هفتم تمنای من          نهم و یفسر و درین علی مقام          دهم بهر آن حسن عالم خلیف          جزمین و جناب توانی و کمال          ز طومار عرض تمنای من          سپردم بتو مایه خویش را       </p>
<p>         فلک آستان ملک پاسبان          چو خاقان و قیصر گیتی سمر          بمان تا قیامت چو خوشید ماه          ز دل میکشد ناله غم اثر          با فسانه من دمی گوشه دار       </p>	<p>         بعرض من شاه عالم مکان          بهر من و هم قدر و آن من          بشان و بشوکت بعد از بجاء          جگر خسته تیر شوریده سر          با لطف و کرم سعادت پشدار       </p>

که از دست گردون بجان آدم  
 چگویم چه از سخت بردل گذشت  
 بعهده می که دولت رهین تو بود  
 ملک خطبه ات ابد عرشان  
 بهمراه مهدی علیخان قبول  
 هم از خوشنویسی هم از شاعری  
 نفس امثال نکست بر آوری  
 حیاتم بعیش طرب می گذشت  
 که ناگاه این چرخ نامهربان  
 حسد برد بعیش آرام من  
 نصدا طمع کرد بر ملک مال  
 نه آن باوه ماند و نه آن جام ماند  
 چه ارباب چو در چارباغ جا  
 بسی جاوه پیمای غریب شدند  
 من از تیره نختی چو دو و فغان  
 چو نقش قدم خاک بر سر دام  
 فلک را باین ضعف تاب توان  
 کنون بر سرم آن جفا میرود  
 بسی کردم اندیشه با جان خویش

ز بیچارگی در فغان آدم  
 که است نفس هم پیش گل گذشت  
 جهان ز نقشش نکلین تو بود  
 همی خواند بر سبزه آسمان  
 مرا بود عسکرا از خدمت و ول  
 قوی دشتم حجت چاکری  
 گذشتی نه بی خنده چون گل می  
 آرام دل روز و شب می گذشت  
 و گر گونه شد در پی امتحان  
 نمک ریخت در باد و جام من  
 فدا خست لک شود و بال  
 مگر شکوه نخت ناکام ماند  
 بیکبار گشتند جمله تباه  
 بسی زاویه گیر تربت شدند  
 نه در خاک فرستم نه بر آسمان  
 بیچارگی میکنم صبح شام  
 هنوز دست با من سر امتحان  
 که از باد نقشش پیس رود  
 کزین شهر بیرون کشم ز خشت

<p>             بد رگانه آن شاه گردون قار              بجای اطمینان کسب              بیایم چو پیشه بخود از نشاط              نهیم قصیده بصد عز و جاه              بنسین در کتاب بنبل و هم              ولیکن چه سازم که بیایم              که در اشک چشم گل کوهر سازد              همین است بس در عیان نهان              بود پای پر کار تا در سفر              صدوی تو بادا بگوشن ام           </p>	<p>             کشم انتقام از غم روزگار              بیپدانه سر نو جوانی گنم              باقر و گه کم گنم ارتباط              بخوانم حضور ریشه جسم کلاه              بگوشن گل آواز بلبلان              رسید است کنون بدان پایگاه              بزروی رو صورت زبانه              که دایم دعای تو روز زبان              بود نقطه تا بهر مرکز مقدر              محب تو دار و بار ام کام           </p>
---	---

مشکواری سرکار عالیجناب  
 جگر خسته تسلیم خایه خراب

خط بدوستی تو شکسته شد

<p>             چمن پسری باغ و افکاران              سزاوار نیازی نیار              چرخ آتش روز ویریه وفائی              رسیده باوه نامهربان              تنهای دل حسرت هم آغوش              بهار بوستان غم نصیبان           </p>	<p>             نسیم شبنم میدواران              سرافکن آنجسده افسون طرازی              فروغ شعله ناآشنائی              سنان شعلهای لعل ترانی              مراد خاطر مطلب فراموش              شمیم کیس و شام غم دریان           </p>
--	---

چو باشد لب غایت را سخن ساز  
 ز عمر خویش بر خوردار باشد  
 پس از تسلیم ملک سامری فن  
 که در وقت بهجوم یاد گاری  
 رسید از دور پیک گرم فتا  
 خطی آورد و سدا نامه کشودم  
 ز بهی خط مثل خط گلزاران  
 ز هر حرفش تناسلی هویدا  
 کشتش از خضر بر راه مدعا بود  
 بخیالش چون خوش عارض جور  
 چمن سامان شد از نظاره دیدن  
 بجوشش دل پرورد غم  
 ز بیتابی جگر بیتاب گردید  
 فغان آمد بر یاد لب من  
 پیرسل از قصه پر سوز جانم  
 دلی دارم و لے از یاد تره  
 کنون بجز ترحم ای خود آرا  
 به تکیه دل در خون نشسته  
 با سید دل حسرت بیابان

بقول او ستاد نکست بر دواز  
 بشد طی آنکه با من بار پیاشته  
 چنین شد سحر ساز از نگشته من  
 عهد انتهایی بهتداری  
 برنگ یاد یار شعله خیار  
 نگاه شوق بر هر حرف سوخ  
 پسند خاطر ریحان نگاران  
 ز نقطه نگاه شوق پیدا  
 سو شهر مطالب رسنما بود  
 سواوش و و شمع شعله طور  
 شنیدن داغ شد از ناشنیدن  
 زمین بوسید اشک چشم پر غم  
 دل من پاره سیاه گردید  
 گذشت از چرخ هفتم یارب من  
 رگ شمعست غم از استخوانم  
 برنگ رنگ و بر باد و رفت  
 لب من بوسه ز جگر قسم  
 به رنگ عمت بارنگ جسته  
 به بیم شکوای ناشکیبان

پرستاری که درین شهر است  
 به لغزشهای پای باد و خشان  
 به طاعت راحت خواب جوانی  
 به سکر ارباب سدا و بلبل  
 بهخت ساکنان کوچه و دست  
 به چاک و اسن و خشم جگر با  
 بآن خوابی که بیدار نیستش  
 که بر حال من مضطرب نظر کن  
 بیا بشنید منم از کینام  
 بیا بسنگ که به سخت کار کشد  
 الم هر وقت دهنگیر حالمست  
 بکشت زعفران گر پاکدام  
 من آن شمع که غم شد بسوزد  
 ز نیرنگ الم گشته خیم خیال  
 گهی گریان به سخت دل که خون  
 گهی از پسندناصح مهر بد یوار  
 گهی از آرزوی وصل لشاد  
 بزرنگ لاله که بر خون درونم  
 گهی با سر نوشت خویش در جنگ

بزهدی که بدوق می خور است  
 به تلال و درین و خشان  
 به تکلیف هجوم نا توانی  
 بانداز تغافل کار گل  
 بآن چشمی که چشمش جانب است  
 بسوزن کاری تار و نظر با  
 بآن غفلت که بهشیار است  
 چو مهر از مهر بر خاکم گذر کن  
 بدارم طاقت دوری ندانم  
 ز جسم روح مشتاق سفر شد  
 مگر عینم که درم گرد و ملاست  
 به جای قهقهه شیون برآرم  
 تبیسوزم مگر در بزم باقم  
 بخود می گردم از حالی بچاک  
 گهی حیدان بجال خود که چون  
 که از طعنه حساب بهزار  
 گهی از دل غم هجران موج ز باد  
 گهی چون بوی گل از خود بر دهم  
 گهی از وسعت آبا و جنون تنگ



<p>ز تو هر گونه دور افتاده ام من نظر آسا بسویت باز گردان شود غیبت اثر بخش حضوری بکن از پرده چشم ز نقاش ز نور خویش کن خورشید پیرا نمی سازد به طول فکر را ایم دعا گفتم بهجوم دعا را</p>	<p>غرض باینکه آزادانه ام من دل را مایل پرواز گردان نساید جلوه های قرب دوری جمالی را که سوز و کسب تابش تن و جان و دل و روح جگر را همین کیفیت بحث التجا می منو و ختم طو ماری و فارا</p>
---	---

نامه به هره و شتری

<p>با وج سخن نوری و انوری به امید به اوج اقبال مجا بسمع ضیاء شنوید این سخن شنیدم که آن فرخنده کیش بنوعی پریشان پر خیم شدند و ایوان فرخنده در جام خویش ز تیغ ستم خون درون کرده اند کزو بر سر کش این جنای فریت برو هست هر نهی منکر حرام سخن ان سخن کو سخن پر و ریت</p>	<p>عطار در قسم هره و شتری و مهر خداوند خورشید ماه و تسلیم آواره و خسته تن که اینک زیار و فادار خویش ز آغا علی شمس بر هم شدند و سمنه لکه عیش و آرام خویش بنا هر با سینه برون کرده اند ندانم که این خطائی بر رفت بظا هر چه ز لطف عیش و دم به تندیست اخلاق نام آورست</p>
--	---

بعلم بدیع و معانی بیان  
 شمارا بیا موخت شعر و سخن  
 بجان داد تعلیم عقل و تمیز  
 فراموش کردن حق اوتاد  
 گرفته ام که زنده سیه کار هست  
 غفور است پروردگار جهان  
 گهی فکرشاید بر افعال خویش  
 همه روز قصه سر و دغنا  
 کجا گفت پیغمبر نیک فال  
 انصاف و درست نژاد خرد  
 شمارا بدین پایه اعتبار  
 و گرنه نسبی قبح در لکنو است  
 پیر کسی کسی و جهان  
 بنازید بر خود که اندر ز من  
 بدیسوزی کو آب و گلست  
 رخ صاف کاغذ سیه ختم  
 و گرنه که باشم که بر حال کس

سبق بر دژ شاعران جهان  
 خجسته و از خوب تا خوب فن  
 بخد مت بسوید و عمر عزیز  
 بود و سیاهی بدار المعاد  
 خداوند خود را گنهار هست  
 شمارا تعصب نریزد چنان  
 و می شرمم باند ز اعمال خویش  
 همه شب فسوق و فجور و زنا  
 بقرآن کجا کرد ایزد حلال  
 جفا بر کسی کو بجان پرورد  
 رسانید شمس فلک اقتدار  
 کرا اینقدر عزت آبروست  
 بتعلیم و تکیه نم نام و نشان  
 شمارا شهادت در اهل فن  
 زارباب معنی مرا حاصلست  
 بهرزه خیالی بسپرد و ختم  
 بگستاخکاری بر آرد نفس

چه من چه بیا نم چه تیر من  
 همه یوچ تفریر و تخریر من

# قطعات تاریخ

قطعه تاریخ وفات میزبان عظیم جهان الدّه عبدالحکیم کشمیری

حیف روح مادر عبدالحکیم از پی تاریخ اوستد گفتم	ترک دنیا کرد و بر افلاک رفت پاکه امانی در گیتی پاک رفت
--	---

شعوی تاریخ طبع قبل از طبع بران مالیه فاجتایه زلاله غالی غالی

<p>مرتب شد چو این نادر کتاسے ز بهی غالب شو ملک معانی سخن اعانت بار از نسبت او قصاحت نادر پرور زبانش چو هر حرفش طلسم آگے بود خبر نزدیک و دور افسانه گردید باخت نقشه گردون و قاری برای طبع آن ارشاد فرمود تکثیر اسل مطبع ساز کردند بحسن خط چو یار انم ستوند ز بهم استا حاضرتی تامل چو گویم وقت تحریر شرح افتاد</p>	<p>ز فکر غالب عالمی جناسے خداوند جهان نکتہ دانے دو عالم پر نوا از شہت راو بلاغت زاده حسن بیانش بد لها شکل حیت نقش فرمود بشوقش عالم دیوانه گردید چو من در ہمیشالی یاد کاری دل دلدادگان را شاف نمود صناعت پیشگی آغاز کردند سپر داین سینه نامه نمودند فلک دم طرح این نقش کرانے هنوزم هست سینه شتر آباو</p>
--	---

<p>عجب نیز نگ فویش نظر بود  گم دل فتنه بر حسن بانش  گهی حیرت که یارب این چه ساروت  نمیدانم دران غفلت پسندی  مگر آن وقت انجام مقالش  نوشتم مصرعی شرح مطالب</p>	<p>که من از دل دل از من بخت بود  گم شیدای آئین بانش  که دل را التماس سگد آهیت  چه کلک داد و او تشبستندی  خیال آمد پی تاریخ سالش  عجائب مجسمه تحقیق غالب</p>
<p>قطعه تاریخ وفات اناستازنا جناب امیر محمد علی خان نسیم حمید لکها</p>	
<p>کیا کهون سوخت جانی تسلیم  او نه گئی گاشن فانی نسیم  هر طرف سی سی آتی بی صدا  منه سی نکلی دم شیون تاریخ</p>	<p>دراغ ہی سوز نهانی ہی ہی  رشک قدسی و فغانی ہی ہی  موجود شعله بیانی ہی ہی  ناظم ملک معانی ہی ہی</p>
<p>قطعه تاریخ وفات حقیقت آگاه معرفت دستگاه حضرت ولی الله محمد قلی سره</p>	
<p>آه حضرت ولی الله شاه  خامه تسلیم نه لکها سال</p>	<p>بهر سیر وضه رضوان چله  پادشاه کشور عدنان چله</p>
<p>قطعه تاریخ وفات شکایت عاود جناب حسن صاحب خوشنویس</p>	
<p>بیر حقیقتی هر حسن رضا کو</p>	<p>تیرکمان کالسی دل جسد هم خیال آیا</p>

بافتنی وی صدای تسلیم تبارخ  
لکھنوی حسن خط و حرفت والی یا

قولہ تاریخ تعمیر حبیبید ولایت حسین صاحب ملہ

چوتھ بول بڑو ولایت حسین  
چنین بد با صفا شستہ  
سیر سال لکھنوی تسلیم گفت  
بگو سجد نو بہنا شستہ

مثنوی تاریخ طبع تفسیر سورہ مستبر کہ احسن

چشمہ تفسیر علم الیقین  
ہوئی سرمدہ چشمہ ارباب دین  
بصارت بڑی جس سہی ایمان کے  
حقیقت کہلی خوب او بیان کے  
محقق و لائل پتہ بان ہوئی  
منافق و لون میں اشیان ہوئی  
صدیق ہمیشہ سے تہ آن سے  
جدا کر دیا حق کو بطلان سے  
ملا بہر کی تحقیق کیا کیا ہوئی  
کہ ہر بات سی بات پیدا ہوئی  
لکھی فائدی سیکڑوں لا جواب  
کئی قاعدی مندرج عجیب  
عبارت مسائل لکھی نور کے  
کہ ہر سطر کا کل بنی حور کے  
جو نقطہ ہی خالی رخ خوب ہی  
سراپا سر اپائی محبوب ہی  
بہر ان شوخ مضمون کوئی لکھ دیا  
سر اسرار کا ہر اک دائرہ چشم آہوینا  
کہ اس کا ہر ناوک الفبا کی گمان  
کہ اس کے کون او کی خوبی بیان  
زہی سر حیا تفسیر میں باوہ

<p>خدا اس کا عنایت کی کروں پیروی نہی اختیار مذون ہاتھ سے تاب و جہنم صحابہ کا ہر دم ثنا خوان ہوں وہم ختم یہ ولین گذرا خیال سنا غیب سے صریح لا جواب</p>	<p>بھی ہی میسر ہدایت کی رہوں دین حق پر سدا ستوا کہے دامن حیا ل عبا دل و جان سی و نرات قربان ہوں کہ لکھوں پی طبع تاریخ سال چھپی اپھی تفسیر ام الکتاب</p>
---	---

قطع تاریخ طبع دیوان بلاغت بنیاد جناب استاد میرزا محمد تقی علی خان

<p>خدا کی فضل سی اینتخاب مفرستی عجب چمن چمن دلایع عجائب چمن فہر بیاض و سطر و تون و لایا ای ہن منش مریز قصو پانہیں سکتا سر و ج بلاغت کی اواسٹوخی نہکت لطف حسن بدش مضمون خیال بابتی تاریخ امتی تسلیم محبو سنا صریح یہ تاوازل کی مستعدی منت</p>	<p>نہایت سنجیدگی فرخستہم آیائی کہ ہر نقطہ دل اسباب معنی کا سویدائی سفید سی رخ سلی سیاہی لیلی ہی زمین شمع کو بھی آسمان گویا بنایا ہی بتاؤں منشیں کیا کیا کہ اشع رخیں کیا کیا ہی کہ اکثر یہ لفظ کا اپنی خاص شویا ہی چہا دیوان کی تصویر معانی کا سرور آیائی</p>
--	--

قطع تاریخ وفات الدہ جناب سید محمد مسیح صاحب مدد

<p>چون دنیا میرم قدسی صفت ام مسیح گفت تسلیم جنم ان بہ تاریخ وفات</p>	<p>شد دیوان البقار خوش نصیب نور باد آن دم عشر باز دیوانی مشہور باد</p>
--	--

قطعه تاریخ وفات فخر العلماء آقا میرزا محمد یوسف

مولوی یوسف چوار حکم خدا	در مدینه گشت مدفون ای مای
خامنه تسلیم تاریخش نوشت	مهر علم آمد بر رخاک وای

۵۱۲ ۸۹

قطعه تاریخ وفات مجموعه کمال مولانا جانبستان

جبهه فخر علماء حضرت جانبستان بحق	طوب عالم علوی هوئی دنیا سیمان
دی مری ل فی صد سنگی تسلیم	لکه و تاریخ به و امه فضائل پنهان

۵۱۲ ۸۹

ایضا

فضلا مولوی برهان صاحب	سوا فلاکیان گشتند خدمت
دم پروان جهان و روح پکش	ز بافت هوا ستم تاریخ حلت
بگویم گفت ای تسلیم محمد	بگو وقت ز دنیا سومی جنت

۵۱۲ ۸۹

قطعه تاریخ تولد و زنده بجا نه راجه امیر حسن انصاری محمد آباد

چون او زنده جهان ادب راجه صاحب	نوحشیمی که خیش شکست و سبب
فکر کردم پی تاریخ ولادت تسلیم	عقل من گفت ز بهی نیر عالم است

۵۱۲ ۸۹

قطعه تاریخ طبع دیوان فصاحت عنفوان حضرت جوش سلمه

چپا فضل خالق سی کیا خوبت نادر	سخن حضرت جوش شکستین کار
-------------------------------	-------------------------

<p>که جسکی هرک سبک سبیل سی بهتر بلاغت فصاحت صدتی سخنوار دم سیر نظاره بهوش و بیخود لکه سال تاج تسلیم مکنه</p>	<p>بیاض ورق پر گمان یابین کا جگر حسن صحت پرخون گنجین کا لب ذوق پر شور صد آفرین کا موقع ہی دیوان قصا ویر چین کا</p>
<p>طبع شد چون کلام پاک اسد روز و شب از کمال کیناژ دم خواندن لطافت معیش چشم حاسد که باد کور سواد لفظ و معنی بصورت و معنی بهر تاج سال ای تسلیم</p>	<p>بطریق صواب طرز حسن معنی نو با وج فکر کهن موج کوثر گشت در زبان بدین میشود از نظاره اش روشن بوی انبرین و غنچه سوسن گو دلا ویز بوستان سخن</p>
<p>چو علامه عصمہ عبد الحکیم همان آید چرخ در تاش طریقت ز فو تاش ز خود گرفت دل ابل عرفان قیسی نهاده بسالش بمن روح سعادت گفت</p>	<p>سو خلد ز خست اقامت برد جگر خون شد خون غم و غصه خورد حقیقت کنون حقیقت ببرد ز مژگان ترا شکست فشرود بجان آفرین جان شیرین ببرد</p>



قطعه تاریخ و تاریخ اطباء جهان و حکمای آنجا حاجی حکیم محمد یعقوب

عالم و حکیم حضرت یعقوب آه از دل پر سوز خلایق و دوا الم کشید بسکه مصیبت نبختند و فراموش کرد خاصه تسلیم سال به وفاتش نوشت	کرد پی سیر خلد عزم زوار محن تیره و تاریک شد عالم چرخ کهن در نظر آمد مرغ غم سگده هرچمن بامی رستوران ای فلان طون سخن
--	---

۵۱۲ ۸۶

ایضا

شب بیدار غل آه محمد یعقوب گفت فغان بدر خلد بسال تسلیم	طرف عالم آرام چو گشتند وان آمد فخر اطباء جهان گزینان
--	---

۵۱۲ ۸۶

ایضا

چو یعقوب اسحاق سیرت بود رستم کرد تسلیم تاریخ فوت	بر اوج فلک شور ماتم رفت ارسطو مقایسه ز عالم رفت
---	--

۵۱۲ ۸۶

قطعه تاریخ تصنیف کتاب تاریخ کشمیر صنفه جناب دیوان کربلا صاحب

زهی دیوان کربلا رام دیج باده ز فرش خاک تا عرشش معلی زمین از پای بوشش سر بر فلک به تحقیقات حال آن حواله ز حسن نظرها انداز معالنه	وز عظیم سر کار کشمیر چو من بی مثل در تقریر تحریر سرگردون پی سجده زمین گیر کمانی و لوبانسه بود تحریر سرپا شد ورق بهر تقدیر
---	---

بتائیس و به تمکین و به صحت  
بیشش همچو روی چوبیدنان  
ز افلاطش چنان پیدایمانی  
چو دیدم آن گلستان سخن را  
رقم کردم بهین صراغ تسلیم

همچو فاش جواب خط تقدیر  
سواوش غیر نیلنگر دگر  
که جوهر اول پر آب شمشیر  
خیال آمد کنم تا به سخن  
عجب جادو به سحر باغ کشمیر

ایضا

حال کشمیر چو کرده رسم  
کتاب تسلیم سبانش نوشت

نائب راجه بطور حسن  
باو گلدسته بندم سخن

مثنوی سحر طبع شاهنامه شهنشاه سخن کار برین وی علیه الرحمه

پاس ایندی را که بازم بچشم  
جهان از شایان و الا تبار  
چو به بند و ایران چو رو شام  
برون از گمان بر پریشان او  
پس این نگارش شمس خدایم  
که چون شاهنامه با انجام کار  
جهانی بهوا خواه ویدار شد  
خداوند من سحر نامور  
بنار و بخود کام راستی از و

برافروخت از پر تو ماه و صحر  
برآراست مانند خرم بهار  
پیشش محبت برآورد نام  
ور و خدایا باو بر جان او  
چنین می طراز و سحر نامه ام  
درآمد بسد گریه شمشیر  
بجان گریه خریا پیش  
بهر بند و نام کار سحر  
دل مرده را زنده گشت از و

شود آسمان سایه نامه ام  
 بکست نوازی بی شاد کرد  
 نمودم عقیق جگر پیشش  
 جهان داستان کهن تازه کرد  
 ۱۲۸۶ هـ

نویس شکویش اگر خامه ام  
 سپه سال گفتن مرا یاد کرد  
 مرا لباس اندیشه جان خویش  
 پس این فغان این آواز کرد

### مثنوی تاریخ طبع دیوان دوم جناب جوش سلسله

کلیم جهان قدسی وز کا  
 سخن پایه فکر سے سرفراز  
 که عالم میں نکلی نہ جس کا جواب  
 دلاویر و دیکھت لکشت غریب  
 چہا خوب دیوان یہ ہیمثال  
 ۱۲۸۸ هـ

زہی حضرت جوش الا تبار  
 طبیعت پر او کی معانی کوناز  
 کیا جمع دیوان دوم شتاب  
 ہو طبع وہ انتخاب عجیب  
 لکھا ہمنی تسلیم مصرع سال

### قطع تاریخ سال وفات عالم با عمل فقیر بن جناب لوی عالم حبیب

چو حکم ترک جهان از جنابت دان شد  
 زہر طرف پی تو بیع او شتابان شد  
 زمین تمام کلابہ فصل بارش شد  
 چہم متش ہمہ میران کہ قدسی انسان شد  
 فرشتہ افلاک از زمین پُر بارش شد  
 ۱۲۸۵ هـ

دریغ عالم و واعظ علی محمد  
 سفر نمود و جهانی بدیدہ پر آب  
 تراشک ریزی جاب و پیش و اہل تبار  
 ہمہ بزرگ و مصلح و عبادت کو یار  
 بہر منہ تسلیم سال فرشتہ گفت

<p>ہزار حیف شب پاتر وہ بیاہ صیام مزاج پاک جناب علی محمد را قریب صبح ازین عالم عالم باد چنین نوشت پی سال خانہ تسلیم</p>	<p>چو روز بخت من و سیاہ شد و بکور راحت ال بدر برد و ہنشد رنجور بر و جانب کوثر ہو ای جلم طہور کہ شمع محفل و عطر از اجل شد بی نور</p>
<p>قطع تاریخ وفات ارسطو مثال بقراط مقال حکیم حسین علی صاحب</p>	
<p>حکیم شاعر مجرب بیان حسین علی بگوش او چو رسید از ملکات بی اجل نوشت خانہ تسلیم سال آخر خوش</p>	<p>کہ دراز انہ عدایش نہ و باد آمد پھر رخ جان شد و زیر زمین جسد آمد مسیح دوم شفا خانہ کھدا آمد</p>
ایضاً	
<p>چون حسین با علی شاعر حکیم خانہ تسلیم تاریخ وفات</p>	<p>عرضہ این عالم فانی نوشت عقل اول منت ثانی نوشت</p>
ایضاً	
<p>مزدچون این سید والا گھر گفت تسلیم حزمین تاریخ فوت</p>	<p>ہیچم بنان ہم طہریب کمال شاعر وانا حکیم ویشال</p>
نظم بطور رباعی	
<p>کوئی مخلوق جو از ہر عبادت کی ہوا ہم سید تہی ہا نہ قلامی تسلیم</p>	<p>کوئی پیدا ہوا عالم کی مغالبت کی ہوا اچی اس صفحہ ہستہ یہ کتابت کی ہوا</p>

خاتمہ لطیف چکریہ کا یہ فن باسرخ جناب شیخ فدا علی صاحب حسن عیسیٰ

ناظم کلیات جان کج دیوان آفرینش کو جب کہ تیری تواد کی او بتاوی پر پرن و  
کرتے ہیں کہ نہ خیمہ آسمان کو میں ہی یوں فاصلہ کہ تیری بڑا سبب او تا و مرتفع فرمایا  
کہ جسکو با و مخالف و ہوا ی عاصفِ حوادث کہی نہ اس کے عقل ہزار خیل ہو مگر  
مضمون حقیقت کو نہ پاس کے شہر مندس ہی جو دیدار از شان نہ اند کہ چون  
کڑی آغاز شان بہ بیان ہزار ک فکر کی عقل و نگ ہی پڑی پڑی دانشمندین کا  
قافیہ نگ ہی اوی و دیوان آفرینش کی مطلع نبوت و مقطع امامت کے مضمون  
اور عالی رنگی کو جس وقت خیال کرتے تو ہم رویت حیرت رہ جاتے ہیں کہ  
اس درجہات اور شہرِ افلاک میں ایسا فرو مطلع موزون فرمایا ہو کہ جسکی مدح میں  
جن انسان کے کھوس حصہ منتشر ہیں بقول شخصی مدح اوسکی کری کا کب انداز  
خلق کا جسکے ہو خدا مالک ہزاران درود و ہزاران سلام + زما بر محمد علیہ السلام  
اما بعد اقل تخلیق بل لاشی فی تحقیقہ نگارنام فدا علی الشہیرہ چچی صاحب  
ہمہ تن فکر عیشیں ہی نام قافیہ سنجان عالی طبع اور شاعران نازک خیال کی  
خدایات عالی درجات میں گزارش پرواز ہو کہ دینولا دیوان فصاحت بنیا  
بلاغت عنوان شاعر شیریں زبان ناظم ہمہ دان خواص بحر عروض و قوافی  
دیکھو نون عمان ہوشگانی بلبلِ نعمہ سرائی گلستان خوش بیانی طوطی شکرین  
بوستان چمنی خدایا قلیم خان کی بخشش مضامین نو و کہن رنگین فکر  
شیرین کلام شہور بین ان خواص و العوام سہ خیل شعرائی جدید و قدیم ہمایہ قدسی

و کلیم شیخ اسیر اللہ متخلص تسلیم شاگرد شریف جناب غفران بامیر احمد صاحب غفران  
 نسیم حجت مقیم بعنوان شایسته و طرز بایستہ کہ جبکہ ہر مصرعہ ستانہ و شعر  
 عاشقانہ ہے خدا کے فضل سے قیامت کی طبیعت غضب کی فکر پائی ہے  
 محاورہ وافی زبان کی عذوبت انتہا کی بات آئی ہو مضمون چست بندش  
 ترکیبیں صریح الفاظ مرغوب غرض جات جس شعر میں ہے بہت خوب حسب محسن  
 و ارشاد جناب فیضیاب عالیجاہ بلند پایگاہ فریح الشان مدنی ابجد و الاحسان  
 جوان دولت جوان سال منشی نول کشور خوشقبال ام اقبالہ مطب عالم حج  
 جناب مدوح الصدیرین کارپردازون کے ہتمام سنجیدہ اور فکر سست  
 نہایت عمدہ و تحفہ تصحیح تمام و تنقیح مالا کلام خطا خالص صنف علم طبع کر  
 مطبوع طبابع عشاق انام و پسندیدہ کافہ خاص عام ہوا اپریل ۱۳۲۸  
 مطابق ماہ صفر ۱۳۲۹ ہجری میں تمام ہوا احباب نے جو تارخیخ طبع دیوان  
 کی روز و نائیں ہر دستوں کی تفریح خاطر کیو سطر ذیل ظاہر میں پیشکش پائیں لراۃ

شاعر عالی گھر تسلیم را	ہست دیوان موجود ریاضی
طبع شد جدا ہزاران آفتاب	و یحییٰ لولوی لا الہی
در نگین ہار و زمین شعر را	ہست در ملک سخن را
نیست غافل لمحہ از فکر شعر	در سرش ہر دم بود و دانی
لذت وصل صدم یا بد بدل	نظم مشوقست و او شیدا
چون عروس نو دم رہی شد	چون شایہ عنانی
بہر سال انطباعش عمر پیش دل	ایضا گفت الا کو ہر بیابی

سبارک ہو یہ شردہ اب عاشقوں کو	کہ دیوان سلیم سمد چپا ہے
مسیحی ہن طبع منقوط میں تم	لکھو عیش باغ مضامین کمالا ہے

قطعات تاریخ چکیرہ ہم شہا جہا شہ فیض صاحب تخلص کف سہ

نیکو نگر خوب ہو دیوان سلیم	بہشت شاق ہن حد میں خوشگو
کمی کیف نے تاریخ او کی	کلام شاعری میں مثل و کیو

قطعات تاریخ از تنہا کج فکر جادو بایں اہل بخان انجم شاگرد جناب وزیر صاحب

مولوی منشی میر اسد صاحب سے	کردیوان جمع از تحریک ہر برناویر
لاہور سلیم بنداری تخلص ان شفیق	ہم عید المثل و کیا ہست خلق قدیر
بلبل خوشگو چنانست ارباب داز فلک	بہر تسلط صفت عاجز شدہ گرد و پیر
این خبر شد مشہر ہر سو بشہر لکھنؤ	رفقہ رفتہ منشی عالی ہم ہم شد خیر
کانکہ نام نامیش منشی نول کشور بدن	ہم رئیس ہم لائق و ہم خلیق و ہم ہر
بہر فیض آن قدر رواج ارجام ہے	غرق در آب تحیریشدی گشتہ حقیر
چشمہ شیریں چہ گنجینہ غیب است آن	چون شایبہ منقش بر بہر صغیر و بہر کبیر
بہر طبعش دفعہ در مطبع خود حکم داد	خو اتم تاریخ و سال طبع از طبع شیر
گفت کن ہر جا پر کن مصرع آخر نگاہ	فی البدیہہ عیسوی سالش بر آید لید

ہم زود وار کار آن خیر سال ہجری از حساب	بود ملہ ختم سال طبعش کو کہ دیوان فی نظیر
--	--

قطعه ای از نسخ فخری و بجا نام نویسی است که در کتاب زیر خط

مری شفق امیرا شد تسلیم  
نسیم دہلوی کے ہیں وہ شاگرد  
کلام اونکا ہے مطبوع زمانہ  
کروں تعریف جو اونکی بجاہے  
مرتب کلیات اونکا ہوا جب  
براہِ قدر دانی اون سے لے کر  
آئی جس نے چہا پاس ہے یہ دیوان  
ترقی وہ بچو مطبوع کوذرات  
ہوا تیار چپ کر جب وہ دیوان  
مگر پھوسد عمارتِ نادر  
یکایک یہ صدایِ غیب آئی  
رستم کی یون برائی سالِ تارخ

نہیں ہے شاعری میں شل جنکا  
 نہو چھپ کب سطر جسے اونکا شہرا  
 کہ ہیں جسکے معرفت پیرو برنا  
 زمانے میں نہیں ہی شل اونکا  
 تو چھپ جائی یہ تھا اونکا اراد  
 اودہ اخبار کے مالک فی چھاپا  
 رہے دنیا میں اسکا بول بالا  
 روان جب تک رہیں گنگا و جمن  
 تو دلیں تھا لکھوں میں سال اونکا  
 موافق شان کے ہوا و زربا  
 وفا تو کیوں ہی بیچ و تاب کہاتا  
 چھپا دیوان فخریہ فرسودا

10

سید کا کلبہ مبارک

چھا گیا ہے شہنشاہیسا ویدان  
مصرع یہ لکھا و فائے بہر تاج

تبار از نسل افکار خنوعی شناسان و حامیان ایشان که در جبهه مبارزه با استبداد



<p>کہ ہر بیت جسکی در عشق ہے تو مضمون ہر اک گو ہر عشق ہے غزل جو ہی اک محضر عشق ہے یہ دیوان دل دفتر عشق ہے</p>	<p>ہوا طبع دیوان تسلیم وہ محبت کا دریا جو ہر بحر ہے کہین حال عاشق کہین کربسار لکھی خوب ای یاس تاریخ طبع</p>
<p>۵۱۲ ۸۹</p>	<p>اضیف</p>
<p>کہ بیشک وہ بین تاجدار سخن و یا حق نے ایسا وقار سخن بہت بڑا کیا اقتدار سخن اوسی پر بڑا باعث بار سخن فلک پر ہو یون افتخار سخن یہ دیوان رنگ بار سخن</p>	<p>جوت سلیم بنج وستون بین مری ہوا جمع اونکا بہت سا کلام ہوا طبع کہنے سے احباب کے دل یاس مصروف تاریخ ہے یہ منقو طین ہی سن عیسو کہہ پر یہ تاریخ مطبوع طبع</p>
<p>۵۱۲ ۸۹</p>	<p>قطع تاریخ طبع از کہ نیری کلک ہر سکا منشی لکھو بونا صا عاقل</p>
<p>دیوان خوش و طرب فیرا گفت ہر کس کہ بدید مر حببا گفت سبحان اللہ و جبذ گفت ہر اہل نظر دم ثنا گفت</p>	<p>تسلیم سخنور و سخن سنج موز و کے شعر و نثر پیش سبحان پیش فصاحت او شد طبع و تبول ناظرین باد</p>
<p>۵۱۲ ۸۹</p>	<p>بہر تاریخ سال طبعش عاقل سن نظم و نثر با گفت</p>

قطعه از فکر بلبل نغمه افشایی که گویند پر صاحب فضل و شاکر و شکر و شکر

چو دیوانست رشک باغ رضوان	مضامین شسته تر از آب تسنیم
فضا بنوشت سال انطباعش	همای شاعران دیوان تسلیم

قطعه از نتایج طبع هر دو قوافی شیرین و شیرین صاحب فضل و شاکر و شکر و شکر

هوجب که دیوان تسلیم	فکاسته باقی فیض باسلام
یشور کلام نمک پیش او کھا	دل جانسته طالب بقی فیض عام
سنی هون جو شعار رنگین و خوب	بسی این جوی زین آوازه این تمام
فصاحت و خالی نهین کوئی لفظ	بلاغت و بی بیض این تمام
عجب حسن کیب لفظون بین	غضب و لطف بندش کاین تمام
جوهی فکر تاریخ شانه فتنه	رستم که چرخ خوب شیرین تمام

قطعه از نتایج فکر بلند و بلند صاحب فضل و شاکر و شکر و شکر

شکسته که شد طبع کلام تسلیم	زکوه بویافته صد لونه از قشیر
مهر با چیره و تانج بیک صریح گفت	حبذا معرین با بیات بی غشیر

قطعه از فکر و کار شعر اساف شیشه اشرف علی صاحب فضل و شاکر و شکر و شکر

تسلیم که دیوان کیا خوب پسکی نکلا	هر بیت پر خدای عالم کی جان شیرین
----------------------------------	----------------------------------

تاریخ طبع اشرفیہ تفت و بتائیں نظم طرب و فرا لکھ یا چشمہ رمضان

۱۲۸۹ھ

۱۲۸۹ھ

ایضاً

کیا خوب ہوا ہی طبع دیوان محب  
اشرف یہ لکھو برای سال تاریخ  
ہی شاد و نشین بیان تسلیم  
مطبوع ہی کیا ہی گلستان سلیم

قطعه تاریخ طبع از نواب فیض علی خان در عراردی صاحب شوش و تبرک

خدا کے عنایت سی سب چہ چکا  
یہ کلدستہ فکر شک ظہیر  
ہی لکھو ای شوق مصرع سال  
کہ دیوان چہا نا و رو لب میر

قطعه تاریخ طبع از نواب محمد تقی خان صاحب لکھنؤ شاعر و شاعر

جسوقت چہ پی نظم و کش  
مقبول و پسند بہت اعلیم  
لکھا افسر نے بہر تاریخ  
جوش فکر سلیم تسلیم

قطعه تاریخ از طبع علی فخر جبین صاحب شوش و تبرک

کہلا گل حضرت سلیم کے باغ تفر کا  
بچہ نیم فیض حق کو مہربان پایا  
خوشی کو نکدہ ہوا کہ کو اسکی طبع ہو کی  
کہے ایسا کیسے فی غنچہ رنگین کہاں پایا  
بہارا کی ہی یہ باغ سخن میں سخن خور کے  
فصاحت میں جہی کیا سار ایل زبان پایا  
کہلائی گلشن فکر سا کی کیسے گل  
طبیعت کو نسیم صبح کی صورت ان پایا  
نظر آئی شہر اشعار گل مضمون چرخ لہیر  
ہر اک دیوانہ اسکی صفحہ گلستان پایا

ہر اک کو وصف میں آ رہا نکلی طبع اللہ پا پا	نہاں کو جھپٹتے ہیں نہ تلوں میں تو ہیں
ہمیشہ اس میں شکار باغ میں گلستان پا پا	کہانی کے گلستان میں جن آن آتی نہیں کیجیے
ہمیشہ بلبل مضمون کو سکی خوشن بیان پا پا	نہ ہوا اس طرح طوطی کسی باغ فکر کا
کہا دل فریاد دیوان بوستان سخن پا پا	نہر یا طبع کی تاریخ گفتمہ کو جو بٹھار میں

۱۲۸۹ھ

ایضا

یہ سب شاخ گل میں کہ شعار دیکھو	یہ دیوان تسلیم ہے کیا گلستان
خزان سے میرا یہ گار و دیکھو	گل سال گلاب شریاسی پہولا

۱۲۸۹ھ

فطرت سے از نو آفرین طبع اگر عطا صبا ہے شکار و اختلاص مہربان

بصحت و خوبی بعد زین و زیب	چو دیوان تسلیم ترتیب یافت
شب و روز دیدم کہ ہر شاکیب	سپید ویدش ہر کرا فہم ہو د
نوشتم مضمون میں زہی و لفریب	دل خواست نہ تیری سال طبع

۱۱۱۹ھ

ایضا

ہوا گس طرح خوش دیکھ کر دل	چہا اپنی طرح دیوان تسلیم
زمانہ ہی ہی خوش فکری کا قائل	خلیعت میں ہر طاقت ہی کہ جس سے
بہت آسان کہی ہر طرح مشکل	رسانی کا یہ عالم ہے کہ دیکھو
کیا شیدا ہی خوش خطبہ کو بسمل	جہان کی شاہرہ مضمون فی شوخی
مثلاً ہے ہر بیان نقش اطل	حقیقت میں بدوا وین کہن کو
نہیں جتنا کہ یہ کارنگ محفل	جہان انکی غزل جلیسی میں شج

<p>ہوئی روح نسیم دہلوی خوش جو داناس ہے وہ مانی گلاب شک مناسب ہے کہ سال طبع اسکا</p>	<p>کیا نام خنداوہ نام چھل جد گار شک سی نابا اچا چل لکھنوی ہمارے قسم کامل ۱۲۸۹ھ</p>
<p>چہا چہا یہ مجموعہ لہندریب کرسے سیر جو کوئی اس باغ کے ہر اک دائرہ رشک نور شید ہے بلاغت فصاحت میں ہمیش ہے کہا مصرع سال ہننے ملال</p>	<p>قطرہ تاریخ طبع جزو شیخ محمد حسین جلال شاگرد شیخ دہلوی ہر اللہ ہوئی دل سی شتاق بناویر بنے بیل سدرہ کا ہر صفر ہر اک نقطہ اسکا ہے ماہ منیر نہ اسکا ہے ٹانے نہ اسکا ٹیلر یہ دیوان زیب چہا بی نظیر</p>
<p>چہا طرف دیوان تسلیم کا چہا ہر فکر ہی نور حسین سخن شناس ہو کہ ہمیں کیا جو تاریخ کی فکر کو کپنی کے</p>	<p>قطرہ تاریخ از فرستہ صاحب عبدالمصطفیٰ کوکب شاگرد استاد صاحب ہر اک شعر و مضمون خوش اسلوب کہ واقف ہیں طالب علم اللہ تمام اہل دانش کو مرغوب ہے کہا خوب ہو واہ کیا خوب ہے ۱۲۸۹ھ</p>
<p>دیکھا جو کلام پاک تسلیم ہر رنگ کی ہیں گل مضامین</p>	<p>ایضاً مشتاق ہر ایک اہل فن ہے دیوان ہے یا کوئی چمن ہے</p>

مفتون ہر ایک مرد و زن ہے دیکھ تو قصاصت سخن ہے ۱۲۸۹ھ	نقشِ شغیر میں کہ ابیات کو کب چینی کی اسکی تاریخ
بخود لا ویز و طرہ حسن رقم کرہین و بھونکات سخن ۱۲۸۹ھ	ہو ختم چمک یہ دیوان آج پہلے سال تاریخ گوہر شتاب
پسند خاطر ہر پیر و برنا بگو صبر حزمین تر خوب لہا ۱۲۸۹ھ	قطعہ تاریخ چکیدہ گلک ہر سلاک منشی سیتار اصحابِ صبح شدہ طبع چون دیوان تسلیم برای سال طبعش بادل شاد
کہ جسکی دیکھنے سے باغ باغ ہو خاطر دلون میں خوش ہوئی کیا کیا جہان شاد ۱۲۸۹ھ	زہ کلام سخن آفرین میرا چہا جو اندون دیوان گل آفرین اکھو یہ مصرع تاریخ لغنی تم ہی
تسلیم نے اک روز کیا مجھے بیان تسکے کہیں قدر تری اہل بان	بیمار تھا ای شمس جن بشت دیوان مرا چپتا ہے تاریخ تو کہ

ناچاروں کے لئے یہ ہے

تسلیم کاویں انہی کے عہد

قلمی از تاج فکوحی صاحب نیکو شایان و بیاضی و شیرین و ماهی

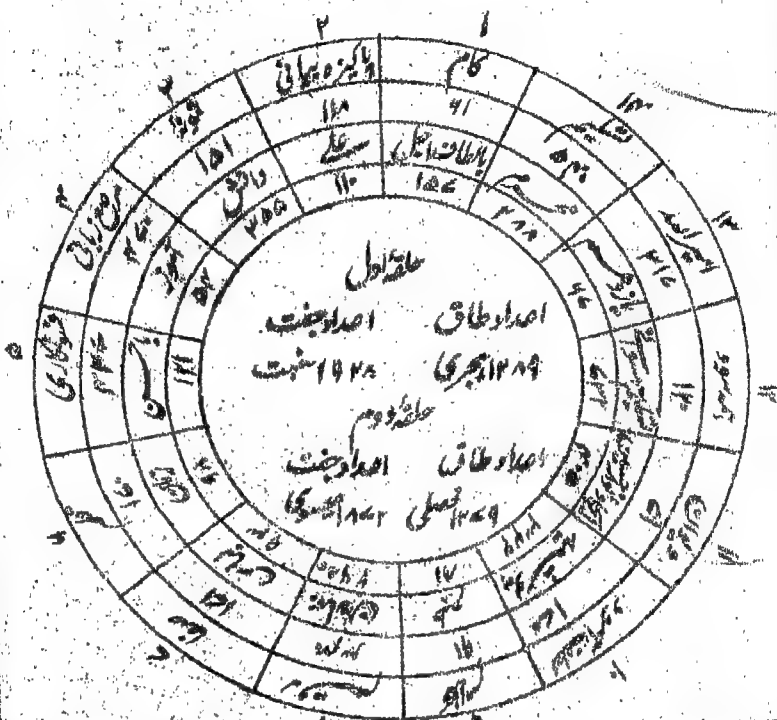
جبکہ احسانِ خدای پاک مہی  
حسنِ مضمون دیکھ کر صدیقی ہنوی  
کیون نہ تو تغیر پسین اس کی دم  
مصرعہ تاج اسے نگین کہہ

چہ پکیا یہ دفترِ محمدِ حلال  
جانِ پاکِ قدسی و روحِ کمال  
ہر زبانِ ناطقہ پاتے ہیں الال  
خوب یہ دیوانِ حیا پائیشال

والتزمنا بان نطبع او كما شرقت في كل جانب ثم لا يجوز ان

سبحان اللہ ان بزرگ نازک خیال کی بلند پروازی و دشوار پسندی  
احاطہ و ہم و گمان سے باہر ہے عرفائی قیاس و روح القدس کی مہم اول میں  
نے بال پر ہے آوج فکر سے زمین و آسمان بنایا ہی سانس خیال برتر  
کے لاسکان کو سیت پایا ہو تو رہ فکر سا خدا داد ہی ہمیشہ خاطر خاطر کامل آباد  
ہو اختر خلق میں ہو ادب طبعیت میں ہو تاج ارشاد و رمانی نبی جہوت  
و کمانی گو گو کو جو جہوت ہو تو رنگت ہوئی سچ ہو شاعری اسی کا نام ہو ہمایہ اعیان  
ایسا ہی کلام ہو شاعر جزیو سیت از پیغمبری + اور کیونچہ استعداد و قابلیت  
حصہ الکاہر و فصاحت و بلاغت خاص ہے اہی فہم کامل علم نافع خدا و عنایت فرمایا  
نوائے جامع صفات و نمونہ قدرت بنایا ہے احباب اس ائیرہ تاریخ کو مل

فرمانین و او حکم کن وین احسنیت آفرین بانیر لایش

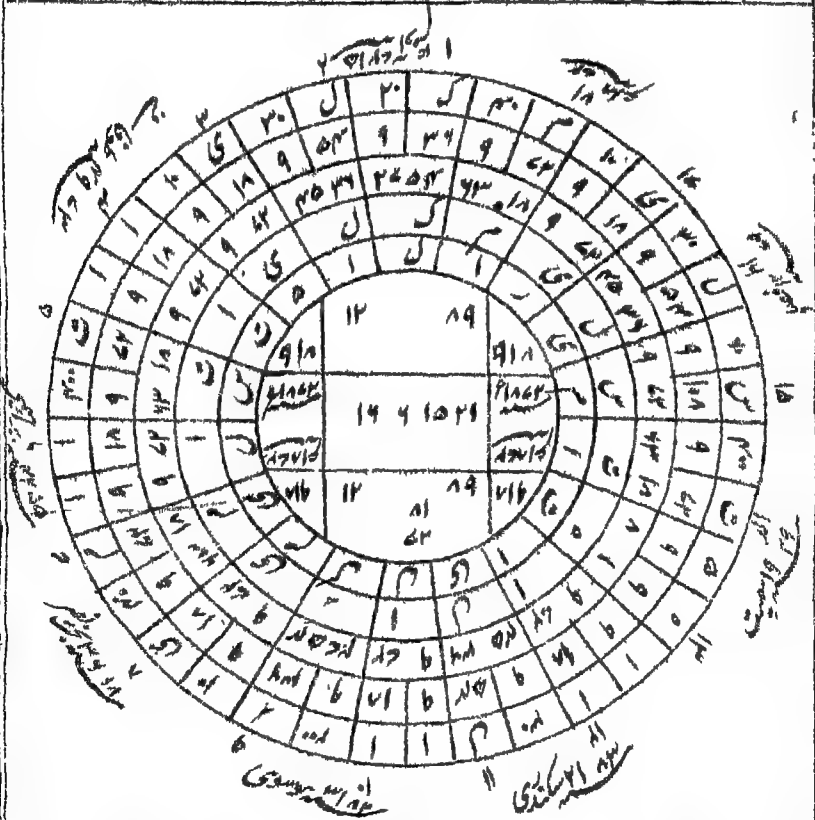


والمشهور من تاريخ الطب في هذا الزمان من انهم يكتفون بغيره

التاسع محمد تقی عرف میرزا محمد بیگ عاشق من شاگرد جناب غفران کب  
میرزا احمد اصغر علی خان نسیم دہلوی بخدمت فیضد رجس احباب  
بسم آداب کہ جب میرزا استاد برادر بلکہ بچہ استاذ فرخ عزمین  
طبیعت خدا واد شفیق واجب التحظیم جناب نقشبندی امیر احمد صاحب  
تسلیم کا کلیات چہنہ لکھا حسب ارشاد فدوی کو بھی تاریخ کی فکر  
ہوئی اسی عبارت بیاختہ میں تاریخ نکلی ایک الف حسب قاعدہ  
ملفوظی زیادہ ہی ہر چیز کسی قدر خلافت ہو لیکن یقین ہو ایسی



ضرورت میں معاف ہو عبارت تاریخی یہ ہر کلیات میں اسد تسلیم  
بیاعت طول اور دائرہ وغیرہ معہ تشریح نہیں لکھا چھٹی والے سجدہ میں گے  
انہیں اٹھارہ حرفوں سے ۱۲۸۹ تاریخیں نکلتی ہیں اکثر ضرب سے  
قاعدوں میں صفہ کا لحاظ نہ ہوگا جو شکل ہند سے ہی وہی شمار میں آوے گی  
صنعت معائنہ حکائی کی زور آزمائی ہو اگرچہ طرز نوایجا و سہ  
مگر یہ بات بھی ادا ہو



تقریباً نتیجہ فائز شاعر جلیل قابل لوحی عالم الیچی و کتاب  
کو دانش مولوی غلام محمد خان صاحب متجرب و پیش او فیروزہ اخبار سید

## رباعی

اے اہل خیال اور ازانِ افکار  
آثارِ وجودِ لامکان کی ہے نمود  
کیا جانے کوئی علوِ شانِ افکار  
گو وسطِ دلِ غیب ہے مکانِ افکار

بتحانِ اسدِ عالمِ خیال بھی ایک اور ہی جہان ہے اور ادھیچ لگی اور ہی  
زمین و آسمان ہے اگر اشرف المخلوقات کے عمدہ خیالات کے لیے  
قوتِ منکرہ کی بدولت نہ سامانِ خیال ہوتا تو اس تنگناے عالم میں جینا  
محال ہوتا اگر اوس مہرِ انور کے انوارِ شمسِ قستانِ دماغ میں جلو گر نہ ہوتے  
اشراقیوں کے دل منور نہ ہوتے انت نورِ لا نور نہ کہتے تیرہ خاکدانِ ظلوم  
وجہِ دل میں پڑے رہتے ہرگز نہ فکر کی تعریفِ خیال کی تو صیفِ بیان  
کرنا کسی مجال کے تاب و طاقت ہی جب تک لگی امدادِ نوزبانِ ایک جزو  
سے حقیقت ہو امدادِ وہ کیا چیز ہے جس کے واسطے ہلکوایسے بیش قیمت  
جو اہرات کے معدن عطا ہوئے ہیں ول و دلِ غ کے مخزن عطا ہوئے  
شاید وہ رخشندہ گوہرِ سخن ہے جسکی آب و تاب نے موسیٰ کے ہوش بہلا  
آئی لکڑی بچائے ہاں اہل سخن اب تو تھاری بن آئی دولتِ جاوید  
پائی جس قدر فخر و تازش ہوڑیا ہو جہان تک کمالِ کلام میں کوشش  
نیکاوش ہو بجای پس ہی سبب ہے کہ ٹٹے بڑے اولیاءِ اسد نے اس  
اپنی توجہات کو مصروف رکھا ہو ہر ایک حالت میں کچھ نہ کچھ ضرور  
لکھا ہو اس وقت یہ بات بیان کرنی فضولیات سے ہے کہ کیسے کیا  
ظہور عاشقانِ محنی کی کرامات سے ہے ان الشَّعْر حکمۃ ہمارے

ایک روشن دلیل ہے اور اشعار علامہ ارحمن کی مہنوی میں کیا قال میں  
 ہے سب جانتے ہیں کہ قداسے سے کسے کراس زمانے تک کی زبان  
 شہاب سخن میں ہر وقت سرشار رہتے آئے ہیں اور پڑے پڑے  
 فعل نے بہاؤ گلتے یعنی شعر کہتے آئے ہیں جس شخص کو یہ مذاق نہ ہو  
 وہ بے مذاق ہے اسکی زلیست زمانے میں شاق ہے گویا قیچہ  
 آفرینش ہی یہی ٹھہرا کہ جس سخن انہرین سے زبان عطا کی اور  
 قواس بیان عطا کی تفکر کا مادہ دیا تخیل سالم کا دماغ بخشا اسکو  
 ہیکار چھوڑنا قدرتی نعمتوں کی قدر نہ کرنا اور مہیتی جی مرنا سہتر  
 اہل دل نے ایسے لوگوں کے لیے جنگی طبیعت میں مذاق کا کام نہیں  
 چاشنی معافی سے شیریں کام نہیں بدو عا میں کی ہیں اسلیب  
 سے سب نے تمنائیں کی ہیں بارے شکر ہے کہ ابھی پاکستان  
 میں دریا و سخن موجزن ہے آب و تاب اور چمک و مک کے ساتھ  
 یہ ویریتی شمع انجمن ہے بلکہ شمع انجمن کیا ہر ایک اہل بزم کا آویزہ  
 گوش ہے گو ہر جان ہر ذی ہوش ہے خواصان و حقیر معافی موتی  
 رو سلتے ہیں اور قدر شناس اوں موتیوں کو لعل و زر کے برابر

تولتے ہیں باعفی +

دریا کے طبع اب وانی میں ہے  
 مشہور نو لکشور قدر وانی میں ہے

معروف بآج و فشانہ میں ہے  
 کیوں گو ہر شہور سخن کے نہو قدر

سچ تو یہ ہے کہ اگر دنیا میں ایسا جو ہر شناس نہوتا تو کوئی کا ہے کو

و شہوار سخن کو تاسداق اسکے صد با اہل تصنیف کا کلام ہے کہ اوہر  
 ابر نیسان کہ ہم کا قطرہ گرا اوہر صدف مراد پڑھا ایسے جوہری کی تعریف  
 میں عقل و تک زبان لال ہے اور جوہر ناطقہ محیط عرض خاموشی ہے  
 واقعی یہ ہے کہ ایک امر محال میں ناحق سخت کوشی ہے خلاصہ کلام  
 یہ ہے کہ درخشاں کار فرمایہ مقدم الاوصاف سے کمال پسندی  
 جو ہر شناسی کے اقتضائے شاعرانہ خیال عدیم المثل  
 انتخاب روزگار یادگار دیار سحر بیان اہل زبان شیریں کلام  
 انام شیخ امیر احمد نام تخلص تسلیم شاگرد حضرت نسیم دہلوی کے  
 کلیات کو اپنے طبع فیض سے بیچ میں چھپوایا ہے وریادگی سے  
 اس وریا سے معافی کو بہایا ہے جو اہل ہرارت کے مخزن کو بیون کے  
 مول لٹا ہے سچان اللہ جسکے مصنف کا یہ نام ہوا و سکا  
 کیونکہ نہ ہر تر کلام ہو حق تو یہ ہے کہ جو خوبیان اوس میں ہیں  
 بیان سے باہر ہیں ارباب بصیرت پر ظاہر ہیں نہ مصنف کو مقتدا  
 سے اونکے انظار کی حاجت نہ راسم کو موشگافیوں کی صحت  
 ع حاجت مشاطہ نیست روی و لارام را بہ صفات حسنی کے  
 قطع نظر حسن صورت بھی خوبی نصیم و پسندیدگی قطع ہے کہ سے

اور وہ نگار و کشا تر  
 وز با و ہر جان و ہر  
 جلوہ دکھار ہا ہے صرف ایک دیکر جملہ خوبیوں کا لطف  
 آ رہا ہے اہل مذاق کو چاہیے کہ فہم جان دیکر خسر بد و فہم

سلامت تازہ اور لطیف سے اندازہ اوٹھیں ایں قضا

منہ

کوست و رفیع معانی او مستوا  
گفت تارخیش طبع الدہریاد

طبع شد دیوان تسلیم بلغ  
ہم نشا و ہم دعا پیش

ایضا قطعہ تاریخ از تاریخ فکر سخنو کمال شش ہی کو دیال با قفل

خورشید کی طرح نام تسلیم  
وانا ہین اسیر دامن تسلیم  
مضمون ہی ہر اک غلام تسلیم  
دیوان طرب نظارہ تسلیم  
ہو راحت دل کلام تسلیم

روشن ہی ہر جان عری میں  
نادان کا ذکر کیا ہے جس جا  
الفاظا ہین صورت پر ستار  
اس طبع خاص میں چہا جب  
کہما عاقل نے سال تاریخ

قطعہ تاریخ طبع سخنو رشک معر فطرت لوی ہر علی صاحب شوکت

اس طبع پاک میں چہا ہی اچھا  
سعدی جہان ہی او کو کہنا زیبا  
دنیا میں نہیں نظیر اس کا پسیدا  
تھی فکر کیا لکھوں میں ای بار خدا  
کیا نظم بہا یوں و علی لکھا

تسلیم کالاجواب عسود دیوان  
نگین ہی کلام بوستان کیصوت  
شونخی کلام کہہ رہی ہو مجھ سے  
شوکت بی سال طبع دیوان مجکو  
آخر کو دیر فکر عالی نے مری

یہ تاریخ مورخہ کی اور شاعر کی اور مخاطب کی اور تاریخ کی

# فصل بیستم از صنایع فکر شیرین و یک صاحب لطف و شادمانی

چشم طبع این فیض سیر سوز دل	درین طبع ناس و نوبت
سپهر سالای مضطرب خوش بیان	بگوئی بهما نختای جگر

## مشهوری تالیفات شیخ طبع صنف

بنام حکیمی که جان آفرید بهر طبع و موزون عطا کرده است رگ و رنق و سرست و صفایین بمن زین طبعش جویشش آفرود خوش را زبان تازه دارد و سحر گاه و شام گشوده تر از قدسی و انس جان سپهر نبوت از نور یاب فلک آستانی زور گاه او پس از حمد و نعت خدا و رسول که چون این کتاب محبت اثر سخن با یک گاه فلک یافت کلام بشهرت جهانی گرفت کنیم فخر بر نعت دیوان خویش	پیش شعر گفتن زبان آفرید و قدرت محیالم رسا کرده است کند لفظ و ترکیب تلقین بمن بند و قش نباید دل و هووش را به نعت محمد علیه السلام گرامی تر از خلقت و وجهان و جویش همه غیرت آفتاب ملک پاسبانی در جا و او چنین نیکم عهد و حق قبل شده طبع و طبع نامور رخ لفظ و معنی چو سه تافته ز نظم و جان تازه جانی گرفت بنازم بر خلاق یاران خویش
--	---

پای سال گفتن همه ساختند  
 رسانند بر آسمان خاک من  
 ز سر تا قدم زین همت شدم  
 کنون او سخن پروان جهان  
 که از گرد عیب من بی همت  
 که این شیوه رشت و کبت مال  
 دم ختم این فست و بی مثال  
 هماندم که این فکر و دل گذشت

بهرت فزونی برخواستند  
 بفرو و بس بردند غاشاک من  
 همه ناز و خشم و سعادت شدم  
 چنین چشم دارم نهان و عیان  
 نیالند و امان پاک نظر  
 بودندک نزویک اهل کمال  
 پای سال تاریخ آمد خیال  
 بگفتم که دل پا و صبر پاک گشت







<p>           ۲۲۳            (۱۰)         </p>	<p>           ۸۹۱۵۲۳۱۵  <b>DUE DATE</b> </p>

1915 Nov 10

μ μ μ μ μ

[illegible]